إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

قرآن اور اصولِ کافی

(اصولِ کافی، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق وتدوین

ابوالحارث الحافظ ناصر محمود بن رشید بن یوسف

برائے

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

انتساب

اپنے نہایت ہی مخلص دوست **محمد یونس صاحب** کے نام

جن کے بھرپور تعاون کی وجہ سے

یہ کٹھن مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا

ابوالحارث

ابتدائیہ

الحمدللہ، اصولِ کافی کا مطالعہ تکمیل کو پہنچا، آج تک لاکھوں لوگوں نے اصولِ کافی پڑھی ہو گی، نیٹ پر کافی تلاش کیا کہ شاید کسی نے یہ کتاب پڑھ کر اس کا کوئی خلاصہ لکھا ہو یا کوئی تحقیق مل جائے لیکن پتا چلا کہ مذکورہ کتاب کے متعلق اردو زبان میں سوائے پی ڈی ایف فائل کے کوئی قابل ذکر کام موجود نہیں۔ اس صورت حال میں خود مطالعہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا لہذا بسم اللہ کر کے شروع کر لی۔ میں نے اس کتاب کو بہت معلوماتی پایا۔ اس میں بہت سی باتیں ہیں جن سے میرا کامل اتفاق ہے اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جن میں میرا موقف مختلف ہے، دوران مطالعہ میں ان دونوں قسم کی باتوں کے نوٹس لکھتا رہا اور آج جب میں یہ کتاب پڑھ چکا ہوں تو میرے پاس میرے نوٹس پر مشتمل دو کتابیں مکمل ہو چکی ہیں، ایک وہ جس میں اصولِ کافی کی وہ تمام روایتیں ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دوسری وہ کہ جس میں تمام ایسی روایتیں جمع ہو گئیں جو میری تحقیق کے مطابق قرآن سے متصادم ہیں۔ زیر نظر کتاب ذکر ثانی سے متعلقہ ہے۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ میرا تعلق سنی و شیعہ سمیت کسی فرقہ سے نہیں ہے، میں مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو قرآن کی ہدایت کی روشنی میں درست نہیں مانتا، اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اسے شرک قرار دیا ہے۔ میرے پاس کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی کوئی اتھارٹی نہیں، میں اتحاد بین المسلمین کا قائل ہوں۔ زیر نظر کتاب کی دونوں جلدیں (مطابق و متصادم کتاب اللہ) آنے والے محققین کیلئے بطور ہدیہ پیش خدمت ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ میری کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں، اس کتاب میں جو درست لکھا گیا وہ میرے اللہ کا فضل ہے اور جہاں کوئی لغزش دیکھیں اسے میری کم علمی سمجھ کر مجھے آگاہ کریں تاکہ میں اسے درست کر لوں۔

دوران مطالعہ میں صاحبان علم سے مسلسل رابطے میں رہا اور ڈھیروں موضوعات پر بات ہوئی۔ میں ان تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ دعا ہے کہ اللہ کریم حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

فہرست

باب نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	قرآن	42
	تحریفِ قرآن	42
	ادھورا قرآن	43
	زمین پر موجود نہریں حضرت جبریل نے بنائی ہیں	47
	زمین پر موجود پانی کے تمام ذخیروں کے ہم مالک ہیں	47
	آئمہ کے پاس وہی علم ہوتا ہے جو نبیوں کے پاس ہوتا ہے	48
	قرآن میں تبدیلی	48
	قرآنی آیات کی اصل تعداد سترہ ہزار ہے	48
	رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کی سترہ ہزار آیات تھیں	48
	اہل بیت کے قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں	49
	سورۃ البینہ میں ستر آدمیوں کے نام تھے	49
	سورۃ یونس قرآن کی نویں نمبر والی سورہ ہے	49
	حضور ﷺ کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے آپ نے کسی پر ظاہر نہ فرمایا	50
	حضور ﷺ کے پاس قرآن کے علاوہ بھی کتابیں تھیں	50
	رسول ﷺ قرآن کے علاوہ کتب کا مطالعہ بھی فرماتے تھے	51
	حضرت علیؓ کا قرآن اصل قرآن تھا جو کہ موجودہ قرآن سے مختلف ہے	52
	اللہ نے حضور ﷺ پر سونے کی مہروں والی ایک کتاب نازل کی جس میں آئمہ کی تفصیل اور ہدایات لکھی ہیں، آپ نے وہ کتاب علیؓ کو دی	53
	حضرت علیؓ کا نام قرآن میں موجود تھا	54
	ولایتِ علیؓ پر ایمان لانا خدا کا حکم ہے، یہ اسی طرح فرض ہے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ایمان لانا فرض ہے	54
	قرآن حجت نہیں	55
	صحابہؓ میں صرف علیؓ قرآن کے عالم تھے	55
	حضرت علیؓ کے علاوہ کسی نے قرآن جمع نہیں کیا	56
	اوصیا کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا پورا علم نہیں	57
	اہل ذکر صرف آلِ محمد ہیں	57
	جبریلؑ کا حضور ﷺ کو حکم کہ اب اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم نبوت، علی (ع) کے سپرد کردو	57

	اللہ نے قرآن میں اہلِ بیت کی محبت کو اپنے بندوں پر واجب کیا ہے	61
	اہلِ بیت کی اطاعت واجب اور محبت فرض کی گئی ہے	61
	قرآن کا عالم صرف علیؑ ہیں	63
	سورۃ کہف کا الارم لگاؤ	64
	سینے کے درد کا علاج	64
	جس نے نماز میں قل ھو اللہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی	64
	پانی پر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر دم کرنے سے پانی کبھی کم نہ ہو گا	65
	قل ھو اللہ برائے ظالم بادشاہ کی حاضری	65
	بھاگے ہوئے شخص کو واپس لانے کیلئے سورۃ نور کی آیت پڑھو	66
	چوری سے بچنے کیلئے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت پڑھو	66
	ملائکہ نے شیطان کے بال نوچے	66
	سورۃ زلزال پڑھنے سے زلزلے، آسمانی بجلی اور دنیاوی آفتوں سے حفاظت، فرشتہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی روح قبض نہیں کرے گا اور اسے جنت میں داخل کیا جائے گا	68
	قرآن پہلے بیت المعمور میں نازل ہوا تھا	68
	قرآن سے تفاءل نہ کرو	69
	قرآن اور فرقان میں فرق	69
	قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے	70
	دیگر آسمانی کتابیں مختلف زبانوں میں انبیا پر نازل ہوئیں	70
	سورۃ الکہف برائے الارم	70
	سورۃ الملک پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر داخل نہ ہو سکیں گے	70
	دین ابھی ظاہر نہیں ہوا، جب وقت آئے گا تو ظاہر ہو جائے گا	71
2	تفسیر القرآن	74
	اس باب کے متعلق ضروری گزارش	74
	نور سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں	75
	مشکوٰۃ سے مراد فاطمہؑ ہیں	77
	اور فیھا مصباح میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں	77
	اور وہ چراغ شیشہ میں ہیں اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں	77
	نور سے مراد آئمہ ہیں	77
	نُور سے مراد امام ہے	79
	”الناس“ سے مراد ہم ہیں	80

82	آیت ’’ ام یحسدون‘‘ سے مراد ہم لوگ ہیں، جن سے حسد کیا جاتا ہے	
83	’’زمین وآسمان کے درمیان آیات‘‘ سے مراد ہم ہیں	
84	آیات سے مراد ہم ہیں	
84	’’عمّ یتساءلون‘‘ سے مراد حضرت علیؑ ہیں	
84	خدا کے نزدیک علیؑ سے بڑی کوئی آیت اور خبر نہیں	
85	صادقین سے مراد ہم ہیں	
86	رسول ﷺ ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر	
86	رسول ﷺ کی قوم ہم (امام باقر) ہیں	
87	رسول ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر	
87	ہم اہل ذکر ہیں	
88	رسول ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر	
88	قرآن ذکر ہے اور آئمہ اہل ذکر	
88	ہم ہی اہل ذکر ہیں	
90	قرآنی آیت ھل یستوی الذین کے مطابق ہم اہل علم ہیں	
91	قرآنی آیت راسخون فی العلم کے مطابق ہم اہل علم ہیں	
91	حضور ﷺ کے بعد آپ کے اوصیا ’’راسخون فی العلم‘‘ ہیں	
92	راسخون فی العلم امیر المومنیں (ع) ہیں اور ان کے بعد آئمہ	
92	قرآنی آیت کہ ’’روزِ قیامت ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا‘‘ میں امام سے مراد شیعہ امام ہیں رسول ﷺ نہیں	
93	قرآنی آیت کی رو سے اہل علم ہم ہیں	
94	اہل علم صرف ہم ہیں	
95	کتاب کے وارث امام ہیں	
96	کتاب کے وارث اولادِ فاطمہ ہیں	
97	قرآن کی تلاوت کرنے والے امام ہیں	
97	آئمہ کرام وراثت میں بھی حصہ دار ہیں	
98	یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے	
99	مولیٰ علیؑ نے فرمایا کہ روزِ قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہو گی	
100	سورۃ رحمٰن میں وصی کا ذکر	
100	اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے ہماری ولایت ہے	
101	تمام قریش موردِ الزام	

	قرآن کی رو سے صاحبان قرابت ہم ہیں	102
	صاحبان فراست ہم ہیں	102
	متوسمین سے مراد آئمہ ہیں	103
	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوسم ہیں، آپ کے بعد حضرت علیؑ اور ان کے بعد علیؑ کی اولاد متوسم ہے	103
	مومنوں سے مراد آئمہ ہیں	104
	آئمہ کام دیکھتے ہیں	104
	مومن سے مراد حضرت علیؑ ہیں	105
	دلوں میں ایمان تب آتا ہے جب علیؑ کی ولایت پر ایمان لایا جائے	105
	اللہ پر ایمان کا مطلب ہے آئمہ پر ایمان لانا	106
	اہل علم سے مراد ہم ہیں	107
	خدا نے قرآن کی تفسیر صرف علیؑ کو سمجھائی	107
	امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو سے مراد ہم آئمہ ہیں	109
	قرآن کی نبوی تفسیر۔اطیعو اللہ واطیعو الرسول۔۔سے مراد علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں	111
	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں ہے	114
	صاحبِ ایمان سے مراد علیؑ اور ان کی اولاد اور آئمہ کرامؑ ہیں	115
	خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ولایتِ علیؑ کا حکم دیا	116
	ہمارے امام کے سوا دوسرے کو امام سمجھنے والوں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے	118
	قرآن میں بیان کردہ حلال و حرام کا مطلب آئمہ حق و آئمہ جور ہیں	118
	جس نے امام کا انکار کیا قیامت کے دن اس کیلئے دردناک عذاب ہے	119
	آئمہ کی ہدایت کے بغیر دین گمراہی ہے	119
	تلاشِ امام میں بغرضِ حصولِ علم مومنوں کو نکلنا چاہیے	120
	جو اس حالت میں مر گیا کہ اس نے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا	121
	جس وقت امام کی وفات کی خبر ملے تو چاہیے کہ اس کے وصی کی خدمت میں حاضر ہو، یہ اس آیت (توبہ۔122) پر عمل کہلائے گا جیسا کہ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں۔۔۔۔۔الخ	121
	امام وہ ہے جس کے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتھیار ہیں	121
	توبہ۔122 کا مطلب ہے کہ نئے امام کی معرفت کیلئے نکلنا	123
	آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو احادیثِ آلِ محمد کو سنتے اور تسلیم کرتے ہیں	124
	تفسیر القرآن۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر علیؑ کی ولایت نازل کی گئی	125
	زمین و آسمان اور پہاڑوں نے کون سی امانت اٹھانے سے معذوری ظاہر کی؟ وہ امانت ولایتِ علیؑ ہے	125

126	''جو لوگ ایمان لائے'' کا مطلب ہے جو لوگ ایمان لائے ولایت پر جو رسول ﷺ لے کر آئے	
127	خدا مغفرت کرے ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے	
127	اس آیت سے مراد ہماری ولایت کا عہد لیا گیا	
128	ولایت رب کی طرف سے نازل کی گئی	
128	اجر آئمہ کی محبت ہے	
129	اللہ رسول کی اطاعت سے مراد ولایتِ علیؑ ہے	
130	رسول کو اذیت نہ دو علیؑ اور آئمہ کے بارے میں	
130	قرآن کے اتباع سے مراد آئمہ کا اتباع ہے	
131	آیت سے مراد علیؑ اور آپ کے آئمہؑ ہیں	
132	ذوی القربیٰ سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں	
132	حق کی ہدایت کرنے والی امت سے مراد آئمہ ہیں	
133	آیات محکمات سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں	
133	راسخون فی العلم سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں	
134	مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں	
135	سلم سے مراد ہے ہمارے امر میں داخل ہونا	
135	مراد ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے	
136	''ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا'' سے مراد علی، فاطمہ، حسن، حسین ہیں	
136	اگر وہ ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو یعنی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور دیگر آئمہؑ	
137	''والذین امنو'' سے مراد آئمہ ہیں	
137	''من بلغ'' سے مراد آلِ محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہے	
138	عہد سے مراد محمد اور آپ سے بعد والے آئمہ کے متعلق عہد	
139	''لقد عہدنا'' پنجتن پاک اور آئمہ کے متعلق کلمات تھے	
139	صراط مستقیم سے مراد ولایتِ علیؑ ہے	
140	علیؑ کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا لوگوں نے سرکشی سے اس سے انکار کر دیا	
140	اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے علیؑ کے بارے میں	
141	ایمان لاؤ اس پر جو علیؑ کے بارے میں نازل کیا گیا	
142	اگر وہ علیؑ کے متعلق کی گئی نصیحت پر عمل کرتے تو ان کیلئے بہتر ہوتا	
142	اسلام میں داخل ہو جاؤ سے مراد ہماری ولایت میں داخل ہو جاؤ	
143	آخرت سے مراد ولایتِ علیؑ ہے اور یہ بات موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بھی ہے	
144	قرآن میں تبدیلی	

	رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبتِ علیؑ لے کر آئے	144
	رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولایتِ علیؑ کی طرف بلایا	144
	ہدایت پانے سے مراد ہے ولایت علیؑ کو ماننا	145
	''نبا عظیم'' سے مراد ولایت علیؑ ہے	146
	دینِ حنیف سے مراد ولایت ہے	146
	ترازو سے مراد انبیا اور ان کے اوصیا ہیں	147
	اے رسول! علیؑ کو بدل دو	148
	نماز پڑھنے کا مطلب ہے آئمہ کی پیروی کرنا	148
	طریقہ سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیا ہیں	149
	''ہمارا رب اللہ ہے'' پر ثابت قدم رہنے کا مطلب ہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ثابت قدم رہنا	150
	''میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں'' سے مراد ولایتِ علیؑ ہے	151
	''جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے'' سے مراد ہے کہ ایمان لانے کے بعد ولایتِ علیؑ کا انکار کیا	151
	''جو لوگ ہدایت ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے'' سے مراد ہے ولایتِ علیؑ سے روگردانی کر گئے	152
	''وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا'' سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے علیؑ کے متعلق نازل ہونے والی آیاتِ قرآنی کے انکار کا ارادہ کیا	154
	کھلی گمراہی کا مطلب ہے ولایتِ علیؑ کا انکار	154
	جن لوگوں نے انکار کیا'' کا مطلب ہے ولایتِ علیؑ سے انکار کیا	154
	''وحدہ'' میں اہل ولایہ شامل ہے	155
	یہ آیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بولایتِ علیؑ کے ساتھ نازل ہوئی تھی	156
	جو امر ولایتِ علی سے پھرا، وہ جنت سے پھرا	157
	''فک رقبۃ'' سے مراد ولایتِ علیؑ ہے	157
	''سچائی کا قدم'' سے مراد ولایت علیؑ ہے	158
	جس نے ولایت علی سے انکار کیا اس کیلئے آگ کا لباس ہے	158
	آیت میں لفظ ولایہ سے مراد ولایتِ علیؑ ہے	159
	مومنین کی زینت ولایت ہے	160
	''جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو'' سے مراد جو ولایت میں داخل ہو	160
	ولایتِ محمد وآلِ محمد دنیا سے بہتر ہے	161
	جن لوگوں پر اللہ رحم کرے گا وہ ہم ہیں یعنی آئمہ	162
	محفوظ رکھنے والا کان علیؑ کا ہے	162

163	قرآن میں تبدیلی	
164	قرآن میں تبدیلی	
164	قرآن میں تبدیلی	
165	آلِ محمد بھی قرآن سنا کر ڈرائے جیسے رسول ﷺ ڈراتے تھے	
165	اللہ، رسول ﷺ اور آلِ محمد تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں	
167	قرآن میں تبدیلی	
167	قرآن میں تبدیلی	
168	مساجد سے مراد آئمہ ہیں	
168	پیرو سے مراد علیؓ اور ان کے اوصیا ہیں	
169	آلِ محمد کے گھر کے سوا دنیا میں کوئی گھر ہدایت یافتہ نہیں	
170	یہ آیت علیؓ اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے	
170	شاہد سے مراد علیؓ اور مشہود سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں	
171	موذن سے مراد حضرت علیؓ ہیں	
172	ان کی رہنمائی کی گئی قولِ پاکیزہ کی طرف" سے مراد ہے ان کی رہنمائی کی گئی علیؓ کی طرف	
172	ایمان سے مراد علیؓ ہیں اور کفر و فسق و عصیاں سے مراد پہلا، دوسرا اور تیسرا ہیں (خلفا کی طرف اشارہ)	
173	آثار سے مراد اوصیائے انبیا کا علم ہے	
173	جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔	
174	جنہوں نے ہماری ولایت کا انکار کیا وہ جہنمی ہیں	
175	وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ سے مراد امام صامت اور امام ناطق ہیں	
176	شرک کا مطلب ہے ولایت میں کسی کو شریک کرنا	
177	وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ ولایتِ علیؓ کا انکار کرتے ہیں	
178	دبے پاؤں چلنے والے اوصیا ہیں	
178	میری طرف لوٹ کر آنا ہے مراد امام کی طرف	
179	اصل سے مراد رسولِ خدا ہیں، فرع سے مراد علیؓ۔ آئمہ شاخیں ہیں، آئمہ کا علم پھل ہے اور شیعہ لوگ پتے ہیں	
180	ایمان نفع نہ دے گا جب تک علیؓ پر ایمان نہ ہو	
181	جس نے علیؓ کی امامت کا انکار کیا وہ دوزخی ہے	
182	اللہ صرف شیعوں پر رحم کرے گا، شیعوں کو صرف رحم کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے	
184	جس نے اللہ کی پیروی کی وہ آئمہ ہیں	
184	جس نے ہمیں دوست نہ رکھا، اس کے عمل کو اللہ بلند نہ کرے گا	

185	کفلین سے مراد حسن و حسینؑ ہیں	
186	ولایتِ علیؑ حق ہے	
186	تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا گیا	
187	جنت میں وہ جائے گا جو علیؑ کے متعلق اپنا عہد وفا کرے گا	
188	جس نے ولایت علی کا انکار کیا وہ جہنمی اور گمراہ ہے	
191	نور سے مراد امام ہے	
191	رسول ﷺ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا گیا اور ولایت ہی دین حق ہے	
191	خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمد ﷺ کی نبوت سے انکار کیا	
191	ولایت علی (ع) کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ رسول ﷺ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں	
191	صرطِ مستقیم پر وہ ہے جو ولایتِ علی کا اقرار کرے	
191	(ولایت علی (ع)) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے	
191	رسول ﷺ اللہ نے لوگوں کو ولایت علی (ع) کی طرف دعوت دی	
191	ولایت کا انکاری جہنمی ہے	
191	ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے	
191	اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت	
198	ولایتِ علیؑ کو جھٹلانے والوں پر عذاب ہو گا	
198	مجرم سے مراد مجرم آل محمد ﷺ ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا	
198	متقین ہم اور ہمارے شیعہ ہیں ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں	
198	ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا	
198	فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا	
198	جس نے میرے ذکر سے رو گردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہو گئی فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین (ع) سے رو گردانی کی	
200	والدین کے ساتھ احسان والی آیت امام حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی	
200	امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرائیل نے آکر رسول ﷺ کو بتایا	
200	فاطمہؑ کو پہلے سے علم تھا کہ امام حسینؑ کو قتل کر دیا جائے گا	
201	حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں	
202	فرمایا حم سے مراد محمد۔ جیسا کہ کتاب یہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح	

	شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔	
	اور کتاب مبین سے مراد علی ابن ابی طالب (ع) اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن) مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔	202
	امام وہ ہوتا ہے جو اپنے اہلِ زمانہ کے سامنے ہو، خواہ ظاہر ہو یا غائب	208
	قرآن میں بعض آیات ایسی ہیں جو منسوخ ہیں اور بعض ناسخ	208
	قرآن کا حکم کہ آئمہ سے رابطہ کرو	215
	حسنہ سے مراد اہل بیت کی محبت ہے	216
	علیؑ ہادی ہیں	217
	حکمت سے مراد امام کی معرفت ہے	218
	"اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے" اس سے مراد آئمہ کا انکار کرنے والے ہیں	219
3	مصحفِ فاطمہ	220
	جبریلؑ حضرت فاطمہؑ کے پاس آتے، ان کا دل بہلاتے، انہیں آنے والے واقعات کی خبر دیتے، حضرت علیؑ یہ ساری باتیں لکھتے جاتے، یہ ہے مصحفِ فاطمہؑ	221
	فرشتہ حضرت فاطمہ سے باتیں کرتا تو حضرت علیؑ اسے لکھتے جاتے، یہاں تک کہ مصحفِ فاطمہ بن گیا	222
	مصحفِ فاطمہ میں آئندہ ہونے والے واقعات مندرج ہیں	222
	مصحفِ فاطمہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے اور اس میں ہر چیز لکھی ہوئی ہے	223
	امام جعفر صادقؑ کے پاس مصحفِ فاطمہ تھی	224
	مصحفِ فاطمہ میں فاطمہؑ کی وصیت ہے	225
	مصحف فاطمہ میں تمام بادشاہوں کے نام لکھے ہوئے ہیں	225
	ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی اور ہر بادشاہ کا نام لکھا ہوا ہے	226
	ہمارے پاس قرآن کے علاوہ ایک کتاب ہے جو رسول اللہ ﷺ نے لکھوائی تھی اور جس کی وجہ سے سب ہمارے محتاج ہیں	226
	زمرد کی لوحِ آئمہ کا نزول	227
	اللہ نے نبی کریم ﷺ کیلئے جبریل کے ہاتھ زمرد کی ایک لوح بھیجی جس میں تمام آئمہ کی تفصیل لکھی تھی۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے اس لوح کی ساری عبارت اپنے پاس نقل کر لی	227
	فاطمہؑ کے پاس اللہ کی نازل کردہ لوح تھی جس میں آئمہ کرام کے نام لکھے تھے	230
4	حضرت علی علیہ السلام	231
	زیرِ نظر باب کے مطالعے سے پہلے ایک ضروری گزارش	231
	اولی الامر کی اطاعت	233

234	خدانے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے	
234	جس نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا	
235	جو جنت میں جانا چاہتا ہے وہ علیؑ کو دوست رکھے اور اماموں کی اطاعت کرے	
235	اللہ بھی علیؑ کی محبت میں گرفتار	
236	جو رسول ﷺ جیسی زندگی و موت اور جنت کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ کو دوست رکھے	
237	جو رسول ﷺ جیسی زندگی و موت اور جنت کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ اور ان کے اوصیا کو دوست رکھے	
237	دنیا و آخرت کی ہر چیز اس کیلئے ہے جو علیؑ کو دوست رکھے اور امام مانے	
238	لوگوں کے اعمال علیؑ کو پیش کئے جاتے ہیں	
239	علیؑ کا علم انبیا سے بھی زیادہ تھا	
239	عرش کے اعلیٰ حصے پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت علیؑ امیر المومنین ہیں	
240	حضرت علیؑ کی تلوار جبریل آسمان سے لائے تھے	
240	علیؑ کی اطاعت کروگے تو فلاح پاؤگے	
242	امیر المومنین کو اپنے موت کے وقت کا علم تھا	
242	موت کا وقت مقرر ہے اس لئے جان بچانے کی تدبیر کرنا درست نہیں	
242	خدانے محمد ﷺ کو حکم دیا کہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی دیں	
243	جو علم خدانے رسول ﷺ کو دیا انہوں نے وہ علیؑ کو دے دیا	
243	خدانے امرِ دین رسول ﷺ کے بعد علیؑ کے سپرد کیا	
245	علیؑ محدث تھے، فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا	
246	جو لوگ ایمان لائے نبی ﷺ، علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ و اوصیا پر ۔۔(کیا دین موروثی ہے؟)	
246	رسول ﷺ اور علی کو فضیلت حاصل ہے	
247	علم نبوت کے وارث علیؑ اور ان کی اولاد ہے	
247	اللہ نے رسول ﷺ پر قرآن کے علاوہ ایک اور کتاب نازل کی جو کہ اوصیا کے متعلق تھی، یہ واحد کتاب تھی جو مہر شدہ نازل ہوئی	
248	سلسلۂ امامت علیؑ کی اولاد میں چلتا رہے گا	
249	ولایتِ علیؑ پر ایمان لانا اسی طرح فرض ہے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ایمان لانا فرض ہے	
252	اللہ کا حکم کہ اے محمد ﷺ! علم و ایمان، اسمِ اکبر، میراثِ علم اور آثارِ نبوت علی بن ابی طالبؑ کے سپرد کر دو	
252	حضور ﷺ نے علیؑ کو علم کے ایک ہزار باب سکھائے جو کسی اور کو نہ سکھائے تھے، علیؑ نے فرمایا کہ ان ہزار باب کی وجہ سے میرے اوپر دس لاکھ علم کے باب منکشف ہو گئے	

	رسول اللہ ﷺ نے علی (ع) کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور (مزید) ان پر منکشف ہو گئے	253
	حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا اور جو چاہو مجھ سے دریافت کرنا، خدا کی قسم میں جواب دوں گا	253
	حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا اور جو چاہو مجھ سے دریافت کرنا، خدا کی قسم میں جواب دوں گا	253
	نبی ﷺ نے علی (ع) کو بوقتِ وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کے ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے	254
	حضور ﷺ نے علمِ خفی حضرت علیؓ کو دیا	255
	حیات رسول ﷺ میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی (ع) واجب تھی	255
	حضرت علیؑ اور ایک اژدھے کا مکالمہ	256
	جس کے پاس جو علم ہے وہ حضرت علیؓ سے ہی اسے حاصل ہوا ہے	257
	میں ہر مومن کے نفس سے اولیٰ ہوں اور میرے بعد علی (ع) اولیٰ ہے	257
	زمین اللہ کی ہے، اس نے مجھے اور میری اہلِ بیت کو اس کا مالک بنا دیا ہے، اب جو کاشتکاری کرے وہ ہمیں اس کا ٹیکس دے (حضرت علیؓ کا بیان)	258
	امیر المومنین کا لقب صرف علیؓ کیلئے ہے، اب جو بھی یہ نام رکھے گا وہ کافر ہے	259
	تمام صحفِ انبیا میں ولایتِ علی علیہ السلام کا ذکر تھا	259
	جنت میں وہ داخل ہو گا جس نے ولایتِ علیؓ کا اقرار کیا ہو گا	260
	مومن وہ ہے جس نے علیؓ کو پہچان لیا	260
	جس نے علیؓ کا انکار کیا وہ کافر ہے	260
	علیؓ، اللہ کا دروازہ ہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے	260
	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ میں نے تم کو اور علیؓ کو ایک نور پیدا کیا	261
	اللہ نے محمد ﷺ اور علیؓ کی روحوں کو پہلے الگ الگ تخلیق کیا، پھر دونوں روحوں کو ایک بنا دیا، پھر اس ایک روح کے چار ٹکڑے کئے جس سے محمد ﷺ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ تخلیق کئے گئے	261
	جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس پر علیؓ کی اطاعت فرض ہے	261
	اللہ نے رسول ﷺ کے اندر اپنی روح پھونکی	261
	محمد ﷺ، علیؓ اور فاطمہؓ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال قرار دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام قرار دیتے ہیں	262
	زمین و آسمان کو پیدا کرنے کے بعد اللہ نے منادی کو حکم دیا کہ یہ ندا کرے "اشھد ان امیر المومنین حقا"	263
	محمد و علی کو ایک ہی نور سے پیدا کیا گیا	263
	حضرت نے کچھ پڑھ کر قبر کو ٹھوکر ماری تو مردہ زندہ ہو گیا اور کلام کرنے لگا	264

264	علیؑ کے دائیں طرف جبرائیلؑ رہتے تھے اور بائیں جانب میکائیلؑ	
265	جب علیؓ کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا	
265	جبرائیل آکر حضرت فاطمہؑ سے باتیں کرتے رہتے اور حضرت علیؑ ان کو لکھ لیتے	
266	حضرت فاطمہؓ کو غسل حضرت علیؑ نے دیا	
266	علیؑ و فاطمہؑ کا نکاح چوبیس مونہوں والے فرشتے نے کیا	
267	اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا نکاح نہ ہوتا کیونکہ روئے زمین پر ان کیلئے کوئی کفو نہ تھا	
267	علیؓ کا علمِ غیب، امام حسین کو بیٹے کی خوشخبری	
268	یہودی لڑکے کے سوالات کا جواب عمرؓ نہ دے سکے، علیؑ نے جواب دیا	
270	خدا نے محمد و علی اور گیارہ اماموں کو اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا	
270	شبِ قدر علیؑ اور گیارہ اماموں سے مخصوص ہے، اس پر ایمان لاؤ	
270	علیؑ نے ابو بکرؓ کو دکھایا کہ حضور ﷺ فرمارہے ہیں: اے ابو بکر! علی اور آئمہ پر ایمان لاؤ اور جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے وہ تمہارا حق نہیں، اللہ سے توبہ کرو	
271	رسول ﷺ اور علیؑ سمیت بارہ امام زمین کی میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین ہلے جلے نہیں	
271	علیؑ اور اولادِ علی کی ولایت کو ماننا دین میں داخل ہے	
272	جبرئیل نے رسول خدا کو وحی کی یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی (ع) کو اور علی (ع) نے جس کو چاہا بتایا	
273	رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہے میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں ۔ جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے	
274	علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے	
275	علیؑ ہدایت کا دروازہ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو خارج ہوا وہ کافر	
275	جس نے علیؓ کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر	
275	علیؑ ہدایت کا دروازہ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو خارج ہوا وہ کافر	
276	رسول ﷺ کے بعد سوائے چند آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے	
276	علیؓ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جیسے رسول کی	
277	مومنین سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں	
277	ابتدائے کائنات میں سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ نے توحید کا اقرار کیا	
278	میں ہوں عین اللہ، ید اللہ، جنب اللہ اور باب اللہ	
278	جنب اللہ کون؟ حضرت علیؑ	

	ہر زمانہ میں ایک ہادی ہوتا ہے، رسول کے بعد علیؑ ہادی ہیں	279
	جس نے علیؑ کو ترک کیا(اس کی خیر نہیں)	279
	جو کچھ علی (ع) نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو	280
	حضرت علی (ع) کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا	280
	علیؑ کا فرمان کہ "میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں"	280
	میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے	280
	روز قیامت حضور ﷺ کو لباس امامت پہنایا جائے گا اور مجھے بھی پہنایا جائے گا، وہ کلام کریں گے اور میں بھی کلام کروں گا	280
	جو کچھ علی (ع) نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو	282
	حضرت علی (ع) کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا	282
	علیؑ کا فرمان کہ "میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں"	282
	میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے	282
	روز قیامت حضور ﷺ کو لباس امامت پہنایا جائے گا اور مجھے بھی پہنایا جائے گا، وہ کلام کریں گے اور میں بھی کلام کروں گا	282
	رسول اللہ کے بعد علیؑ کی اطاعت کا حکم بھی ہے	283
	علیؑ کے حکم کو نہ ماننا شرک باللہ ہے	283
	علیؑ جنت دوزخ تقسیم کرنے والے ہیں	283
	علیؑ کی اجازت کے بغیر کوئی جنت یا دوزخ میں نہیں جائے گا	283
	حضور ﷺ کی وراثت کی چیزیں علیؑ کو ملیں	285
	علیؑ وارث تھے حضور ﷺ کے علم اور دیگر چیزوں کے	285
	حضور ﷺ کے بعد ولی امر	288
	میرے بعد علیؑ ولی امر ہے	289
	"ماکان ومایکون" کا علم ہر نبی اور وصی ہو ہوتا ہے	289
	جمعہ کو انبیاء، اوصیا اور موجودہ وصی کی روحیں عرشِ الٰہی کا طواف کرتی اور نمازیں پڑھتی ہیں، اس سے وصی کے علم میں بہت اضافہ ہوتا ہے	292
	جبریل جنت سے انار توڑ لائے، آپ کو کیسے علم ہو گیا، جنتی چیز تو کسی آنکھ نے نہ دیکھی	292
	سب سے پہلے رسول ﷺ اور ان کی عترت کو پیدا کیا گیا	293
	خدا نے معراج پر حضور ﷺ سے کہا کہ تمہاری امت کا ہادی علیؑ ہے	293
	علیؑ کی وفات پر ایک بے نام آدمی آیا اور اس نے علیؑ کی فضیلت میں ایک لمبی چوڑی تقریر کی، جب تقریر ختم ہوئی تو وہ غائب ہو گیا	294

	یہودی عالم کا اسلام قبول کرنے کیلئے سات سوالات کا جواب دینے کی شرط	297
	علیؑ، سنتِ مسیح کے مطابق وصی تھے	298
5	اللہ کی مرضی	300
	خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے	300
	خدا نے طینتِ مومن کو طینتِ انبیا سے پیدا کیا، یہی وجہ ہے کہ مومن کفر و شرک سے آلودہ نہیں ہوتے	301
	علیین سے پیدا ہونے والے ہمیشہ اعمالِ صالحہ کرتے ہیں اور سجین سے پیدا ہونے والے ہمیشہ اعمالِ بد	301
	اللہ نے انسان کو بنانے کیلئے جنت اور دوزخ سے مٹی لے کر اسے مکس کر دیا پھر اس سے انسان بنانا شروع کر دیئے، اب جس آدمی کی تخلیق میں جنت کی مٹی زیادہ استعمال ہوئی وہ نیک کام کرتا ہے اور جس آدمی کے بننے میں دوزخ کی مٹی زیادہ استعمال ہوئی وہ برے کام کرتا ہے	302
	مومن طینتِ انبیا سے پیدا کیا گیا ہے	303
	خدا نے نیک اور بد لوگوں کو الگ الگ میٹیریل سے بنایا ہے۔ سو انسان اچھا یا برا بننے پر مجبور ہے	303
	انسان اپنے تخلیقی میٹیریل کی وجہ سے اچھا یا برا بنتا ہے	304
	اللہ نے نیک لوگوں کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور بد لوگوں کو طینتِ نار سے پیدا کیا	306
	مومن کی پیدائش کا طریقہ	306
	اللہ نے مومنین کو اچھی طینت اور کفار کو بری طینت سے بنایا ہے	307
	مومن کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے	307
	انسان جو کچھ کرتا ہے اللہ کی مرضی سے کرتا ہے	308
	شقاوت و سعادت پہلے سے لکھی ہوئی ہے	309
	انسان کا اچھا برا عمل پہلے سے لکھا ہوا ہے	309
	خدا انسان کو اچھا برا بناتا ہے	310
	خدا خود انسان کو اچھا یا برا بناتا ہے	310
	خدا بندے کو شریر بناتا ہے	311
	ہر کام اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے	311
	اللہ ہی گمراہ کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے	312
	اللہ انسان کو نیک یا بد بناتا ہے	312
	نیک یا بد ہونا انسان کے اختیار میں نہیں	313
	ہر انسان کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ازل سے ہو چکا ہے	314
	خدا نے انسان کو خود نیک اور بد بنایا	315
	انسان کو اچھا یا برا خدا نے بنایا	317
	اللہ ہی بندوں کو امیر یا غریب بناتا ہے، اور اللہ ہی صحتمند یا بیمار کرتا ہے	318

319	خدا بندے کو مصیبت میں ڈالتا ہے	
320	خدا خود انسانوں کو امیر یا غریب بناتا ہے	
321	اللہ انسان کو جبراً نیک بناتا ہے	
321	انسان نیکی کرے گا یا نہیں؟ یہ پہلے سے لکھا ہوا ہے	
322	انسان نیک ہے یا بد؟ یہ پہلے سے طے ہے	
322	خدا جسے چاہتا ہے مومن بناتا ہے اور جسے چاہتا ہے کافر بناتا ہے	
323	اللہ جسے چاہتا ہے ایمان دیتا ہے، انسان مجبور ہے	
324	جہنم میں وہ جائے گا جس کو اللہ چاہے گا (ایمان اور عمل کا کوئی چکر نہیں)	
324	جہنم میں وہ جائے گا جسے اللہ چاہے گا	
324	شادی کرنی ہے تو بیوقوف عورت سے کرو	
327	روزِ قیامت اللہ کی مرضی ہے بخشے یا نہ بخشے	
327	دوزخ میں وہ جائے گا جسے اللہ چاہے گا کہ یہ دوزخ میں جائے	
328	کون مومن ہو گا اور کون کافر، یہ پہلے سے طے شدہ ہے	
328	اللہ تعالی جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے	
329	دل کی کثافت کو اللہ ہی دور کرتا ہے	
329	اللہ تعالی جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے	
329	اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا	
330	امام حسینؑ کی شہادت پہلے سے تقدیر میں لکھی ہوئی تھے، آئمہ کو سب علم تھا (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یزید کو برا کیوں کہتے ہو، اس نے تو اللہ کا حکم پورا کیا)	
330	جبریلؑ نے وصیت نامے کی ایک کتاب حضورﷺ کو دی اور فرمایا کہ یہ علیؑ کو دے دیں۔ اس میں آئندہ کی خبریں بھی ہیں	
334	جرائم اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں	
334	خدا جس کو چاہتا ہے خیر سے نوازتا ہے	
335	اپنی پہچان کرانا خدا کی ڈیوٹی ہے	
335	اللہ امام بناتا ہے	
336	امر امامت کی طرف بلانا بھی خدا کا کام ہے	
336	ایمان کے 490 حصے ہیں، اللہ اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے	
337	ایمان کے دس درجے ہیں	
338	ایمان کے سات درجے ہیں	
338	لوگوں کو کنفیوز کرنے والی روایت ہے، جواب ہے مکافاتِ عمل	

339	اللہ متذبذب نہیں، قانونِ مکافاتِ عمل لاگو ہوگا اور بس	
339	اللہ متذبذب نہیں، قانونِ مکافاتِ عمل لاگو ہوگا اور بس	
339	اولیاءاللہ کو قتل سے بچانے کیلئے اللہ نے اپنے دشمنوں کو اچھے اخلاق والا بنایا	
340	ایک بندہ دخول جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا (قرآن میں ہے: ھم فیھا خالدون)	
340	انسان جب تک چالیس گناہِ کبیرہ نہیں کرتا چالیس عدد فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں	
341	کبیرہ گناہوں میں سے خدا جسے چاہے گا بخش دے گا	
341	جنت دوزخ اعمال سے نہیں اللہ کی مرضی سے ملتی ہے	
341	انسان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کے سبب پہنچتی ہے	
342	مومن پر آنے والی مصیبتیں تکلیفیں اس کے گناہوں کے سبب آتی ہیں	
342	مومن پر آنے والی مصیبتیں تکلیفیں اس کے گناہوں کے سبب آتی ہیں	
343	بندہ اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی مرضی سے جنت یا دوزخ میں جائے گا	
343	جنت دوزخ خدا کی مرضی سے ملتی ہے	
344	ضروری نہیں کہ ہر عمل کا ثواب دیا جائے	
344	ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا	
345	جنت کیسے ملتی ہے	6
348	معانقہ کرنے سے جنت	
349	معانقہ کرنے سے سابقہ گناہ معاف	
349	ملائکہ کو حکم کہ جب مومن آپس میں ملیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ، ان کی کوئی بات نہ لکھو	
349	سات روز طوافِ کعبہ کرنے سے چھ ہزار گناہ محو کردیئے جاتے ہیں	
350	کعبہ کا طواف کرنے سے چھ ہزار گناہ محو کردیئے جاتے ہیں	
350	مومن کی حاجت برآری کرنے سے رشتہ دار، پڑوسی اور محلے داروں کی بخشش کردی جاتی ہے	
351	مومن کو کھانا کھلانے سے جنت ملے گی،	
351	اگر کوئی کافر بھوکا ہو تو اسے کھانا مت کھلاؤ ورنہ جہنم میں جاؤ گے	
351	تین مسلمانوں کو کھانا کھلانے سے جنت	
351	ایک مومن کو کھانا کھلانے سے جنت	
352	کپڑے کا جوڑا خیرات کرنے سے جنت	
353	بوڑھے کی عزت کرنے سے جنت	
353	ہر فرض نماز کے بعد قل ھواللہ پڑھنے سے والدین اور اولاد سمیت خود بھی جنت میں جائے گا	
354	قطع تعلق کے بعد جو اپنے بھائی سے کلام میں پہل کرے گا وہ پہلے جنت میں جائے گا	
354	جس نے تین دن تک اپنی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کیا وہ اسلام سے خارج ہے	

	جو گناہ کرے اور خوفزدہ رہے وہ جنت میں جائے گا	354
	گناہ چھپانے سے بخشش ہو جاتی ہے	354
	خوف طاری ہونے سے تمام گناہ معاف	355
	بدنی تکلیف سے تمام گناہ معاف	355
	صبح و شام سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے جنت	355
	دوسروں کیلئے دعا کرنے سے جنت	356
	یہ کلمہ پڑھنے سے جنت	356
	لا الٰہ الا اللہ کہنے سے جنت	357
	تین کلمات کہنے سے تمام گناہ معاف	357
	یہ کلمہ پڑھنے سے جنت	358
	چند کلمات کہنے سے جنت	358
	ایک کلمہ پڑھنے سے تمام گناہ معاف	359
	سونے سے قبل سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف	359
	دو کلمے کہنے سے گناہ بخش دیئے گئے	360
	قل ھو اللہ بارہ مرتبہ پڑھنے سے جنت	360
	چار آیتیں پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف	361
	سونے سے پہلے قل ھو اللہ پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف	361
	دس مرتبہ سورۃ القدر پڑھنے سے ایک ہزار گناہ معاف	362
	خدا نماز پڑھنے والے سے کہتا ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد جو مرضی کر، اللہ تجھے بخش دے گا	362
	دن کے اوّل آخر نیکی کر لیا کرو، دن میں اگر کوئی برائی کا کام کرو گے تو اللہ بخش دے گا	362
	اللہ بندے کو بیمار کرتا ہے یا کوئی مصیبت بھیجتا ہے تاکہ روزِ قیامت اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کرنے کی علت پیش کی جاسکے	363
	مومن کو جنت میں داخل کرنے کیلئے خدا کی حکمتِ عملی	363
	ایک کنیز آزاد کرنے سے جنت	363
	پانی پینے کے دوران اللہ کی حمد کرنے سے جنت	365
	مسلمان کی زیارت سے جنت	366
	مومن کی زیارت کرنے سے ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں	367
	مومن کی زیارت کرنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی	369
	مومن کی زیارت سے جنت اور ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں	369
	مصافحہ کرنے سے گناہ خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں	370

371	مصافحہ کرنے کے دوران دوسرے کا ہاتھ اتنی زور سے دباؤ کہ اس کی چیخ نکل جائے	
371	مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں	
372	مصافحہ کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	
372	کام چھوڑو سارا دن مصافحہ کرتے رہو	
375	شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تا کہ اللہ تعالی جنت میں اس کے درجات بلند کرے	
376	مسلمانوں کو دنیا میں ذلالت وخواری پر مطمئن رکھنے کیلئے بہترین روایت	
376	جو مسلمان بیماریوں میں گھرا ہوا اور ایک ایک نوالے کو ترستا ہو وہ اپنی اس حالت پر خوشیاں منائے کیونکہ اللہ اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے	
376	اگر نیت ہو کہ آج کوئی ظلم نہیں کروں گا تو اس دن کے تمام گناہ معاف	
377	خدا شرک کو نہیں بخشتا، اس کے علاوہ قتل، زنا وغیرہ کو بخش دیتا ہے	
378	ہر عضو کے بدلے ہر عضو جہنم سے آزاد حتیٰ کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ آزاد	
378	اقرارِ گناہ سے بندہ گناہ سے خارج ہو جاتا ہے	
378	جو صبح شام ایک ایک مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھے، اس کے اس دن کے گناہ معاف	
379	دوسرا کلمہ پڑھنے سے ایک ہزار نیکیاں	
379	یہ پڑھنے سے پینتالیس ہزار برائیاں ختم	
379	جو یہ کلمات پڑھے تو خدا مرنے کے بعد اس کی روح کو قبر میں لوٹا دے گا اور وہ قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہو گا	
381	آخری تین قل پڑھنے سے گناہِ کبیرہ اور تمام بیماریوں سے حفاظت	
381	بری موت کا نتیجہ جنت اور اچھی موت کا نتیجہ جہنم	
382	خدا جسے جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق دنیا میں ہی کوئی حیلہ کر دیتا ہے	
383	خدا نماز روزہ کا اہتمام کرنے والے شیعوں کے صدقے گنہگار شیعوں کی بلائیں دور کر دیتا ہے	
383	ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے	
384	ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں	
384	ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں سو گناہ معاف اور سو درجے بلند	
385	خوفِ خدا سے رونے پر جنت	
386	جو مسلمان نہیں وہ واجب القتل ہے	7
391	جو اسلام لے آیا اس نے اپنی جان کو محفوظ کر لیا	
391	اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے	
392	جو اسلام لے آیا اس کی جان قتل سے بچ گئی	

	اسلام لانے کافائدہ یہ ہے کہ اس کی گردن نہیں ماری جاتی	392
8	ایصالِ ثواب	394
	قرآن پڑھنے سے والدین کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے	395
	ایصالِ ثواب	396
	والدین کی طرف سے نماز روزہ اور حج کرنا	397
	باپ کے گناہوں کی سزا بیٹے کو ملتی ہے	397
	باپ کے گناہوں کی سزا بیٹے اور پوتے کو ملتی ہے	397
9	سلام	399
	کافر سلام کہے تو فقط علیکم کہو	399
	اہل کتاب کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہو	400
	یہودی، نصرانی یا مشرک کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہو	400
	اگر یہودی یا نصرانی سے مجبوراً مصافحہ کرنا پڑ جائے تو اپنے ہاتھ دھوڈالو	401
	ذمی کافر سے مصافحہ کرنا پڑ جائے تو مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑو، ناصبی سے ہاتھ ملاؤ تو ہاتھ پاک کرو	401
	اگر مجوسی سے ہاتھ ملانا پڑ جائے تو ہاتھوں کو دھوؤ	401
10	بدلہ عقل کے مطابق دیا جائے گا	402
	ثواب بقدرِ عقل ملتا ہے	406
	2۔ کیا دینِ اسلام قبول کرنے والے، اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کو بے عقل کہا جا سکتا ہے؟	407
11	حضور ﷺ حدیث چھوڑ کر گئے ہیں	408
	نبی کریم ﷺ صرف حدیث چھوڑ کر گئے تھے	410
	علمِ حدیث کے اصل وارث اہل بیت ہیں	410
12	چالیس احادیث یاد کرنے سے جنت ملتی ہے	411
	چالیس احادیث حفظ کرنے سے جنت	414
13	حدیث سچی ہو یا جھوٹی، اس کو پھیلاؤ	415
	ماٰخذ حدیث۔ امام محمد باقر اور امام جعفر کی وفات کے بعد ان سے منسوب کتب احادیث ملیں	416
14	جعلی حدیثوں کے متعلق خود اصولِ کافی کی گواہی	417
	حدیثیں گھڑی جاتی تھیں	417
	جعلی حدیثیں بنانا پرانا مشغلہ ہے	418
	احادیث کا بیشتر ذخیرہ ناقابلِ اعتبار ہے	419
	ایک دوسرے کی احادیث کو منسوخ الحکم کہنا شروع سے وطیرہ رہا ہے	422
	ایک مسئلہ کے متعلق دو مختلف حدیثیں ملیں تو کسی پر عمل نہ کرو (قرآن سے ہدایت مت لینا)	423

	مومن وہ ہیں جو ہماری احادیث کو تسلیم کرتے ہیں	423
	کامل ایمان چاہتے ہو تو آلِ محمد کے تمام اقوال کے متعلق امام جعفر صادق کے قول کو قبول کرو	424
	حدیث چیک کرنے کا کرائیٹیریا۔ اگر قلب میں نرمی وشناسائی ہو تو حدیث صحیح ہے، دل گرفتگی ہو تو حدیث جعلی ہے	424
	اللہ نے شیعوں سے عہد لیا تھا کہ وہ امام جعفر صادقؑ کی حدیثوں کو صحیح مانیں گے، جو عہد پورا نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا	425
	نبی بھی ہماری حدیث کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ	425
	کیا نبی ﷺ نے قرآن کے سوا کسی چیز کو حلال یا حرام کیا؟ آپ کا تو فرمان ہے کہ میں قرآن کی پیروی کرتا ہوں	426
	جو ہماری احادیث کو سب سے زیادہ چھپانے والا ہے وہ ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہے	426
	ہماری احادیث سے ہدایت پاؤ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے (قرآن سے ہدایت نہ لینا)	427
	جو ہماری حدیث سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے وہ ذلیل ہے اور اس کے دل سے نور نکال دیا جاتا ہے	427
15	قیامت	428
	محمد، علی، حسن، حسین کے علم کے مطابق اعمال کی جانچ پڑتال ہو گی	428
	روزِ قیامت لوگ برہنہ محشور ہوں گے سوائے آسیہ اور فاطمہ بنت اسد	428
16	اہل تشیع	431
	شیعوں کو الگ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے	431
	اللہ نے شیعوں سے آئمہ کی ولایت کا بھی اقرار لیا تھا	432
	تخلیقِ ارواح کے وقت خدا نے علیؑ سے تمام شیعوں کی روحوں کا تعارف کرایا تھا	433
	جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو	433
	حضور ﷺ کا فرمان کہ میں نے علیؑ کے شیعوں کیلئے استغفار کیا اور میرے رب نے علیؑ کے شیعوں کیلئے مغفرت کا وعدہ کیا اور یہ وعدہ کیا کہ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا	434
	شیعوں کے سوا سب جہنمی ہیں	434
	آئمہ جس چیز سے پیدا ہوئے باقی مخلوق کو اس میں سے حصہ نہیں ملا سوائے انبیاء کے	434
	شیعوں کے علاوہ سب ہرزہ کار ہیں	435
	امام صرف شیعوں کیلئے دعا کرتا ہے	435
	اگر شیعہ مصیبت میں صبر کرے تو ایک ہزار شہیدوں کا ثواب پاتا ہے	436
	خدا نے شیعوں کے اقتدار کا زمانہ 70 ہجری مقرر کیا تھا لیکن امام حسینؑ کی شہادت کی وجہ سے سارا پروگرام تبدیل کرنا پڑ گیا	437
	ہمارے علم کا متحمل کوئی نبی بھی نہیں ہو سکا۔ پھر اللہ نے شیعوں کو اسی طینت سے پیدا کیا جو محمد وآلِ محمد	437

	کی تھی، اب یہ شیعے اس علم کے متحمل ہیں	
	شیعیت پوشیدہ مذہب تھا، اہل مکر و فریب نے اسے گلی گلی، گاؤں گاؤں مشہور کر دیا	439
	شیعوں میں منافقت بہت زیادہ ہے، ایک لاکھ شیعوں میں سترہ آدمی بھی اصل شیعہ مذہب پر نہیں۔ امام کا اقرار	439
	روزی سے بے نیاز ہو کر ہی انسان اپنے نفس کو پاک و پاکیزہ رکھ سکتا ہے	440
17	تقیہ	441
	تقیہ سے مراد منافقت ہے	441
	تفسیر القرآن۔ حسنہ سے مراد تقیہ ہے	441
	دین کے نوے حصے تقیہ میں ہیں	442
	امام باقر مخالفت کے خوف سے صحیح مسلئہ نہیں بتاتے تھے	442
	جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں	443
	جو ہمارے امر کو چھپائے گا تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا	443
	جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں	443
	اگر امام منافقت کرے تو لوگوں کو بھی منافقت کرنی چاہیے	444
	منافقت پر عمل کرنا باعثِ اجر ہے	444
	اگر امام نے خدا کے حکم کے خلاف بات کی تو امت کو چاہیے کہ اس کو درست سمجھے	444
	خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے	445
18	آئمہ علیہم السلام	446
	جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی	446
	ہم ’’مثانی‘‘ اور ’’وجہ اللہ‘‘ ہیں	448
	ہم اسما الحسنیٰ ہیں	448
	اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔۔۔۔	449
	ہم ہیں حجت اللہ، باب اللہ، لسان اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ اور اولی الامر	449
	اللہ کی وحدانیت اور معرفت ہم سے قائم ہوئی	449
	خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا	450
	ہم خدا کی حجت ہیں	451
	ہماری اطاعت فرض ہے	455
	جس نے ہمیں نہ پہچانا وہ کافر ہے	456
	ہماری محبت ایمان ہیں اور ہمارا بغض کفر ہے	456

457	علیؑ، حسنؑ، حسینؑ کی اطاعت فرض ہے	
457	ہم نے درختوں سے کلام کیا، ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی	
458	اوصیا نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی	
458	جو ہمیں امام نہیں مانتا وہ جہنمی ہے	
459	تمام لوگوں کے اچھے برے اعمال ہر صبح کو رسول اللہ ﷺ اور آئمہ کو پیش کئے جاتے ہیں	
459	ہم شجرِ نبوت ہیں	
460	ہم دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں	
460	ہم سب سے اولیٰ و مقدم و افضل ہیں	
461	آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم کا ایک حرف تھا، ہمارے پاس بہتّر (72) حروف ہیں	
461	اسم اعظم تہتّر (73) حروف پر مشتمل ہے جن میں سے بہتّر (72) ہمارے پاس ہیں۔ خدا کو ایک حرف زائد کا بھی علم ہے جس سے وہ علم غیب جانتا ہے	
462	رسول اللہ ﷺ اور آئمہ ہر شبِ جمعہ کو عرش پر آتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں	
463	جو علم رسول اللہ ﷺ کو ملتا ہے وہی ہمیں بھی ملتا ہے	
464	ایک علم مخفی بھی ہے جو صرف ہمیں پتا ہے	
464	جو علم انبیا کے پاس ہے وہ ہمارے پاس بھی ہے	
465	اللہ نے جو علم دیا ہوا ہے اسے ملائکہ و مرسلین نہیں جانتے، لیکن آئمہ جانتے ہیں	
465	جو علم انبیا کے پاس ہے وہ ہمارے پاس بھی ہے	
465	امام آنے والی مصیبت کو جانتا ہے اور انجام کار کو بھی جانتا ہے	
466	آئمہ کو اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا ہے	
466	آئمہ کے پاس انبیا سے زیادہ علم ہوتا ہے	
467	جو ہو چکا اور جو ہو گا، میں سب جانتا ہوں۔۔ یہ قرآن سے میں نے جانا	
467	آئمہ کو فرشتے کے ذریعے علم دیا جاتا ہے	
468	آئمہ کو ہر شیعہ کے نفع و نقصان کا علم ہوتا ہے	
468	آئمہ کو اپنی موت اور مصیبتوں کا علم ہوتا ہے	
469	امرِ دین رسول ﷺ اور آئمہ کے سپرد کیا گیا	
469	جو رسول ﷺ کے سپرد کیا گیا وہی آئمہ کے سپرد کیا گیا	
470	حضور ﷺ کی تمام فضیلتوں اور خصوصیتوں میں آئمہ شریک ہیں	
470	اوصیائے محمد ﷺ محدث ہیں، فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے	
470	محدث فرشتے کی آواز کو سنتا ہے	
471	حضور ﷺ کے ساتھ جبریل و میکائیل سے بڑی ایک مخلوق تھی جو حضور ﷺ کو کارِ رسالت کی	

	انجام دہی میں مدد کرتی تھی، اس کا نام روح تھا، وہی روح اب آئمہ کے ساتھ ہوتی ہے	
472	امام کو اللہ بتاتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے	
473	امام کو اللہ مقرر کرتا ہے	
475	امام اپنی مرضی سے اپنے بعد کسی کو امام نہیں بناتا	
475	امام کی پہچان	
477	امام کی پہچان۔ امام ہر زبان میں بات کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے حتیٰ کہ پرندوں اور جانوروں کی زبان بھی سمجھتا ہے	
478	اللہ نے ناپسند کیا کہ دو بھائیوں کو امامت ملے سوائے حسنؑ و حسینؑ کے	
478	امامت کا جھگڑا	
479	اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے	
485	آئمہ کو غیب کا علم ہوتا ہے	
486	خدا امام کو غائب بھی کر دیتا ہے	
487	امام برسوں غائب رہے گا	
488	امام غائب کا انکار کرنے والے سوروں کی مانند ہیں	
489	جب مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہو گا تو حضرت کا ظہور ہو گا	
490	امام لوگوں کو دیکھیں گے لیکن لوگ امام کو نہ دیکھ سکیں گئے	
490	مہدی آئے گا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا	
491	جب تم امام پر انگشت نمائی کرو گے تو خدا امام کو غائب کر دے گا	
491	امام غائب کی آمد کی نشانی	
492	امام لوگوں کو دیکھے گا لیکن لوگ امام کو نہیں دیکھ سکیں گے	
492	سب لوگ قائم آلِ محمد ﷺ کی بیعت کریں گے	
493	صاحب الامر آئے گا	
493	امام غائب آئے گا	
493	جو پتھر پر مہر لگانے کی اہلیت رکھتا ہو وہ امام ہے	
493	امام کے اشارۂ انگشت نے ایک سو تیرہ سال کی بڑھیا کو جوان بنا دیا	
493	داڑھی منڈانے اور مونچھوں کو بل دینے والے صورت کے حساب سے مسخ ہیں	
495	حجرِ اسود بولا کہ " علی بن حسین امام و وصی ہیں "	
497	امامت کی دلیل ؟ درخت چل کر حضرت کے پاس آگیا	
498	امامت کی دلیل ؟ حضرت کا عصا بول اٹھا	
498	حضرت کو آنے والے حالات کا علم تھا کہ لڑکا ہو گا اور یہ بھی کہ وہ کیسا ہو گا کیا کرے گا	

499	آئمہ غیب کی خبریں رکھتے ہیں	
500	آئمہ غیب کی خبریں رکھتے ہیں	
501	ٹرِک	
501	وصی کی پہچان، پتھر کو ہاتھ کی چٹکی کی مدد سے آٹے کی طرح باریک کردے وہ وصی ہے	
502	امام کو لوگوں کی موت کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے	
511	جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کُفر کی موت مرا	
512	امام کے بغیر عبادت گمراہی ہے	
513	امام کو مان لینا دنیا و آخرت کی کامیابی کیلیئے کافی ہے چاہے انسان میں امانت، وفا اور صدق نہ ہو	
514	جنت اعمال سے نہیں ملتی بلکہ امام کو ماننے سے ملتی ہے	
514	اگر امام منصوص من اللہ کی محبت دل میں نہیں تو اعمالِ صالحہ کسی کام کے نہیں	
515	جو بغیر امام کے مر گیا وہ کفر کی موت مرا	
515	جس نے امامِ زمانہ کو نہ پہچانا وہ کفر و نفاق و ضلالت کی موت مرے گا	
516	جس نے امام کی ہدایت کے بغیر اللہ کی عبادت کی وہ مشرک ہے	
516	جو اولادِ فاطمہؑ میں سے جو امام سے عناد رکھتا ہے اس کیلیئے دردناک عذاب ہے	
516	امر امامت کا انکار کرنے والے کیلیئے عذاب ہے	
517	امرِ امامت کا انکار کرنے والا اگر اولادِ آئمہ سے ہو تو اس کیلیئے دہرا گناہ ہے	
517	وصی کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ سابقہ امام فوت ہو گیا ہے اور اب تم امام ہو	
517	وصی کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ سابقہ امام فوت ہو گیا ہے اور اب تم امام ہو	
518	وصی کو اللہ کی طرف سے علم ہو جاتا ہے کہ امام فوت ہو گیا ہے	
519	امام میرا بیٹا ہی بنے گا چاہے اس کی عمر تین سال ہی کیوں نہ ہو	
519	پانچ سال سے کم عمر کا بچہ بھی امام ہو سکتا ہے	
520	امامت میں بھی وہی حجت ہے جو نبوت میں ہے	
521	کم سن بچہ بھی امامت کا اہل ہے	
521	امام موسیٰ کاظمؑ کو جبریلؑ نے غسل دیا	
521	فرشتے نے امام کو شربت پلا کر جماع کا حکم دیا جس سے بیٹا پیدا ہوا	
524	جب اللہ نے امام پیدا کرنا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ تحت عرش سے پانی لے کر اسے پلائے اس سے امام پیدا ہو جاتا ہے	
524	امام لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے	
525	امام ماں کے پیٹ میں سنتا ہے	
525	امام لوگوں کے اعمال دیکھتا ہے	

	اماموں کی ماؤں کا دورانِ حمل احوال	525
	امام بطنِ مادر میں کلام کرتا ہے	526
	امام ایک نورانی مینار کے ذریعے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا رہتا ہے	526
	امام بذریعہ فرشتہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا رہتا ہے	527
	امام جس طرح آگے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہے	527
	امام کے فضلہ سے مشک کی خوشبو آتی ہے	527
	آئمہ کرام اور شیعوں کی خلقت علیین سے ہے، یہی وجہ ہے کہ شیعے آئمہ کی طرف مائل ہوتے ہیں	528
	حج اس کا قبول ہوگا جو کعبہ کا طواف کر کے امام کی خدمت میں حاضر ہو	528
	حج میں امام کی خدمت میں حاضری دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے	529
	ملائکہ آئمہ سے مصافحہ کرتے ہیں اور آئمہ کے بچوں پر اس سے بھی زیادہ مہربانی کرتے ہیں	529
	آئمہ کے گھر کے تکیے ملائکہ استعمال کرتے ہیں،	530
	آئمہ کے گھروں میں ملائکہ کے پروں کے ریزے بکھرے ہوتے تھے جنہیں آئمہ چن لیتے تھے	530
	امامِ وقت کے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں	531
	زمین پر جو فرشتہ بھی کسی کام کیلئے آتا ہے وہ امام سے ملے بغیر نہیں جاتا	531
	آئمہ جنّوں سے بھی کام لیتے ہیں	531
	جو ایسی حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہیں تھا تو وہ کفر کی موت مرا	532
	ایک آنے والا آئے گا جو عدل کرے گا	533
	امام جعفر صادقؑ جب کسی معاملہ کا فیصلہ کرتے تو روح القدس آپ کو بتادیتی تھی کہ کیا فیصلہ کرنا ہے	533
	علی بن الحسین جب کسی معاملہ کا فیصلہ کرتے تو روح القدس آپ کو بتادیتی تھی کہ کیا فیصلہ کرنا ہے	534
	کھوٹ سے خالی وہ ہیں جو آئمہ معصومین سے خلوص رکھتے ہیں اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہتے ہیں	534
	مسلمان وہ ہیں جو آئمہ مسلمین سے خلوص رکھیں اور ان کی جماعت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیں	535
	امام دنیا و آخرت کا مالک ہوتا ہے	537
	اللہ نے آدم کو روئے زمین کا مالک بنایا تھا پس جو کچھ آدم کیلئے تھا وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے اور جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے وہ سب آئمہ آلِ محمد کا ہے	537
	امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے؟	538
	انبیا نے ولایتِ آئمہ کی دعوت بھی دی تھی	538
	تکذیب سے مراد آئمہ کی تکذیب ہے	538
	ہر نبی نے ہماری ولایت کی دعوت دی	539
	ہر نبی نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی	539
	آسمان میں ملائکہ کی کل ستر صفیں ہیں، اور یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے	539

	آئمہ کو کشف القلوب ہوتا ہے	540
	خدانے سب سے پہلے آئمہ کو تخلیق کیا جب کوئی ذی روح نہ تھا	540
	اللہ نے آئمہ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے	540
	جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا	541
	جس دین کو خدانے قائم کیا ہے اس میں ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا ضروری ہے	541
	اللہ نے اپنے بندوں پر ولایت پر ایمان لانے کو فرض کیا ہے	542
	ولایتِ اہل بیت پر ایمان لانا دین ہے	543
	ایمان سے مراد ہے کہ امر ولایت و امامت کی معرفت	543
	ہم علاماتِ الٰہیہ ہیں	544
	اللہ نے امام حسین کو موت اور زندگی کا اختیار دیا، امام نے موت کو پسند فرمایا	545
	مخلوق پر واجب ہے کہ حرام حلال ہم سے پوچھیں (قرآن سے نہیں)	545
	ہم معصوم ہیں	545
	انبیا اور اوصیا میں پانچ روحیں ہوتی ہیں	546
	انبیا اور اوصیا میں پانچ روحیں ہوتی ہیں	547
	آئمہ میں پانچ روحیں ہوتی ہیں	547
	ہمارا حق صرف خمس ہی نہیں، تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے	548
	حضرت جبریل نے زمین پر پانچ دریا بنائے	549
	پانی کے تمام ذخائر کا مالک امام ہے	549
	اللہ نے پنجتن پاک اور آئمہ کو پیدا کیا اور ان سے عہد لیا	550
	خدانے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے	551
	مومنین سے مراد آئمہ ہیں	551
	بارہ آئمہ کا ایک اور ثبوت	552
	رسول کے بعد بارہ امام ہیں	552
	اس امت کے بارہ امام ہوں گے جو سب محدث ہوں گے	553
	حسین بن علی کے بعد نو امام ہیں	553
	کل بارہ امام ہیں	553
	میری اولاد میں بارہ نقیب، نجیب، محدث اور مفہم ہونگے اور ان میں آخری زمین کو عدل سے بھر دے گا	554
	اللہ نے بارہ اماموں کے ذریعے خونِ حسین کا بدلہ لیا	554
	آئمہ کی تعداد بارہ ہے	555
	امام کی صفات	555

	قائم آلِ محمد بچپن سے ہی غائب ہو جائیں گے	567
	تمام آئمہ قائم بامر اللہ ہیں جبکہ صاحبِ سیف نے ابھی آنا ہے	568
	ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے	568
	ملائکہ کی گفتگو کہ فضیلتِ آلِ محمد کا ذکر کرنے والوں پر اللہ کا فضل ہے	569
	جب تین یا اس سے زائد مومنین جمع ہوتے ہیں تو اتنی ہی تعداد میں ملائکہ وہاں آجاتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور اگر تین یا تین سے زائد منکرینِ امامت جمع ہوتے ہیں تو دس شیطان آجاتے ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں	569
	جب دو مومن اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو شیطان اپنے چہرے کو نوچ ڈالتا ہے	570
	انکارِ امامت گویا انکارِ ربوبیت ہے	571
	جو بھی رسول، آئمہ اور اہلبیت کے خلاف ہوگا، خدا اس سے جنگ کرے گا	571
	امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی کیونکہ ابہوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا	572
	قائم آلِ محمد ﷺ کا نام نہیں لیا جائے گا	572
	صاحب الامر کو ان کے نام سے پکارنا کفر ہے	573
	عروۃ الوثقی کا مطلب ہے ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا	573
19	**ابو حنیفہ پر لعنت**	574
	ابو حنیفہ پر اللہ کی لعنت	576
	ابو حنیفہ اور سفیان ثوری دینِ خدا سے روکنے والے ہیں	577
20	**دنیا اور غربت**	578
	دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے	581
	میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے	582
	جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں یعنی وہ کوئی مومن نہیں	582
	جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں	583
	مسلمان کو غریب ہونا چاہیے تاکہ وہ جلدی جنت میں داخل ہو سکے	583
	ایمان زیادہ ہو تو روزی تنگ ہو جاتی ہے	584
	خدا مومن کو غریب کرنا چاہتا ہے لیکن یہ لوگ دعا شوا کر کے خدا سے اپنے معاشی حالات بہتر کر لیتے ہیں	584
	روزِ قیامت بھی غریب لوگوں کو سیکس کی حسرت ہوگی جو وہ دنیا میں نہ کر سکے	584
	زمانۂ ابراہیمؑ سے مسلمانوں پر مالدار ہونے کی پابندی ختم ہوئی	585
	خدا خود انسان کو غریب بناتا ہے۔ خدا کا اعتراف	585
	مومن کو چاہیے کہ بازار جا کر ان چیزوں کو بغور دیکھے جن کے خریدنے کی اس میں سکت نہیں، کیونکہ ایسا	586

	کرنے سے اسے نیکیاں ملتی ہیں۔ خبردار! ان اشیا کے حصول کیلئے کوئی کام، محنت مزدوری ہرگز نہ کرے، کیونکہ اس سے نیکیاں نہیں ملیں گی	
	دنیا میں غریب رکھنے پر خدا کی مومنوں سے معذرت خواہی	586
	خدا خود انسان کو غریب بناتا ہے۔ خدا کا اعتراف	586
	بغیر حساب کتاب کے محض غریب ہونے کی بنا پر جنت	587
	خدا اپنی مرضی سے کسی کو غریب اور کسی کو امیر بناتا ہے	587
	جو گناہ کرتا ہے اس کا رزق کم ہو جاتا ہے	587
	دنیا میں جو کچھ ہے سب رسول ﷺ کا ہے	589
21	حضرت ابو طالب	590
	حضرت ابو طالبؑ نے حضور ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا اور قرآن پر ایمان رکھتے تھے	590
	ابو طالب ظاہری طور پر مشرک تھے لیکن دل سے مسلمان تھے	591
	ابو طالب کافر نہیں تھے	591
	ابو طالب مسلمان تھے	592
	ابو طالب نے ان اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور ابو طالب حضور ﷺ کو دودھ پلاتے رہے	592
	ابو طالب نے حضور ﷺ کے گستاخوں کے منہ پر الائش مل کر بدلہ لے لیا	593
	رسول ﷺ کی پیدائش کی خبر پر ابو طالب نے فاطمہ بنت اسد سے کہا کہ تیس سال بعد میں تمہیں علیؑ کی پیدائش کی خوشخبری دونگا	593
	حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت فاطمہ بنتِ اسد حاملہ تھیں (سابقہ کسی روایت میں ہے کہ رسول ﷺ اور علیؑ کی عمر میں تیس سال کا فرق تھا)	594
22	آئمہ کرامؒ کے معجزے، کرامات اور علمِ غیب	595
	قائمِ آلِ محمد کی آمد اور معجزہ	596
	حضرت حسن کی کرامت۔ سوکھا ہوا درخت پھلدار ہو گیا	597
	امام حسینؓ نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا، آپ صرف حضور ﷺ کا انگوٹھا چوس کر اپنی خوراک حاصل کر لیتے تھے	597
	جبرائیل نے حضور ﷺ کو امام حسین کی بشارت دی	597
	امام حسینؓ کی لاش کی حفاظت ایک شیر نے کی	599
	علی بن الحسین کا ناقہ ان کی قبر پر پہنچ کر رونے لگا	600
	دیوار فضا میں معلق ہو گئی، امام باقر کی والدہ کی کرامت	601
	چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے سورج زمین آسمان مکانات نظر آنے لگے، امام باقر کا کرتب	602

	پرندے اپنے مقدمات کے فیصلے امام باقر سے کراتے تھے	603
	امام جعفر صادق نے پاؤں مار کر سونے کی اینٹ نکال لی	603
	امام جعفر صادق نے میلوں دور ہونے والی گفتگو سن لی	604
	کنیز کا بیان کہ ایک شخص مجھ سے جماع کرنے لگا تو غیب سے ایک بزرگ نے آکر اس کو ڈنڈے مارے تو وہ بھاگ گیا، یہ کنیز خرید لی گئی جس سے امام موسیٰ پیدا ہوئے	605
	امام موسیٰ کاظم نے گائے زندہ کردی	607
	کرامت۔امام رضا نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو دس چراغوں جتنی روشنی ہوگئی	607
	کرامت۔قرضہ کتنا ہے، امام کو غیب سے پتا چل گیا	608
	کرامت۔امام رضا نے کوڑا رگڑ کر سونے کی اینٹ بنادی	609
	کرامت۔امام رضا کی انگلیوں سے سونا گرنے لگا	610
	قیدی غائب	610
	امام تقی کی ڈانٹ سے گویئے کے دونوں ہاتھ بیکار ہوگئے	612
	ایک ہی مجلس میں تیس ہزار سوالات کئے گئے اور ان کے جوابات دیئے گئے	613
	کرامت۔امام تقی نے ایک سوکھے درخت کے نیچے وضو کیا تو وہ ہرا بھرا ہوگیا اور ہر سال پھل دینے لگا	613
	کرامت۔امام علی نقی نے اپنی کرامت سے راوی کو جنت کا منظر دکھایا	614
	کرامت۔امام علی نقی نے پلک جھپکنے میں راوی کو سامرہ سے بغداد پہنچادیا	614
	کرامت۔متوکل اور علی نقی کے بھائی کو ملاقات کا موقع ہی نہ ملا	615
	امام علی نقی نے اپنے علمِ غیب سے دوا بھیجی	616
	کرامت۔کوڑا زمین پر رگڑ کر پانچ سو دینار نکال لئے	616
	کرامت۔امام حسن عسکری کو درندوں نے کچھ نہ کہا	617
	امام حسن عسکری نے دم کیا تو اس کے بعد دائیں کروٹ نیند آنے لگی	617
	کرامت۔حضرت حجت کو مال کی تفصیل کا علم تھا	618
	جس لڑکے کیلئے دعا فرمائی صرف وہی زندہ رہا	619
	معجزہ۔مٹی ریت کی طرح بھر بھری ہوگئی	619
	حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا، جب آپ کسی راستے سے گزرتے تو تین دن تک وہاں خوشبو رہتی، جب آپ کسی شجر و حجر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کو سجدہ کرتے	620
	معجزہ۔کھانا ختم نہ ہوتا تھا	620
23	علمِ غیب	622
	حضرت حسنؓ کا علمِ غیب پر عبور	623
	امام موسیٰ کاظم غیب کا علم رکھتے تھے	623

	امام رضا کا علمِ غیب	624
	امامِ وقت لوگوں کے ارادوں سے بھی واقف ہوتا ہے	625
	کرامت۔ کون سا خط کس کا ہے؟ امام تقی کو غیب سے علم ہو گیا	626
	کرامت۔ امام تقی کو غیب سے علم ہو گیا کہ راوی پیاسا ہے	627
	امام علی نقی علمِ غیب رکھتے تھے	628
	امام علی نقی کا علمِ غیب	629
	امام حسن عسکری کا علمِ غیب	629
	آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے	631
	حضرت صاحب الامر دلوں کے حال جانتے تھے	637
	حضرت صاحب الامر کا علمِ غیب	639
	حضرت حجت کو علمِ غیب تھا	640
	ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کار جو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے	642
	ولی امر کو خدا کی طرف سے ہر روز علم حاصل ہوتا رہتا ہے	643
	اللہ کا امام سے مکالمہ ’’ خود قتل ہونا پسند کرو گے یا تمہارے شیعوں کو قتل کر دوں؟‘‘	644
	امام جعفر صادق کی ضمانت پر ایک شرابی جنت میں چلا گیا	644
	امام حسن عسکری کو اللہ نے مختلف زبانیں سکھائی تھیں	645
	خود کلامی اور نفسیاتی مسائل	646
24	ترکِ دنیا (رہبانیت)	647
	اصل فقیہ تارک الدنیا ہوتا ہے	647
	مومن وہ ہے جو کثرتِ عبادت سے لاغر و کمزور ہو جائے	648
	دنیا سے نفرت ضروری ہے	648
	انبیا نے دنیا سے بے رغبتی رکھی	649
	دنیا کو ترک کر دو	649
	تم سمجھ لو کہ اہل علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے	650
	دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے	651
	ترک دنیا نیکی کی علامت ہے	652
	نبی ﷺ کا پسندیدہ آدمی وہ ہے جو تنگدست ہو	653
	جو اسلام لایا اور غریب رہا اس کیلئے خوشخبری ہے	653
	غربت سے انسان اللہ کے قریب ہو جاتا ہے	654

654	مومن کی نشانی یہ ہے کہ اسے اس کا پڑوسی تنگ کرے گا	
655	ختمِ نبوت	25
655	آل ابراہیم میں نبی، رسول اور امام تھے، اسی طرح آل محمد میں بھی نبی، رسول اور امام ہیں	
657	صحابہ کرامؓ	26
657	معاویہ میں نکراتھا	
658	علی و معاویہ کی جنگ	
662	صحابہؓ کی ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے	
666	صحابہؓ کا ایک دوسرے کے متعلق تقیہ	
666	رسول ﷺ کے بعد سوائے چند آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے	
666	علیؓ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جیسے رسول کی	
667	تالیفِ قلوب کے معاملہ میں صحابہ کا حضور ﷺ سے اختلاف۔ بطور سزا صحابہ کے چہروں کا نور اڑا دیا گیا	
669	اہلِ بیت	27
669	اہلِ بیت اور غیر اہلِ بیت کی خلقت جدا جدا ہے	
669	آئمہ کی خلقت دس طینتوں سے ہوتی ہے اور ان میں دو روحیں ہوتی ہیں	
670	میرے بعد اہل بیت میں سے ایک شخص ہو گا	
671	اہل بیت کی معرفت سے ہی بندہ مومن بنتا ہے	
671	جس نے اہل بیت کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے	
671	مشرق و مغرب میں جو علم بھی پایا جاتا ہے وہ اہل بیت سے ہی لوگوں کو ملا ہے	
672	اہلِ بیت کے سوا علم حاصل ہونا محال ہے	
672	حضرت عائشہؓ اہلِ بیت کے خلاف تھیں	
673	حضرت عائشہؓ نے حضرت حسنؓ کی لاش کو حضور ﷺ کی قبر کے قریب دفن کرنے سے منع کر دیا تھا	
673	امامت بھی وراثت ہے	
676	حضرت عائشہؓ کو اللہ کے رسول ﷺ سے اور ہم اہلبیت (ع) سے عداوت ہے	
676	حضور ﷺ حضرت ابو بکرؓ کو دوست نہیں رکھتے تھے	
676	حضرت امام حسینؓ کے ابو بکر و عمرؓ پر سخت ترین الزامات	
678	رسول ﷺ نے دو چیزیں چھوڑی ہیں قرآن اور اہل بیت، جس نے انہیں چھوڑا وہ گمراہ ہوا	
680	قیاس	28
680	جو مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ہو اس پر بھی قیاس نہ کرنا	
680	دین میں قیاس کا دخل نہیں	
681	یہ قیاس ہے کہ عورت دورانِ حیض نماز نہیں پڑھ سکتی؟	

	قیاس کی بھونڈی مثال	681
29	گالیاں	682
	سوال کرنے والے کو گالیاں	683
	وائے ہو تجھ پر	684
	یہودی عالم کو گالیاں	684
30	انبیا	685
	انبیاء مرسلین میں اللہ نے پانچ روحیں پیدا کی ہیں	686
	جبریل نے نبی ﷺ کے دل پر قرآن اتارا	688
	انبیا کو کتابیں دی گئیں	689
	رسولوں کو کتابیں دی گئیں	689
	نبی، رسول اور امام پر وحی	689
	نبی، رسول اور محدث میں فرق	690
	اقسامِ نبی۔ نبی اور امام میں فرق	690
	حضرت اسماعیلؑ نے ایک آدمی سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، وہ ایک سال تک نہ آیا، آپ ایک سال تک وہاں ٹھہرے رہے اس کے انتظار میں	691
	ابراہیمؑ کی درجہ بدرجہ ترقی کی منازل	692
	انبیا میں پانچ سردار ہیں	692
	محمد ﷺ سلیمانؑ کے وارث ہیں	693
	حضرت سلیمانؑ کی نبوت کے انتخاب کیلیئے اللہ کا چیلنج۔۔۔ کٹی ہوئی لکڑیوں پر ایک رات میں پتے بھی اگیں اور پھل بھی لگیں	694
	تخت سے نہ اترنے کی وجہ سے یوسفؑ کی نسل سے نبوت ختم ہو گئی	694
31	معرفت	696
	معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے؟	696
	اللہ رسول کی تصدیق، علیؑ سے دوستی، ائمہ کو ہدی ماننا اور دشمنوں سے اظہارِ برات کرنا، یہ ہے معرفت	696
	جس کے دل میں اللہ نے معرفت ڈالی صرف وہ مومن ہے	696
	امام کی معرفت کرائے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوتی	697
32	لوگوں کے اعمال رسول ﷺ کو پیش کئے جاتے ہیں	699
	حضور ﷺ کو امرِ دین میں مختار کل بنا دیا گیا تھا	700
	جو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حضور ﷺ نے حرام قرار دیا (یہ چیزیں تو قرآن میں پہلے سے حرام تھیں)	701

33	علم بطور میراث علیؑ کی نسل میں چلا	702
	حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کام اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔	702
	علم خاندانِ علیؑ کی میراث ہے	703
34	خدا	705
	خدا کے پاس تہتّر (73) اسم اعظم ہیں اور محمد ﷺ کے پاس بہتّر (72)	705
	شہادتِ حسینؑ پر ملائکہ کا گریہ۔ خدا کا عزم کہ اس ظلم کا انتقام لیا جائے گا	706
	اللہ پر غور سے ہلاکت	706
	انسانوں کے نیک و بد اعمال پر خدا کے بدلتے ارادے	707
	بعض اوقات بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ قسم کھا کر کہتا ہے کہ تجھے نہیں بخشوں گا	708
	جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کر دے	708
	خدا کے طعنے، یعقوب کو	709
	اللہ اپنے لئے مال نہیں چاہتا بلکہ اپنے ولی کیلئے چاہتا ہے	709
	خدا کی دانیال کو وارننگ، دانیال کا بار بار گناہ کرنے کا اعلان	710
35	امامت کا سامان	711
	تبرکاتِ رسول کی وجہ سے امامت ملی	711
	عصائے موسیٰؑ کا سفر	712
	الواحِ موسیٰ اور عصائے موسیٰ آئمہ کے پاس ہیں	713
	ابراہیمؑ کو آگ سے بچانے کیلئے جنتی قمیض پہنائی گئی جو مختلف واسطوں سے ہوتی ہوئی آلِ محمد تک پہنچی	713
	رسول ﷺ کی تلوار، عصائے موسیٰ والواحِ موسیٰ، خاتم سلیمان، اسمِ اعظم سب ہمارے پاس ہیں، زیدیہ جھوٹ بولتے ہیں	714
36	جھوٹ	716
	امام رضا کا حکم کہ جھوٹ بولو اور کہو کہ مجھے خواب آیا ہے	716
	خدا نے عمران کو وحی کی جو جھوٹی ثابت ہوئی	717
	آئمہ اگر کسی شخص کے بارے میں کوئی بات کریں اور وہ جھوٹی ثابت ہو جائے تو تم اسے جھوٹی مت کہو بلکہ اس شخص کے بیٹوں یا پوتوں وغیرہ میں تلاش کرو	718
	ایک شخص ظلم کرتا ہے تو وہ اس کے باپ یا دادا کی طرف منسوب ہوتا ہے	718
	یوسفؑ اور ابراہیم جھوٹ بولتے تھے	718
	اگر خدا، رسول یا آئمہ کرام کے علاوہ جھوٹ بولا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا بصورتِ دیگر ٹوٹ جاتا ہے	719

	جھوٹ بولنے کی اجازت	719
	اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا	720
	اصلاح کیلئے بولا گیا جھوٹ جھوٹ نہیں کہلاتا	721
	جو لوگوں سے انصاف کرتا ہے تو لوگ بھی اس سے انصاف کرتے ہیں	721
	جھوٹا، وعدہ خلاف اور امانت میں خیانت کرنے والا کافر نہیں ہو جاتا	721
37	صدقہ میل کچیل، سادات پر حرام	722
	صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے، یہ سادات پر حرام ہے	722
38	باغِ فدک، بحکمِ خدا فاطمہؑ کا ہے	728
	خدا نے حکم دیا کہ باغِ فدک فاطمہؓ کو دے دو	729
	ابو بکرؓ نے تحریر لکھ دی تھی، عمرؓ نے فاطمہؑ سے وہ تحریر زبردستی چھین کر تھوک سے مٹا دی اور پھر پھاڑ دی	729
	فاطمہؑ کا حق چھینا گیا، اور والد کی میراث نہ دی گئی	730
	بنات الانبیا کو حیض نہیں آتا	731
	حضرت فاطمہؑ و حضرت عمرؓ کی لڑائی	732
	فاطمہؓ کی پیدائش پر اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا تاکہ حضور ﷺ ان کا نام فاطمہ رکھیں	732
39	خمس	733
	خمس اللہ رسول اور اہل بیت کا ہے	733
	مسلمانوں کی ہر جنگ میں آئمہ کا حصہ یعنی خمس ہے	733
	خمس ادا نہ کرنے سے معاشرے میں زنا عام ہو جاتا ہے	733
	خمس شیعوں کیلئے پاک ہے	734
40	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ولایت اہم	735
	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ان میں سب سے اہم چیز ولایت ہے	735
	طوافِ کعبہ کے بعد دو رکعات پڑھنے سے تمام گناہ معاف	736
	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوۃ، رمضان کا اور حج	737
	اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے، نماز، زکوٰۃ اور ولایت	738
	اسلام کی بنیاد اہل بیت کی محبت ہے	738
	ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا حدود ایمان میں شامل ہے	739
	اللہ نے حکم دیا ہے ولایتِ آلِ محمد کے اقرار کرنے کا	739
	جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا	739
	اللہ نے حضور ﷺ اور آپ کے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی	741

742	صلہ رحمی سے عمر بڑھتی ہے	41
742	صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے	
747	بوسہ	42
747	نبی یا وصی کے علاوہ کسی کے ہاتھ کو بوسہ دینا درست نہیں	
747	رشتہ دار کے چہرے یا ہاتھ پر بوسہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں	
747	ہاتھ، سر اور پیر پر بوسہ دینا جائز ہے	
748	مومن جب آپس میں ملیں تو چاہیے کہ ایک دوسرے کی پیشانی کو بوسہ دیں	
748	زوجہ کے دہن پر بوسہ دینا چاہیے	
749	گناہ کے بعد مہلت سات گھنٹے کی یا بارہ گھنٹے کی	43
749	اگر بندہ برائی کرے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اس دوران استغفار کرلے تو برائی مٹا دی جاتی ہے ورنہ نامہ اعمال میں درج کردی جاتی ہے	
751	جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے توبہ کیلیۓ بارہ گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر توبہ کرلے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا	
753	جمائی شیطان کی طرف سے اور چھینک خدا کی طرف سے ہوتی ہے	44
753	جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے	
753	چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور محمد ﷺ اور اہل بیت پر درود بھیجو	
754	چھینک کی آواز سریلی ہونی چاہیے جو کانوں کو بری نہ لگے	
754	چھینکنے پر الحمد للہ پڑھنے سے ناک سے ایک پرندہ نکلتا ہے جو قیامت تک اس کیلیۓ استغفار کرتا ہے	
754	چھینکنے والے کو سات دن تک موت نہیں آسکتی	
755	بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے	
755	بات کے دوران چھینکنے والا گواہِ حق ہے	
757	جہل کو کھاری پانی سے بنایا اور بچھتر فوجیوں کا لشکر دیا	45
759	بدا کے متعلق گفتگو مت کرو	46
760	نمازِ نبوی	47
760	رسول اللہ صلعم پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے	
761	سیاسی روایات	48
761	خدا کی لعنت ہو عباسیوں پر (سیاسی روایت)	
762	سیاسی خبریں مذہبی رنگ میں	
764	جعفر کی مخالفت سے کام خراب ہو گیا	
764	بنوامیہ جاہل لوگ تھے (سیاسی روایت)	

	ابوالخطاب عاریتی ایمان والے تھے	764
49	حسن و حسین	766
	خدا کے دو شہر جن کے بارے میں حسنؑ و حسینؑ کے سوا کوئی نہیں جانتا	766
	حسنؑ و حسینؑ کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ولادت میں چھ ماہ کا فرق تھا	766
	امام حسینؑ کو "مدد" یا "لقاالٰہی" میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی خدائی پیشکش، امام نے "لقا الٰہی" کو اختیار کیا	767
	امام حسینؑ پر دیر تک گریہ کرنے کی خاطر ستو کا شربت پی لیا	767
50	فرقہ بندی	769
	قدریہ لعنتی، مرجیہ لعنتی، خارجی لعنتی، سب لعنتی، صرف ہم مومن ہیں	769
	مرجیہ، قدریہ اور حروریہ پر خدا کی لعنت ہو	770
	سب فرقے برے ہیں، بس ہمارا فرقہ حق پر ہے	770
51	طلاق بحکمِ والدین	772
	اگر والدین حکم دیں تو بیوی کو طلاق دے دو	772
52	گناہوں کی وجہ سے بارشیں رک جاتی ہیں	773
	لوگ گناہ کرتے ہیں تو اللہ بارش روک لیتا ہے	773
	زکوٰۃ نہ دینے سے بارش رک جاتی ہے	774
53	بدگوئی کرنے والے کی ماں سے شیطان کا زنا	776
	جو بدگوئی کرے سمجھ لو اس کی ماں سے شیطان نے زنا کیا ہے	776
54	وعدہ خلافی کی اجازت ہے	779
	کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں	779
55	دعا	780
	اگر چالیس آدمی جمع ہو کر دعا کریں تو وہ قبول ہو جاتی ہے، اگر چار بندے ہوں تو وہ دس دس مرتبہ دعا کر کے چالیس کا فگر پورا کرلیں تو بھی دعا قبول ہو جائے گی	780
	اگر چار آدمی ایک ہی مقصد کیلئے دعا کریں تو قبول ہو جائے گی	782
	دعا بیس سال بعد قبول ہوتی ہے	782
	دعا ایک ہفتے کے اندر قبول ہو جاتی ہے	782
	خدا کو مسلمانوں کی آہ و زاری کی آوازیں پسند ہیں	783
	دعا کا الارم لگاؤ	783
56	مومن	784
	مومن اگر موت سے کراہت کرے تو اللہ موت کو ہٹا دیتا ہے	784

784	مومن سے لڑنا کفر ہے	
786	وقتِ جماع صلٰوت نہ پڑھنے پر لعنت	57
786	جو جماع کے وقت محمد وآلِ محمد پر صلوات نہ بھیجے اس پر خدا کی لعنت	
787	ہمارے خاندان کے لوگ افضل ہیں، جو اس بات کا انکار کرے وہ کافر ہے	
787	روزِ قیامت حمزہ اور جعفر کے دو سبز پَر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے پھریں گے	
793	اگر آپ نے تین سوالوں کے جواب دے دیئے تو اس کا مطلب ہو گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا وہ اس کے حقدار نہ تھے	
796	سوچ کا فرق	
796	خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو بڑا جرم کر کے اس کی طرف توجہ کرتا ہے	
805	متفرق	58
805	قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے	
805	کیا نبوت کسبی ہوتی ہے یا وہبی؟	
805	یہ لوگ علماء حکماء ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں	
806	سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے	
806	دو آدمیوں کے نزاع پر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، اگر مظلوم اپنے حق کی بات کرے تو وہ ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں	
807	اصحابِ کہف عیدوں پر حاضر ہوتے تھے	
807	مومن عورتوں کے پاس کم رہتا ہے اور عورتوں کی اطاعت نہیں کرتا	
808	ظالم کیلئے بد دعا کرنے والا بھی ظالم ہے	
808	مکر کی سزا جہنم ہے اور اللہ مکر کرتا ہے	
808	جو مکر کرے وہ مسلمان نہیں (اللہ مکر کرتا ہے)	
809	داڑھ درد کا علاج	
809	آنکھ اور داڑھ کی تکلیف کا علاج	
810	گرمیوں میں ایک فٹ کے فاصلے میں بیٹھو	
810	قہقہہ عملِ شیطان ہے	
810	مزاح چھوٹی گالی ہے	
810	ہمسایہ کی عزت ماں کی طرح کرو	
811	وضو اور نماز میں بھولنے والا مبتلائے وسواس شیطان کا پیرو ہوتا ہے۔ (حضور ﷺ نماز میں بھول جاتے تھے)	

811	جب ہمارا قائم خروج کرے گا	
812	خدا نے بنی اسرائیل کو بندر، سور، بلی اور گوہ بنا دیا	
815	تارکِ سنت کافر نہیں	
816	اہلیانِ مکہ و مدینہ خبیث لوگ ہیں	
816	جس نے موت دیکھنے کے بعد توبہ کی تو اس کی توبہ بھی قبول کی جائے گی	
816	جب جان حلق میں آجائے تو عالم کی توبہ قبول نہ ہوگی اور جاہل کی قبول ہوگی	
817	روزِ قیامت جانوروں کا بھی حساب ہوگا، اگر سینگ والے جانور نے کسی بغیر سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے سزا ہوگی	
818	زلزلہ زنا کی وجہ سے آتا ہے	
818	نبی کے سوا عام آدمی کو الہام ہوتا ہے	
818	واش روم میں بھی ذکر کیا کرو	
819	ذاکر پر بجلی نہیں گرتی	
820	جس نے الحمد للہ پڑھ لیا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا	
820	انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مباہلہ	
821	جنت کے پھل عورتوں کے پستانوں کی طرح خوشنما، ستر غلاف چڑھے ہوئے	
822	شیطان سورج کے طلوع و غروب کے وقت بچوں پر حملہ آور ہوتا ہے	
822	چند کلمات کہنے سے جبریل صبح تک اپنے پروں کا سایہ کرتا ہے	
823	جو کعبہ میں پیشاب کر دے اس کی گردن ماری جائے اور اس کے بعد آگ میں جلا دیا جائے	
824	جو قصداً کعبہ میں پیشاب کرے وہ واجب القتل ہے	

قرآن

تحریفِ قرآن

(1)

قرآن میں سورۃ الحج کی آیت نمبر 52 اس طرح ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾

لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث کے مطابق یہ آیت کچھ اس طرح ہے:

وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ وَ لَا مُحَدَّثٍ

اب مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجئے:

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ وَ لَا مُحَدَّثٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَ النَّبِيُّ وَ الْمُحَدَّثُ قَالَ الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَ النَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ رُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَ الرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَ الْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ لَا يَرَى الصُّورَةَ قَالَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَ أَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ قَالَ يُوَفَّقُ لِذَلِكَ حَتَّى يَعْرِفَهُ لَقَدْ خَتَمَ اللَّهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام باقر (ع) اور حضرت امام صادق (ع) سے آیہ ومارسلنا الخ (وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ وَ لَا مُحَدَّثٍ) کی تلاوت کر کہ پوچھا کیا یہ ہماری قرآت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا رسول وہ جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ جو خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہو گئے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔23)

تحریفِ قرآن

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا مَا الرَّسُولُ وَ مَا النَّبِيُّ قَالَ النَّبِيُّ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ لَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ يَرَى فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ قُلْتُ الْإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ قَالَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ لَا يَرَى وَ لَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ وَ لَا مُحَدَّثٍ.

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے آیہ کان رسول انبیاء کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اسکی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی، میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کہ آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔22)

ادھورا قرآن۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع يَوْماً فَقَالَ يَا حَكَمُ هَلْ تَدْرِي الْآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَ يَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ قَالَ الْحَكَمُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَعْلَمُ بِذَلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ قَالَ فَقُلْتُ لَا وَ اللَّهِ لَا أَعْلَمُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ الْآيَةَ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ هُوَ وَ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ- وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَ لَا نَبِيٍّ وَ لَا مُحَدَّثٍ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لِأُمِّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مُحَدَّثاً كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ ع فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ بَعْدُ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ فَقَالَ هِيَ الَّتِي هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ فَلَمْ يَدْرِ مَا تَأْوِيلُ الْمُحَدَّثِ وَ النَّبِيِّ.

حکم بن عتبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی ابن الحسین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا اے حکم! کیا تو وہ آیت جانتا ہے جس میں حضرت علی (ع) اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے حادث ہوتے تھے حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا آج مجھے علی ابن الحسین (ع) کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا یہ اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا بن رسول اللہ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے فرمایا، خدا کی قسم اللہ تعالی کا یہ

قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور نہ محدث کو اور علی ابن ابی طالب (ع) محدث تھے ایک شخص جس کا نام عبد اللہ ابن زیاد تھا اور وہ آپ کی ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر (ع) ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جناب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابو الخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں، جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی و محدث میں فرق نہ کر سکا اور وہ اپنے پہلے قول سے حدول کر کہ کہنے لگا آئمہ معبود ہیں ۔

آیہ وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث سے امام (ع) نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علی (ع) اس بنا پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیم کو بھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔53، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔174)

(2)

قرآن میں سورۃ النحل کی آیت نمبر 92 اس طرح ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

لیکن درج ذیل حدیث میں بتایا جا رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت میں لفظ "امۃ" کو آئمہ فرمایا اور لفظ "اربی" کو "ازکی" فرمایا ہے ، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص سَلِّمُوا عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ص لَهُمَا قُومَا فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالا أَ مِنَ اللَّهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ- فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ص مِنَ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لا تَنْقُضُوا الْأَيْمانَ بَعْدَ تَوْكِيدِها وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ ما تَفْعَلُونَ يَعْنِي بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ص لَهُمَا وَ قَوْلَهُمَا أَ مِنَ اللَّهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ- وَ لا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ قَالَ إِي وَ اللَّهِ أَئِمَّةٌ قُلْتُ فَإِنَّا نَقْرَأُ أَرْبى فَقَالَ مَا أَرْبَى وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا- إِنَّما يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ يَعْنِي بِعَلِيٍّ ع وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ ما كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ. وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً واحِدَةً وَ لكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشاءُ وَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ وَ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. وَ لا تَتَّخِذُوا أَيْمانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِها يَعْنِي بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي عَلِيٍّ ع- وَ تَذُوقُوا السُّوءَ بِما صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي بِهِ عَلِيّاً ع وَ لَكُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ

زید بن جہم ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کو کہتے سنا کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ نازل ہوئی رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم کو علی (ع) کو امیر المومنین کہہ کر سلام کروائے زید اس روز ان سے بہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہ کا فرمانا انھی دونوں سے کہا کہ کھڑے ہو کر علی (ع) کو یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول ﷺ اللہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا اس کے رسول ﷺ کی طرف سے رسول ﷺ اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی تاکید کے بعد اپنے عہدوں کو مت توڑو، تم نے اللہ کی کفایت اپنے اوپر لے لی بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اس سے مراد ہے رسول ﷺ اللہ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے یا رسول ﷺ کی طرف سے یعنی انھوں نے اس قول کو موکد کرانا چاہا رسول اللہ نے یہ فرما کر اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسول ﷺ دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا کہ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سُوت کو کاتا اور دھاگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لغو کے ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارے اماموں سے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں سورہ نحل کی اس آیت میں تو لفظ امتہ ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں **ولا تکونوا کالتی نقصت غزلھا بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ انما یبلو کم اللہ بہ** (اس عورت کو ایسے نہ بنو جو اپنا سُوت مضبوط کاٹنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا بس تم کو آزماتا ہے) اس میں امت کی جگہ حضور ﷺ نے آئمہ فرمایا ہے اور اربی (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا اربی کیا ہے پس آپ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اُٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا انما یبلوکم اللہ بہ (اللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ علی (ع) کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کر دے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ تمہارے قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائیں گے (یعنی علی (ع) کے بارے میں جو رسول ﷺ نے کہہ دیا ہے) اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علی (ع) کی راہ سے) کی سزا میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔210)

(3)

قرآن کریم میں سورۃ النسا کی آیت نمبر 64 تا 65 اس طرح ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

جبکہ اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں بتایا جارہا ہے کہ یہ آیتیں دراصل اس طرح ہیں:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّاباً رَحِيماً. فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ فِيمَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَاتَ اللَّهُ مُحَمَّداً أَلَّا يَرُدُّوا هَذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ- ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً.

مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجئے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَوْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ: لَقَدْ خَاطَبَ اللَّهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي كِتَابِهِ قَالَ قُلْتُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّاباً رَحِيماً. فَلا وَ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيما شَجَرَ بَيْنَهُمْ فِيمَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَاتَ اللَّهُ مُحَمَّداً أَلَّا يَرُدُّوا هَذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ- ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيماً.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیر المومنین (ع) سے خطاب کیا ہے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہاں فرمایا سورہ نساء کی آیت میں اگر وہ لوگ کہ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول ﷺ بھی اس کے لئے استغفار کرے تو اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا پائیں گے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں اے رسول ﷺ تجھے اپنا حکم نہ بنالیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمد کو مار دے تو امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آنے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں جو تو نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور دل تنگ ہوں گے اس سے جو تم نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عضو کا اور یہ کہ تیرا حکم پوری طرح مانیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔94، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 399)

(4)

قرآن کی سورۃ الاعراف، آیت نمبر 32 کا یہ حصہ اس طرح ہے:

قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جبکہ درج ذیل حدیث میں بتایا جارہا ہے کہ یہ آیت اصل میں اس طرح ہے:

قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا خَالِصَةً لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلَا غَصْبٍ.

زمین پر موجود نہریں حضرت جبریل نے بنائی ہیں

زمین پر موجود پانی کے تمام ذخیروں کے ہم مالک ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مَا لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ جَبْرَئِيلَ ع وَ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرِقَ بِإِبْهَامِهِ ثَمَانِيَةَ أَنْهَارٍ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا سَيْحَانُ وَ جَيْحَانُ وَ هُوَ نَهَرُ بَلْخٍ وَ الْخشوعُ وَ هُوَ نَهَرُ الشَّاشِ وَ مِهْرَانُ وَ هُوَ نَهَرُ الْهِنْدِ وَ نِيلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَ الْفُرَاتُ فَمَا سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنَا وَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِشِيعَتِنَا وَ لَيْسَ لِعَدُوِّنَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَصَبَ عَلَيْهِ وَ إِنَّ وَلِيَّنَا لَفِي أَوْسَعَ فِيمَا بَيْنَ ذِهْ إِلَى ذِهْ يَعْنِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا خالِصَةً لَهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ بِلَا غَصْبٍ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے پوچھا اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے فرمایا اللہ تعالی نے جبرائیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں بہا دیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیحان جیحان یہ بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے مہران (دریائے سندھ) گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے پس وہ پانی ہمارا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں ہے مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور اس کے درمیان ہے یعنی ما بین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لاتے ہیں اور ان کا حق چھینا گیا ہے روز قیامت ریاست خاص ان کا ہوگا

-

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 432)

(5)

قرآن میں سورۃ ص کی آیت نمبر 39 اس طرح ہے:

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

جبکہ اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں بتایا جارہا ہے کہ یہ آیت اصل میں اس طرح ہے:

هذا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسابٍ

آئمہ کے پاس وہی علم ہوتا ہے جو نبیوں کے پاس ہوتا ہے

قرآن میں تبدیلی

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ فَوَّضَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَ سَأَلَهُ آخَرُ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ ثُمَّ قَالَ هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسابٍ وَ هَكَذَا هِيَ فِي قِرَاءَةِ عَلِيٍّ ع قَالَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَحِينَ أَجَابَهُمْ بِهَذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَ مَا تَسْمَعُ اللَّهَ يَقُولُ- إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَ إِنَّها لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَداً ثُمَّ قَالَ لِي نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لَوْنَهُ وَ إِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفِ حَائِطٍ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ مَا هُوَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ- وَ مِنْ آياتِهِ خَلْقُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ اخْتِلافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَ أَلْوانِكُمْ إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْعالِمِينَ وَ هُمُ الْعُلَمَاءُ فَلَيْسَ يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْأَمْرِ يَنْطِقُ بِهِ إِلَّا عَرَفَهُ نَاجٍ أَوْ هَالِكٌ فَلِذَلِكَ يُجِيبُهُمْ بِالَّذِي يُجِيبُهُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا جو سلیمان بن داؤد کے سپرد کیا تھا فرمایا ہاں راوی کہتا ہے میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام (ع) سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو پہلے جواب سے علیحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو جواب دیا تو پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری عطا ہے پس کل دے دو یا بغیر حساب کے کچھ دے دو قراتِ علی میں یوں ہے جب یہ سنا تو میں نے اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انھوں نے امام کو پہچانا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 485)

قرآنی آیات کی اصل تعداد سترہ ہزار ہے

رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کی سترہ ہزار آیات تھیں

عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ ع إِلَى مُحَمَّدٍ ص سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

ہشام بن سالم نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا (ص) پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر312)

اہل بیت کے قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ اقْرَأْهُ أَخْمَاساً اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزًّى أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً.

راوی نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے پوچھا۔ کتنے دن میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت (ع) کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودن دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔)

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر290)

سورۃ البینہ میں ستر آدمیوں کے نام تھے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ ع- مُصْحَفاً وَ قَالَ لَا تَنْظُرْ فِيهِ فَفَتَحْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيهِ- لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيَّ ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ.

راوی کہتا ہے کہ امام رضا (ع) نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا۔ میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) لم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس بھیج دو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر308)

سورۃ یونس قرآن کی نویں نمبر والی سورہ ہے

سورۃ یونس قرآن میں دسویں نمبر پر ہے لیکن اصولِ کافی میں کہا جا رہا ہے کہ یہ نویں نمبر پر ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع اقْرَأْ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَقْرَأُ قَالَ مِنَ السُّورَةِ التَّاسِعَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهَا فَقَالَ اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ فَقَرَأْتُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنى وَزِيادَةٌ وَلا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلا ذِلَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنِّي لَأَعْجَبُ كَيْفَ لَا أَشِيبُ إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ.

راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر (ع) نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورۂ یونس پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ بڑھ کر (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر 309)

حضور ﷺ کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے آپ نے کسی پر ظاہر نہ فرمایا

حضور ﷺ پر صرف قرآن نازل ہوا لیکن اصولِ کافی کا موقف مختلف ہے، ملاحظہ کیجئے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: كَانَ فِي ذُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ص صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ قَالَ هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفَانِ حَتَّى السَّاعَةِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضہ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حروف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حروف ظاہر ہوتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے دو حروف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔218)

حضور ﷺ کے پاس قرآن کے علاوہ بھی کتابیں تھیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع حِينَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ع وَ أَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ ع وَ مُحَمَّداً وَ جَمِيعَ وُلْدِهِ وَ رُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَ السِّلَاحَ وَ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ ع يَا بُنَيَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص أَنْ أُوصِيَ إِلَيْكَ وَ أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَ سِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ دَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ

ع فَقَالَ وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرِئْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مِنِّي السَّلَامَ.

سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیر المومنین (ع) نے اپنے فرزند حسن (ع) کے متعلق وصیت کی میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسین (ع)، محمد حنفیہ اور حضرت علی (ع) کی تمام اولاد اور آپ (ع) کے شیعہ رؤساء اہلبیت موجود تھے۔ حضرت نے کتاب اور سلاح امام حسن (ع) کو دے کر فرمایا۔ بیٹا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمہیں دوں جس طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ صلعم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے یہ چیز اپنے بھائی حُسین (ع) کے سپرد کرنا پھر حسین (ع) سے فرمایا رسول اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی ابن الحسین (ع) کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے بیٹے محمد ابن علی (ع) کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی طرف سے ان کو سلام کہنا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64 (الف)، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔220)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے علاوہ کتب کا مطالعہ بھی فرماتے تھے

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع الْوَفَاةُ قَبْلَ ذَلِكَ أَخْرَجَ سَفَطاً أَوْ صُنْدُوقاً عِنْدَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هَذَا الصُّنْدُوقَ قَالَ فَحُمِلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ إِخْوَتُهُ يَدَّعُونَ مَا فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالُوا أَعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَ كَانَ فِي الصُّنْدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ كُتُبُهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا جب حضرت علی ابن الحسین (ع) کی موت کا وقت آیا تو اپنے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا اے محمد اسے اُٹھاؤ پس اسے چار آدمیوں نے اُٹھایا حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو امام محمد باقر (ع) نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف مجھ کو نہ دیتے اس صندوق میں رسول اللہ کا ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔67، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔232)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے علاوہ کتب کا مطالعہ بھی فرماتے تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع إِلَى وُلْدِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا الصُّنْدُوقُ اذْهَبْ بِهِ إِلَى بَيْتِكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَكِنْ كَانَ مَمْلُوءاً عِلْماً.

راوی کہتا ہے امام زین العابدین(ع) متوجہ ہوئے اپنے لڑکوں کی طرف درآنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے پھر امام محمد باقر(ع) سے فرمایا اے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ امام(ع) فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔67، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔233)

حضرت علیؑ کا قرآن اصل قرآن تھا جو کہ موجودہ قرآن سے مختلف ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَى مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كُفَّ عَنْ هَذِهِ الْقِرَاءَةِ اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ ع فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ ع قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ ع وَقَالَ أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ ع إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ص وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَءُوهُ.

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبداللہ(ع) کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قراءت عام لوگوں کی قراءت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد(ع) نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی (ع) نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ(ع) نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا(ص) پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تا کہ تم اس کو پڑھو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر 310)

اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سونے کی مہروں والی ایک کتاب نازل کی جس میں آئمہ کی تفصیل اور ہدایات لکھی ہیں، آپ نے وہ کتاب علیؑ کو دی

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ ص كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ قَالَ وَ مَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ وُلْدُهُ ع وَ كَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ ص إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ أَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَ يَعْمَلَ بِمَا فِيهِ فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع خَاتَماً وَ عَمِلَ بِمَا فِيهِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ع فَفَكَّ خَاتَماً وَ عَمِلَ بِمَا فِيهِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ ع فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنِ اخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَ اشْرِ نَفْسَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَفَعَلَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَ اصْمُتْ وَ الْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ فَفَعَلَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ع فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَ لَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ فَفَعَلَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَ انْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ صَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَ لَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْتَ فِي حِرْزٍ وَ أَمَانٍ فَفَعَلَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى ع وَ كَذَلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذَلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے خدا نے اپنے نبی کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجار ہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرائیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی ابن ابی طالب (ع) اور ان کی اولاد پر اس کتاب پر مہر لگی ہوئی تھی سونے کی، وہ کتاب آنحضرت نے امیر المومنین (ع) کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنین (ع) نے ایک مہر کو توڑا اور جب ہدایت عمل کیا پھر اسے امام حسن (ع) کو دیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنے مرگ کے وقت امام حسین (ع) کو دے دی انھوں نے تیسرے مہر توڑی اس میں لکھا تھا کہ ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلوان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بھیج ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی ابن الحسین (ع) کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کر و وخاموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کہ مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر (ع) کو انھوں نے مہر کو توڑا اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کا فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق (ع) کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو علوم اہل بیت (ع) کو نشر کرو اور

تصدیق کرواپنے اباءِ صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا م، پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم (ع) کو وہ کتاب دی پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدی (ع) تک۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔190)

حضرت علیؑ کا نام قرآن میں موجود تھا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَزَّازِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ-قَالَ اللَّهُ سَمَّاهُ وَ هَكَذَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولِي وَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

جابر نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا حضرت علی (ع) کا نام امیر المومنین کیوں ہوا، فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ (ع) نے آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کو پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔106، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 437)

ولایتِ علیؑ پر ایمان لانا خدا کا حکم ہے، یہ اسی طرح فرض ہے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ایمان لانا فرض ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ حَدِّثْنِي عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ أَ مِنَ اللَّهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَخْوَفَ لِلَّهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَأْمُرْهُ بِهِ اللَّهُ بَلِ افْتَرَضَهُ كَمَا افْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَ الصَّوْمَ وَ الْحَجَّ.

ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا آپ ولایت علی (ع) کے متعلق بیان کریں آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اس طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز زکوٰۃ اور روزہ اور حج کو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔206)

قرآن حجت نہیں

صحابہؓ میں صرف علیؓ قرآن کے عالم تھے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللَّهِ قَالَ صَدَقْتَ قُلْتُ إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِكَ الرَّبِّ رِضًا وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ فَقُلْتُ لِلنَّاسِ أَ لَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ قَالُوا بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى ص مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ قَالُوا الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً فَقُلْتُ لَهُمْ مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ قَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ قُلْتُ كُلَّهُ قَالُوا لَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا أَنَا أَدْرِي فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً ع كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَقُلْتُ إِنَّ عَلِيّاً ع لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ أَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ جَدُّهُ وَ أَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ ع أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ- عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَ قُلْتُ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ- مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ قُلْتُ أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتَّى أُقَبِّلَهُ فَضَحِكَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ فَقَالَ كُفَّ رَحِمَكَ اللَّهُ قُلْتُ أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلْهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ فَلَا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً.

منصور ابن حازم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانے جائیں بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے، فرمایا تم نے سچ کہا، میں نے کہا جو یہ جان ہے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور ان کا پتا نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیئے کہ رسولوں کی تلاش کرے اور جب ان سے ملی تو ان کی حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے میں نے لوگوں سے کہا کہ

کیا تم نہیں جانتے کہ رسول صاللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر انھوں نے کہا کہ بے شک، میں نے کہا کہ جب رسول ص اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن میں نے کہا، میں قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا تو اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجیہ، قدریہ اور لا مذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتے اور اپنے دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تاکہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سُنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی (ع) کے۔ جب قوم میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا مگر علی (ع) کہتا ہے میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی (ع) قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول صاللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے بعد رسول ﷺ اللہ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسن (ع) ابن علی (ع) ہوئے اور وہ جب دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسین (ع) ابن علی (ع) کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے علی ابن الحسین کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے محمد ابن علی (ع) ابو جعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی فرمایا اللہ تعالی تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ (ع) ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپکی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپ کے پدر بزرگوار دنیاں سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خدا ہیں اور آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ اپنا سر مبارک بڑھائیں کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔42)

حضرت علیؓ کے علاوہ کسی نے قرآن جمع نہیں کیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا أُنْزِلَ إِلَّا كَذَّابٌ وَ مَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ ع.

جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعوی نہیں کیا سوائے علی ابن ابی طالب (ع) اور ان کے بعد کے آئمہ (ع) کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔107)

اوصیا کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا پورا علم نہیں

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْمُنَخَّلِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَ بَاطِنِهِ غَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ.

حضرت امام محمد باقر(ع) نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء(ع) کے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔108)

اہلِ ذکر صرف آلِ محمد ہیں

جبریلؑ کا حضور ﷺ کو حکم کہ اب اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم نبوت، علی (ع) کے سپرد کردو

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ غَيْرُهُ عَنْ سَهْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: أَوْصَى مُوسَى ع إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَ أَوْصَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ إِلَى وَلَدِ هَارُونَ وَ لَمْ يُوصِ إِلَى وَلَدِهِ وَ لَا إِلَى وَلَدِ مُوسَى إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَهُ الْخِيَرَةُ يَخْتَارُ مَنْ يَشَاءُ مِمَّنْ يَشَاءُ وَ بَشَّرَ مُوسَى وَ يُوشَعُ بِالْمَسِيحِ ع فَلَمَّا أَنْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمَسِيحَ ع قَالَ الْمَسِيحُ لَهُمْ إِنَّهُ سَوْفَ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ ع يَجِيءُ بِتَصْدِيقِي وَ تَصْدِيقِكُمْ وَ عُذْرِي وَ عُذْرِكُمْ - وَ جَرَتْ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْحَوَارِيِّينَ فِي الْمُسْتَحْفَظِينَ وَ إِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى الْمُسْتَحْفَظِينَ لِأَنَّهُمُ اسْتُحْفِظُوا الِاسْمَ الْأَكْبَرَ وَ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي يُعْلَمُ بِهِ عِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ الَّذِي كَانَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ ص يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَ لَقَدْ أَرْسَلْنا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ*... وَ أَنْزَلْنا مَعَهُمُ الْكِتابَ وَ الْمِيزانَ الْكِتَابُ الِاسْمُ الْأَكْبَرُ وَ إِنَّمَا عُرِفَ مِمَّا يُدْعَى الْكِتَابَ التَّوْرَاةُ وَ الْإِنْجِيلُ وَ الْفُرْقَانُ فِيهَا كِتَابُ نُوحٍ وَ فِيهَا كِتَابُ صَالِحٍ وَ شُعَيْبٍ وَ إِبْرَاهِيمَ ع فَأَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ - إِنَّ هذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولى صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى فَأَيْنَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ الِاسْمُ الْأَكْبَرُ وَ صُحُفُ مُوسَى الِاسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عَالِمٍ بَعْدَ عَالِمٍ حَتَّى دَفَعُوهَا إِلَى مُحَمَّدٍ ص فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّداً ص أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَ كَذَّبَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَ دَعَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَيْهِ أَنْ أَعْلِنْ فَضْلَ وَصِيِّكَ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفَاةٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتَابٌ وَ لَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيٌّ وَ لَا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ ع وَ لَا شَرَفَهُمْ وَ لَا يُؤْمِنُونَ بِي إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ

بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ- وَلا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ قُلْ سَلامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيِّهِ
ذِكْراً فَوَقَعَ النِّفَاقُ فِي قُلُوبِهِمْ فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ص ذَلِكَ وَ مَا يَقُولُونَ فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ يَا مُحَمَّدُ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ
أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُونَكَ وَ لكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ وَ لَكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ
حُجَّةٍ لَهُمْ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَتَأَلَّفُهُمْ وَ يَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَ لَا يَزَالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئاً فِي فَضْلِ
وَصِيِّهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أُعْلِمَ بِمَوْتِهِ وَ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ- فَإِذا
فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ إِلى رَبِّكَ فَارْغَبْ يَقُولُ إِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلَمَكَ وَ أَعْلِنْ وَصِيَّكَ فَأَعْلِمْهُمْ فَضْلَهُ عَلَانِيَةً
فَقَالَ ص مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا
يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ يُعَرِّضُ بِمَنْ رَجَعَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَ يُجَبِّنُونَهُ وَ قَالَ ص عَلِيٌّ سَيِّدُ
الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ عَلِيٌّ عَمُودُ الدِّينِ وَ قَالَ هَذَا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النَّاسَ بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَ قَالَ الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ
أَيْنَمَا مَالَ وَ قَالَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا- كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَهْلَ بَيْتِي عِتْرَتِي أَيُّهَا
النَّاسُ اسْمَعُوا وَ قَدْ بَلَّغْتُ إِنَّكُمْ سَتَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَسْأَلُكُمْ عَمَّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ وَ الثَّقَلَانِ كِتَابُ اللَّهِ
جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَهْلُ بَيْتِي فَلَا تَسْبِقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَوَقَعَتِ الْحُجَّةُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ص وَ
بِالْكِتَابِ الَّذِي يَقْرَأُهُ النَّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلَامِ وَ يُبَيِّنُ لَهُمْ بِالْقُرْآنِ- إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَ قَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ- وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ
لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى ثُمَّ قَالَ وَ آتِ ذَا الْقُرْبى حَقَّهُ فَكَانَ عَلِيٌّ ع وَ كَانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَ الِاسْمَ
الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَ آثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ فَقَالَ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى ثُمَّ قَالَ وَ إِذَا
الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضْلَهَا مَوَدَّةِ الْقُرْبَى بِأَيِّ ذَنْبٍ
قَتَلْتُمُوهُمْ وَ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ قَالَ الْكِتَابُ هُوَ الذِّكْرُ وَ أَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ ع
أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِسُؤَالِهِمْ وَ لَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤَالِ الْجُهَّالِ وَ سَمَّى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْراً فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ
أَنْزَلْنا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ما نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ
سَوْفَ تُسْئَلُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لَوْ رَدُّوهُ إِلَى
اللَّهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ فَرَدَّ الْأَمْرَ أَمْرَ النَّاسِ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ
مِنْهُمُ الَّذِينَ أَمَرَ بِطَاعَتِهِمْ وَ بِالرَّدِّ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ ع فَقَالَ يَا
أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لا
يَهْدِي الْقَوْمَ الْكافِرِينَ فَنَادَى النَّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَ أَمَرَ بِسَمُرَاتٍ فَقُمَّ شَوْكُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ص يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ
وَلِيُّكُمْ وَ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ فَقَالُوا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ
عَادِ مَنْ عَادَاهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفَاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ- وَ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هَذَا عَلَى مُحَمَّدٍ
قَطُّ وَ مَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَتْهُ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ

قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَ شَرَّفَنَا بِكَ وَ بِنُزُولِكَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَقَدْ فَرَّحَ اللَّهُ صَدِيقَنَا وَ كَبَتَ عَدُوَّنَا وَ قَدْ يَأْتِيكَ وُفُودٌ فَلَا تَجِدُ مَا تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ بِكَ الْعَدُوُّ فَنُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ ثُلُثَ أَمْوَالِنَا حَتَّى إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفْدُ مَكَّةَ وَجَدْتَ مَا تُعْطِيهِمْ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ص عَلَيْهِمْ شَيْئاً وَ كَانَ يَنْتَظِرُ مَا يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع وَ قَالَ- قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى‏ وَ لَمْ يَقْبَلْ أَمْوَالَهُمْ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا عَلَى مُحَمَّدٍ وَ مَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَ يَحْمِلَ عَلَيْنَا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أَمْسِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ الْيَوْمَ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى‏ ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الْخُمُسِ فَقَالُوا يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوَالَنَا وَ فَيْئَنَا ثُمَّ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَ اسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الِاسْمَ الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَ آثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيٍّ ع فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَ لِيَ فِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَ تُعْرَفُ بِهِ وَلَايَتِي وَ يَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخَرِ قَالَ فَأَوْصَى إِلَيْهِ بِالِاسْمِ الْأَكْبَرِ وَ مِيرَاثِ الْعِلْمِ وَ آثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَ أَوْصَى إِلَيْهِ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَ أَلْفِ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَ أَلْفَ بَابٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون و موسیٰ کو کہ اللہ تعالی جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ و یوشع کو مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آنے والا ہے جو میری تصدیق بھی کریگا اور تمہاری بھی اور (انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں) میرے لئے عذر ہوگا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوصین اور مستحفیضین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شی جانی جاتی ہے جو انبیاء (ع) کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ میزان نازل کی۔ کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے توریت و انجیل و فرقان سے لیکن اتنا ہے نہیں اس میں کتاب نوح و صالح و شعیب و ابراہیم بھی ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسی میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسی اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفی تک پہنچا جب حضرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعقاب اور جھٹلایا ان کو بنی اسرائیل نے رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں جہاد کیا پھر خدا نے وحی کی اپنے وصی کے فضائل کا اعلان کرو عرض کی پروردگار! یہ قوم عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں وہ مجھ پر نہ ایمان لائیں گے اگر میں ان کو اپنی اہل بیت کی فضیلت سے آگاہ کر دونگا۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت کا ذکر کرو، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا، پس رسول ﷺ اللہ نے جان لیا کہ یہ ہونے والا ہے۔ خدا نے کہا اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینے میں اس سے تنگی ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد لیتے تھے اور برابر اپنے وصی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوئی۔ پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں سے حجت

قائم کی اے رسول ﷺ جب تم کار نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وصی کی جانشینی کا اعلان اعلانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو تب حضرت نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی (ع) مولا ہے خدا دوست رکھے اسے جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علی (ع) سے دشمنی رکھے (تین بار فرمایا) البتہ میں ایسے کو وصی بنا رہا ہوں رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا علی سید المومنین ہیں علی عمود الیدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پر لوگوں کی گردنیں ماریں گے علی (ع) جس طرف مائل ہونگے حق اس کے ساتھ ہوگا اور فرمایا تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری اہل بیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو میں نے امر حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں گرانقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ اور پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں پس آنحضرت کے اس قول پر ان پر حجت تمام ہو گئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہل بیت کی فضیلت ، رسول ﷺ کے کلام، قرآن کے بیانوں سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے اہلبیت ع! خدا تم سے ہر قسم کی نجات کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو مال غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول ﷺ اور ذوی القربیٰ کا ہے اور فرمایا ذوی القربیٰ کا حق ادا کرو اس سے مراد علی (ع) ہے اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسم اکبر اور میراث علم آثار نبوت تھے اور فرمایا اے رسول ﷺ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذوی القربیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب مودّت کے متعلق سوال کیا جائے گا یعنی خدا فرماتا ہے کہ تم سے سوال کروں گا اس مودت کے متعلق کے جن کی فضیلت تم پر نازل کی گئی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہل ذکر آل محمد (ع) ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسول ﷺ ذکر کو تم پر نازل کیا تا کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کے لئے نازل کیا گیا تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کرو گے اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اور ان میں جو استنباط کرنے والے ہیں وہ اس کو بتا دیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسول خدا حج آخر سے واپس ہوئے تو جبرائیل آیہ ایھا الرسول بلغ ما انزل الخ لے کر آئے یعنی اے رسول جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو تم نے کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی سب لوگ جمع ہو گئے آپ ﷺ نے ببول کے درختوں کے متعلق حکم دیا ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سمیٹا جائے۔

پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا اولی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی (ع) مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اُسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اُسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے پس قوم کے دل میں نفاق کا کانٹا کھٹکا اور کہنے لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہر گز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا رسول ﷺ اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہوئے اور دشمن دل سوختہ آپ کے پاس اطراف و جوانب سے وفد آیا کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بناء پر ہمارے دشمن شماتت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا تہائی مال آپ لے لیں تا کہ مکّہ کا وفد جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظر وحی رہے جبرائیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربی کے اور کچھ نہیں چاہتا پھر آیہ خمس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے رسول چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مال غنیمت میں سے اپنی اہلبیت کو دیں۔ پس جبرائیل آئے اور کہا اے محمد ﷺ آپنے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا لہذا اب اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم نبوت، علی (ع) کے سپرد کردو میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور حجت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد وصی یعنی بارویں امام کے خروج تک پیدا ہوں پس حضرت نے وصیت کی علی (ع) کو اسم اکبر کی اور میراث علم اور آثار علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔212)

اللہ نے قرآن میں اہلِ بیت کی محبت کو اپنے بندوں پر واجب کیا ہے

اہلِ بیت کی اطاعت واجب اور محبت فرض کی گئی ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ ع بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى ظَنُّوا أَنْ لَا سَمَاءَ تُظِلُّهُمْ وَ لَا أَرْضَ تُقِلُّهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَ الْأَبْعَدِينَ فِي اللَّهِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَتَاهُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَ نَجَاةً مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَ دَرَكاً لِمَا فَاتَ كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ وَ إِنَّما تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فازَ وَ مَا الْحَياةُ الدُّنْيا إِلَّا مَتاعُ الْغُرُورِ إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَكُمْ وَ فَضَّلَكُمْ وَ طَهَّرَكُمْ وَ جَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَ اسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَ أَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَ جَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَ عَصَا عِزِّهِ وَ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ نُورِهِ وَ عَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَ آمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْزِعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَ لَنْ يُزِيلَ

عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَ اجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَ ائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَ أَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ فَمَنْ تَوَلَّاكُمْ فَازَ وَ مَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ مَوَدَّتُكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ قَدْ قَبِلَكُمُ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيعَةً وَ اسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدَّى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللَّهُ صِدْقَهُ فَأَنْتُمُ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَ لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَ الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ وَ قَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ قَدْ أَكْمَلَ لَكُمُ الدِّينَ وَ بَيَّنَ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ فَلَمْ يَتْرُكْ لِجَاهِلٍ حُجَّةً فَمَنْ جَهِلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ وَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ وَ أَسْتَوْدِعُكُمُ اللَّهَ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع مِمَّنْ أَتَاهُمُ التَّعْزِيَةُ فَقَالَ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا۔آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرت صلعم کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزردہ بنادیا تھا۔اسی اثناء میں ایک آنے والا آیا۔

لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیت (ع) تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو،اللہ پر توکل کرنا،ہر مصیبت میں صبر ہے۔ہر مہلکہ سے نجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں،اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی،لغزشوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو،جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے،اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے جمع ہوئے اور انس ہوا کلمہ سے تم اولیائے خدا ہو،پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غضب کیا وہ ہلاک ہوا۔تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپردامامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی،پس تم ہو وہ جن کو امانت سونپی گئی ہے۔تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ صلعم نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنادیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کردیا ایسی صورت میں جاہل کے لیئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی،پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہارے پس پردہ اللہ ہے۔اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کردیئے ہیں۔سلام ہو تم پر،راوی کہتا ہے۔میں امام سے سوال کیا، یہ تسلی اور دلاسہ کس کی طرف سے آیا ہے۔فرمایا۔خدا کی طرف سے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر16)

قرآن کا عالم صرف علیؑ ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللَّهِ قَالَ صَدَقْتَ قُلْتُ إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِكَ الرَّبِّ رِضًا وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَ قُلْتُ لِلنَّاسِ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ قَالُوا بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ فَقَالُوا الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً فَقُلْتُ لَهُمْ مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ قُلْتُ كُلَّهُ قَالُوا لَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً ع وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا أَنَا أَدْرِي فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً ع كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ.

منصور ابن حازم راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرائے بلکہ مخلوق کو چاہیئے کہ یہ بھی جانے کے اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضامندی اور ناراضی کو جانا جاسکتا مگر وحی سے یا رسول ﷺ سے۔ لہذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اسے چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائیں تو یہ جان لیں کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن سے تو مرجیہ قدریہ اور وہ زندیق جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدے کے مطابق دلیل لاتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت خدا نہیں ہے مگر آپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کریں وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظ قرآن کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں حذیفہ کہ وہ سبھی عالم ہیں میں نے کہا کہ یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں کہا کہ نہیں میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں ہے میں نے تو ان سواء کسی اور کو نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے کہ میں نہیں جانتا دوسرا کہے کہ میں نہیں جانتا اور علی (ع) کہے کہ میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی (ع) عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں رسول کے بعد جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام (ع) نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔9)

سورۃ کہف کا الارم لگاؤ

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُذَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ عِنْدَ النَّوْمِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 176)

سینے کے درد کا علاج

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ص وَجَعاً فِي صَدْرِهِ فَقَالَ ص اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- وَ شِفاءٌ لِما فِي الصُّدُورِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا (ص) سے سینہ کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 266)

جس نے نماز میں قل ھو اللہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ مَضَى بِهِ يَوْمٌ وَاحِدٌ فَصَلَّى فِيهِ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ وَ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جس کا ایک دن اس طرح گذرے کہ پانچویں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جائے گا بندۂ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 296)

پانی پر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر دم کرنے سے پانی کبھی کم نہ ہو گا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي الْعُوذَةِ قَالَ: تَأْخُذُ قُلَّةً جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا - إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تُعَلِّقُ وَ تَشْرَبُ مِنْهَا وَ تَتَوَضَّأُ وَ يُزْدَادُ فِيهَا مَاءٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے تعویذ کے متعلق ایک مٹکا لو اور اس میں پانی بھر کہ تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر دم کرے پھر اس سے چاہے چھڑکاؤ کرے، چاہے پیئے یا وضو کرے انشاءاللہ پانی کم نہ ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر 299)

قل ھو اللہ برائے ظالم بادشاہ کی حاضری

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا مُفَضَّلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ - وَ بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اقْرَأْهَا عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَ مِنْ خَلْفِكَ وَ مِنْ فَوْقِكَ وَ مِنْ تَحْتِكَ فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْهَا حِينَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اعْقِدْ بِيَدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ لَا تُفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی بند رکھے اور جب اس کے پاس سے نہ ہٹے ان کو بند رکھے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 299)

بھاگے ہوئے شخص کو واپس لانے کیلئے سورۃ نور کی آیت پڑھو

چوری سے بچنے کیلئے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت پڑھو

ملائکہ نے شیطان کے بال نوچے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ ص أَنَّهُ قَالَ: وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً ص بِالْحَقِّ وَ أَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرَقٍ
أَوْ غَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ إِفْلَاتِ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آبِقٍ إِلَّا وَ هُوَ فِي الْقُرْآنِ فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ قَالَ
فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرَقِ وَ الْغَرَقِ فَقَالَ اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ- اللَّهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتابَ وَ هُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ وَ ما قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ سُبْحانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ فَمَنْ قَرَأَهَا فَقَدْ
أَمِنَ الْحَرَقَ وَ الْغَرَقَ قَالَ فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَ اضْطَرَمَتِ النَّارُ فِي بُيُوتِ جِيرَانِهِ وَ بَيْتُهُ وَسَطَهَا فَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ ثُمَّ
قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِيَ اسْتَصْعَبَتْ عَلَيَّ وَ أَنَا مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ اقْرَأْ فِي أُذُنِهَا
الْيُمْنَى- وَ لَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ طَوْعاً وَ كَرْهاً وَ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ وَ قَامَ إِلَيْهِ
رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي أَرْضٌ مَسْبَعَةٌ وَ إِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَنْزِلِي وَ لَا تَجُوزُ حَتَّى تَأْخُذَ
فَرِيسَتَهَا فَقَالَ اقْرَأْ لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ
رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ فَقَرَأَهُمَا الرَّجُلُ
فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ فَهَلْ مِنْ شِفَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ بِلَا
دِرْهَمٍ وَ لَا دِينَارٍ وَ لَكِنِ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ- آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ تَغْسِلُهَا وَ تَشْرَبُهَا وَ تَجْعَلُهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرَأُ بِإِذْنِ
اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ اقْرَأْ
يس فِي رَكْعَتَيْنِ وَ قُلْ يَا هَادِيَ الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي فَفَعَلَ فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآبِقِ فَقَالَ اقْرَأْ أَوْ كَظُلُماتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ إِلَى قَوْلِهِ وَ مَنْ
لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَما لَهُ مِنْ نُورٍ فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآبِقُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَخْبِرْنِي عَنِ السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يُسْرَقُ لِيَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلًا فَقَالَ لَهُ اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ- قُلِ
ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمنَ أَيًّا ما تَدْعُوا إِلَى قَوْلِهِ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيراً ثُمَّ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ
فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ- إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوى عَلَى الْعَرْشِ إِلَى قَوْلِهِ-
تَبارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعالَمِينَ حَرَسَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ الشَّيَاطِينُ قَالَ فَمَضَى الرَّجُلُ فَإِذَا هُوَ بِقَرْيَةٍ خَرَابٍ
فَبَاتَ فِيهَا وَ لَمْ يَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ فَتَغَشَّاهُ الشَّيْطَانُ وَ إِذَا هُوَ آخِذٌ بِخَطْمِهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَنْظِرْهُ وَ اسْتَيْقَظَ

الرَّجُلُ فَقَرَأَ الْآيَةَ فَقَالَ الشَّيْطَانُ لِصَاحِبِهِ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ احْرُسْهُ الْآنَ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَجَعَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَأَخْبَرَهُ وَقَالَ لَهُ رَأَيْتُ فِي كَلَامِكَ الشِّفَاءَ وَالصِّدْقَ وَمَضَى بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِذَا هُوَ بِأَثَرِ شَعْرِ الشَّيْطَانِ مُجْتَمِعاً فِي الْأَرْضِ.

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جائے اس کے واپس آنے کے لئے بتایئے فرمایا۔ سورہ نور کی یہ آیت پڑھو (او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج۔ الی قولہ۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور)۔ اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے پڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ سے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلاً

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابہ میں رات گذارے وہ ان آیات کو پڑھے

"إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ۔ الی۔ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ"

سورہ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت کی صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیر المومنین (ع) کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سچائی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خرابہ میں گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 300)

سورۃ زلزال پڑھنے سے زلزلے، آسمانی بجلی اور دنیاوی آفتوں سے حفاظت، فرشتہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی روح قبض نہیں کرے گا اور اسے جنت میں داخل کیا جائے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَلُّوا مِنْ قِرَاءَةِ- إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَداً وَ لَمْ يَمُتْ بِهَا وَ لَا بِصَاعِقَةٍ وَ لَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَ إِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللَّهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيراً مَا يَذْكُرُنِي وَ يَذْكُرُ تِلَاوَةَ هَذِهِ السُّورَةِ وَ تَقُولُ لَهُ السُّورَةُ مِثْلَ ذَلِكَ وَ يَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَ أُطِيعَ وَ لَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَ لَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَ إِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ فَيَرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنْ أَلْيَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ ثُمَّ يُشَيِّعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَبْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے سورہ اذا زلزت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہو گا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک طبع فرشتہ خدا کی طرف سے آئیگا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولیٔ خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبص کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر 303)

قرآن پہلے بیت المعمور میں نازل ہوا تھا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ وَ إِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَ

آخِرِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طُولِ عِشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ص نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أُنْزِلَ الْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أُنْزِلَ الزَّبُورُ لِثَمَانِيَةَ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا (ص) پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳/ ماہ رمضان کو زبور ۱۸/ ماہ رمضان کو اور قرآن ۲۳/ ماہ رمضان کو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 305)

قرآن سے تفاءل نہ کرو

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا تَتَفَأَّلْ بِالْقُرْآنِ.

فرمایا حضرت صادق آل محمد (ع) نے قرآن سے تفاءل نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں)۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 305)

قرآن اور فرقان میں فرق

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنِ الْقُرْآنِ وَ الْفُرْقَانِ أَ هُمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ ع الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَ الْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلِ بِهِ.

راوی نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا۔ قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 306)

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ وَ لَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنان خدا جھوٹے ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 307)

دیگر آسمانی کتابیں مختلف زبانوں میں انبیا پر نازل ہوئیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- بِلِسانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ قَالَ يُبِينُ الْأَلْسُنَ وَ لَا تُبِينُهُ الْأَلْسُنُ.

راوی نے امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 309)

سورۃ الکہف برائے الارم

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُذَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 309)

سورۃ الملک پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر داخل نہ ہو سکیں گے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ سَدِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ هِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةَ

الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ بِهَا مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنَّ وَالِدِي ع كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ قَالَتْ رِجْلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَتِهِ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ بِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ سورۂ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورہ توریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے) جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشاء آخر (نماز وتر) کے بعد بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گئے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا (ادہر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ اس نے سورۂ ملک کو دل میں جگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کہے گی کہ ادہر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورۂ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر 311)

دین ابھی ظاہر نہیں ہوا، جب وقت آئے گا تو ظاہر ہو جائے گا

اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ ہم نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا (المائدہ۔3) اور رسول ﷺ سے فرمایا کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اور لوگوں تک پہنچا دیں (المائدہ۔67) اس کے بعد قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود اپنے سر لے لی (الحجر۔9) لٰہذا اب کسی مسلمان کیلئے یہ بات قابل قبول نہیں ہو سکتی کہ اللہ نے جو دین مکمل کر کے نازل کیا اور رسول ﷺ نے اسے لوگوں تک پہنچا بھی دیا پھر اللہ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی لی لیکن درمیان سے کسی نے پورا دین ہی غائب کر دیا، اب یہ دین یعنی قرآن غائب کرنے والے کی مرضی ہے جب وہ چاہے گا اس وقت وہ دین کو ظاہر کرے گا (العیاذ باللہ)۔ ملاحظہ کیجئے اصولِ کافی کا یہ دعویٰ:

وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَقَدْ خَلَقَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ- لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَأَوَّلَ وَصِيٍّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يَهْبِطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ مَنْ جَحَدَ ذَلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جَبْرَئِيلُ ع قُلْتُ وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضاً يَأْتِيهِمْ جَبْرَئِيلُ أَوْ

غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ع قَالَ أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَ الرُّسُلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَا شَكَّ وَلَا بُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خُلِقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذَلِكَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَى مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبَادِهِ وَ ايْمُ اللَّهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَ الْمَلَائِكَةُ بِالْأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى آدَمَ وَ ايْمُ اللَّهِ مَا مَاتَ آدَمُ إِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ وَ كُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ أَتَاهُ الْأَمْرُ فِيهَا وَ وَضَعَ لِوَصِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ ايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فِيمَا يَأْتِيهِ مِنَ الْأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ ص أَنْ أَوْصِ إِلَى فُلَانٍ- وَلَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ ص خَاصَّةً- وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ يَقُولُ أَسْتَخْلِفُكُمْ لِعِلْمِي وَ دِينِي وَ عِبَادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وُصَاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتَّى يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ- يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً يَقُولُ يَعْبُدُونَنِي بِإِيمَانٍ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ص فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ- فَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ فَقَدْ مَكَّنَ وُلَاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ فَاسْأَلُونَا فَإِنْ صَدَقْنَاكُمْ فَأَقِرُّوا وَ مَا أَنْتُمْ بِفَاعِلِينَ- أَمَّا عِلْمُنَا فَظَاهِرٌ وَ أَمَّا إِبَّانُ أَجَلِنَا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الدِّينُ مِنَّا حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ اخْتِلَافٌ فَإِنَّ لَهُ أَجَلًا مِنْ مَمَرِّ اللَّيَالِي وَ الْأَيَّامِ إِذَا أَتَى ظَهَرَ وَ كَانَ الْأَمْرُ وَاحِداً وَ ايْمُ اللَّهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلَافٌ وَلِذَلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ لِيَشْهَدَ مُحَمَّدٌ ص عَلَيْنَا وَلِنَشْهَدَ عَلَى شِيعَتِنَا وَلِتَشْهَدَ شِيعَتُنَا عَلَى النَّاسِ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ أَوْ بَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَنَاقُضٌ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فَضْلُ إِيمَانِ الْمُؤْمِنِ بِجُمْلَةِ- إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَ بِتَفْسِيرِهَا عَلَى مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيمَانِ بِهَا كَفَضْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى الْبَهَائِمِ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِهَا عَنِ الْجَاحِدِينَ لَهَا فِي الدُّنْيَا لِكَمَالِ عَذَابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَتُوبُ مِنْهُمْ مَا يَدْفَعُ بِالْمُجَاهِدِينَ عَنِ الْقَاعِدِينَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَاداً إِلَّا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ الْجِوَارَ.

امام ابو جعفر (ع) نے فرمایا اللہ تعالی نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیئت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کریگا اس نے علم الٰہی کی تردید کی۔ کیونکہ انبیاء، و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرائیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرائیل آتے ہیں اور دیگر ملائکہ، فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارے میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر رہے گی اور شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لیکر آدم (ع) پر نازل ہوئی اور خدا کی قسم جب آدم (ع) نے رحلت فرمائی ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد کے جو بھی انبیاء آئے تو شب قدر میں امر الٰہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔ اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفی ﷺ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امر الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے، تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے خدا ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ

ان کو روئے زمین میں خلیفہ اس طرح بنائے گا جس طرح ان پہلوں کو بنایا ہے الہ قولہ، وہی لوگ فاسق ہے یعنی خدا فرماتا ہے تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت اظہار بھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہیں جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہیں رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گذرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہوگیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اس لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمد ﷺ ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہی جیسے انسان کی فضیلت بہائم پر، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورہ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیاں میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی توبہ نہیں کرتا میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔139)

تفسیر القرآن

اس باب کے متعلق ضروری گزارش

اس باب میں اصولِ کافی کی ان تمام روایات کو پیش کیا جارہا ہے جن میں قرآن حکیم کی کسی آیت یا آیات کی وہ تفسیر یا مفہوم بیان کیا گیا ہے جو قرآن کی مجموعی تعلیم اور دیگر تمام مفسرین کی تفاسیر سے یکسر مختلف ہے۔ مفاہیم کا تفاوت اس قدر واضح ہے کہ اس پر نقد و تبصرہ تضیع اوقات کے ساتھ ساتھ قارئین کرام کی اکتاہت کا باعث بن سکتا ہے۔ کسی بھی روایت میں جس آیت کی تفسیر بیان کی گئی ہے وہ آیت بھی ترجمے کے ساتھ لکھ دی گئی ہے، اس طرح دونوں متون کے مطالعے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے اور مزید تبصرے یا دلائل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ باب قارئین کرام کے علم میں اضافے کا سبب ہو گا۔

نور سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں

(1)

سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر 157 اس طرح ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾

جو اس پیغمبر (ص) کی پیروی کریں گے جو نبیِ امی ہے جسے وہ اپنے ہاں توراۃ وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے جو ان کے لیے پاک و پسندیدہ چیزوں کو حلال اور گندی وناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے ان کے بوجھ اتارتا ہے اور وہ زنجیریں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ پس جو لوگ اس (نبیِ امی) پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کی اور اس کی مدد و نصرت کی اور اس نور (روشنی) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے یہی لوگ فوز و فلاح پانے والے ہیں۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالا آیت میں لفظ "نور" سے مراد تمام مترجمین نے "قرآن" لیا ہے لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْراةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبائِثَ إِلَى قَوْلِهِ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ قَالَ النُّورُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ- عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ ع.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا یہ وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا رسول و نبی امی کا جس کا ذکر انھوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بُرائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، الیٰ قولہ اور انھوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المومنین (ع) اور آئمہ (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 13، حدیث نمبر۔ 2، صفحہ نمبر۔ 52)

نُور سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں

(2)

سورۃ التغابن 64۔آیت نمبر 8 اس طرح ہے:

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾

تو تم اللہ اور اس کے رسول (ص) پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالا آیت میں لفظ ''نور'' سے مراد تمام مترجمین نے ''قرآن'' لیا ہے لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنا فَقَالَ يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَ اللَّهِ الْأَئِمَّةُ ع يَا أَبَا خَالِدٍ لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَ هُمُ الَّذِينَ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَحْجُبُ اللَّهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَ يَغْشَاهُمْ بِهَا.

ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا، ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابو خالد انور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ (ع) وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے پاس قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔53)

مشکوۃ سے مراد فاطمہؑ ہیں

اور فیھا مصباح میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں

اور وہ چراغ شیشہ میں ہیں اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں

نور سے مراد آئمہ ہیں

(3)

سورۃالنور کی آیت نمبر 35اس طرح ہے:

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔اس کے نور کی مثال یہ ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو (اور) چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو۔اور (وہ) قندیل گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے (اور وہ چراغ) زیتون کے بابرکت درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے۔جو نہ شرقی ہے نہ غربی قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اٹھے اگرچہ آگ نے اسے چھوا بھی نہ ہو۔یہ نور بالائے نور ہے۔اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے۔اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

سورۃالحدید کی آیت نمبر 12اس طرح ہے

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

جس دن تم دیکھو گے کہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا آج تمہیں مبارک ہو ان باغہائے بہشت کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ان میں رہو گے یہی وہ کامیابی ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالاآیات کا ترجمہ بالکل صاف اور واضح ہے لیکن چونکہ اصولِ کافی کے مصنف نے پنجتن کی عینک پہنی ہوئی ہے اس لئے اسے ہر طرف وہی نظر آرہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- اللَّهُ نُورُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكاةٍ فَاطِمَةُ ع فِيها مِصْباحٌ الْحَسَنُ- الْمِصْباحُ فِي زُجاجَةٍ الْحُسَيْنُ- الزُّجاجَةُ كَأَنَّها كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فَاطِمَةُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا- يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ إِبْرَاهِيمُ ع- زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ وَ لا غَرْبِيَّةٍ لَا يَهُودِيَّةٍ وَ لَا نَصْرَانِيَّةٍ- يَكادُ زَيْتُها يُضِيءُ يَكَادُ الْعِلْمُ يَنْفَجِرُ بِهَا- وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نارٌ نُورٌ عَلى‏ نُورٍ إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ- يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشاءُ يَهْدِي اللَّهُ لِلْأَئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ- وَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثالَ لِلنَّاسِ قُلْتُ أَوْ كَظُلُماتٍ قَالَ الْأَوَّلُ وَ صَاحِبُهُ- يَغْشاهُ مَوْجٌ الثَّالِثُ- مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ظُلُمَاتٌ الثَّانِي- بَعْضُها فَوْقَ بَعْضٍ مُعَاوِيَةُ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ فِتَنُ بَنِي أُمَيَّةَ- إِذا أَخْرَجَ يَدَهُ الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةِ فِتْنَتِهِمْ- لَمْ يَكَدْ يَراها وَ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً إِمَاماً مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ ع- فَما لَهُ مِنْ نُورٍ إِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ قَالَ فِي قَوْلِهِ- يَسْعى‏ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمانِهِمْ أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَى بَيْنَ يَدَيِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يُنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

امام جعفر صادق (ع) نے آیہ اللہ نور السمٰوات والارض مثل نور مشکوۃ میں، مشکوۃ (چراغدان) سے مراد فاطمہ ہیں اور فیھا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسن (ع) ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہیں اور شیشہ سے مراد حسین (ع) ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارک ابراہیم سے تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علی نور ہے یعنی امام کے بعد امام، خدا اس نور سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہرا (س) کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائیگا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ (ع) سے بھی مروی ہے)

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔54)

نُور سے مراد امام ہے

(4)

سورۃ الصف، آیت نمبر 8 اس طرح ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (پھونکوں) سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے گا اگرچہ کافر لوگ ناپسند ہی کریں۔ (ترجمہ: محمد حسین نجفی)

سورۃ التغابن 64، آیت نمبر 8

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾

تو تم اللہ اور اس کے رسول (ص) پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

مترجمین نے نور سے مراد قرآن لیا ہے لیکن صاحبِ اصولِ کافی کا اصرار ہے کہ یہاں نور کا مطلب امام ہے، ملاحظہ کیجئے:

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُا نُورَ اللَّهِ بِأَفْواهِهِمْ قَالَ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع بِأَفْوَاهِهِمْ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ قَالَ يَقُولُ وَ اللَّهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنا قَالَ النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

ابوالحسن امام رضا (ع) سے میں نے آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے، پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے، امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قول باری تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا نور سے مراد امام ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔55)

”الناس“ سے مراد ہم ہیں

(5)

سورۃ النسا4، آیت 51 تا 56 اور آیت نمبر 59 اس طرح ہیں:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب (الٰہی) سے کچھ حصہ دیا گیا ہے وہ جبت (بت) اور طاغوت (شیطان) پر ایمان رکھتے ہیں (انہیں مانتے ہیں) اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ایمان لانے والوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کردے تم اس کا ہرگز کوئی یار و مددگار نہیں پاؤ گے۔ کیا ان کا سلطنت میں کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگوں کو تل بھر بھی نہ دیتے۔ یا پھر وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ (اگر یہ بات ہے) تو ہم نے آلِ ابراہیم (ع) کو کتاب و حکمت عطا کی ہے اور ان کو بہت بڑی سلطنت عطا کی۔ پھر ان میں کچھ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ روگرداں ہو گئے اور (ایسوں کے لئے) دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب انہیں (دوزخ) کی آگ میں جھونکیں گے۔ جب ان کی (پہلی) کھالیں پک (جل) جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں اور کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو

جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالا آیات کے متعلق صاحبِ اصولِ کافی کا دعویٰ ہے کہ ان میں ''الناس'' سے مراد ہم آئمہ کرام ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَكَانَ جَوَابُهُ- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هؤُلاءِ أَهْدى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ- هؤُلاءِ أَهْدى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلًا أُولئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيراً أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ يَعْنِي الْإِمَامَةَ وَ الْخِلَافَةَ فَإِذاً لا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنَى اللَّهُ وَ النَّقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ النَّوَاةِ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَى مَا آتَانَا اللَّهُ مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ خَلْقِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً يَقُولُ جَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ ع وَ يُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ ص- فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآياتِنا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ ناراً كُلَّما نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْناهُمْ جُلُوداً غَيْرَها لِيَذُوقُوا الْعَذابَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَزِيزاً حَكِيماً.

برید عجلی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور جو تم میں اولامر ہیں ان کی، حضرت نے جواب میں فرمایا خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصّہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بُت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آل محمد ﷺ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے، اے رسول ﷺ! تم ان کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت و خلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا النّاس سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو دی ہے فرمایا امام نے اس آیت میں محسوس دین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہ دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسول ﷺ اور انبیاء اور آئمہ بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان کا فضائل کا اولاد ابراہیم (ع) میں تو اقرار کرتے ہیں اور آلِ محمد ﷺ کی فضیلت سے انکار ہے اور پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے رو گردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں سے ہماری آیات سے انکار کیا ہم ان کو

جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تا کہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔72)

آیت " ام یحسدون " سے مراد ہم لوگ ہیں، جن سے حسد کیا جاتا ہے

(6)

قرآن کی سورۃ النسا4، آیت نمبر 54 میں ہے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

یا پھر وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ (اگر یہ بات ہے) تو ہم نے آلِ ابراہیم (ع) کو کتاب و حکمت عطا کی ہے اور ان کو بہت بڑی سلطنت عطا کی۔ (ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالا آیت میں الفاظ " أَمْ يَحْسُدُونَ " کے متعلق اصولِ کافی کی درج ذیل احادیث میں کہا جارہا ہے کہ اس سے مراد ہم آئمہ ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى‏ ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

حضرت امام رضا (ع) سے مروی ہے آیہ ام یحسدون الناس، ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔73)

آیت " ام یحسدون " سے مراد ہم لوگ ہیں، جن سے حسد کیا جاتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى‏ ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الصَّبَّاحِ نَحْنُ وَ اللَّهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔73)

"زمین و آسمان کے درمیان آیات" سے مراد ہم ہیں

(7)

قرآن میں سورۃ یونس 10، آیت نمبر 101 میں ہے:

قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾

اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیئے۔ (اے لوگو) غور سے دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (عجائبات قدرت) موجود ہیں (اور کس بات کی گواہی دے رہے ہیں؟) مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نہ نشانیاں کوئی فائدہ دیتی ہیں اور نہ ڈرانے والوں کی تنبیہیں۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ بالا آیت کے الفاظ " وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ " سے مراد ہم آئمہ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ ما تُغْنِي الْآياتُ وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لا يُؤْمِنُونَ قَالَ الْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَ النُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ ع.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا آیہ وَ ما تُغْنِي الْآياتُ کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ (ع) ہیں اور نذر ڈرانے والے سے مراد انبیاء (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔17 (الف)، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔75)

آیات سے مراد ہم ہیں

(8)

سورۃ القمر 54، آیت نمبر 42 میں ہے:

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

تو انہوں نے ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں اس طرح پکڑا جس طرح کوئی زبردست اقتدار والا (طاقتور) پکڑتا ہے۔

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

درج بالا آیت کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس میں آیات سے مراد ہم ہیں، ملاحظہ کیجئے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے آیہ، انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیا ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔17 (الف)، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔76)

"عمّ یتساءلون" سے مراد حضرت علیؑ ہیں

خدا کے نزدیک علیؑ سے بڑی کوئی آیت اور خبر نہیں

(9)

سورۃ النبا 78، آیت نمبر 1 میں ہے:

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال و جواب کر رہے ہیں؟

(ترجمہ: محمد حسین نجفی)

اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں ہے کہ اس آیت میں ''عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ '' سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ- عَمَّ يَتَساءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ قَالَ ذَلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَ إِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا قُلْتُ عَمَّ يَتَساءَلُونَ قَالَ فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ مَا لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَ لَا لِلَّهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا آپ فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتسا ئلون عن النباء العظیم کے متعلق فرمایا ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا تمہیں اسکی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عمّ یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المومنین (ع) ہیں۔ امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 17 (الف)، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر۔ 76)

صادقین سے مراد ہم ہیں

(10)

سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر 119 میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث میں ہے کہ درج بالا آیت میں مذکور ''صادقین'' سے مراد ہم آئمہ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ إِيَّانَا عَنَى.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ و کونو مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 18، حدیث نمبر۔ 1، صفحہ نمبر۔ 76)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَ الصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

امام رضا(ع) سے راوی نے پوچھا آیہ یاایھاالذین آمنوا اتقواللہ وکونو مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اوران کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔77)

رسول ﷺ ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر

رسول ﷺ کی قوم ہم (امام باقر) ہیں

(11)

قرآن میں ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾

(اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا، کھلی ہوئی دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھ لو۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔43)

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ ۖ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾

(اے رسول) اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف وحی کیا کرتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔7)

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾

اور بے شک وہ (قرآن) آپ (ص) کیلئے اور آپ (ص) کی قوم کیلئے بڑا شرف اور اعزاز ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(سورۃ الزخرف 43، آیت نمبر۔44)

درج بالاآیات کے متعلق اصولِ کافی میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول ﷺ ذکر ہیں اور آئمہ اہلِ ذکر ہیں، اور رسول ﷺ کی قوم سے مراد ہم آئمہ ہیں، ایک روایت میں ہے قرآن ذکر ہے اور آئمہ اہل ذکر ہیں ملاحظہ کیجئے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الذِّكْرُ أَنَا وَ الْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْئَلُونَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع نَحْنُ قَوْمُهُ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

امام محمد باقر (ع) نے آیہ فاسئلوا اھل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ (ع) اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائیگا یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر (ع) نے فرمایا، رسول ﷺ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔80)

رسول ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ قَالَ الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ ص وَ نَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْئُولُونَ قَالَ قُلْتُ قَوْلُهُ- وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْئَلُونَ قَالَ إِيَّانَا عَنَى وَ نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

عبدالرحمن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا محمد ﷺ ذکر ہیں اور ہم اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ ان الذکر کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔80)

ہم اہل ذکر ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا ع فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ فَقَالَ نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ قُلْتُ فَأَنْتُمُ الْمَسْئُولُونَ وَ نَحْنُ السَّائِلُونَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ حَقّاً عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ حَقّاً عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا قَالَ لَا ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَ إِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ أَ مَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا(ع) سے سوال کیا، میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسلوا اھل الذکر الخ کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا ہم اہل الذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے کہا آپ مسئول ہیں اور ہم سائل، فرمایا، ہاں میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں فرمایا ضرور کرو، میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے ہم جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے آیت نہیں سنی یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔81)

رسول ذکر ہیں اور آئمہ اہل ذکر

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْئَلُونَ فَرَسُولُ اللَّهِ ص الذِّكْرُ وَ أَهْلُ بَيْتِهِ ع الْمَسْئُولُونَ وَ هُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ.

ابو بصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہ ذکر ہیں وار اہل بیت(ع) مسئول میں ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔81)

قرآن ذکر ہے اور آئمہ اہل ذکر

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ سَوْفَ تُسْئَلُونَ قَالَ الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَ نَحْنُ قَوْمُهُ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق کہ ذکر سے مراد قرآن ہے اور ہم رسول ﷺ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔81)

ہم ہی اہل ذکر ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْوَرْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي

مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ وَ لَا وَاحِدَةٌ يَا وَرْدُ قَالَ بَلَى قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ مَنْ هُمْ قَالَ نَحْنُ قَالَ قُلْتُ عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا قَالَ ذَاكَ إِلَيْنَا.

ابو بکر حضرمیؒ سے منقول ہے کہ مکہ میں حضرت امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا ورد برادر کمیت حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر مسئلہ رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا یک بھی یاد نہیں میں نے کہا ہاں ایک مسئلہ یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں میں نے کہا ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔82)

ہم اہل ذکر ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى قَالَ إِذاً يَدْعُونَكُمْ إِلَى دِينِهِمْ قَالَ قَالَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ فاسئلوا اھل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کے طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل الذکر اور ہم ہیں مسئولون۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔82)

ہم اہل ذکر ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْفَرْضِ مَا لَيْسَ عَلَى شِيعَتِهِمْ وَ عَلَى شِيعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا قَالَ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَ إِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

امام رضا(ع) نے فرمایا میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین (ع) نے فرمایا آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں، فرمایا، اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔82)

قرآنی آیت ھل یستوی الذین کے مطابق ہم اہل علم ہیں

(12)

قرآن میں ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں کبھی سجدہ کرکے اور کبھی قیام کرکے خدا کی عبادت کرتا ہے اور (اس کے باوجود) آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ (تو کیا وہ شخص جو ایسا نہیں ہے یکساں ہو سکتے ہیں؟) کہیے کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف صاحبانِ عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔9)

اصولِ کافی کے مطابق درج بالا آیت میں اہل علم سے ہم مراد ہیں، ملاحظہ کیجئے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَعْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ إِنَّما يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبابِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا وَ شِيعَتُنَا أُولُوا الْأَلْبَابِ.

حضرت امام محمد باقر (ع) نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔83)

قرآنی آیت ھل یستوی الذین کے مطابق ہم اہل علم ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ إِنَّما يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبابِ قَالَ نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ عَدُوُّنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَ شِيعَتُنَا أُولُوا الْأَلْبَابِ.

فرمایا امام محمد باقر(ع) نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔84)

قرآنی آیت راسخون فی العلم کے مطابق ہم اہل علم ہیں

(13)

قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۷﴾

وہ وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس میں کچھ آیتیں تو محکم ہیں۔ جو کتاب کی اصل وبنیاد ہیں اور کچھ متشابہ ہیں اب جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھ) ہے۔ تو وہ فتنہ برپا کرنے اور من مانی تاویلیں کرنے کی خاطر متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں مضبوط و پختہ کار ہیں اور کوئی ان کی تاویل (اصل معنی) کو نہیں جانتا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اس (کتاب) پر ایمان لائے ہیں یہ سب (آیتیں) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت کا اثر صرف عقل والے ہی لیتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔7)

اصولِ کافی میں ہے کہ درج بالا آیت کے مطابق اہل علم ہم آئمہ ہیں، ملاحظہ کیجیے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَ عِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ * وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر(ع) نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔84)

حضور ﷺ کے بعد آپ کے اوصیا ''راسخون فی العلم'' ہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ فَرَسُولُ اللَّهِ ص أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ

قَدْ عَلَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَ التَّأْوِيلِ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ بِعِلْمٍ فَأَجَابَهُمُ اللّٰهُ بِقَوْلِهِ- يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَ مَنْسُوخٌ فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ.

حضرت امام محمد باقر (ع) یا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے آیہ وما یعلم تاویل الا اللہ والراسخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالی نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل وتاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرت پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتادی ہو اور آنحضرت ﷺ کے بعد ان کے اوصیاء ان کی تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے (شیعان اہل بیت) تو عالم آل محمد ﷺ جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص وعام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔84)

راسخون فی العلم امیر المومنیں (ع) ہیں اور ان کے بعد آئمہ

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ * أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے راسخون فی العلم امیر المومنیں (ع) ہیں اور ان کے بعد آئمہ (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔85)

قرآنی آیت کہ "روزِ قیامت ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا" میں امام سے مراد شیعہ امام ہیں رسول ﷺ نہیں

(14)

قرآن میں ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم (ہر دور کے) تمام انسانوں کو انکے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے پس جس کسی کو اس کا نامہٴ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا صحیفہٴ اعمال (خوش خوش) پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔71)

اصول کافی میں ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں امام سے مراد شیعہ امام ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ-يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ قَالَ الْمُسْلِمُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَ لَكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُومُونَ فِي النَّاسِ فَيُكَذَّبُونَ وَ يَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَ الضَّلَالِ وَ أَشْيَاعُهُمْ فَمَنْ وَالاهُمْ وَ اتَّبَعَهُمْ وَ صَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَ مَعِي وَ سَيَلْقَانِي أَلَا وَ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ كَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَا مَعِي وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو مسلمانوں نے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں فرمایا میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف اور میرے بعد امام ہونگے میری اہل بیت سے وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفر ان پر ظلم کریں گے اور آئمہ (ع) ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنھوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔85)

قرآنی آیت کی رو سے اہل علم ہم ہیں

(15)

قرآن میں ہے:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿٤٩﴾

بلکہ وہ (قرآن) کھلی ہوئی آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے سینہ میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں کا ظالموں کے سوا اور کوئی انکار نہیں کرتا۔

(سورۃ العنکبوت 29، آیت نمبر۔49)

اصول کافی میں ہے کہ درج بالا آیت کے مطابق اہل علم ہم ہیں، ملاحظہ کیجئے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا آیہ ھوایات بینات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کہ فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔87)

آئمہ اہل علم ہیں

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع.

امام جعفر صادق (ع) نے آیہ بل ھوآیات بینات الخ کے متعلق فرمایا وہ آئمہ (ع) ہیں جن کے سینوں میں آیات بینات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔87)

اہل علم صرف ہم ہیں

وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فِي هَذِهِ الْآيَةِ- بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا قَالَ بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ قُلْتُ مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا.

امام محمد باقر (ع) نے آیہ بل ھوآیات بینات الخ کے متعلق فرمایا اے ابو محمد (راوی) دو دفینوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں، فرمایا کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔87)

آئمہ اہل علم ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ شَعْرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ- بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع خَاصَّةً.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ آیہ بل ھوآیات بینات میں اوتوا العلم سے مراد خاص طور پر آئمہ (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔87)

آئمہ اہل علم ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع خَاصَّةً.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا آیہ بل ھو آیات بینات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ (ع) ہیں خاص کر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔88)

کتاب کے وارث امام ہیں

(16)

قرآن میں ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

پھر ہم نے اس کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا ہے پس ان بندوں سے بعض تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض معتدل ہیں اور بعض اللہ کے اذن (اور اس کی توفیق) سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں یہی تو بہت بڑا فضل ہے۔

(سورۃ الفاطر 35، آیت نمبر۔32)

اصولِ کافی کے مطابق کتاب کے وارث آئمہ ہیں، ملاحظہ کیجئے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ الْإِمَامُ- وَ الْمُقْتَصِدُ الْعَارِفُ لِلْإِمَامِ وَ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے آیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے (فاطر۔32)، باذن خدا امام (ع) نے فرمایا۔ سابق بالخرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم لنفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔88)

کتاب کے وارث امام ہیں

الْحُسَيْنُ عَنْ مُعَلًّى عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى- ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَقَالَ أَيَّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ قُلْتُ نَقُولُ إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيِّينَ قَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي هَذَا مَنْ أَشَارَ بِسَيْفِهِ وَ دَعَا النَّاسَ إِلَى خِلَافٍ فَقُلْتُ فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ قَالَ الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَا يَعْرِفُ حَقَّ الْإِمَامِ وَ الْمُقْتَصِدُ الْعَارِفُ بِحَقِّ الْإِمَامِ وَ السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ الْإِمَامُ.

سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا آیہ ثم اور ثنا الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (زیدیہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا تمہارا خیال صحیح نہیں ہے، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا کے خلاف دعوت دے میں نے کہا پھر ظالم بنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقتصد وہ ہیں جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخرات امام ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔88)

کتاب کے وارث اولادِ فاطمہ ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ وُلْدُ فَاطِمَةَ ع وَ السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ الْإِمَامُ وَ الْمُقْتَصِدُ الْعَارِفُ بِالْإِمَامِ وَ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

راوی نے امام رضا (ع) سے آیہ ثم اور ثناء الکتاب کے متعلق سوال کیا فرمایا وہ اولاد فاطمہ (ع) ہیں اور سابق بالخرات امام ہیں اور مقتصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم لنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔89)

قرآن کی تلاوت کرنے والے امام ہیں

(17)

قرآن میں ہے:

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے وہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔121)

اصولِ کافی میں ہے کہ درج بالا آیت کے مطابق تلاوت کرنے والوں سے مراد آئمہ کرام ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔89)

آئمہ کرام وراثت میں بھی حصہ دار ہیں

(18)

قرآن میں ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٣٣﴾

اور ہم نے ہر شخص کے لئے وارث مقرر کردیئے ہیں، جو کچھ ماں، باپ اور قریب ترین رشتہ دار اور جن سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا ہے۔ چھوڑ جائیں انہیں (وارثوں کو) ان کا حصہ دو۔ بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ (مطلع) ہے۔

(سورۃ النساء4،آیت نمبر۔33)

اصولِ کافی کے مطابق آئمہ کرام وراثت میں بھی حصہ دار ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَلِكُلٍّ جَعَلْنا مَوالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوالِدانِ وَ الْأَقْرَبُونَ وَ الَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمانُكُمْ قَالَ إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَئِمَّةَ ع بِهِمْ عَقَدَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَيْمَانَكُمْ.

راوی نے امام (ع) سے پوچھا آیہ اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد وپیمان ہو گئے ہیں انھوں نے چھوڑا ہے (نسا۔33) فرمایا اس سے مراد آئمہ (ع) ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھا ہے یعنی بغیر امام اقرار ربوبیت باری تعالی تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترک کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔25،حدیث نمبر۔1،صفحہ نمبر۔89)

یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے

(19)

قرآن میں ہے:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

یقیناً یہ قرآن اس راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے اور خوشخبری دیتا ہے ان اہلِ ایمان کو جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

(سورۃ الاسرا17،آیت نمبر۔9)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ قَالَ يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا آیہ - إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ...الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیوں کہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔25، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔90)

مولیٰ علیؑ نے فرمایا کہ روزِ قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی

(20)

قرآن میں ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت کو کفرانِ نعمت سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں یعنی دوزخ میں جا اتارا۔

(سورۃ ابراہیم 14، آیت نمبر۔28)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بِسْطَامَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مَا بَالُ أَقْوَامٍ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيِّهِ لَا يَتَخَوَّفُونَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْراً وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دارَ الْبَوارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُوزُ مَنْ فَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

فرمایا امیر المومنین (ع) نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنھوں نے سُنت رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے وصی سے روگردانی کی وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں اتارا، پھر فرمایا، اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرت نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔90)

سورۃ رحمٰن میں وصی کا ذکر

(21)

قرآن میں ہے:

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾

سو(اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(سورۃ الرحمٰن 55، آیت نمبر۔13)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ أَ بِالنَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَذِّبَانِ نَزَلَتْ فِي الرَّحْمَنِ.

معلی بن محمد نے بتوسط سفر امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ فبای الاء ربکما تکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورہ رحمٰن میں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔91)

اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے ہماری ولایت ہے

(22)

قرآن میں ہے:

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قومِ عاد کا جانشین بنایا۔اور تمہیں زمین میں رہنے کے لئے ٹھکانا دیا کہ تم نرم اور ہموار زمین میں محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے ہو۔ سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔اور زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔74)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع هَذِهِ الْآيَةَ- فَاذْكُرُوا آلاءَ اللَّهِ قَالَ أَ تَدْرِي مَا آلَاءُ اللَّهِ قُلْتُ لَا قَالَ هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ هِيَ وَلَايَتُنَا.

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق (ع) نے آیہ یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔91)

تمام قریش موردِ الزام

(23)

قرآن میں ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت کو کفرانِ نعمت سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں یعنی دوزخ میں جا اتارا۔

(سورۃ ابراہیم 14، آیت نمبر۔28)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْراً الْآيَةَ قَالَ عَنَى بِهَا قُرَيْشاً قَاطِبَةً الَّذِينَ عَادَوْا رَسُولَ اللَّهِ ص وَ نَصَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيِّهِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ الم ترالی الذین بدلوا الخ کے متعلق پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی، ان سے جنگ کی اور ان کے وصی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔91)

قرآن کی رو سے صاحبان قرابت ہم ہیں

(24)

قرآن میں ہے:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾

بے شک اس (واقعہ) میں حقیقت کی پہچان رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

(سورۃ الحجر 15، آیت نمبر۔ 75)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسْبَاطٌ بَيَّاعُ الزُّطِّيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ وَ إِنَّها لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ قَالَ فَقَالَ نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَ السَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ.

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل بیت سے داخل ہوا اس نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان قرابت کے لئے فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 27، حدیث نمبر۔ 1، صفحہ نمبر۔ 92)

صاحبان فراست ہم ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتَ فَقَالَ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَ السَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ.

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق (ع) کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا، بے شک اس خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے فرمایا وہ صاحبان فراست ہم ہیں اور ہم میں ہے وہ دوامی راستہ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 27، حدیث نمبر۔ 2، صفحہ نمبر۔ 92)

صاحبان فراست ہم آئمہ ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اس آیت سے متعلق بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد آئمہ (ع) ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔92)

متوسمین سے مراد آئمہ ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ فَقَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع- وَ إِنَّها لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ قَالَ لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَداً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ان فی ذالک (الحجر۔75) الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد آئمہ (ع) ہیں اور سبیل مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابد الآباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔93)

نبی اکرم ﷺ متوسم ہیں، آپ کے بعد حضرت علیؑ اور ان کے بعد علیؑ کی اولاد متوسم ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُتَوَسِّمَ وَ أَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي الْمُتَوَسِّمُونَ.

وَ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ-

جابر نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین (ع) نے آیہ ان فی ذالک لایات للمتوسلین کے متعلق رسول اللہ صلعم متوسم (صاحب فراست) تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذریت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔93)

مومنوں سے مراد آئمہ ہیں

آئمہ کام دیکھتے ہیں

(25)

قرآن میں ہے:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

(اے رسول (ص)) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کیے جاؤ اللہ، اس کا رسول اور مؤمنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے (کہ تم کیسے عمل کرتے ہو) اور پھر غائب اور حاضر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے بس وہ تمہیں بتلائے گا تم کیا عمل کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔105)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ آیہ اعملوا (توبہ۔105) الخ میں مومنوں سے کون مراد ہے فرمایا، وہ آئمہ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔94)

مومن سے مراد حضرت علیؓ ہیں

قرآن میں ہے:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

(اے رسول (ص)) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کیے جاؤ اللہ، اس کا رسول اور مؤمنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے (کہ تم کیسے عمل کرتے ہو) اور پھر غائب اور حاضر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے بس وہ تمہیں بتلائے گا تم کیا عمل کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔105)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ- فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

حضرت امام محمد باقر (ع) نے آیہ اعملوا فیسری اللہ علیکم ورسولہ والمومنون سے مراد علی ابن ابی طالب (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔95)

دلوں میں ایمان تب آتا ہے جب علیؓ کی ولایت پر ایمان لایا جائے

قرآن میں ہے:

وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ﴿١٦﴾

اور یہ کہ اگر یہ لوگ راہِ راست پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے۔

(سورۃ الجن 72، آیت نمبر۔16)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- وَأَنْ لَوِ اسْتَقامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْناهُمْ ماءً غَدَقاً قَالَ يَعْنِي لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ ع وَقَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً يَقُولُ لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

حضرت امام محمد باقر (ع) نے آیہ (جن۔16) اگر وہ طریقہ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی (ع) اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت کو قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیر المومنین (ع) اور ان کے اوصیاء (ع) پر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔96)

اللہ پر ایمان کا مطلب ہے آئمہ پر ایمان لانا

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر قائم اور ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (ان سے کہتے ہیں کہ) تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(سورۃ فصلت 41، آیت نمبر۔30)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ- تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ (فصلت۔30) الخ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ (ع) کی امامت پر یکے بعد دیگر ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آیندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔96)

اہل علم سے مراد ہم ہیں

قرآن میں ہے:

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ اللہ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

(سورۃ الرعد 13، آیت نمبر۔ 43)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع- قُلْ كَفى‏ بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ قَالَ إِيَّانَا عَنَى وَ عَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَ أَفْضَلُنَا وَ خَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ ع.

روای کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے کہا آیہ قل کفیٰ بااللہ شہیداً الخ میں من عندہ علم الکتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔ 34، حدیث نمبر۔ 6، صفحہ نمبر۔ 109)

خدا نے قرآن کی تفسیر صرف علیؑ کو سمجھائی

قرآن میں ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾

ہم نے اس (کتاب) کو ایک بابرکت رات (شبِ قدر) میں نازل کیا ہے بے شک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے رہے ہیں۔

(سورۃ الدخان 44، آیت نمبر۔ 3)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ تَفْلُجُوا فَوَ اللَّهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَ إِنَّهَا لَغَايَةُ عِلْمِنَا يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِ حم وَ الْكِتابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ فَإِنَّهَا لِوُلَاةِ الْأَمْرِ خَاصَّةً بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلا فِيها نَذِيرٌ قِيلَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ ص قَالَ صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ

نَذِيرٌ وَ هُوَ حَيٌّ مِنَ الْبِعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ فَقَالَ السَّائِلُ لَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع أَ رَأَيْتَ بَعِيثَهُ أَ لَيْسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فِي بِعْثَتِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَذِيرٌ فَقَالَ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَ لَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ فَإِنْ قُلْتَ لَا فَقَدْ ضَيَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ وَ مَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ قَالَ بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّراً قَالَ وَ مَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَ فَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ السَّائِلُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ كَانَ هَذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ أَبَى اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا سِرّاً حَتَّى يَأْتِيَ إِبَّانُ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِراً حَتَّى أُمِرَ بِالْإِعْلَانِ قَالَ السَّائِلُ يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هَذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ قَالَ أَ وَ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ أَمْرُنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا، اے شیعوں! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورہ انا انزلناہ سے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر، رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کے سردار ہیں اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ اے اگروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو آیہ حم والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیان امر کے متعلق خاص طور پر رسول اللہ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گذری کہ اس میں ڈرانے والے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا ضرور تھے تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا نہیں فرمایا تو لا محالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا کیا تو نے حضرت کو فرستادہ کے متعلق خود کہا کیا وہ ایسا ہے نذیر نہ ہونا چاہئے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے، میں نے کہا ہاں ضرور، حضرت نے فرمایا، پس اس طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہئے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں حضرت نے فرمایا اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والیں نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا قرآن ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور بشرط یہ کہ اس کا مفسر موجود ہوں اس نے کہا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی حضرت نے فرمایا ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب (ع) ہیں، سائل نے کہا اے ابو جعفر (ع) کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت خاص تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم ختم نہ ہوا، سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا، ہاں کیا علی ابن ابی طالب (ع) نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور تک۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔138)

امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو سے مراد ہم آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾

(اے مسلمانو) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں بہت ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔58)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔59)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها وَ إِذا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ قَالَ إِيَّانَا عَنَى أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَ الْعِلْمَ وَ السِّلَاحَ وَ إِذا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ- يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ إِيَّانَا عَنَى خَاصَّةً- أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا- فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ كَذَا نَزَلَتْ وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ إِنَّمَا قِيلَ ذَلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم کرو۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنی پہلے امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ میں سپرد کرے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور جو تم میں اولامر ہیں ان کی، یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت پھر

فرماتا ہے تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولا مر کی طرف اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیان امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑنے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے تم اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔183)

امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو سے مراد ہم آئمہ آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ص أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ بَعْدَهُ وَ لَا يَخُصَّ بِهَا غَيْرَهُ وَ لَا يَزْوِيَهَا عَنْهُ.

امام رضا (ع) سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا، خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہی تعلیم سے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور اس نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔184)

امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو سے مراد ہم آئمہ ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع- فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَ لَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَ لَا يَزْوِيهَا عَنْهُ.

فرمایا امام رضا (ع) نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو اس سے مراد امام ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الٰہیہ پہنچا دیں اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دیں اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔185)

امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو سے مراد ہم آئمہ ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها قَالَ أَمَرَ اللَّهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا ان اللہ یامر کم الخ فرمایا خدا نے اول امام کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کرے اور وہ شی اسے دے جو اس کے پاس ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔185)

قرآن کی نبوی تفسیر۔اطیعواللہ واطیعوالرسول۔۔سے مراد علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں

قرآن میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔59)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ع فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ ع فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَقَالَ قُولُوا لَهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ اللَّهُ لَهُمْ ثَلَاثاً وَ لَا أَرْبَعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَتْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي عَلِيٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ قَالَ ص أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ أَهْلِ بَيْتِي فَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ وَ قَالَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَ قَالَ إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَ لَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَادَّعَاهَا آلُ فُلَانٍ وَ آلُ فُلَانٍ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ ص- إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَكَانَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ ع فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ

لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلًا وَ ثَقَلًا وَ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ ثَقَلِي فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ وَ لَكِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَ ثِقْلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِهِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ وَ لَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ لَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَ لَا وَاحِداً مِنْ وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَ بَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ص كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَ أَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ ع كَانَ الْحَسَنُ ع أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَ لَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اللَّهِ فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ أَبِيكَ وَ بَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ص كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَ فِي أَبِيكَ وَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَ عَنْ أَبِيكَ فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ ع لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَى أَخِيهِ وَ عَلَى أَبِيهِ لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَ لَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ ع فَجَرَى تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ- وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اللَّهِ ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ع وَ قَالَ الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَ اللَّهِ لَا نَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى- بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَ عِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مِثْلَ ذَلِكَ.

راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا فرمایا حضرت علی (ع) اور حسن ع اور حسین (ع) کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کتاب خدا میں علی (ع) اور ان کے اہل بیت کے نام نہیں فرمایا تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی لیکن یہ نہ بتایا گیا تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسول ﷺ نے بیان کی؟

آیہ زکوۃ نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک، اس کی تفسیر رسول ﷺ اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی؟

آیہ اطیعو اللہ الخ نازل ہوئی یہ آیہ حضرت علی (ع) اور حسن (ع) اور حسین (ع) کی شان میں نازل ہوئی رسول ﷺ اللہ نے علی (ع) کے بارے میں فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا اے مسلمانوں، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہل بیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے۔

اگر رسول ﷺ ساکت ہو جائے اور اپنی اہلبیت کو نہ بتائے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نبی کے قول کی تصدیق کر دی فرمایا اللہ کا ارادا ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک

رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی (ع) وفاطمہ وحسن (ع) وحسین (ع) ہیں ان کو رسول ﷺ اللہ نے خانہ ام سلمہؓ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا خداوند ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میری اہل بیت اور گرانقدر عزیز ہیں ام سلمہ نے کہا کیا میں آپ کی اہل سے نہیں فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

جب رسول اللہ نے وفات پائی تو علی (ع) تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی (ع) کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباس (ع) یا حسن (ع) یا حسین (ع) کے سوا کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی (ع) کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسن (ع) اور حسین (ع) کہتے اللہ تعالی نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے اور جس طرح رسول ﷺ اللہ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپ (ع) کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علی (ع) کا انتقال ہوا تو امام حسن (ع) بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد سے کسی کو بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جب کہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسین ان سے کہتے ایسا کیوں کیا جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول ﷺ اللہ نے میرے مرنے میں بھی اس طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت حسین کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا اس طرح مدعی امامت ہوتا جیسے امام حسین (ع) اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ امر امامت کو امام حسین سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا جب امامت امام حسین (ع) کو ملی تو اس آیت کی تاویل جمع تاول ہوگئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسین کے بعد علی ابن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد ابن علی کی طرف فرمایا امام نے جس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا ابو بصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔200)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں ہے

قرآن میں ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٦﴾

نبی مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق (تصرف) رکھتے ہیں۔ اور آپ کی بیویاں ان (مؤمنین) کی مائیں ہیں اور کتاب اللہ کی رو سے رشتہ دار بہ نسبت عام مؤمنین و مہاجرین کے (وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔6)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- النَّبِيُّ أَوْلى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْواجُهُ أُمَّهاتُهُمْ وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اللَّهِ فِيمَنْ نَزَلَتْ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي الْإِمْرَةِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ ع مِنْ بَعْدِهِ فَنَحْنُ أَوْلَى بِالْأَمْرِ وَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ قُلْتُ فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ فَقَالَ لَا فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا قَالَ وَ نَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ ع فَدَخَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لِوُلْدِ الْحَسَنِ ع فِيهَا نَصِيبٌ فَقَالَ لَا وَ اللَّهِ يَا عَبْدَ الرَّحِيمِ مَا لِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

امام محمد باقر (ع) سے راوی نے پوچھا کہ آیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولی بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور ہر نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولی ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسین (ع) کے بارے میں ان کے بعد، پس ہم اس امر کے اور قرابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہ نسبت مومنین اور مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا نہیں میں نے پوچھا اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر بنی عبد المطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا ہے فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسن (ع) کا ذکر کرنا بھول گیا بعد میں ان کے متعلق بھی پوچھا فرمایا نہیں اے عبد الرحیم (نام راوی) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔203)

صاحبِ ایمان سے مراد علیؑ اور ان کی اولاد اور آئمہ کرامؑ ہیں

قرآن میں ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

اے ایمان والو! تمہارا حاکم و سرپرست اللہ ہے۔ اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔55)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا قَالَ إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَى بِكُمْ أَيْ أَحَقُّ بِكُمْ وَ بِأُمُورِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيّاً وَ أَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ ع إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ هُوَ رَاكِعٌ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَ كَانَ النَّبِيُّ ص كَسَاهُ إِيَّاهَا وَ كَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَى مِسْكِينٍ فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنِ احْمِلْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَ صَيَّرَ نِعْمَةَ أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ يَكُونُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ وَ السَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے آیہ انما ولیکم اللہ کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنیٰ ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ حق اور اولیٰ بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علی (ع) اور ان کی اولاد ہیں آئمہ (ع) قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیر المومنین (ع) نے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں جب رکوع کیا درآنحالیکہ آپ ایک ہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جب رسول اللہ صلعم نے آپ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ اور مومنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ ایک مسکین کو حضرت نے وہ لباس اتار کر اس سائل کو اٹھا لینے کا اشارہ کیا خدا نے اس پر آیت نازل کی پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علی (ع) کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالت رکوع میں صدقہ دیا امیر المومنین (ع) سے جس نے سوال کیا وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ (ع) سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔204)

خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ولایتِ علیؑ کا حکم دیا

قرآن میں ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

اے ایمان والو! تمہارا حاکم و سرپرست اللہ ہے۔ اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔55)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

اے رسول! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے۔ اسے (لوگوں تک) پہنچا دیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (پھر یہ سمجھا جائے گا کہ) آپ نے اس کا کوئی پیغام پہنچایا ہی نہیں۔ اور اللہ آپ کی لوگوں (کے شر) سے حفاظت کرے گا بے شک خدا کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔67)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾

تم پر حرام کیا گیا ہے۔ مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے۔ اور گلا گھوٹا ہوا، یا جو چوٹ لگنے سے یا بلندی سے گر کر، یا سینگ لگنے سے مر جائے یا جسے کسی درندہ نے کھایا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور وہ (بھی حرام ہے) جو قربان کیا جائے بتوں پر (یا کسی آستانے پر) نیز (وہ بھی حرام ہے) جو قرعہ کے تیروں سے تقسیم کیا جائے۔ یہ سب کام فسق (گناہ) ہیں۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے ہاں جو بھوک کی شدت سے مجبور ہو جائے (اور حرام چیزوں سے کوئی کھا لے) جبکہ گناہ کی طرف راغب نہ ہو تو اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔3)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رَسُولَهُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ- إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ فَرَضَ وَلَايَةَ أُولِي الْأَمْرِ فَلَمْ يَدْرُوا مَا هِيَ فَأَمَرَ اللَّهُ مُحَمَّداً ص أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوَلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَ الصَّوْمَ وَ الْحَجَّ فَلَمَّا أَتَاهُ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ ضَاقَ بِذَلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ تَخَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَ أَنْ يُكَذِّبُوهُ فَضَاقَ صَدْرُهُ وَ رَاجَعَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ- يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَ اللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَقَامَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ع يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ قَالُوا جَمِيعاً غَيْرَ أَبِي الْجَارُودِ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ كَانَتِ الْفَرِيضَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الْأُخْرَى وَ كَانَتِ الْوَلَايَةُ آخِرَ الْفَرَائِضِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (5) قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَا أُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هَذِهِ فَرِيضَةً قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے خدا نے اپنے رسول ﷺ کو ولایت علی (ع) کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ (اللہ تمہارا اولی ہے اور اس کا رسول ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہو) اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے خدا نے حضرت رسول ﷺ خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں کہ جس طرح نماز زکوٰۃ اور صوم اور حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کیا خدا نے وحی کی اے رسول ﷺ! تمہارے رب کی طرف جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچاؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہیں پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچالے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپ نے ولایت علی کا اعلان کیا ایک منادیٰ نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی آپ نے ولایت علی (ع) کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابو جارود سے امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو نازل کیا اور حضرت نے یہ بھی فرمایا اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد اے رسول میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔205)

ہمارے امام کے سواد وسرے کو امام سمجھنے والوں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے

قرآن میں ہے:

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾

اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھا تھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔ 60)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ قَالَ كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ قُلْتُ وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً قَالَ وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا الخ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے درآنحالیکہ وہ امام نہیں میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی وعلوی ہو فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی وعلوی ہی کیوں نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 84، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر 364)

قرآن میں بیان کردہ حلال و حرام کا مطلب آئمہ حق وآئمہ جور ہیں

قرآن میں ہے:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

تم کہہ دو! میرے پروردگار نے صرف بے حیائی وبدکاری کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے خواہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ اور اثم (ہر گناہ یا شراب) کو اور کسی پر ناحق زیادتی کو اور یہ کہ کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہو جس کا تمہیں علم ویقین نہ ہو۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 33)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ:- سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- قُلْ إِنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَواحِشَ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ- وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام قرار دیا ہے حضرت نے فرمایا قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 366)

جس نے امام کا انکار کیا قیامت کے دن اس کیلئے دردناک عذاب ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ * مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ وَ مَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللَّهِ وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

راوی کہتا ہے میں ابو عبد اللہ (ع) کو کہتے سُنا تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعویٰ امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعویٰ کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔84، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 367)

آئمہ کی ہدایت کے بغیر دین گمراہی ہے

قرآن میں ہے:

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾

اور اگر وہ آپ کی یہ بات قبول نہ کریں تو پھر سمجھ لیں کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو خدائی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے؟ بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(سورۃ القصص 28، آیت نمبر۔50)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللَّهِ قَالَ يَعْنِي مَنِ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى.

راوی کہتا ہے امام رضا (ع) نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 368)

تلاشِ امام میں بغرضِ حصولِ علم مومنوں کو نکلنا چاہیے

قرآن میں ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

اور یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام اہلِ ایمان نکل کھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکل آئیں تاکہ وہ دین میں تفقہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کریں اور جب (تعلیم و تربیت کے بعد) اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئیں۔ تو اسے (جہالت بے ایمانی اور بد عملی کے نتائج سے) ڈرائیں تاکہ وہ ڈریں۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔122)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ قَالَ أَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَلَوْ لا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ قَالَ هُمْ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ وَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ.

میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہئے خدا فرماتا کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹے تو اپنی قوم کو ڈرائیں تا کہ وہ گناہوں سے بچیں فرمایا امام نے وہ لوگ معذور ہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصول فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔88، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 374)

جو اس حالت میں مر گیا کہ اس نے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا

جس وقت امام کی وفات کی خبر ملے تو چاہیے کہ اس کے وصی کی خدمت میں حاضر ہو، یہ اس آیت (توبہ۔122) پر عمل کہلائے گا جیسا کہ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں۔۔۔۔۔الخ

امام وہ ہے جس کے پاس رسول ﷺ کے ہتھیار ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ الْعَامَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً فَقَالَ الْحَقُّ وَ اللَّهِ- قُلْتُ فَإِنَّ إِمَاماً هَلَكَ وَ رَجُلٌ بِخُرَاسَانَ لَا يَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّهُ لَمْ يَسَعْهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَسَعُهُ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةُ وَصِيِّهِ عَلَى مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَ حَقُّ النَّفْرِ عَلَى مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذَا بَلَغَهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- فَلَوْ لا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ قُلْتُ فَنَفَرَ قَوْمٌ فَهَلَكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ يَقُولُ- وَ مَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهاجِراً إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ فَبَلَغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقاً عَلَيْكَ بَابُكَ وَ مُرْخًى عَلَيْكَ سِتْرُكَ لَا تَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِكَ وَ لَا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فَبِمَا يَعْرِفُونَ ذَلِكَ قَالَ- بِكِتَابِ اللَّهِ الْمُنْزَلِ قُلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ كَيْفَ قَالَ أَرَاكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ فِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَذَكِّرْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ ع- وَ مَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ ع وَ مَا خَصَّ اللَّهُ بِهِ عَلِيّاً ع وَ مَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَ نَصْبِهِ إِيَّاهُ وَ مَا يُصِيبُهُمْ وَ إِقْرَارِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ بِذَلِكَ وَ وَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَ تَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ بِقَوْلِ اللَّهِ النَّبِيُّ أَوْلى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْواجُهُ أُمَّهاتُهُمْ وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ فِي

كِتَابِ اللَّهِ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ تَكَلَّمُوا فِي أَبِي جَعْفَرٍ ع وَيَقُولُونَ كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وُلْدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرَابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ فَقَالَ يُعْرَفُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ لَا تَكُونُ فِي غَيْرِهِ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِالَّذِي قَبْلَهُ وَهُوَ وَصِيُّهُ وَعِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَوَصِيَّتُهُ وَذَلِكَ عِنْدِي لَا أُنَازَعُ فِيهِ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ مَسْتُورٌ مَخَافَةَ السُّلْطَانِ قَالَ لَا يَكُونُ فِي سِتْرٍ إِلَّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ إِنَّ أَبِي اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اكْتُبْ هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ- يا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفى‏ لَكُمُ الدِّينَ فَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَأَوْصَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمَعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ ثُمَّ يُخَلِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اطْوُوهُ ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَقُلْتُ بَعْدَ مَا انْصَرَفُوا مَا كَانَ فِي هَذَا يَا أَبَتِ أَنْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ إِنَّهُ لَمْ يُوصَ فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُجَّةٌ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ مَنْ وَصِيُّ فُلَانٍ قِيلَ فُلَانٌ قُلْتُ فَإِنْ أَشْرَكَ فِي الْوَصِيَّةِ قَالَ تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيُبَيِّنُ لَكُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ (ع) سے پوچھا اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مر گیا اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا میں نے کہا کیا یہ حق ہے فرمایا بے شک میں نے کہا اگر امام مر جائے اور ایک شخص خراسان میں موجود ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے گا فرمایا اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کی بعد ان کا وصی حجت ہو گا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیئے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجئے چلے بھی اور وہ امام تک پہنچے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہو گئے تو، فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آ گئی تو ان کا اجر اللہ دیتا ہے۔

میں نے کہا فرض کیجئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، در پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہو گا؟ کیسے پہچانیں گے فرمایا اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے فرمایا ہے فرمایا یہ سوال تم نے پہلے بھی کیا تھا میں نے کہا ہاں. اس کے بعد وہ آیات بیان کی جو علی (ع) کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسن (ع) و حسین (ع) کے بارے میں جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علی (ع) سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علی (ع) کا امام حسن (ع) کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسین (ع) کا اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہے خدا کی کتاب میں. میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں. امامت امام محمد باقر (ع) میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجاوز کر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر (ع) کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچے اس کی طرف جو سن میں چھوٹے تھے .

حضرت نے فرمایا امام کی شناخت تین چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غیر میں نہیں ہوتی اول یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل واولی ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول ﷺ اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔

میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے چیزیں میرے سپرد کی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ اے میرے فرزندو اللہ میں نے تمہارے لئے دین کو انتخاب کرلیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمد کو اور انھیں حکم دیا کہ اس چادر جا کفن دیں جس میں میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور مربع قبر بنائیں اور چار انگشت اونچا کریں پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو لپیٹ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ اللہ تم پر رحم کرے میں نے کہا جب وہ چلے گئے اے باباجان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی فرمایا میں نے اسے برا سمجھا کہ میرے بعد تم لوگوں پر غلبہ حاصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی پس میں نے چاہا کہ پس تمہارے لئے حجت ہو جائے پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہوا سے دریافت کرنا چاہیئے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا تو کیا ہو فرمایا ان سے آیات محکمات کے متعلق سوالات کئے جائیں امر حق واضح ہو جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔88، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 374)

توبہ۔122 کا مطلب ہے کہ نئے امام کی معرفت کیلئے نکلنا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَغَنَا شَكْوَاكَ وَ أَشْفَقْنَا فَلَوْ أَعْلَمْتَنَا أَوْ عَلَّمْتَنَا مَنْ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً ع كَانَ عَالِماً وَ الْعِلْمُ يُتَوَارَثُ فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قُلْتُ أَ فَيَسَعُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ أَلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ فَقَالَ أَمَّا أَهْلُ هَذِهِ الْبَلْدَةِ فَلَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَ أَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَبِقَدْرِ مَسِيرِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَ ما كانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْ لا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهاجِراً إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ فَإِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ قَالَ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ الْهَيْبَةَ.

راوی نے کہا امام جعفر صادق (ع) سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہمیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈرے ہوئے ہیں لہذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا علی (ع) آیات قرآنی کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتا ہے تو اس کی جگہ اسی جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مر جائے تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں فرمایا اس شہر میں (مدینہ) والوں کے لئے معرفت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور شہر والوں کے لئے وقت معین ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہو بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کر کہ اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائے تو وہ کس طرح پہچانیں فرمایا امام کے سکینہ و وقار اور اس کی ہیبت سے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔88، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 377)

آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو احادیثِ آلِ محمد کو سنتے اور تسلیم کرتے ہیں

قرآن میں ہے:

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾

جو (ہر کہنے والے کی) بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اور یہی صاحبانِ عقل ہیں۔

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔18)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هُمُ الْمُسَلِّمُونَ لِآلِ مُحَمَّدٍ الَّذِينَ إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَزِيدُوا فِيهِ وَ لَمْ يَنْقُصُوا مِنْهُ جَاءُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ.

ابو بصیر نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور جو اچھے ہوتے ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آل محمد کو تسلیم کرتے ہوں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔94، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 400)

تفسیر القرآن۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر علیؑ کی ولایت نازل کی گئی

قرآن میں ہے:

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾

جسے روح الامین (جبرائیل) نے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ تاکہ آپ (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ یہ کھلی ہوئی عربی زبان میں ہے۔

(سورۃ الشعراء 26، آیت نمبر۔193 تا 195)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ قَالَ هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے کہا کہ مجھے بتائیں اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ تو صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائیں فرمایا یہ امیر المومنین (ع) کی ولایت کے بارے میں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 437)

زمین وآسمان اور پہاڑوں نے کون سی امانت اٹھانے سے معذوری ظاہر کی؟ وہ امانت ولایتِ علیؓ ہے

قرآن میں ہے:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾

بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا مگر ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے (بلا تامل) اٹھالیا بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔72)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمانَةَ عَلَى السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْجِبالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَها وَ أَشْفَقْنَ مِنْها وَ حَمَلَهَا الْإِنْسانُ إِنَّهُ كانَ ظَلُوماً جَهُولًا قَالَ هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا در آنحالیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے فرمایا یہ امانت ولایت امیر المومنین (ع) ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 438)

"جو لوگ ایمان لائے" کا مطلب ہے جو لوگ ایمان لائے ولایت پر جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے

قرآن میں ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۸۲﴾

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہی کے لئے امن وامان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔82)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ص مِنَ الْوَلَايَةِ وَ لَمْ يَخْلِطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَهُوَ الْمُلَبَّسُ بِالظُّلْمِ.

راوی نے کہا یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا. کیا مطلب ہے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول ﷺ لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا کیونکہ وہ ظالم سے مخلوط ہوئی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 438)

خدا مغفرت کرے ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے

قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢﴾

وہ وہی ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مؤمن اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔2)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمِنْكُمْ كافِرٌ وَ مِنْكُمْ مُؤْمِنٌ فَقَالَ عَرَفَ اللَّهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَ كُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي صُلْبِ آدَمَ ع وَ هُمْ ذَرٌّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا خدا مغفرت کرے ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی، جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 438)

اس آیت سے مراد ہماری ولایت کا عہد لیا گیا

قرآن میں ہے:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں (منتیں) پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔

(سورۃ الانسان 76، آیت نمبر۔7)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الَّذِي أُخِذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَلَايَتِنَا.

فرمایا امام رضا(ع) نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 439)

ولایت رب کی طرف سے نازل کی گئی

قرآن میں ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾

اور اگر وہ (اہلِ کتاب) تورات، انجیل اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان کی طرف نازل کیا گیا تھا کو قائم رکھتے، تو وہ اپنے اوپر اور نیچے سے کھاتے پیتے۔ ان میں سے ایک گروہ تو میانہ رو ہے۔ مگر ان میں سے زیادہ لوگ ایسے ہیں جو بہت برا کر رہے ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔66)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقامُوا التَّوْراةَ وَ الْإِنْجِيلَ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ قَالَ الْوَلَايَةُ.

امام محمد باقر(ع) نے فرمایا، اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 439)

اجر آئمہ کی محبت ہے

قرآن میں ہے:

ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾

یہ وہ بات ہے جس کی خوشخبری خدا اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے آپ (ص) کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اپنے قرابتداروں کی محبت کے اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اسکی نیکی میں اضافہ کر دیں گے یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا (اور) بڑا قدردان ہے۔

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔23)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع.

آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ یہ اجر ہم آئمہ (ع) کی محبت ہے جو ذوی القربیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 439)

اللہ رسول کی اطاعت سے مراد ولایتِ علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

تاکہ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور جو بھی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ عظیم کامیابی کے درجہ پر فائز ہو گا

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔71)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَ وَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فازَ فَوْزاً عَظِيماً هَكَذَا نَزَلَتْ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) نے آیہ من یطع اللہ و رسولہ کے متعلق فرمایا (اس سے مراد ولایت علی (ع) اور ان کے بعد دیگر آئمہ کی ولایت) پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 439)

رسول کو اذیت نہ دو علیؑ اور آئمہ کے بارے میں

قرآن میں ہے:

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾

اور تمہیں حق نہیں ہے کہ خدا کے رسول کو اذیت دو یا ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج سے نکاح کرو کہ یہ بات خدا کی نگاہ میں بہت بڑی بات ہے

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔53)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾

اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ (ع) کو اذیت پہنچائی تھی تو اللہ نے انہیں ان کی ان باتوں (تہمتوں) سے بَری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔69)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ فِي عَلِيٍّ وَ الْأَئِمَّةِ- كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قالُوا.

راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ (ع) کو امت موسیٰ نے (گوسالہ پرستی میں وصی موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کہ) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انھوں نے بیان کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 440)

قرآن کے اتباع سے مراد آئمہ کا اتباع ہے

قرآن میں ہے:

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾

فرمایا (اب) تم زمین پر اتر جاؤ ایک دوسرے کے دشمن ہو کر پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بد بخت ہوگا۔

(سورۃ طہ 20، آیت نمبر۔123)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدايَ فَلا يَضِلُّ وَ لا يَشْقى قَالَ مَنْ قَالَ بِالْأَئِمَّةِ وَ اتَّبَعَ أَمْرَهُمْ وَ لَمْ يَجُزْ طَاعَتَهُمْ.

راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑ وہ گمراہ نہ ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 440)

آیت سے مراد علیؑ اور آپ کے آئمہؑ ہیں

قرآن میں ہے:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿۳﴾

نہیں! میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ درآنحالیکہ آپ (ص) اس شہر میں قیام پذیر ہیں۔ اور قسم کھاتا ہوں باپ (آدم (ع)) کی اور اس کی اولاد کی۔

(سورۃ البلد 90، آیت نمبر۔1 تا 3)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- لا أُقْسِمُ بِهذَا الْبَلَدِ. وَ أَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ. وَ والِدٍ وَ ما وَلَدَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ ع.

راوی نے آیہ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی درآنحالیکہ تم اس سے چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی امام سے دریافت کیا فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المومنین (ع) اور ماولد سے مراد ہیں آئمہ (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 440)

ذوی القربیٰ سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤١﴾

اور جان لو کہ جو چیز بھی تمہیں بطورِ غنیمت حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے، رسول کے لئے، (اور رسول کے) قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے (یہ واجب ہے) اگر تم اللہ پر اور اس (غیبی نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر حق و باطل کا فیصلہ کر دینے والے دن نازل کی تھی جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جمعیتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تھی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔ 41)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ ع.

آیہ جان لو یہ مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول ﷺ اور ذوی القربیٰ کا ہے کے متعلق امام سے سوال کیا گیا فرمایا ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 12، صفحہ نمبر 440)

حق کی ہدایت کرنے والی امت سے مراد آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾

ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق (لوگوں کا) فیصلہ کرتا ہے۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 181)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِمَّنْ خَلَقْنا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر441)

آیات محکمات سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں

راسخون فی العلم سے مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں

قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾

وہ وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس میں کچھ آیتیں تو محکم ہیں۔ جو کتاب کی اصل و بنیاد ہیں اور کچھ متشابہ ہیں اب جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھ) ہے۔ تو وہ فتنہ برپا کرنے اور من مانی تاویلیں کرنے کی خاطر متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں مضبوط و پختہ کار ہیں اور کوئی ان کی تاویل (اصل معنی) کو نہیں جانتا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اس (کتاب) پر ایمان لائے ہیں یہ سب (آیتیں) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت کا اثر صرف عقل والے ہی لیتے ہیں۔

(سورۃ آلِ عمران 3، آیت نمبر۔7)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ مِنْهُ آياتٌ مُحْكَماتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتابِ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةُ- وَ أُخَرُ مُتَشابِهاتٌ قَالَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ- فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ أَصْحَابُهُمْ وَ أَهْلُ وَلَايَتِهِمْ فَيَتَّبِعُونَ ما تَشابَهَ مِنْهُ ابْتِغاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغاءَ تَأْوِيلِهِ وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةُ ع.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ وہ۔ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کے تاویل کرنے کے لئے۔ اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر 441)

مراد علیؑ اور آئمہؑ ہیں

قرآن میں ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

(اے مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو معلوم ہی نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور خدا اور رسول اور اہل ایمان کو چھوڑ کر کسی کو اپنا جگری دوست اور (محرم راز) نہیں بنایا۔ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔16)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِينَ الْأَئِمَّةَ ع لَمْ يَتَّخِذُوا الْوَلَائِجَ مِنْ دُونِهِمْ.

فرمایا۔ امام محمد باقر (ع) نے آیہ کیا تم نے گمان کیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے. اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا (یعنی امیر المومنین (ع) اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو رازدار نہیں بنایا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 441)

سلم سے مراد ہے ہمارے امر میں داخل ہونا

قرآن میں ہے:

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھیں بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا علم والا ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔ 61)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَها قَالَ قُلْتُ مَا السَّلْمُ قَالَ الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو ان سے صلح کر لو۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا ہمارے امر میں داخل ہونا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 16، صفحہ نمبر 442)

مراد ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾

اور ہم نے ان کیلئے کلام (ہدایت نظام) کا تسلسل جاری رکھا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(سورۃ القصص 28، آیت نمبر۔ 51)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَلَقَدْ وَصَّلْنا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ قَالَ إِمَامٌ إِلَى إِمَامٍ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے آیہ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر 442)

"ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا" سے مراد علی، فاطمہ، حسن، حسین ہیں

اگر وہ ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو یعنی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور دیگر آئمہؑ

قرآن میں ہے:

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

(مسلمانو) کہو ہم تو ایمان لائے ہیں اللہ پر۔ اور اس (قرآن) پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے اور اس پر جو ابراہیم (ع)، اسماعیل (ع)، اسحاق (ع)، یعقوب (ع) اور اسباط (ع) پر اتارا گیا اور ہم ان (سب کے برحق ہونے میں اور ان پر ایمان لانے) میں کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اس (اللہ) کے مسلمان (فرمانبردار) ہیں۔ تو اگر یہ لوگ (اہل کتاب) اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے ہو تو ہدایت پا گئے اور اگر رو گردانی کریں تو وہ بڑی مخالفت اور ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں سو ان کے مقابلہ میں اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

(سورۃ البقرہ 2، آیت نمبر۔136تا137)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ ما أُنْزِلَ إِلَيْنا قَالَ إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ عَلِيّاً ع وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ جَرَتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأَئِمَّةِ ع ثُمَّ يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللّٰهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ فَإِنْ آمَنُوا يَعْنِي النَّاسَ بِمِثْلِ ما آمَنْتُمْ بِهِ يَعْنِي عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ ع فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّما هُمْ فِي شِقاقٍ.

آیہ کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے فرمایا اس سے مراد ہیں علی (ع) و فاطمہ (ع)، حسن (ع)، حسین (ع) اور جاری ہوا یہ امر بعد میں آئمہ (ع) کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علی (ع) و فاطمہ (ع) اور حسن و حسین (ع) اور دیگر آئمہ (ع) تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے رو گردانی کی تو یہ بد بختی اور تفرقہ پردازی ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر 442)

”والذین امنو“ سے مراد آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾

بے شک تمام لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ قریب اور زیادہ تعلق رکھنے والے وہ ہیں جنھوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ جو (ان پر) ایمان لائے ہیں اور اللہ ایمان والوں کا ساتھی و سرپرست ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔68)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنًّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا قَالَ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ.

آیہ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا والذین آمنو سے مراد آئمہ (ع) ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے ان کا اتباع کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 443)

”من بلغ“ سے مراد آلِ محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہے

قرآن میں ہے:

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

(اے رسول (ص)) کہو کہ گواہی میں سب سے بڑھ کر کون سی چیز ہے؟ کہہ دیجیے کہ اللہ! جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن بذریعہ وحی میری طرف بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں اور جس تک یہ پہنچے سب کو ڈراؤں۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہیں؟ کہیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دیتا۔ کہو وہ واحد و یکتا ہے۔ اور میں تمہارے شرک سے بری و بیزار ہوں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔19)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ قَالَ مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ص.

امام جعفر صادق (ع) نے آیہ اُوحیٰ الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول ﷺ خدا نے ڈرایا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 443)

عہد سے مراد محمد اور آپ سے بعد والے آئمہ کے متعلق عہد

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿١١٥﴾

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم و ثبات نہ پایا۔

(سورۃ طہ 20، آیت نمبر۔115)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لَقَدْ عَهِدْنا إِلى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً قَالَ عَهِدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَتَرَكَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هَكَذَا وَ إِنَّمَا سُمِّيَ أُولُو الْعَزْمِ أُولِي الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ الْمَهْدِيِّ وَ سِيرَتِهِ وَ أَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَ الْإِقْرَارِ بِهِ.

آیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے توسل کو ترک کیا بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے رسول ﷺ خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی (ع) اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر 443)

"لقد عہدنا" پنجتن پاک اور آئمہ کے متعلق کلمات تھے

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم و ثبات نہ پایا۔

(سورۃ طہٰ 20، آیت نمبر۔115)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ وَلَقَدْ عَهِدْنا إِلى آدَمَ مِنْ قَبْلُ كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْأَئِمَّةِ ع مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ فَنَسِيَ هَكَذَا وَ اللَّهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ ص.

امام جعفر صادق (ع) نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد ﷺ و علی (ع) و فاطمہ (ع)، اور حسن (ع) اور حسین (ع) اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد ﷺ پر یونہی نزولِ آیت ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر 444)

صراط مستقیم سے مراد ولایتِ علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴۳﴾

پس آپ (ص) مضبوطی سے اسے تھامے رہیں جس کی آپ (ص) کی طرف وحی کی گئی ہے۔ یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔

(سورۃ الزخرف 43، آیت نمبر۔43)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى نَبِيِّهِ ص- فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ قَالَ إِنَّكَ عَلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ.

آیہ   اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو امام محمد باقر(ع) نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول ﷺ ولایت علی(ع) پر قائم رہو اور علی(ع) صراط مستقیم ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر 444)

علیؑ کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا لوگوں نے سرکشی سے اس سے انکار کر دیا

قرآن میں ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾

سو کس قدر بری ہے وہ چیز جس کے عوض ان لوگوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا ہے کہ محض اس ضد اور سرکشی کی بناء پر اللہ کی نازل کردہ کتاب کا انکار کر دیا کہ اس نے اپنے بندوں میں سے ایک خاص بندہ (نبی خاتم (ع)) پر اپنے فضل و کرم سے کیوں (وحی نبوت و کتاب) نازل کر دی؟ پس وہ اس روش کے نتیجہ میں (خدا کے) غضب بالائے غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔90)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مُنَخَّلٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ ص هَكَذَا- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ بَغْياً.

آیہ بُرا ہے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ علی کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکارر کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر 444)

اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے علیؑ کے بارے میں

قرآن میں ہے:

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

اور جو کچھ (قرآن) ہم نے اپنے بندہ (خاص) پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس (کے کلام اللہ ہونے) میں شک ہے تو تم اس کے مانند ایک ہی سورہ لے آؤ۔ اور اگر تم سچے ہو تو ایک اللہ کو چھوڑ کر اپنے سب حمایتیوں و ہم نواؤں کو بھی بلا لو۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 23)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مُنَخَّلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ هَكَذَا وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنا عَلى عَبْدِنا فِي عَلِيٍّ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ.

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق (ع) نے آیہ (اگر تم شک میں ہو کہ جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علی (ع) کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 26، صفحہ نمبر 445)

ایمان لاؤ اس پر جو علیؑ کے بارے میں نازل کیا گیا

قرآن میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٤٧﴾

اے اہل کتاب اس (قرآن) پر (ایمان لاؤ) اس سے پہلے کہ ہم کچھ چہروں کو بگاڑ دیں اور انہیں ان کی پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 47)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مُنَخَّلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع عَلَى مُحَمَّدٍ ص بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا يا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ آمِنُوا بِما نَزَّلْنا فِي عَلِيٍّ نُوراً مُبِيناً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جبرائیل رسول ﷺ پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علی (ع) کے بارے میں) بصورت نور مبین۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر445)

اگر وہ علیؑ کے متعلق کی گئی نصیحت پر عمل کرتے تو ان کیلئے بہتر ہوتا

قرآن میں ہے:

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو۔ یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ تو اس پر معدودے چند لوگوں کے سوا اور کوئی عمل نہ کرتا اور اگر یہ اس نصیحت پر عمل کرتے، جو ان کو کی جاتی ہے، تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ اور ثابت قدمی کا زیادہ موجب ہوتا۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔66)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا ما يُوعَظُونَ بِهِ فِي عَلِيٍّ لَكانَ خَيْراً لَهُمْ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا.

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر445)

اسلام میں داخل ہو جاؤ سے مراد ہماری ولایت میں داخل ہو جاؤ

قرآن میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! تم سب کے سب امن و سلامتی (والے دین) میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

(سورۃ البقرۃ2، آیت نمبر۔208)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَ لا تَتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّيْطانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ قَالَ فِي وَلَايَتِنَا.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اس آیت کے متعلق اے ایمان لانے والو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔29، صفحہ نمبر 445)

آخرت سے مراد ولایتِ علیؑ ہے اور یہ بات موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بھی ہے

قرآن میں ہے:

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور پائیدار ہے۔ یقیناً یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ یعنی ابراہیم (ع) اور موسیٰ (ع) کے صحیفوں میں۔

(سورۃ الاعلیٰ 87، آیت نمبر 16 تا 19)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَزَّ- بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَياةَ الدُّنْيا قَالَ وَلَايَتَهُمْ وَ الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَ أَبْقى قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع- إِنَّ هذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولى. صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیر المومنین (ع) ہے یہی ابراہیم (ع) اور موسیٰ کے صحیفوں میں تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔30، صفحہ نمبر 446)

قرآن میں تبدیلی

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبتِ علیؑ لے کر آئے

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾

البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عطا کی۔ اور ان کے بعد ہم نے پے در پے رسول بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعہ سے ان کی تائید کی۔ (اس کے باوجود جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفسی کے خلاف کوئی حکم لے کر تمہارے پاس آیا تو تم نے تکبر کیا سو بعض کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کر ڈالا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 87)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ مُنَخَّلٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَفَكُلَّما جاءَكُمْ مُحَمَّدٌ بِما لا تَهْوى أَنْفُسُكُمْ بِمُوَالاةِ عَلِيٍّ فَ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيقاً تَقْتُلُونَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اس کے متعلق جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علی ع) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 31، صفحہ نمبر 446)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولایتِ علیؑ کی طرف بلایا

قرآن میں ہے:

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾

اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح (ع) کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے بذریعۂ وحی آپ (ص) کی طرف بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم (ع)، موسیٰ (ع) اور عیسیٰ (ع) کو حکم دیا تھا یعنی اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ مشرکین پر وہ

بات بہت شاق ہے جس کی طرف آپ (ص) انہیں دعوت دیتے ہیں اللہ جسے چاہتا ہے اپنی بارگاہ کیلئے منتخب کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی طرف (پہنچنے کا) راستہ دکھاتا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔ 13)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الرِّضَا ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ما تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ هَكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةٌ.

امام رضا (ع) نے اس آیت کے متعلق فرمایا دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علی (ع)) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمد ﷺ کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے).

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 32، صفحہ نمبر 446)

ہدایت پانے سے مراد ہے ولایت علیؓ کو ماننا

قرآن میں ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾

اور جو کچھ ان کے دلوں میں کدورت ہوگی ہم اسے باہر نکال دیں گے ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ شکر کرتے ہوئے کہیں گے ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس منزلِ مقصود تک پہنچایا اور ہم کبھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر وہ ہمیں نہ پہنچاتا۔ یقیناً ہمارے پروردگار کے رسول حق کے ساتھ آئے اور انہیں ندا دی جائے گی کہ یہ بہشت ہے جس کے تم اپنے ان اعمال کی بدولت وارث بنائے گئے ہو۔ جو تم انجام دیا کرتے تھے۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 43)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِهذا وَ ما كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لا أَنْ هَدانَا اللَّهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ ص وَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ ع فَيُنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَتْهُمْ شِيعَتُهُمْ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِهذا وَ ما كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لا أَنْ هَدانَا اللَّهُ يَعْنِي هَدَانَا اللَّهُ فِي وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ ع.

فرمایاابوعبداللہ (ع) نے آیہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خداہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا نبی وامیر المومنین (ع) اور ان آئمہ (ع) کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا پس ان کے شیعہ کہیں گے حمد ہے اس خدا کے لئے، جس نے دین حق کی ہدایت کی اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المومنین (ع) اور دیگر آئمہ (ع) کی طرف ہدایت کی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔33، صفحہ نمبر 447)

"نبا عظیم" سے مراد ولایت علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ﴿٢﴾

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال وجواب کر رہے ہیں؟ کیا اس بڑی خبر کے بارے میں۔

(سورۃ النبا 78، آیت نمبر۔1 تا 2)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَمَّ يَتَساءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ قَالَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْوَلَايَةُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ- هُنالِكَ الْوَلايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع.

آیہ۔لوگ تم سے بڑی خبر کی متعلق پوچھتے ہیں امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا نباء عظیم سے مراد ولایت علی (ع) ہے میں نے سوال کیا ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا ولایت امیر المومنین (ع) مراد ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔34، صفحہ نمبر 447)

دینِ حنیف سے مراد ولایت ہے

قرآن میں ہے:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

پس (اے رسول (ص)) آپ باطل سے کنارہ کش ہو کر اپنا رخ دین (حق) کی طرف رکھیں یعنی اس (دینِ) فطرت کی پیروی کریں جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہے یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔30)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً قَالَ هِيَ الْوَلَايَةُ.

آیہ اے رسول دین حنیف پر ثابت قدم رہو کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔35، صفحہ نمبر 447)

ترازو سے مراد انبیا اور ان کے اوصیا ہیں

قرآن میں ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾

ہم قیامت کے دن صحیح تولنے والے میزان (ترازو) قائم کر دیں گے۔ پس کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی (عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو گا تو ہم اسے (وزن میں) لے آئیں گے اور حساب لینے والے ہم ہی کافی ہیں۔

(سورۃ الانبیاء 21، آیت نمبر۔47)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَذَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ ع.

ابو عبداللہ (ع) نے آیہ ہم روز قیامت عدل کے ترازوئیں رکھیں گے کے متعلق فرمایا یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔36، صفحہ نمبر 447)

اے رسول! علیؓ کو بدل دو

قرآن میں ہے:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾

اور جب انہیں ہماری آیاتِ بینات (واضح آیتیں) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ مرنے کے بعد ہماری بارگاہ میں حاضری کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں ردوبدل کر دو۔ آپ کہہ دیجیے! کہ مجھے یہ حق نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں کچھ ردوبدل کر دوں! میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔15)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هذا أَوْ بَدِّلْهُ قَالَ قَالُوا أَوْ بَدِّلْ عَلِيّاً ع.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا: یا تو اس کے قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسول! علی (ع) کو بدل دو (ہمیں عداوت انہی سے ہے)

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔37، صفحہ نمبر 448)

نماز پڑھنے کا مطلب ہے آئمہ کی پیروی کرنا

قرآن میں ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾

کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(سورۃ المدثر 74، آیت نمبر۔43)

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾

اور (تیسری قسم) سبقت کرنے والوں کی ہوگی وہ تو سبقت کرنے والے ہی ہیں۔ وہی لوگ خاص مقرب (بارگاہ) ہیں۔

(سورۃ الواقعہ 56، آیت نمبر۔ 11)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْقُمِّيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ- ما سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ. قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ قَالَ عَنَى بِهَا لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِيهِمْ- وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ. أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ أَ مَا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّي فَذَلِكَ الَّذِي عَنَى حَيْثُ قَالَ- لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئے وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ (ع) نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ان آئمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نیکی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ گھوڑے دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو) سابق کہتے ہیں اور اس کے پیچھے والے کو مصلیٰ کہا جاتا ہے پس مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 38، صفحہ نمبر 448)

طریقہ سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیا ہیں

قرآن میں ہے:

وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ﴿١٦﴾

اور یہ کہ اگر یہ لوگ راہِ راست پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے۔

(سورۃ الجن 72، آیت نمبر۔ 16)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ أَنْ لَوِ اسْتَقامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْناهُمْ ماءً غَدَقاً يَقُولُ لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ وَ الطَّرِيقَةُ هِيَ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الْأَوْصِيَاءِ ع.

آیہ ''اگروہ صحیح راستے پر رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے'' کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہیں علی (ع) اور ان کے اوصیا کی ولایت۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔39، صفحہ نمبر 449)

''ہمارا رب اللہ ہے'' پر ثابت قدم رہنے کا مطلب ہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ثابت قدم رہنا

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر قائم اور ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (ان سے کہتے ہیں کہ) تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(سورۃ فصلت 41، آیت نمبر۔30)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ قالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ- تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلَّا تَخافُوا وَ لا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ، وہ لوگ کہ جنھوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے، کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں۔ تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔40، صفحہ نمبر 449)

”میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں“ سے مراد ولایتِ علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾

(اے نبی (ص)) آپ کہہ دیجئے! میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو، دو اور ایک ایک ہو کر خدا کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور پھر غور و فکر کرو (ضرور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ) تمہارے ساتھی (رسولِ (ص) خدا) میں کسی قسم کا کوئی جنون (اور دیوانگی) نہیں ہے وہ تو صرف ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہے۔

(سورۃ السبا، 34، آیت نمبر۔ 46)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- قُلْ إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ع هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ.

آیہ میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا اس ایک سے مراد ولایت علی (ع) ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 41، صفحہ نمبر 449)

”جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے“ سے مراد ہے کہ ایمان لانے کے بعد ولایتِ علیؑ کا انکار کیا

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اللہ ہرگز نہ ان کی مغفرت فرمائے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ تک پہنچائے گا۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 137)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدادُوا كُفْراً لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِي فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ آمَنُوا بِالنَّبِيِّ ص فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَ كَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلَايَةُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ ص مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ص فَلَمْ يُقِرُّوا بِالْبَيْعَةِ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً بِأَخْذِهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهَؤُلَاءِ لَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ.

آیہ جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا توان کی توبہ ہر گز قبول نہ ہو گی امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی (ع) مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المومنین (ع) کی بیعت کر لی لیکن رسول ﷺ کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا پھر بیعت علی (ع) کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔42، صفحہ نمبر 450)

"جو لوگ ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رو گردانی کر گئے" سے مراد ہے ولایتِ علیؑ سے رو گردانی کر گئے

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾

جو لوگ پیٹھ پھیر کر (کفر کی طرف) پیچھے پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو گئی تھی۔ شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں دور دور کی سجھائی۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جو اللہ کی نازل کردہ (کتاب) کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مان لیں گے اللہ ان کی رازداری کو جانتا ہے۔

(سورۃ محمد 47، آیت نمبر 25 تا 26)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلى أَدْبارِهِمْ مِنْ بَعْدِ ما تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى ذلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا ما نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ قَالَ نَزَلَتْ وَ اللَّهِ فِيهِمَا وَ فِي أَتْبَاعِهِمَا وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ ع عَلَى مُحَمَّدٍ ص ذلِكَ بِأَنَّهُمْ قالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا ما نَزَّلَ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ ع سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ قَالَ دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَى مِيثَاقِهِمْ أَلَّا يُصَيِّرُوا الْأَمْرَ فِينَا بَعْدَ النَّبِيِّ ص وَ لَا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً وَ قَالُوا إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَى شَيْ‏ءٍ وَ لَمْ يُبَالُوا أَنْ يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ فَقَالُوا سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَ هُوَ الْخُمُسُ أَلَّا نُعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئاً وَ قَوْلُهُ كَرِهُوا ما نَزَّلَ اللَّهُ وَ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ مَا افْتَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ مِنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ كَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ كَانَ كَاتِبَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْواهُمْ الْآيَةَ.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے فلاں فلاں (انھوں نے ترک ولایت امیر المومنین (ع) کر کے ایمان سے روگردانی کی) راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ان لوگوں نے جنھوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی۔ ہم اطاعت کریں گے، بعض امر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبرائیل امین رسول ﷺ پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول ﷺ پر (علی (ع) کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پرواہ نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت (ع) کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی (ع) کا فرض کرنا۔ابو عبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا، خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔43، صفحہ نمبر450)

”وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا“ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے علیؑ کے متعلق نازل ہونے والی آیاتِ قرآنی کے انکار کا ارادہ کیا

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں) کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور اس مسجد سے جسے ہم نے (بلا امتیاز) سب لوگوں کیلئے (عبادت گاہ) بنایا ہے جس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں اور جو بھی اس میں ظلم و زیادتی کے ساتھ غلط روی کا ارادہ کرے تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔25)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ- وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحادٍ بِظُلْمٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيهِمْ حَيْثُ دَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَتَعَاهَدُوا وَتَعَاقَدُوا عَلَى كُفْرِهِمْ وَجُحُودِهِمْ بِمَا نُزِّلَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَأَلْحَدُوا فِي الْبَيْتِ بِظُلْمِهِمُ الرَّسُولَ وَوَلِيَّهُ فَبُعْداً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق وہ جس نے اردہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا فرمایا یہ انہی لوگوں کی بارے میں ہے جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا۔آپس میں کہ ہم انکار کریں گے ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی (ع) کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے خانہ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔44، صفحہ نمبر 451)

کھلی گمراہی کا مطلب ہے ولایتِ علیؑ کا انکار

جن لوگوں نے انکار کیا“ کا مطلب ہے ولایتِ علیؑ سے انکار کیا

قرآن میں ہے:

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾

آپ (ص) کہہ دیجئے! وہ خدائے رحمان ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر توکل (بھروسہ) کرتے ہیں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کھلی ہوئی گمراہی میں کون ہے؟

(سورۃ الملک 67، آیت نمبر۔29)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

اے ایمان والو! مضبوطی کے ساتھ انصاف کے علمبردار ہو جاؤ۔ اور محض اللہ کے لئے گواہی دینے والے بنو۔ خواہ تمہیں اپنے یا والدین کے اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی گواہی دینا پڑے۔ وہ (جس کے خلاف گواہی دی جا رہی ہے) چاہے امیر ہو چاہے فقیر ہو بہر حال اللہ ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے پس اس طرح خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ حق سے ہٹ جاؤ۔ اور اگر تم نے ہیر پھیر کیا یا (حق سے) منہ موڑا تو بے شک جو کہ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(سورۃ النساء 4، آیت نمبر۔135)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلالٍ مُبِينٍ يَا مَعْشَرَ الْمُكَذِّبِينَ حَيْثُ أَنْبَأْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ ع وَ الْأَئِمَّةِ ع مِنْ بَعْدِهِ مَنْ هُوَ فِي ضَلالٍ مُبِينٍ كَذَا أُنْزِلَتْ وَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- إِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَقَالَ إِنْ تَلْوُوا الْأَمْرَ وَ تُعْرِضُوا عَمَّا أُمِرْتُمْ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ كانَ بِما تَعْمَلُونَ خَبِيراً وَ فِي قَوْلِهِ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِتَرْكِهِمْ وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع عَذاباً شَدِيداً فِي الدُّنْيَا وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كانُوا يَعْمَلُونَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔ اے جھوٹوں کے گروہ تم کو میں نے ولایت علی (ع) کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی، اب کھلی گمراہی میں کون ہے) کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ۔ تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا۔ کے متعلق فرمایا جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھر لینا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ۔ جن لوگوں نے انکار کیا ہے۔ کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المومنین (ع) سے ان کے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل کیا ہے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینگے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔45، صفحہ نمبر 451)

"وحدہ" میں اہل ولایہ شامل ہے

قرآن میں ہے:

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِيَ ٱللَّهُ وَحۡدَهُۥ كَفَرۡتُمۡ ۖ وَإِن يُشۡرَكۡ بِهِۦ تُؤۡمِنُواْ ۚ فَٱلۡحُكۡمُ لِلَّهِ ٱلۡعَلِيِّ ٱلۡكَبِيرِ ﴿١٢﴾

(جواب ملے گا کہ) یہ اس لئے ہے کہ جب (تمہیں) خدائے واحد ویکتا کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر کسی کو اس کا شریک بنایا جاتا تھا تو تم جان لیتے تھے اب فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو عالیشان ہے (اور) بزرگ ہے۔

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔12)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع ذلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَ أَهْلُ الْوَلَايَةِ كَفَرْتُمْ.

فرمایا ابو عبد اللہ (ع) نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے کہ اس میں وحدہ کے بعد اہل الولایہ بھی تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔46، صفحہ نمبر452)

یہ آیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بولایتِ علیؑ کے ساتھ نازل ہوئی تھی

قرآن میں ہے:

سَأَلَ سَآئِلُۢ بِعَذَابٖ وَاقِعٖ ﴿١﴾ لِّلۡكَٰفِرِينَ لَيۡسَ لَهُۥ دَافِعٞ ﴿٢﴾

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا۔ جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔

(سورۃ المعارج 70، آیت نمبر۔1 تا 2)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- سَأَلَ سائِلٌ بِعَذابٍ واقِعٍ. لِلْكافِرينَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ لَيْسَ لَهُ دافِعٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَ اللَّهِ نَزَلَ بِهَا جَبْرَئِيلُ ع عَلَى مُحَمَّدٍ ص.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو واقعہ ہونے والا تھا (ولایت علی (ع) کے)، منکروں پر، اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا واللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ اسی طرح یعنی بولایت علی (ع) کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔47، صفحہ نمبر452)

جو امرِ ولایتِ علی سے پھرا، وہ جنت سے پھرا

قرآن میں ہے:

إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿٩﴾

تم مختلف (بے جوڑ) باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ اس (دین) سے پھرتا وہی ہے جو (حق سے) پھرا ہوا ہے۔

(سورۃ الذاریات 51، آیت نمبر۔ 8 تا 9)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ فِي أَمْرِ الْوَلَايَةِ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ قَالَ مَنْ أُفِكَ عَنِ الْوَلَايَةِ أُفِكَ عَنِ الْجَنَّةِ.

سورہ الذاریات کی آیت کے متعلق (اے اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جائے گا جو گمراہ ہو گا، امام محمد باقر (ع) نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت علی (ع) اور یہ بھی فرمایا کہ جو امر ولایت سے پھرا وہ جنت سے پھرا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 48، صفحہ نمبر 452)

"فک رقبۃ" سے مراد ولایتِ علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾

اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟ وہ کسی گردن کو (غلامی یا قرض سے) چھڑانا۔

(سورۃ البلد 90، آیت نمبر۔ 12 تا 13)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ. وَ ما أَدْراكَ مَا الْعَقَبَةُ. فَكُّ رَقَبَةٍ يَعْنِي بِقَوْلِهِ- فَكُّ رَقَبَةٍ وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَإِنَّ ذَلِكَ فَكُّ رَقَبَةٍ.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرے اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کر دینا۔ امام (ع) نے فرمایا فک رقبہ سے مراد ہے ولایت امیر المومنین (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔49، صفحہ نمبر 453)

"سچائی کا قدم" سے مراد ولایت علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾

کیا یہ بات لوگوں کے لئے تعجب کا باعث ہے کہ ہم نے خود انہی میں سے ایک آدمی پر وحی بھیجی کہ (بے ایمان اور بد کردار لوگوں کو) ڈراؤ۔ اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو۔ کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا مقام و مرتبہ ہے (لیکن) کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادو گر ہے۔

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔2)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اس آیت کے متعلق بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورۂ یونس) یعنی ولایت امیر المومنین (ع) کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی امیر المومنین (ع) اور آئمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔50، صفحہ نمبر 453)

جس نے ولایت علی سے انکار کیا اس کیلئے آگ کا لباس ہے

قرآن میں ہے:

هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾

یہ دو فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں باہم جھگڑ رہے ہیں تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کیلئے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔19)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيابٌ مِنْ نارٍ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علی (ع) سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔51، صفحہ نمبر 454)

آیت میں لفظ ولایہ سے مراد ولایتِ علیؑ ہے

قرآن میں ہے:

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾

(ثابت ہوا) کہ ہر قسم کا اختیار خدائے برحق کیلئے ہے۔ وہی بہتر ثواب دینے والا اور وہی بہترین انجام والا ہے۔

(سورۃ الکہف 18، آیت نمبر۔44)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- هُنالِكَ الْوَلايَةُ لِلَّهِ الْحَقِ قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع.

فرمایا امام جعفر صادق نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایتِ امیر المومنین ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔52، صفحہ نمبر 454)

مومنین کی زینت ولایت ہے

قرآن میں ہے:

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾

ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کیا ہے اور اللہ کے رنگ (دین اسلام) سے بہتر کس کا رنگ ہے اور ہم اسی کے عبادت گزار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔138)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- صِبْغَةَ اللَّهِ وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً قَالَ صَبَغَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمِيثَاقِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) دینے والا کون ہے (سورۂ بقر) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔53، صفحہ نمبر 454)

"جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو" سے مراد جو ولایت میں داخل ہو

قرآن میں ہے:

رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو بخش دے جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو اور سب مؤمنین و مؤمنات کی مغفرت فرما اور کافروں کی ہلاکت کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

(سورۃ نوح 71، آیت نمبر۔28)

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور سابقہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنی آرائش کی نمائش نہ کرتی پھرو (باہر نہ نکلا کرو) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس (آلودگی) کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔33)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ لِوالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً يَعْنِي الْوَلَايَةَ مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ ع وَ قَوْلُهُ إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً يَعْنِي الْأَئِمَّةَ ع وَ وَلَايَتَهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ص.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے (سورۂ نوح) پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنی جو ولایت میں داخل ہو وہ بیت انبیاء (ع) میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد ہیں آئمہ (ع) اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔54، صفحہ نمبر 454)

ولایتِ محمد و آلِ محمد دنیا سے بہتر ہے

قرآن میں ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾

(اے رسول) کہیے کہ (یہ سب کچھ) خدا کے خاص فضل اور اس کی خصوصی رحمت کا نتیجہ ہے اس لئے چاہیے کہ لوگ خوشی منائیں یہ چیز اس دولتِ دنیا سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔58)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنِ الرِّضَا ع قَالَ: قُلْتُ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قَالَ بِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ع هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هَؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہئے خوش ہونے والے اس سے خوش ہو اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں امام نے فرمایا کہ ولایت محمد ﷺ و آل محمد ﷺ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔55، صفحہ نمبر 455)

جن لوگوں پر اللہ رحم کرے گا وہ ہم ہیں یعنی آئمہ

قرآن میں ہے:

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾

بے شک فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔ مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے بے شک وہ بڑا غالب (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الدخان 44، آیت نمبر۔ 40تا42)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع وَ نَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قُرْآناً فَقَرَأْتُ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ. يَوْمَ لا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئاً وَ لا هُمْ يُنْصَرُونَ. إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع نَحْنُ وَ اللَّهِ الَّذِي رَحِمَ اللَّهُ وَ نَحْنُ وَ اللَّهِ الَّذِي اسْتَثْنَى اللَّهُ لَكِنَّا نُغْنِي عَنْهُمْ.

راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق (ع) ہمسفر تھے راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورہ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہو گی وہ ایسا دن ہو گا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں (اللہ نے ہمارا ہی استثناء کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔56، صفحہ نمبر455)

محفوظ رکھنے والا کان علیؑ کا ہے

قرآن میں ہے:

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمہارے لئے یادگار بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے محفوظ رکھیں۔

(سورۃ الحاقہ 69، آیت نمبر۔12)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَ تَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جب آیہ و تعیھا اُذُنُ واعیہ (محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان) تو حضرت رسول ﷺ خدا نے فرمایا اے علی (ع) وہ تمہارا کان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔57، صفحہ نمبر 455)

قرآن میں تبدیلی

قرآن میں ہے:

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٥٩﴾

مگر ان ظالموں نے وہ بات (حطہ) جو ان سے کہی گئی تھی اسے ایک اور بات سے بدل دیا (اور حطۃ کی بجائے حنطۃ کہا) لہٰذا ہم نے ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر آسمان سے بڑا عذاب نازل کیا

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔59)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ ص هَكَذَا- فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ رِجْزاً مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ جبرائیل حضرت رسول ﷺ خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمد ﷺ کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمد ﷺ کا) حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے کہ عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔58، صفحہ نمبر 456)

قرآن میں تبدیلی

قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم و ستم کیا، اللہ انہیں بخشنے والا نہیں ہے۔ اور نہ ہی انہیں کوئی راستہ دکھائے گا۔ سوا جہنم کے راستہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔ اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے رسول حق لے کر آگیا ہے۔ پس ان پر ایمان لاؤ۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر انکار کرو گے تو (اللہ کا کیا نقصان کرو گے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔ 168 تا 170)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا إِنَّ الَّذِينَ ...ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً. إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فِيها أَبَداً وَكانَ ذلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيراً ثُمَّ قالَ يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَآمِنُوا خَيْراً لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ فَإِنَّ لِلَّهِ ما فِي السَّماواتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جبرائیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق پر) خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستے کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول ﷺ تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی (ع) کے بارے میں) حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 59، صفحہ نمبر 456)

قرآن میں تبدیلی

قرآن میں ہے:

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

اور اگر ہم ان پر یہ فرض کردیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو۔ یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ تو اس پر معدودے چند لوگوں کے سوا اور کوئی عمل نہ کرتا اور اگر یہ اس نصیحت پر عمل کرتے، جو ان کو کی جاتی ہے، تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ اور ثابت قدمی کا زیادہ موجب ہوتا۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔66)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ بَكَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: هَكَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ- وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا ما يُوعَظُونَ بِهِ- فِي عَلِيٍّ لَكانَ خَيْراً لَهُمْ.

فرمایا امام محمد باقر(ع) نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی (ع) کے بارے میں) ان لوگوں کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔60، صفحہ نمبر456)

آلِ محمد بھی قرآن سنا کر ڈرائے جیسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتے تھے

قرآن میں ہے:

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

(اے رسول (ص)) کہو کہ گواہی میں سب سے بڑھ کر کون سی چیز ہے؟ کہہ دیجیے کہ اللہ! جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور یہ قرآن بذریعہ وحی میری طرف بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں اور جس تک یہ پہنچے سب کو ڈراؤں۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہیں؟ کہیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دیتا۔ کہو وہ واحد و یکتا ہے۔ اور میں تمہارے شرک سے بری و بیزار ہوں۔

(سورۃ الانعام6، آیت نمبر۔19)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ قَالَ مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا يُنْذِرُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ص.

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا: میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذابِ خدا سے ڈراؤں وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو یعنی آل محمد ﷺ میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔61، صفحہ نمبر 457)

اللہ، رسول ﷺ اور آلِ محمد تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں

قرآن میں ہے:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

(اے رسول (ص)) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کیے جاؤ اللہ، اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے (کہ تم کیسے عمل کرتے ہو) اور پھر غائب اور حاضر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے بس وہ تمہیں بتلائے گا تم کیا عمل کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔105)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيَّاحٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا هِيَ إِنَّمَا هِيَ وَالْمَأْمُونُونَ فَنَحْنُ الْمَأْمُونُونَ.

ایک شخص نے امام جعفر صادق (ع) کے سامنے یہ آیت پڑھی عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنٰی ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسول ﷺ کے ساتھ عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحبان عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے آئمہ معصومین (ع) کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔62، صفحہ نمبر 457)

قرآن میں تبدیلی

قرآن میں ہے:

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾

فرمایا یہ سیدھا راستہ ہے مجھ تک پہنچنے والا۔

(سورۃ الحجر 15، آیت نمبر۔ 41)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: هَذَا صِرَاطٌ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے قرآن میں تو یہ آیت یہ ہے ھذا صراط علی مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علی مستقیم۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 63، صفحہ نمبر 457)

قرآن میں تبدیلی

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں (بار بار) ادل بدل کر بیان کی ہیں لوگوں کے لئے (تاکہ وہ سمجھیں) مگر اکثر لوگ انکار کئے بغیر نہ رہے۔

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔ 89)

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾

اور آپ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ بے شک ہم نے ظالموں کیلئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا کیا بری چیز ہے پینے کی۔ اور کیا بری آرام گاہ ہے۔

(سورۃ الکہف 18، آیت نمبر۔ 29)

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا فَأَبى أَكْثَرُ النَّاسِ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ إِلَّا كُفُوراً قَالَ وَ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا- وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنا لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ ناراً.

امام محمد باقر(ع) نے فرمایا کہ جبرائیل(ع) یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علی ع) سے پورا پورا انکار جبرائیل(ع) نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی، حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علی (ع) میں) پس جس کا دل چاہئے ایمان لے آئے ارو جس کا دل چاہئے کافر ہو جائے ہم نے ظالمین (آل محمد ﷺ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔64، صفحہ نمبر 458)

مساجد سے مراد آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾

اور یہ کہ سجدہ کے مقامات خاص اللہ کیلئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

(سورۃ الجن 72، آیت نمبر۔18)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي قَوْلِهِ وَ أَنَّ الْمَساجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ.

فرمایا امام رضا(ع) نے اس آیت کے متعلق مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔65، صفحہ نمبر 458)

پیرو سے مراد علیؓ اور ان کے اوصیا ہیں

قرآن میں ہے:

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾

(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے! کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اور جو میرا (حقیقی) پیروکار ہے ہم اللہ کی طرف بلاتے ہیں اس حال میں کہ ہم واضح دلیل پر ہیں اور اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

(سورۃ یوسف 12، آیت نمبر۔108)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي قَالَ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

امام محمد باقر (ع) نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا اے رسول ﷺ کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی، اس سے مراد حضرت رسول ﷺ خدا اور امیر المومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں

۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔66، صفحہ نمبر 459)

آلِ محمد کے گھر کے سوا دنیا میں کوئی گھر ہدایت یافتہ نہیں

قرآن میں ہے:

فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾

سو وہاں جتنے اہلِ ایمان تھے ہم نے ان کو نکال لیا۔

(سورۃ الذاریات 51، آیت نمبر۔35)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانٍ عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع - آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سورہ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر ہدایت خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔67، صفحہ نمبر459)

یہ آیت علیؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں ہے

قرآن میں ہے:

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾

پس وہ جب اس (قیامت) کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

(سورۃ الملک 67، آیت نمبر۔27)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ قَالَ هَذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا يَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي أَغْبَطِ الْأَمَاكِنِ لَهُمْ فَيُسِيءُ وُجُوهَهُمْ وَ يُقَالُ لَهُمْ- هذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ الَّذِي انْتَحَلْتُمِ اسْمَهُ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے سورہ ملک کی اس آیت کے متعلق کہ جب انھوں نے (عذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کہا جو کچھ کیا جب یہ روز قیامت امیر المومنین (ع) کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرہ بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیر المومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔68، صفحہ نمبر459)

شاہد سے مراد علیؑ اور مشہود سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں

قرآن میں ہے:

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾

اور گواہ کی قسم اور اس چیز کی جس کی گواہی دی جائے گی۔

(سورۃالبروج 85،آیت نمبر۔3)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ شاهِدٍ وَ مَشْهُودٍ قَالَ النَّبِيُّ ص وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع.

سورۃ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا شاہد سے مراد امیر المومنین (ع) ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔69، صفحہ نمبر460)

موذن سے مراد حضرت علیؑ ہیں

قرآن میں ہے:

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٤٤﴾

اور جنتی لوگ دوزخیوں کو ندادیں گے کہ ہمارے پروردگار نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اس کو ہم نے تو سچا پالیا ہے کیا تم نے بھی اس وعدہ کو جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا سچا پایا ہے؟ وہ (جواب میں) کہیں گے ہاں تب ایک منادی ان کے درمیان ندا کرے گا کہ خدا کی لعنت ان ظالموں پر۔

(سورۃالاعراف 7،آیت نمبر۔44)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع.

سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا (ع) نے فرمایا پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہے امیر المومنین (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔70، صفحہ نمبر460)

ان کی رہنمائی کی گئی قولِ پاکیزہ کی طرف" سے مراد ہے ان کی رہنمائی کی گئی علیؑ کی طرف

ایمان سے مراد علیؑ ہیں اور کفر و فسق وعصیاں سے مراد پہلا، دوسرا اور تیسرا ہیں (خلفا کی طرف اشارہ)

قرآن میں ہے:

وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾

(یہ اس لئے ہے کہ) انہیں پاکیزہ گفتگو کی طرف ہدایت دی گئی اور انہیں لائق ستائش (خدا) کی راہ کی طرف راہنمائی کی گئی۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔24)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى- وَ هُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَ هُدُوا إِلى صِراطِ الْحَمِيدِ قَالَ ذَاكَ حَمْزَةُ وَ جَعْفَرٌ وَ عُبَيْدَةُ وَ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ عَمَّارٌ هُدُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ قَوْلِهِ- حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمانَ وَ زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوقَ وَ الْعِصْيانَ الْأَوَّلَ وَ الثَّانِيَ وَ الثَّالِثَ.

امام جعفر صادق (ع) نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق :"ان کی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف۔" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسوار اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین (ع) کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین (ع) ہیں) اور بُرا قرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق وعصیان کو اس سے مراد ہیں فلاں فلاں فلاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔71، صفحہ نمبر 460)

آثار سے مراد اوصیائے انبیا کا علم ہے

قرآن میں ہے:

قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤﴾

آپ (ص) کہہ دیجئے! کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شرکت ہے؟ میرے پاس پہلے کی کوئی کتاب لاؤ! یا کوئی علمی روایت (اور علمی ثبوت) لاؤ اگر تم سچے ہو۔

(سورۃ الاحقاف 46، آیت نمبر۔4)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى ائْتُونِي بِكِتابٍ مِنْ قَبْلِ هذا أَوْ أَثارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ قَالَ عَنَى بِالْكِتَابِ التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِيلَ وَ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ عِلْمَ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ ع.

امام محمد باقر (ع) نے سورہ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء (ع) کا علم۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔72، صفحہ نمبر 461)

جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

قرآن میں ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ ابلیس کے سوا سب سجدہ میں گر گئے۔ اس نے انکار و تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔34)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع يَقُولُ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ص تَيْماً وَ عَدِيّاً وَ بَنِي أُمَيَّةَ يَرْكَبُونَ مِنْبَرَهُ أَفْظَعَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قُرْآناً يَتَأَسَّى بِهِ وَ إِذْ قُلْنا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبى‏ ثُمَّ أَوْحَى إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمْ أُطَعْ فَلَا تَجْزَعْ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتَ فَلَمْ تُطَعْ فِي وَصِيِّكَ.

حضرت امام رضا(ع) نے فرمایا جب رسول اللہ صلعم نے خواب میں بنی تیم وعدی و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی : جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا پھر وحی کی اے محمد میں نے حکم دیا تھا مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔73، صفحہ نمبر 461)

جنھوں نے ہماری ولایت کا انکار کیا وہ جہنمی ہیں

قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢﴾

وہ وہی ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مؤمن اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔2)

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول (ص) کی پھر اگر تم رُو گردانی کرو گے تو ہمارے رسول (ص) پر کھول کر پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔12)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِهِ فَمِنْكُمْ كافِرٌ وَ مِنْكُمْ مُؤْمِنٌ فَقَالَ عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِيمَانَهُمْ بِمُوَالاتِنَا وَ كُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَ هُمْ ذَرٌّ فِي صُلْبِ آدَمَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّما عَلى‏ رَسُولِنَا الْبَلاغُ الْمُبِينُ فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ مَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا ع إِلَّا فِي

تَرْكِ وَلَايَتِنَا وَ جُحُودِ حَقِّنَا وَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَلْزَمَ رِقَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقَّنَا وَ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ*.

آیہ تم میں کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی ہیں، فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے آیہ اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول ﷺ پر کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے

پوچھا فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آل محمد کے ظہور تک جہنمی بنیں گے لوگ اس بناء پر انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردن پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔74، صفحہ نمبر 461)

وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ سے مراد امام صامت اور امام ناطق ہیں

قرآن میں ہے:

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ﴿٤٥﴾

غرض کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تباہ و برباد کر دیا کیونکہ وہ ظالم تھیں (چنانچہ) وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں ہیں جو بیکار پڑے ہیں اور کتنے مضبوط محل ہیں (جو کھنڈر بن گئے ہیں)۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔45)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَ بِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَ قَصْرٍ مَشِيدٍ قَالَ الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ الْإِمَامُ الصَّامِتُ وَ الْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْإِمَامُ النَّاطِقُ.

وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع مِثْلَهُ.

سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے (یعنی جس کا زمانہ امامت شروع نہ ہوا) اور قصرِ مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ نہ ہو

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔75، صفحہ نمبر462)

شرک کا مطلب ہے ولایت میں کسی کو شریک کرنا

قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾

بیشک آپ(ص) کی طرف بھی وحی کی جاچکی ہے اور ان (انبیاء(ع)) کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(سورۃ الزمر 39،آیت نمبر۔65)

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٦﴾

(اے نبی(ص)) بلکہ آپ بس اللہ ہی کی عبادت کیجئے اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جایئے۔

(سورۃ الزمر 39،آیت نمبر۔66)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ قَالَ يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ يَعْنِي بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ وَ كُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَضَدْتُكَ بِأَخِيكَ وَ ابْنِ عَمِّكَ.

سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسول! اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا۔" امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گذار بندوں میں سے ہو جاؤ یعنی اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنادیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔76، صفحہ نمبر462)

وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ ولایتِ علیؑ کا انکار کرتے ہیں

قرآن میں ہے:

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾

یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر انکار کرتے ہیں اور ان کی اکثریت کافر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔83)

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

اے ایمان والو! تمہارا حاکم و سرپرست اللہ ہے۔اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں۔جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔55)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ع فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَها قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ راكِعُونَ اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ كَفَرْنَا بِهَذِهِ الْآيَةِ نَكْفُرُ بِسَائِرِهَا وَ إِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هَذَا ذُلٌّ حِينَ يُسَلَّطُ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّداً صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَ لَكِنَّا نَتَوَلَّاهُ وَ لَا نُطِيعُ عَلِيّاً فِيمَا أَمَرَنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَها يَعْرِفُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَكْثَرُهُمُ الْكافِرُونَ بِالْوَلَايَةِ.

امام جعفر صادق (ع) نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب آیت انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسول ﷺ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا مگر اس آیت سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی (ع) کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی (ع) کو س اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔77، صفحہ نمبر 462)

دبے پاؤں چلنے والے اوصیا ہیں

قرآن میں ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾

اور جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان 25، آیت نمبر۔63)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَلَّامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى- الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ.

سورۂ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر (ع) نے فرمایا ہے وہ اوصیائے رسول ﷺ ہیں جو دشمنوں کے خلاف سے ایسا کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔78، صفحہ نمبر 463)

میری طرف لوٹ کر آنا ہے مراد امام کی طرف

قرآن میں ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (حسنِ سلوک کرنے کا) تاکیدی حکم دیا (کیونکہ) اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری سہہ کر اسے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹا (وہ تاکیدی حکم یہ تھا کہ) میرا اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کر (آخرکار) میری ہی طرف (تمہاری) بازگشت ہے۔

(سورۃ لقمان 31، آیت نمبر۔14)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بِسْطَامَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى- أَنِ اشْكُرْ

لِي وَلِوالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ فَقَالَ الْوَالِدَانِ اللَّذَانِ أَوْجَبَ اللهُ لَهُمَا الشُّكْرَ هُمَا اللَّذَانِ وَلَدَا الْعِلْمَ وَوَرَّثَا الْحُكْمَ وَ أَمَرَ النَّاسَ بِطَاعَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ اللهُ إِلَيَّ الْمَصِيرُ فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ وَ الدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ الْوَالِدَانِ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى ابْنِ حَنْتَمَةَ وَ صَاحِبِهِ فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَ الْعَامِّ- وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي يَقُولُ فِي الْوَصِيَّةِ وَ تَعْدِلُ عَمَّنْ أُمِرْتَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَلَا تَسْمَعْ قَوْلَهُمَا ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ- وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً يَقُولُ عَرِّفِ النَّاسَ فَضْلَهُمَا وَ ادْعُ إِلَى سَبِيلِهِمَا وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ- وَ اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَقَالَ إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْنَا فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تَعْصُوا الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِضَاهُمَا رِضَا اللهِ وَ سَخَطَهُمَا سَخَطُ اللهِ.

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین (ع) سے سورہ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور بازگشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے وہ وہ ہیں جنھوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا بازگشت میری طرف ہے پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے انھی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابن حنتنہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص وعام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو اور ان کی بات نہ سن، پھر والدین کے متعلق فرمایا دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا ہے اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم وحکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستے کا جو میری طرف رجوع کرے تمہاری بازگشت میری طرف ہے اس کے بعد (امام نے فرمایا) میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم وحکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔79، صفحہ نمبر 463)

اصل سے مراد رسولِ خدا ہیں، فرع سے مراد علیؑ۔ آئمہ شاخیں ہیں، آئمہ کا علم پھل ہے اور شیعہ لوگ پتے ہیں

قرآن میں ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿۲۴﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح اچھی مثال بیان کی ہے کہ کلمۂ طیبہ (پاک کلمہ) شجرۂ طیبہ (پاکیزہ) درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔

(سورۃ ابراہیم 14، آیت نمبر۔24)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ- كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَ فَرْعُها فِي السَّماءِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَصْلُهَا وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَرْعُهَا وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا أَغْصَانُهَا وَ عِلْمُ الْأَئِمَّةِ ثَمَرَتُهَا وَ شِيعَتُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَقُهَا هَلْ فِيهَا فَضْلٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَ اللَّهِ قَالَ وَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُولَدُ فَتُورَقُ وَرَقَةٌ فِيهَا وَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ وَرَقَةٌ مِنْهَا.

عمر بن حریث نے کہا میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا اصل سے مراد ہیں رسول خدا اور فرع ہیں امیر المومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتے ہیں جب کوئی مومن مر جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔80، صفحہ نمبر 464)

ایمان نفع نہ دے گا جب تک علیؑ پر ایمان نہ ہو

قرآن میں ہے:

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾

کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں؟ یا تمہارا پروردگار بذات خود آ جائے یا تمہارے پروردگار کی بعض خاص نشانیاں آ جائیں۔ یہ تب (ایمان لائیں گے)۔ تو پھر (یاد رکھو) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض مخصوص نشانیاں آ جائیں گی تو اس دن ایسے شخص کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہو گا اور اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو گی۔ ان سے کہو کہ تم بھی انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔158)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمانُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ أَوْ

كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً قَالَ الْإِقْرَارُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع خَاصَّةً قَالَ لَا يَنْفَعُ إِيمَانُهَا لِأَنَّهَا سُلِبَتْ.

ہشام نے امام جعفر صادق (ع) سے سورۂ انعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے (یعنی روز میثاق) ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو امام نے فرمایا اس سے مراد انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیر المومنین (ع) کا اقرار اور یہ فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔81، صفحہ نمبر 465)

جس نے علیؑ کی امامت کا انکار کیا وہ دوزخی ہے

قرآن میں ہے:

بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٨١﴾

کیوں نہیں (چھوئے گی) جو بھی برا کام کرے گا اور اس کا گناہ (چاروں طرف سے) اسے گھیر لے گا یہی لوگ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔81)

اور اصولِ کافی میں ہے:

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ يُونُسَ عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا ع فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ- بَلى‏ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَ أَحاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ قَالَ إِذَا جَحَدَ إِمَامَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع- فَأُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فِيها خالِدُونَ.

ابو حمزہ نے امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) میں سے کسی ایک سے سورۂ بقرہ کی اس آیت کی تفسیر پوچھی ہاں جس نے گناہ کیا اور ان کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیر المومنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔82، صفحہ نمبر 465)

اللہ صرف شیعوں پر رحم کرے گا، شیعوں کو صرف رحم کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے

قرآن میں ہے:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾

اگر آپ کا پروردگار (زبردستی) چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت (گروہ) بنا دیتا مگر اپنی حکمتِ کاملہ سے اس نے ایسا نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔

(سورۃ ھود 11، آیت نمبر۔ 118)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنِ الِاسْتِطَاعَةِ وَ قَوْلِ النَّاسِ فَقَالَ وَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَ لا يَزالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَ لِذلِكَ خَلَقَهُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ الْقَوْلِ وَ كُلُّهُمْ هَالِكٌ قَالَ قُلْتُ قَوْلُهُ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ قَالَ هُمْ شِيعَتُنَا وَ لِرَحْمَتِهِ خَلَقَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ وَ لِذلِكَ خَلَقَهُمْ يَقُولُ لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةُ الَّتِي يَقُولُ- وَ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ يَقُولُ عِلْمُ الْإِمَامِ وَ وَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عِلْمِهِ كُلَّ شَيْءٍ هُمْ شِيعَتُنَا ثُمَّ قَالَ فَسَأَكْتُبُها لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ طَاعَتَهُ ثُمَّ قَالَ يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْراةِ وَ الْإِنْجِيلِ يَعْنِي النَّبِيَّ ص وَ الْوَصِيَّ وَ الْقَائِمَ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ إِذَا قَامَ وَ يَنْهاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْإِمَامِ وَ جَحَدَهُ- وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتِ أَخْذَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِهِ- وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبائِثَ وَ الْخَبَائِثُ قَوْلُ مَنْ خَالَفَ- وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ هِيَ الذُّنُوبُ الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْإِمَامِ- وَ الْأَغْلالَ الَّتِي كانَتْ عَلَيْهِمْ وَ الْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أُمِرُوا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْإِمَامِ فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْإِمَامِ وَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ الْإِصْرُ الذَّنْبُ وَ هِيَ الْآصَارُ ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ يَعْنِي بِالْإِمَامِ وَ عَزَّرُوهُ وَ نَصَرُوهُ وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْجِبْتَ وَ الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَ الْجِبْتُ وَ الطَّاغُوتُ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ الْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَنِيبُوا إِلى رَبِّكُمْ وَ أَسْلِمُوا لَهُ ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ لَهُمُ الْبُشْرى فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ فِي الْآخِرَةِ وَ الْإِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَ بِظُهُورِهِ وَ بِقَتْلِ أَعْدَائِهِمْ وَ بِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَ الْوُرُودِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الصَّادِقِينَ عَلَى الْحَوْضِ.

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر (ع) سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدریہ کے عقیدہ کو جن میں اکثر معتزلہ ہیں معلوم کیا (استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ ارادہ الٰہی کے خلاف نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدریہ ہیں جو کہتے ہیں بندہ مکلف بہ امر پر قادر بالاستقلال ہے، کافر ایمان کی استطاعت رکھتا ہے خدا کی مشیت اس کے ایمان کے متعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الٰہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو

مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں ہے) یہ تھا وہ مسئلہ جس کو سائل نے حضرت امام محمد باقر (ع) کے سامنے پیش کیا آپ نے قدریہ ابطال میں سورہ ہود کی یہ آیت بیان فرمائی:

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (آیت 119)

اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے مگر وہ جن پر تیرا رب ہے اور اس لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کی بات تمام ہوئی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا اے ابو عبدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے ظن و قیاس سے کام لیتے ہوئے ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الا من رحم ربک کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعت امام وہ رحمت سے جن کے بارے میں اس نے فرمایا تمہارے رب کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوے ہے) اور علم امام کے بارے میں فرماتا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر خدا نے فرمایا عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد ﷺ جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی امت کا۔

اور آیہ۔ یحلّ لھم الطّیّبات (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاک چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور یحرّم علیھم الخبائث کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور یضع عنھم اصرھم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا والا غلال القی کانت علیھم سے مراد وہ طوق لعنت ہے جو ان کے اس قول کے بناء پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصر کے معنٰی ہیں گناہ پھر خدا نے فرمایا الذین آمنو بہ یعنی امام پر ایمان لائے وعذروہ ونصروہ الخ یعنی پھر انھوں نے عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ جبت و طاغوت کی عبادت سے بچے رہے اور جبت و طاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیبُوْا الیٰ ربکم واسلموا الیہ یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے حیات ہے دنیا و آخرت ہیں اور امام کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد ﷺ کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین (آئمہ) کے درود کی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔83، صفحہ نمبر 466)

جس نے اللہ کی پیروی کی وہ آئمہ ہیں

قرآن میں ہے:

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦٢﴾

بھلا وہ شخص جو ہمیشہ خدا کی رضا پر چلنے والا ہو۔ وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گھر گیا ہو۔ اور جس کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہو اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے؟۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 162)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَ اللَّهِ كَمَنْ باءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ هُمْ دَرَجاتٌ عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَ هُمْ وَ اللَّهِ يَا عَمَّارُ دَرَجَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ بِوَلَايَتِهِمْ وَ مَعْرِفَتِهِمْ إِيَّانَا يُضَاعِفُ اللَّهُ لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَ يَرْفَعُ اللَّهُ لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى.

عمار ساباطی نے کہا میں نے سوال کیا ابو عبداللہ (ع) سے اس آیت کے متعلق جس نے پیروی کی مرضی الٰہی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضبناک کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے اللہ کی نزدیک درجات میں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضی الٰہی کی وہ آئمہ ہیں اور واللہ اے عمار ان مومنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 84، صفحہ نمبر 468)

جس نے ہمیں دوست نہ رکھا، اس کے عمل کو اللہ بلند نہ کرے گا

قرآن میں ہے:

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾

جو کوئی عزت کا طلبگار ہے (تو وہ سمجھ لے) کہ ساری عزت اللہ ہی کیلئے ہے (لہٰذا وہ خدا سے طلب کرے) اچھے اور پاکیزہ کلام اس کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل انہیں بلند کرتا ہے (یا اللہ نیک عمل کو بلند کرتا ہے) اور جو لوگ (آپ کے خلاف) برائیوں کے منصوبے بناتے ہیں (بری تدبیریں کرتے ہیں) ان کیلئے سخت عذاب ہے (اور ان کا مکر و فریب آخر کار) نیست و نابود ہو جائے گا۔

(سورۃ الفاطر 35، آیت نمبر۔ 10)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَمَّارٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَلَايَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنَا لَمْ يَرْفَعِ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے اور اعمال نیک ہم اہل بیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے عمل کو بلند نہ کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 85، صفحہ نمبر 468)

کفلین سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں

قرآن میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾

اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور اس کے رسول (ع) پر (کماحقہٗ) ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور (تمہارے قصور) تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔ 28)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ قَالَ- الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ قَالَ إِمَامٌ تَأْتَمُّونَ بِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے سورہ حدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر کے دے گا کہ کفلین سے مراد حسن و حسین (ع) ہیں اور فرمایا خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھر و تم اس کو امام مانو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 107، حدیث نمبر۔ 86، صفحہ نمبر 469)

ولایتِ علیؑ حق ہے

قرآن میں ہے:

وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾

اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے ؟(جو آپ کہتے ہیں ؟) کہیے ہاں خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے اور تم (خدا کو) عاجز و بے بس نہیں بنا سکتے۔

(سورۃ یونس 10،آیت نمبر۔53)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِهِ وَ يَسْتَنْبِئُونَكَ أَ حَقٌّ هُوَ قَالَ مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ قُلْ إِي وَ رَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَ ما أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ.

۔سورہ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا لوگ اے رسول ﷺ تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے 87 راوی سے فرمایا تم علی (ع) کے بارے میں کیا کہتے ہو۔خدا نے فرمایا اپنے رسول ﷺ سے تم (ان سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی (ع) حق ہے اور تم (اپنے انکار سے) ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔87، صفحہ نمبر 469)

تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا گیا

قرآن میں ہے:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾

مگر وہ (نیکی کی) دشوار گزار گھاٹی سے نہیں گزرا۔

(سورۃ البلد 90،آیت نمبر۔11)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِوَلَايَتِنَا فَقَدْ جَازَ الْعَقَبَةَ وَ نَحْنُ تِلْكَ

الْعَقَبَةُ الَّتِي مَنِ اقْتَحَمَهَا نَجَا قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي فَهَلَّا أُفِيدُكَ حَرْفاً خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ قَوْلُهُ فَكُّ رَقَبَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ- غَيْرَكَ وَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللَّهَ فَكَّ رِقَابَكُمْ مِنَ النَّارِ بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے البلد کی اس آیت کے متعلق پوچھا پس وہ گھاٹی سے کیوں نہ گذرا'' فرمایا جس کو خدا نے نوازا ہماری ولایت سے وہ گھاٹی سے گذر گیا اور ہم ہی وہ گھاٹی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی میں خاموش ہو گیا پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور مافیہا میں، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتایئے فرمایا خدا نے فرمایا ہے فکّ رقبۃ (کسی کو آزاد کرنا) پس تمام آدمی جہنم کے کندے ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت ک وجہ سے ناز جہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔88، صفحہ نمبر 469)

جنت میں وہ جائے گا جو علیؑ کے متعلق اپنا عہد وفا کرے گا

قرآن میں ہے:

يَابَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾

اے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور تم مجھ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرو میں بھی تم سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کروں گا اور تم مجھ سے ڈرتے رہو۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔40)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ وَ أَوْفُوا بِعَهْدِي قَالَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع أُوفِ بِعَهْدِكُمْ أُوفِ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ تم میرا عہد وفا کرو ولایت علی (ع) کے بارے میں میں تمہیں جنت دے کر اپنا وعدہ پورا کر دوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔89، صفحہ نمبر 470)

جس نے ولایت علی کا انکار کیا وہ جہنمی اور گمراہ ہے

قرآن میں ہے:

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ (دیکھو ہم) دونوں گروہوں میں سے رہائش گاہ کس کی اچھی ہے اور محفل کس کی زیادہ شاندار ہے؟

(سورۃ مریم 19، آیت نمبر۔73)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَإِذا تُتْلى عَلَيْهِمْ آياتُنا بَيِّناتٍ قالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقاماً وَ أَحْسَنُ نَدِيًّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص دَعَا قُرَيْشاً إِلَى وَلَايَتِنَا فَنَفَرُوا وَ أَنْكَرُوا فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ أَقَرُّوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقاماً وَ أَحْسَنُ نَدِيًّا تَعْيِيراً مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُ رَدّاً عَلَيْهِمْ وَ كَمْ أَهْلَكْنا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ مِنَ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ هُمْ أَحْسَنُ أَثاثاً وَ رِءْياً قُلْتُ قَوْلُهُ مَنْ كانَ فِي الضَّلالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمنُ مَدًّا قَالَ كُلُّهُمْ كَانُوا فِي الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَلَا بِوَلَايَتِنَا فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ فَيَمُدُّ لَهُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ وَ طُغْيَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا فَيُصَيِّرُهُمُ اللَّهُ شَرّاً مَكَاناً وَ أَضْعَفَ جُنْداً قُلْتُ قَوْلُهُ حَتَّى إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذابَ وَ إِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً وَ أَضْعَفُ جُنْداً قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ حَتَّى إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ فَهُوَ خُرُوجُ الْقَائِمِ وَ هُوَ السَّاعَةُ فَسَيَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَ مَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى يَدَيْ قَائِمِهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً يَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ وَ أَضْعَفُ جُنْداً قُلْتُ قَوْلُهُ- وَ يَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدىً قَالَ يَزِيدُهُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى بِاتِّبَاعِهِمُ الْقَائِمَ حَيْثُ لَا يَجْحَدُونَهُ وَ لَا يُنْكِرُونَهُ قُلْتُ قَوْلُهُ لا يَمْلِكُونَ الشَّفاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمنِ عَهْداً قَالَ إِلَّا مَنْ دَانَ اللَّهَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللَّهِ قُلْتُ قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْتُ- فَإِنَّما يَسَّرْناهُ بِلِسانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَ تُنْذِرَ بِهِ قَوْماً لُدًّا قَالَ إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع عَلَماً فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ وَ هُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ لُدًّا أَيْ كُفَّاراً قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ- لِتُنْذِرَ قَوْماً ما أُنْذِرَ آباؤُهُمْ فَهُمْ غافِلُونَ قَالَ لِتُنْذِرَ الْقَوْمَ الَّذِينَ أَنْتَ فِيهِمْ كَمَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ عَنِ اللَّهِ وَ عَنْ رَسُولِهِ وَ عَنْ وَعِيدِهِ- لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلى أَكْثَرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُقِرُّونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُمْ لا يُؤْمِنُونَ بِإِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ فَلَمَّا لَمْ يُقِرُّوا كَانَتْ عُقُوبَتُهُمْ مَا ذَكَرَ اللَّهُ إِنَّا جَعَلْنا فِي أَعْناقِهِمْ أَغْلالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ- وَ جَعَلْنا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَ مِنْ

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ عُقُوبَةً مِنْهُ لَهُمْ حَيْثُ أَنْكَرُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ هَذَا فِي الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مُقْمَحُونَ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ وَ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَ مَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ خَشِيَ الرَّحْمنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ يَا مُحَمَّدُ- بِمَغْفِرَةٍ وَ أَجْرٍ كَرِيمٍ.

ابو بصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق (ع) نے سورہ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت علی (ع) نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریق ہیں از روئے مقام محفل کون اچھا۔ یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہو تمہی بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے) حضرت نے فرمایا رسول ﷺ خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انھوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا تم نے امیر المومنین اور ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار تو کر لیا لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق ہیں از روئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔

خداوند نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے کتنوں کو ہلاک کر دیا سابق امتیں) حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیر المومنین (ع) کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اس حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتا چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آل محمد ﷺ ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو گا اس کا بھی پتا چل جائے گا کہ یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا، اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو فرمایا جنھوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا حضرت کے خروج کے پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہو گا حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیر المومنین (ع) اور ان کے بعد کے آئمہ سے قربت خدا حاصل کی مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو من عند اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس دو کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیر المومنین (ع) ہے میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے ہم نے رسول ﷺ تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس ڈرائے۔

فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسول ﷺ کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن جب کہ آپ ﷺ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا پس بشارت دی اس کی مومنین کو اور ڈرایا اس سے کافروں کو پس کتاب خدا میں جن کو قوم لدّا (جھگڑالو قوم) کہا گیا ہے وہی منکرین ولایت امیر المومنین (ع) مراد ہیں پھر ہم نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تاکہ اے رسول تُو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسول ﷺ اس قوم کو ڈراؤ جس میں تم ہو جیسے کہ تم نے پہلے انبیاء مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ اور اس وعدہ وفا سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیر المومنین (ع) کا اور دیگر آئمہ کا اقرار نہیں کیا) یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے امامت امیر المومنین اور ان کے اوصیاء پر پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے ہم نے ان کی گردنوں پر طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، اوپر سے اس کو ڈھانپ دیا ہے تو اب وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیر المومنین (ع) اور دیگر آئمہ (ع) سے انکار کیا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لئے ہے اور فرما اے محمد ﷺ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی (ع) پر) نہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے اے رسول تم اس کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیر المومنین (ع) کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے) غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔90، صفحہ نمبر 470)

نور سے مراد امام ہے

رسول ﷺ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا گیا اور ولایت ہی دین حق ہے

خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمد ﷺ کی نبوت سے انکار کیا

ولایت علی (ع) کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ رسول ﷺ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں

صرطِ مستقیم پر وہ ہے جو ولایتِ علی کا اقرار کرے

(ولایت علی (ع)) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے

رسول ﷺ اللہ نے لوگوں کو ولایت علی (ع) کی طرف دعوت دی

ولایت کا انکاری جہنمی ہے

ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے

اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کرلیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت

قرآن میں ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (پھونکوں) سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کامل کر کے رہے گا اگرچہ کافر لوگ ناپسند ہی کریں۔

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔8)

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾

تو تم اللہ اور اس کے رسول (ص) پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔

(سورۃ التغابن 64، آیت نمبر۔8)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

وہ (اللہ) وہی ہے جس نے ہدایت اور دینِ حق دے کر اپنے رسول کو بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔

(سورۃالتوبہ 9،آیت نمبر۔33)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾

یہ اس لئے ہے کہ یہ پہلے (بظاہر) ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر (گویا) مہر لگادی گئی ہے لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔

(سورۃالمنافقون 63،آیت نمبر۔3)

رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

ان لوگوں نے یہ بات پسند کی کہ گھر میں پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں اور (ان کے نفاق و کفر کی وجہ سے) ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔ بس یہ کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

(سورۃالتوبہ 9،آیت نمبر۔87)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اللہ کا پیغمبر تمہارے لئے مغفرت طلب کرے تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے (آنے سے) رک جاتے ہیں۔

(سورۃالمنافقون 63،آیت نمبر۔5)

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾

ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کیلئے مغفرت طلب کریں یا طلب نہ کریں اللہ ہرگز ان کو نہیں بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا (اور انہیں منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا)۔

(سورۃالمنافقون 63،آیت نمبر۔6)

إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾

وہ (دوزخ) بڑی چیزوں میں سے ایک بڑی چیز ہے۔

(سورۃالمدثر 74،آیت نمبر۔35)

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں (منتیں) پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔

(سورۃالانسان 76،آیت نمبر۔7)

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾

پس تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کیلئے۔

(سورۃالطور 52،آیت نمبر۔11)

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

جس دن روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کرے گا مگر جسے خدائے رحمان اجازت دے گا اور وہ ٹھیک بات کہے گا۔

(سورۃ النبا 78، آیت نمبر۔38)

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿۷﴾

ہر گز نہیں! بے شک بدکاروں کا نامۂ اعمال سجّین (قید خانہ کے دفتر) میں ہے۔

(سورۃ المطففین 83، آیت نمبر۔7)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُا نُورَ اللَّهِ بِأَفْواهِهِمْ قَالَ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع بِأَفْوَاهِهِمْ قُلْتُ وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ قَالَ وَ اللَّهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِينَ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنا فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ قُلْتُ- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدى وَ دِينِ الْحَقِ قَالَ هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ وَ الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ قُلْتُ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ قَالَ يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَايَةِ الْقَائِمِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ قُلْتُ هَذَا تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ أَمَّا هَذَا الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ قُلْتُ- ذلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَمَّى مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ وَصِيِّهِ مُنَافِقِينَ وَ جَعَلَ مَنْ جَحَدَ وَصِيَّهُ إِمَامَتَهُ كَمَنْ جَحَدَ مُحَمَّداً وَ أَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآناً فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذا جاءَكَ الْمُنافِقُونَ بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ قالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَ اللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنافِقِينَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ لَكاذِبُونَ. اتَّخَذُوا أَيْمانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ السَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيُّ إِنَّهُمْ ساءَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ ذلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا بِرِسَالَتِكَ وَ كَفَرُوا بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ فَطُبِعَ اللَّهُ عَلى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهُونَ قُلْتُ مَا مَعْنَى لَا يَفْقَهُونَ قَالَ يَقُولُ لَا يَعْقِلُونَ بِنُبُوَّتِكَ قُلْتُ وَ إِذا قِيلَ لَهُمْ تَعالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَ إِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْجِعُوا إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ يَسْتَغْفِرْ لَكُمُ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ قَالَ اللَّهُ- وَ رَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَ هُمْ مُسْتَكْبِرُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ مِنَ اللَّهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ سَواءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفاسِقِينَ يَقُولُ الظَّالِمِينَ لِوَصِيِّكَ قُلْتُ أَ فَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلى وَجْهِهِ أَهْدى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلَ مَنْ حَادَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَى وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَ جَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ سَوِيّاً عَلَى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ وَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ قُلْتُ قَوْلُهُ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ قَالَ يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَنِ اللَّهِ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ ع قَالَ قُلْتُ وَ ما هُوَ بِقَوْلِ شاعِرٍ قَلِيلًا ما تُؤْمِنُونَ قَالَ قَالُوا إِنَّ مُحَمَّداً كَذَّابٌ عَلَى رَبِّهِ وَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهَذَا فِي عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ بِذَلِكَ قُرْآناً فَقَالَ إِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعالَمِينَ. وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنا مُحَمَّدٌ بَعْضَ الْأَقاوِيلِ. لَأَخَذْنا مِنْهُ

بِالْيَمِينِ. ثُمَّ لَقَطَعْنا مِنْهُ الْوَتِينَ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقالَ- إِنَّ وَلَايَةَ عَلِيٍّ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ لِلْعالَمِينَ وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ
أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ. وَ إِنَّ عَلِيّاً لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكافِرِينَ. وَ إِنَّ وَلَايَتَهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ. فَسَبِّحْ يَا مُحَمَّدُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ
يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هَذَا الْفَضْلَ قُلْتُ قَوْلُهُ لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدى آمَنَّا بِهِ قَالَ الْهُدَى الْوَلَايَةُ
آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ آمَنَ بِوَلَايَةِ مَوْلَاهُ- فَلا يَخافُ بَخْساً وَ لا رَهَقاً قُلْتُ تَنْزِيلٌ قَالَ لَا تَأْوِيلٌ قُلْتُ قَوْلُهُ لا أَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَ لا رَشَداً قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص دَعَا النَّاسَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ أَعْفِنَا مِنْ
هَذَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص هَذَا إِلَى اللَّهِ لَيْسَ إِلَيَّ فَاتَّهَمُوهُ وَ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ قُلْ إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَ لا رَشَداً. قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ أَحَدٌ وَ لَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَداً إِلَّا بَلاغاً مِنَ اللَّهِ وَ رِسالاتِهِ
فِي عَلِيٍّ قُلْتُ هَذَا تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ تَوْكِيداً- وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُ نارَ جَهَنَّمَ
خالِدِينَ فِيها أَبَداً قُلْتُ حَتَّى إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ ناصِراً وَ أَقَلُّ عَدَداً يَعْنِي بِذَلِكَ الْقَائِمَ وَ
أَنْصَارَهُ قُلْتُ وَ اصْبِرْ عَلى ما يَقُولُونَ قَالَ يَقُولُونَ فِيكَ- وَ اهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلًا. وَ ذَرْنِي يَا مُحَمَّدُ وَ الْمُكَذِّبِينَ
بِوَصِيِّكَ أُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيلًا قُلْتُ إِنَّ هَذَا تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ قَالَ
يَسْتَيْقِنُونَ أَنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ وَصِيَّهُ حَقٌّ قُلْتُ- وَ يَزْدادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيماناً قَالَ وَ يَزْدَادُونَ بِوَلَايَةِ الْوَصِيِّ إِيمَاناً
قُلْتُ وَ لا يَرْتابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ وَ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ع قُلْتُ مَا هَذَا الِارْتِيَابُ قَالَ يَعْنِي بِذَلِكَ
أَهْلَ الْكِتَابِ وَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ وَ لَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ قُلْتُ وَ ما هِيَ إِلَّا ذِكْرى لِلْبَشَرِ قَالَ نَعَمْ
وَلَايَةُ عَلِيٍّ ع قُلْتُ إِنَّها لَإِحْدَى الْكُبَرِ قَالَ الْوَلَايَةُ قُلْتُ- لِمَنْ شاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى
وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرَ وَ مَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرَ إِلَّا أَصْحابَ الْيَمِينِ قَالَ هُمْ وَ اللَّهِ شِيعَتُنَا قُلْتُ- لَمْ نَكُ مِنَ
الْمُصَلِّينَ قَالَ إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ وَ لَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ قُلْتُ- فَما لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِينَ قَالَ عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ قُلْتُ كَلَّا إِنَّها تَذْكِرَةٌ قَالَ الْوَلَايَةُ قُلْتُ قَوْلُهُ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ قَالَ يُوفُونَ لِلَّهِ
بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وَلَايَتِنَا قُلْتُ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا قَالَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ع
تَنْزِيلًا قُلْتُ هَذَا تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ قُلْتُ إِنَّ هذِهِ تَذْكِرَةٌ قَالَ الْوَلَايَةُ قُلْتُ يُدْخِلُ مَنْ يَشاءُ فِي رَحْمَتِهِ
قَالَ فِي وَلَايَتِنَا قَالَ وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذاباً أَلِيماً أَ لَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَ ما ظَلَمُونا وَ لكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَعَزُّ وَ أَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسُبَ نَفْسَهُ إِلَى ظُلْمٍ وَ لَكِنَّ اللَّهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا
ظُلْمَهُ وَ وَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآناً عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ- وَ ما ظَلَمْناهُمْ وَ لكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ قُلْتُ
هَذَا تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ قَالَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ
وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع- أَ لَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ. ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ قَالَ الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ
الْأَوْصِيَاءِ كَذلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ قَالَ مَنْ أَجْرَمَ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ رَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ قُلْتُ إِنَّ الْمُتَّقِينَ
قَالَ نَحْنُ وَ اللَّهِ وَ شِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَ سَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ قُلْتُ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَ
الْمَلائِكَةُ صَفًّا لا يَتَكَلَّمُونَ الْآيَةَ قَالَ نَحْنُ وَ اللَّهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الْقَائِلُونَ صَوَاباً قُلْتُ مَا تَقُولُونَ

إِذَا تَكَلَّمْتُمْ قَالَ نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَ نُصَلِّي عَلَى نَبِيِّنَا وَ نَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا فَلَا يَرُدُّنَا رَبُّنَا قُلْتُ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ قَالَ هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَ اعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ قُلْتُ ثُمَّ يُقَالُ- هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ قَالَ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتُ تَنْزِيلٌ قَالَ نَعَمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو پھونک سے بجھا دیں فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیر المومنین (ع) کو بجھانا چاہتے ہیں۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا فرمایا اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جس کو ہم نے نازل کیا پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین بر حق کے لئے بھیجا فرمایا مطلب یہ ہے کہ اپنے رسول ﷺ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا مطلب یہ ہے کہ قائم آل محمد ﷺ کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے یعنی ولایت قائم کا اگرچہ کافر لوگ ولایت علی (ع) کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل میں فرمایا پہلی آیت میں یوندون لیطفواء الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت لیظہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا فرمایا اللہ تعالی نے منافقین میں ان لوگوں کو جنھوں نے اتباع نہ کیا خدا کے رسول ﷺ کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمد ﷺ کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمد ﷺ جب منافقین تمہارے پاس (تمہارے وصی کے بارے میں کچھ کہنے) آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی (ع) کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے آؤ تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا. جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علی (ع) کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ رسول ﷺ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انھوں نے سر جھکا لئے، خدا فرماتا ہے اے رسول تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی (ع)) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رخ بدل کر کہا اے رسول تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا، خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا کیا مطلب ہے سورہ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص کہ جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر راستہ چلتا ہے حضرت نے فرمایا اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی (ع) منکر ہو اس سے اوندہ منہ چلیں اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہو اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراط مستقیم پر چلے اور صراط مستقیم علی (ع) ہیں۔

میں نے کہا کیا مطلب اس آیت کا یہ قول رسول ﷺ کریم ہے فرمایا جبرائیل جو خدا کی طرف سے لائے کہ ولایت علی (ع) کے بارے میں میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا غلام نہیں ہے کہ تم اس پر ایمان لائے فرمایا۔ لوگوں نے کہا۔ محمد ﷺ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے خدا نے علی (ع) کے بارے میں ایسا نہیں کہا پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی (ع)) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داہنی طرف سے پکڑ لیتے پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (الحاقہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا بے شک (ولایت علی ع) متقیوں کے لئے تذکرہ ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی (ع) کے بارے میں حرمت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی (ع)) حق الیقین ہے (پس اے محمد) تم رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھو، یعنی فرماتا ہے کہ اپنے اس رب عظیم کا شکر کرو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا سورہ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے جب ہم نے ہدایت کا سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو اپنے مولی کی ولایت پر ایمان لے آیا۔ اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظالم کا میں نے کہا یہ الفاظ داخل تنزیل ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں میں نے کہا کیا مطلب اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہاری ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام (ع) نے رسول ﷺ اللہ نے لوگوں کو ولایت علی (ع) کی طرف دعوت دی قریش نے جمع ہو کر کہا۔ اے محمد ﷺ آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے اس پر خدا نے آیت نازل کی اور فرمایا تم ان سے یہ کہو (اگر میں خدا کی نافرمانی کروں) تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہیں دے گا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں الّا بلٰغاً من اللہ و رسٰلتہ 73/72 یعنی میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہے، فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکیداً یہ بھی فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی (ولایت علی کے بارے میں کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانے گے کہ بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنی یہ وعدہ پورا ہو گا حضرتِ حجت اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت میں نے کہا۔ اس آیت کا میا مطلب ہے (مزمل) اے رسول ﷺ ان لوگوں کے کہنے پر صبر کرو فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان شایستہ اپنے سے الگ رکھو اور (اے محمد ﷺ) مجھے ان لوگوں سے جو (تمہارے وصی کو) جھٹلاتے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو، میں نے کہا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا کیا مطلب ہے پوری آیت ہے جہنم پر انیس فرشتہ معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا نگہبان بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے تا کہ تا کہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں (کیونکہ ان کی کتاب میں ایسا ہے)

اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو امام نے فرمایا تاکہ مومنین یقین کر لیں کہ خدا اور رسول ﷺ اور رسول ﷺ کا وصی کا حق ہے میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہو گا میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہل کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا. علی کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا. فرمایا یہ شک اہل کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے نہیں ہے مگر یہ انسان کے لئے نصیحت، فرمایا اس سے مراد ولایت علی (ع) میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے یہ ایک بہت بڑی ہے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہو مقدم ہو یا موخر، فرمایا جس نے سبقت کی ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمن سے کون مراد ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلّحین سے کون مراد ہیں فرمایا وہ لوگ جنھوں نے ولایت کو وصی محمد ﷺ اور ان کے بعد والے اوصیا کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوۃ نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا. اس سے کیا مراد ہے وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے رہے میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ بے شک وہ نصیحت ہے فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے وہ نذر کو وفا کرتے ہیں۔ فرمایا نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے۔ ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا لیکن بتاویل یعنی بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت اور خدا نے فرمایا اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع واعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی کو قرآن پر نازل کیا اور فرمایا ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔91، صفحہ نمبر 473)

ولایتِ علیؓ کو جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا

مجرم سے مراد مجرم آل محمد ﷺ ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا

متقین ہم اور ہمارے شیعہ ہیں ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں

ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا

فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا

جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین (ع) سے روگردانی کی

قرآن میں ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾

اور جو کوئی میری یاد سے روگردانی کرے گا تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی۔ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے۔

(سورۃ طٰہٰ 20، آیت نمبر۔124)

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾

اور جو کوئی حد سے تجاوز کرے اور اپنے پروردگار کی بات پر ایمان نہ لائے تو ہم اسے اسی طرح (دنیا میں) سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا سخت اور پائیدار ہے۔

(سورۃ طٰہٰ 20، آیت نمبر۔127)

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾

اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے وہ بڑا طاقتور (اور) زبردست ہے۔

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔19)

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو (صرف) دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس میں سے اسے کچھ دے دیتے ہیں مگر اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔20)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً قَالَ يَعْنِي بِهِ وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قُلْتُ وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ أَعْمى قَالَ يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرِ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبِ فِي الدُّنْيَا عَنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ وَ هُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيَامَةِ يَقُولُ- لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيراً قالَ كَذلِكَ أَتَتْكَ آياتُنا فَنَسِيتَها قَالَ الْآيَاتُ الْأَئِمَّةُ ع- فَنَسِيتَها وَ كَذلِكَ الْيَوْمَ تُنْسى يَعْنِي تَرَكْتَهَا وَ كَذَلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النَّارِ كَمَا تَرَكْتَ الْأَئِمَّةَ ع فَلَمْ تُطِعْ أَمْرَهُمْ وَ لَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهُمْ قُلْتُ وَ كَذلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِآياتِ رَبِّهِ وَ لَعَذابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقى قَالَ يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع غَيْرَهُ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَ تَرَكَ الْأَئِمَّةَ مُعَانَدَةً فَلَمْ يَتَّبِعْ آثَارَهُمْ وَ لَمْ يَتَوَلَّهُمْ قُلْتُ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ قَالَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قُلْتُ مَنْ كانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ قَالَ مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةِ- نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ قَالَ نَزِيدُهُ مِنْهَا قَالَ يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ- وَ مَنْ كانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيا نُؤْتِهِ مِنْها وَ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ قَالَ لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ الْقَائِمِ نَصِيبٌ.

میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر فرمایا مراد یہ ہے کہ اے محمد ﷺ ولایت علی (ع) کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہو گا پھر فرماتا ہے کہا ہم نے اولین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اوصیا کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا مجرم سے مراد مجرم آل محمد ﷺ ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا۔

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں فرمایا ہم اور ہمارے شیعہ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں ۔

میں نے کہا سورہ نسا کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہونگے الخ۔ فرمایا امام (ع) نے اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہو گی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا میں نے پھر یہ آیت پڑھی یہ ہے کتاب فجار سجین میں ہے فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا پھر میں نے یہ آیت پڑھی یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلایا کرتے تھے اس مراد ہیں امیر المومنین (ع) ۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں۔

ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہو گئی فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین (ع) سے روگردانی کی میں نے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔ ہم اس کو قیامت کے

دن اندھا اٹھائیں گے. فرمایا یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خداوند تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلایا تھا فرمایا امام نے وہ آیات ائمہ (ع) ہیں تو ان کو چھوڑا ہے، آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر نہیں سنا ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیر المومنین (ع) ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا جو ولایتِ امیر المومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیاوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی دولت حق میں قائم آل محمد ﷺ کے ساتھ اس کوئی حصہ نہ ملے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔107، حدیث نمبر۔92، صفحہ نمبر 478)

والدین کے ساتھ احسان والی آیت امام حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی

امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرائیل نے آکر رسول ﷺ کو بتایا

فاطمہؑ کو پہلے سے علم تھا کہ امام حسینؑ کو قتل کر دیا جائے گا

قرآن میں ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

اور ہم نے انسان کو وصیت کی ہے یعنی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور (یہ بھی کہ) اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک بنا جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے تو پھر ان کی اطاعت نہ کر تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے تو میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

(سورۃ العنکبوت 29، آیت نمبر۔8)

اور اصولِ کافی میں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ ع بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرَئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ ع سَتَلِدُ غُلَاماً تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ ع كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَ حِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضْعَهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَمْ تُرَ فِي الدُّنْيَا أُمٌّ تَلِدُ غُلَاماً تَكْرَهُهُ وَ لَكِنَّهَا كَرِهَتْهُ لِمَا عَلِمَتْ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ قَالَ وَ فِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ- وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسانَ بِوالِدَيْهِ حُسْناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَ وَضَعَتْهُ كُرْهاً وَ حَمْلُهُ وَ فِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جب امام حسین (ع) کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں۔ حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا، کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہو گی ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسین (ع) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بحالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 50)

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں

قرآن میں ہے:

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٨﴾

پھر آپ نے ستاروں پر ایک نگاہ ڈالی۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔88)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقالَ إِنِّي سَقِيمٌ قَالَ حَسَبَ فَرَأَى مَا يَحُلُّ بِالْحُسَيْنِ ع فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحُلُّ بِالْحُسَيْنِ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عید گاہ نہیں جا سکتا) فرمایا امام نے حضرت ابراہیم (ع) نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین (ع) پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 52)

فرمایا حم سے مراد محمد۔ جیسا کہ کتاب یہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد علی ابن ابی طالب (ع) اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن) مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اور اصولِ کافی میں ہے:

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَ نَحْنُ مَعَهُ بِالْعُرَيْضِ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ وَ سَفَرٍ شَاقٍّ وَ سَأَلْتُ رَبِّي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَنْ يُرْشِدَنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ وَ إِلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَ أَعْلَمِهِمْ وَ أَتَانِي آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَفَ لِي رَجُلًا بِعُلْيَا دِمَشْقَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ أَهْلِ دِينِي وَ غَيْرِي أَعْلَمُ مِنِّي فَقُلْتُ أَرْشِدْنِي إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَعْظِمُ السَّفَرَ وَ لَا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشُّقَّةُ وَ لَقَدْ قَرَأْتُ الْإِنْجِيلَ كُلَّهَا وَ مَزَامِيرَ دَاوُدَ وَ قَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَسْفَارٍ مِنَ التَّوْرَاةِ وَ قَرَأْتُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ حَتَّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ فَقَالَ لِيَ الْعَالِمُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ بِهَا وَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَبَاطِي بْنُ شُرَحْبِيلَ السَّامِرِيُّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَا الْيَوْمَ وَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْإِسْلَامِ وَ عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَ عِلْمَ الْإِنْجِيلِ وَ عِلْمَ الزَّبُورِ وَ كِتَابَ هُودٍ وَ كُلَّ مَا أُنْزِلَ عَلَى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي دَهْرِكَ وَ دَهْرِ غَيْرِكَ وَ مَا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ خَبَرٍ فَعَلِمَهُ أَحَدٌ أَوْ لَمْ يَعْلَمْ بِهِ أَحَدٌ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَ شِفَاءٌ لِلْعَالَمِينَ وَ رَوْحٌ لِمَنِ اسْتَرْوَحَ إِلَيْهِ وَ بَصِيرَةٌ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْراً وَ أَنِسَ إِلَى الْحَقِّ فَأُرْشِدُكَ إِلَيْهِ فَأْتِهِ وَ لَوْ مَشْياً عَلَى رِجْلَيْكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَحَبْواً عَلَى رُكْبَتَيْكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَزَحْفاً عَلَى اسْتِكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَعَلَى وَجْهِكَ فَقُلْتُ لَا بَلْ أَنَا أَقْدِرُ عَلَى الْمَسِيرِ فِي الْبَدَنِ وَ الْمَالِ قَالَ فَانْطَلِقْ مِنْ فَوْرِكَ حَتَّى تَأْتِيَ يَثْرِبَ فَقُلْتُ لَا أَعْرِفُ يَثْرِبَ قَالَ فَانْطَلِقْ حَتَّى تَأْتِيَ مَدِينَةَ النَّبِيِّ ص الَّذِي بُعِثَ فِي الْعَرَبِ وَ هُوَ النَّبِيُّ

الْعَرَبِيُّ الْهَاشِمِيُّ فَإِذَا دَخَلْتَهَا فَسَلْ عَنْ بَنِي غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَ هُوَ عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِهَا وَ أَظْهِرْ بِزَّةَ النَّصْرَانِيَّةِ وَ حِلْيَتَهَا فَإِنَّ وَالِيَهَا يَتَشَدَّدُ عَلَيْهِمْ وَ الْخَلِيفَةُ أَشَدُّ ثُمَّ تَسْأَلُ عَنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ وَ هُوَ بِبَقِيعِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ تَسْأَلُ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَيْنَ مَنْزِلُهُ وَ أَيْنَ هُوَ مُسَافِرٌ أَمْ حَاضِرٌ فَإِنْ كَانَ مُسَافِراً فَالْحَقْهُ فَإِنَّ سَفَرَهُ أَقْرَبُ مِمَّا ضَرَبْتَ إِلَيْهِ- ثُمَّ أَعْلِمْهُ أَنَّ مَطْرَانَ عُلْيَا الْغُوطَةِ- غُوطَةِ دِمَشْقَ هُوَ الَّذِي أَرْشَدَنِي إِلَيْكَ وَ هُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ كَثِيراً وَ يَقُولُ لَكَ إِنِّي لَأُكْثِرُ مُنَاجَاةَ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَ إِسْلَامِي عَلَى يَدَيْكَ فَقَصَّ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَ هُوَ قَائِمٌ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ أَذِنْتَ لِي يَا سَيِّدِي كَفَّرْتُ لَكَ وَ جَلَسْتُ فَقَالَ آذَنُ لَكَ أَنْ تَجْلِسَ وَ لَا آذَنُ لَكَ أَنْ تُكَفِّرَ فَجَلَسَ ثُمَّ أَلْقَى عَنْهُ بُرْنُسَهُ ثُمَّ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ قَالَ نَعَمْ مَا جِئْتَ إِلَّا لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ ارْدُدْ عَلَى صَاحِبِي السَّلَامَ أَوَ مَا تَرُدُّ السَّلَامَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع عَلَى صَاحِبِكَ إِنْ هَدَاهُ اللَّهُ- فَأَمَّا التَّسْلِيمُ فَذَاكَ إِذَا صَارَ فِي دِينِنَا فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ سَلْ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ نَطَقَ بِهِ ثُمَّ وَصَفَهُ بِمَا وَصَفَهُ بِهِ فَقَالَ حم. وَ الْكِتابِ الْمُبِينِ. إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ. فِيها يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ مَا تَفْسِيرُهَا فِي الْبَاطِنِ فَقَالَ أَمَّا حم فَهُوَ مُحَمَّدٌ ص وَ هُوَ فِي كِتَابِ هُودٍ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَ هُوَ مَنْقُوصُ الْحُرُوفِ وَ أَمَّا الْكِتابُ الْمُبِينُ فَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ ع وَ أَمَّا اللَّيْلَةُ فَفَاطِمَةُ ع وَ أَمَّا قَوْلُهُ فِيها يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ يَقُولُ يَخْرُجُ مِنْهَا خَيْرٌ كَثِيرٌ فَرَجُلٌ حَكِيمٌ وَ رَجُلٌ حَكِيمٌ وَ رَجُلٌ حَكِيمٌ فَقَالَ الرَّجُلُ صِفْ لِيَ الْأَوَّلَ وَ الْآخِرَ مِنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ فَقَالَ إِنَّ الصِّفَاتِ تَشْتَبِهُ وَ لَكِنَّ الثَّالِثَ مِنَ الْقَوْمِ أَصِفُ لَكَ مَا يَخْرُجُ مِنْ نَسْلِهِ وَ إِنَّهُ عِنْدَكُمْ لَفِي الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ عَلَيْكُمْ إِنْ لَمْ تُغَيِّرُوا وَ تُحَرِّفُوا وَ تُكَفِّرُوا وَ قَدِيماً مَا فَعَلْتُمْ قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ إِنِّي لَا أَسْتُرُ عَنْكَ مَا عَلِمْتُ وَ لَا أُكَذِّبُكَ وَ أَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِ مَا أَقُولُ وَ كَذِبِهِ وَ اللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ قَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ نِعَمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَ لَا يَسْتُرُهُ السَّاتِرُونَ وَ لَا يُكَذِّبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ فَقَوْلِي لَكَ فِي ذَلِكَ الْحَقُّ كَمَا ذَكَرْتُ فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُ فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع أُعَجِّلُكَ أَيْضاً خَبَراً لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْكُتُبَ أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَ أَيُّ يَوْمٍ نُفِخَتْ فِيهِ مَرْيَمُ وَ لِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ وَ أَيُّ يَوْمٍ وَضَعَتْ مَرْيَمُ فِيهِ عِيسَى ع وَ لِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ لَا أَدْرِي فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَا وَ هِيَ وَهِيبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَ أَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَ لَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ عَظَّمَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ عَظَّمَهُ مُحَمَّدٌ ص فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَهُ عِيداً فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَ أَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَ نِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ وَ النَّهَرُ الَّذِي وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمُ عِيسَى ع هَلْ تَعْرِفُهُ قَالَ لَا قَالَ هُوَ الْفُرَاتُ وَ عَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَ الْكَرْمِ وَ لَيْسَ يُسَاوَى بِالْفُرَاتِ شَيْءٌ لِلْكُرُومِ وَ النَّخِيلِ فَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَ نَادَى قَيْدُوسُ وُلْدَهُ وَ أَشْيَاعَهُ فَأَعَانُوهُ وَ أَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي كِتَابِهِ وَ عَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ فَهَلْ فَهِمْتَهُ قَالَ نَعَمْ وَ قَرَأْتُهُ الْيَوْمَ الْأَحْدَثَ قَالَ إِذَنْ لَا تَقُومَ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى يَهْدِيَكَ اللَّهُ قَالَ النَّصْرَانِيُّ مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسُّرْيَانِيَّةِ وَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ كَانَ اسْمُ أُمِّكَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ

عَنْقَالِيَةَ وَ عُنْقُورَةَ كَانَ اسْمُ جَدَّتِكَ لِأَبِيكَ وَ أَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيَّةُ وَ أَمَّا اسْمُ أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَ لَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ قَالَ صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ فَمَا كَانَ اسْمُ جَدِّي قَالَ كَانَ اسْمُ جَدِّكَ- جَبْرَئِيلَ وَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مُسْلِماً قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع نَعَمْ وَ قُتِلَ شَهِيداً دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادٌ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ غِيلَةً وَ الْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَ فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي قَالَ كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ الصَّلِيبِ قَالَ فَمَا تُسَمِّينِي قَالَ أُسَمِّيكَ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فَرْداً صَمَداً لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَ لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَ لَا جِنْسٌ مِنْ أَجْنَاسِ الشِّرْكِ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَ عَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَ أَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَ الْأَسْوَدِ كُلٌّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ اهْتَدَى مَنِ اهْتَدَى وَ عَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ وَلِيَّهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ وَ أَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَ تَوَازَرُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلَّهِ وَ فَارَقُوا الْبَاطِلَ وَ أَهْلَهُ وَ الرِّجْسَ وَ أَهْلَهُ وَ هَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَ نَصَرَهُمُ اللَّهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَ عَصَمَهُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَهُمْ لِلَّهِ أَوْلِيَاءُ وَ لِلدِّينِ أَنْصَارٌ يَحُثُّونَ عَلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِهِ آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَ الْكَبِيرِ وَ مَنْ ذَكَرْتُ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ أَذْكُرْ وَ آمَنْتُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ قَطَعَ زُنَّارَهُ وَ قَطَعَ صَلِيباً كَانَ فِي عُنُقِهِ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَالَ مُرْنِي حَتَّى أَضَعَ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ هَاهُنَا أَخٌ لَكَ كَانَ عَلَى مِثْلِ دِينِكَ وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَ هُوَ فِي نِعْمَةٍ كَنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَيَا وَ تَجَاوَرَا وَ لَسْتُ أَدَعُ أَنْ أُورِدَ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَ اللَّهِ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي لَغَنِيٌّ وَ لَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثَمِائَةِ طَرُوقٍ بَيْنَ فَرَسٍ وَ فَرَسَةٍ وَ تَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ فَحَقُّكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقِّي فَقَالَ لَهُ أَنْتَ مَوْلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ أَنْتَ فِي حَدِّ نَسَبِكَ عَلَى حَالِكَ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ وَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِهْرٍ وَ أَصْدَقَهَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع خَمْسِينَ دِينَاراً مِنْ صَدَقَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ أَخْدَمَهُ وَ بَوَّأَهُ وَ أَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ لَيْلَةً.

راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جوان میں سب سے زیادہ عالم ہو۔ پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور توریت کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں ظواہر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جاننا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور قباطی بن سرجیل سامری والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہو داور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر اب یا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر شے کا بیان ہے اور

مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے انس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے جانے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اس نے کہا تو فوراً جا اور یثرب پہنچ، میں نے کہا۔ میں تو یثرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی غنم بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتا ہے اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سخت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس زیادہ دور نہ ہوگا جتنا تم نے کیا ہوگا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ (ع) کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر فدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا ضرور تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جواباً سلام کرتے ہیں وہ سلام کرتے ہیں فرمایا۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد صلعم پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ حٰمٓ اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا حم سے مراد محمد۔ جیسا کہ کتاب یہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد علی ابن ابی طالب (ع) اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن) مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اول و آخر کا وصف بیان کیجئے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسین (ع) کا اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں امامت تا قیامت باقی رہے گی اگر تم نے تغیر و تحریف نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو) تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا۔ میں کچھ نہیں جانتا ہوں آپ سے نہیں چھپاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کا صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ چھپانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلانے والے جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہوگا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے ہو سکتا ہے دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا۔ یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے بھی، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سہ شنبہ کو ہوئی چار گھڑی دن چڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہر کو مانتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر فرات تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیرؤوں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھروں سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کریں انھوں نے مریم کے بارے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ کی اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بدآدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہوگئی تو اب بغیر ہدایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتایئے کہ میری ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقالیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقور تھا اور تیری ماں کا نام عربی میں میت ہے اور تیرے باپ کا عبدالمسیح ہے عربی میں عبداللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتایئے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبدالرحمن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک لشکر نے حملہ کرکے شہید کر دیا اور یہ لشکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتایئے کہ کنیت سے پہلے میرا نام کیا تھا فرمایا عبدالصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبداللہ، اس نے کہا۔ خدائے عظیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا

نصاری بیان کرتے ہیں (تین میں سے تیسرا) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیز بن عبداللہ) اور نہ وہ اجناس شرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں۔ جن کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نااہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے درمیان مشترک ہے بس جسے صاحب بصیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانی تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بحکمت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلید گی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے چھوڑ دیا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدا نے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کو معصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور ناصر دین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور نیکی کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال پھینکا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق نیکی کروں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قبیلہ قیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسائیگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لیے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں گا۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ (ع) نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول صلعم کی پناہ میں ہو اور تم اس وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے مہمان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے شادی کی اور امام موسیٰ کاظم (ع) نے اوقاف امیر المومنین (ع) سے پچاس ہزار دینار اس کا مہر ادا کیا اور خدمت کے لیے کنیزیں دیں رہنے کو گھر دیا اور جب تک امام (ع) کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 76)

امام وہ ہوتا ہے جو اپنے اہلِ زمانہ کے سامنے ہو، خواہ ظاہر ہو یا غائب

قرآن میں ہے:

يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم (ہر دور کے) تمام انسانوں کو انکے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے پس جس کسی کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ لوگ اپنا صحیفۂ اعمال (خوش خوش) پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔ 71)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ قَالَ إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَ هُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ.

عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ " روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔" فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 126، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر 182)

قرآن میں بعض آیات ایسی ہیں جو منسوخ ہیں اور بعض ناسخ

قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾

وہ وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس میں کچھ آیتیں تو محکم ہیں۔ جو کتاب کی اصل وبنیاد ہیں اور کچھ متشابہ ہیں اب جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھ) ہے۔ تو وہ فتنہ برپا کرنے اور من مانی تاویلیں کرنے کی خاطر متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں مضبوط و پختہ کار ہیں اور کوئی ان کی تاویل (اصل معنی) کو نہیں جانتا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اس (کتاب) پر ایمان لائے ہیں یہ سب (آیتیں) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت کا اثر صرف عقل والے ہی لیتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 7)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ أُ[ا]نَاساً تَكَلَّمُوا فِي هَذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ- هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ مِنْهُ آياتٌ مُحْكَماتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتابِ وَ أُخَرُ مُتَشابِهاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ ما تَشابَهَ مِنْهُ ابْتِغاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغاءَ تَأْوِيلِهِ وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ- الْآيَةَ فَالْمَنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ- أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ اتَّقُوهُ وَ

أَطِيعُونِ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ ع عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا مُحَمَّداً ص فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَقَالَ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ- فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصاً وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ* وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ يُعَذِّبُ عَبْداً حَتَّى يُغَلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَنِ اسْتَجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَالشِّرْعَةُ وَالْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَسُنَّةٌ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ص- إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ- وَأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنَ السُّنَّةِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسَى ع أَنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّهِ وَاسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ وَذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحِيتَانَ وَاحْتَبَسُوهَا وَأَكَلُوهَا يَوْمَ السَّبْتِ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكُوا بِالرَّحْمَنِ وَلَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُوسَى ع قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ- وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ع بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً فَهَدَمَتِ السَّبْتَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ أَنْ يُعَظِّمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَعَامَّةَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ الَّذِي جَاءَ بِهِ النَّبِيُّونَ جَمِيعاً أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئاً ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّداً ص وَهُوَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْعَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً ص رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ وَهُوَ إِيمَانُ التَّصْدِيقِ وَلَمْ يُعَذِّبِ اللَّهُ أَحَداً مِمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ ص عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَكَّةَ- وَقَضى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ وَنَهْيٌ خَفِيفٌ وَلَمْ يَعِدْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِمَّا نَهَى عَنْهُ وَأَنْزَلَ نَهْياً عَنْ أَشْيَاءَ حَذَّرَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُغَلِّظْ فِيهَا وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهَا وَقَالَ وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كانَ خِطْأً كَبِيراً وَلا تَقْرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَساءَ سَبِيلًا وَلا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنا لِوَلِيِّهِ سُلْطاناً فَلا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كانَ مَنْصُوراً وَلا تَقْرَبُوا مالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كانَ مَسْؤُلًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا وَلا تَقْفُ ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤادَ كُلُّ أُولئِكَ كانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا وَلا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبالَ طُولًا كُلُّ ذلِكَ كانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً ذلِكَ مِمَّا أَوْحى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلا تَجْعَلْ مَعَ

اللَّهِ إِلهاً آخَرَ فَتُلْقى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَدْحُوراً وَ أَنْزَلَ فِي وَ اللَّيْلِ إِذا يَغْشى ...فَأَنْذَرْتُكُمْ ناراً تَلَظَّى لا يَصْلاها إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَ تَوَلَّى فَهَذَا مُشْرِكٌ وَ أَنْزَلَ فِي إِذَا السَّماءُ انْشَقَّتْ وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ وَراءَ ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُوراً وَ يَصْلى سَعِيراً إِنَّهُ كانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُوراً إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلى -فَهَذَا مُشْرِكٌ وَ أَنْزَلَ فِي [سُورَةِ] تَبارَكَ- كُلَّما أُلْقِيَ فِيها فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُها أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قالُوا بَلى قَدْ جاءَنا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنا وَ قُلْنا ما نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ فَهَؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ وَ أَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ- وَ أَمَّا إِنْ كانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ وَ تَصْلِيَةُ جَحِيمٍ فَهَؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ وَ أَنْزَلَ فِي الْحَاقَّةِ وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِشِمالِهِ فَيَقُولُ يا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتابِيَهْ وَ لَمْ أَدْرِ ما حِسابِيَهْ يا لَيْتَها كانَتِ الْقاضِيَةَ ما أَغْنى عَنِّي مالِيَهْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّهُ كانَ لا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَهَذَا مُشْرِكٌ وَ أَنْزَلَ فِي طسم -وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغاوِينَ وَ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ ما كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ فَكُبْكِبُوا فِيها هُمْ وَ الْغاوُونَ وَ جُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ جُنُودُ إِبْلِيسَ ذُرِّيَّتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَ قَوْلُهُ وَ ما أَضَلَّنا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ- يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هَؤُلَاءِ فَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ وَ هُمْ قَوْمُ مُحَمَّدٍ ص لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى أَحَدٌ وَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ كَذَّبَ أَصْحابُ الْأَيْكَةِ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ لَيْسَ فِيهِمُ الْيَهُودُ الَّذِينَ قَالُوا عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَ لَا النَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ سَيُدْخِلُ اللَّهُ الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى النَّارَ وَ يُدْخِلُ كُلَّ قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ وَ قَوْلُهُمْ وَ ما أَضَلَّنا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ- إِذْ دَعَوْنَا إِلَى سَبِيلِهِمْ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ حِينَ جَمَعَهُمْ إِلَى النَّارِ- قالَتْ أُخْراهُمْ لِأُولاهُمْ رَبَّنا هؤُلاءِ أَضَلُّونا- فَآتِهِمْ عَذاباً ضِعْفاً مِنَ النَّارِ وَ قَوْلُهُ كُلَّما دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَها حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيها جَمِيعاً بَرِءَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَ لَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً يُرِيدُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَحُجَّ بَعْضاً رَجَاءَ الْفَلْجِ فَيُفْلِتُوا مِنْ عَظِيمِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَ لَيْسَ بِأَوَانِ بَلْوَى وَ لَا اخْتِبَارٍ وَ لَا قَبُولِ مَعْذِرَةٍ وَ لَاتَ حِينَ نَجَاةٍ وَ الْآيَاتُ وَ أَشْبَاهُهُنَّ مِمَّا نَزَلَ بِهِ بِمَكَّةَ وَ لَا يُدْخِلُ اللَّهُ النَّارَ إِلَّا مُشْرِكاً فَلَمَّا أَذِنَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ص فِي الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً ص عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ حِجِّ الْبَيْتِ وَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَ قِسْمَةَ الْفَرَائِضِ وَ أَخْبَرَهُ بِالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا وَ أَنْزَلَ فِي بَيَانِ الْقَاتِلِ وَ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فِيها وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ عَذاباً عَظِيماً- وَ لَا يَلْعَنُ اللَّهُ مُؤْمِناً قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكافِرِينَ وَ أَعَدَّ لَهُمْ سَعِيراً خالِدِينَ فِيها أَبَداً لا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَ لا نَصِيراً- وَ كَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَشِيئَةِ وَ قَدْ أَلْحَقَ بِهِ حِينَ جَزَاهُ جَهَنَّمَ الْغَضَبَ وَ اللَّعْنَةَ وَ قَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ مَنِ الْمَلْعُونُونَ فِي كِتَابِهِ وَ أَنْزَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مَنْ أَكَلَهُ ظُلْماً- إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً- وَ ذَلِكَ أَنَّ آكِلَ مَالِ الْيَتِيمِ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ النَّارُ تَلْتَهِبُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يَخْرُجَ لَهَبُ النَّارِ مِنْ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّهُ آكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَ أَنْزَلَ فِي الْكَيْلِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ- وَ لَمْ يَجْعَلِ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَمِّيَهُ كَافِراً قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ- وَ أَنْزَلَ فِي الْعَهْدِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَ أَيْمانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلًا أُولئِكَ لا خَلاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَ لا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَ لا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ

يَوْمَ الْقِيامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ - وَالْخَلاقُ النَّصِيبُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ فِي الْآخِرَةِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَلَمْ يُسَمِّ اللهُ الزَّانِيَ مُؤْمِناً وَلَا الزَّانِيَةَ مُؤْمِنَةً وَقالَ رَسُولُ اللهِ ص لَيْسَ يَمْتَرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِنَّهُ إِذا فَعَلَ ذلِكَ خُلِعَ عَنْهُ الْإِيمانُ كَخَلْعِ الْقَمِيصِ وَنَزَلَ بِالْمَدِينَةِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَداءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمانِينَ جَلْدَةً وَلا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهادَةً أَبَداً وَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تابُوا مِنْ بَعْدِ ذلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ - فَبَرَّأَهُ اللهُ ما كانَ مُقِيماً عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمَّى بِالْإِيمانِ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَفَمَنْ كانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كانَ فاسِقاً لا يَسْتَوُونَ - وَجَعَلَهُ اللهُ مُنافِقاً قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - إِنَّ الْمُنافِقِينَ هُمُ الْفاسِقُونَ وَجَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِياءِ إِبْلِيسَ قالَ إِلَّا إِبْلِيسَ كانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ وَجَعَلَهُ مَلْعُوناً فَقالَ - إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ الْغافِلاتِ الْمُؤْمِناتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِما كانُوا يَعْمَلُونَ وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوارِحُ عَلَى مُؤْمِنٍ إِنَّما تَشْهَدُ عَلَى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذابِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُعْطَى كِتابَهُ بِيَمِينِهِ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولئِكَ يَقْرَؤُنَ كِتابَهُمْ وَلا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا وَسُورَةُ النُّورِ أُنْزِلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النِّسَاءِ وَتَصْدِيقُ ذلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ - وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفاحِشَةَ مِنْ نِسائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا - وَالسَّبِيلُ الَّذِي قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - سُورَةٌ أَنْزَلْناها وَفَرَضْناها وَأَنْزَلْنا فِيها آياتٍ بَيِّناتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ واحِدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلا تَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بحث کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ محکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدا نے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا آنکہ حضرت رسول خدا صلعم تک نوبت پہنچی۔ حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ خدا نے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کو وصیت کی نوح (ع) کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اے رسول صلعم تم پر نازل کی اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ

تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت کرتا ہے۔

خدا نے انبیا کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو خلوص سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے جن کے ارتکاب پر خدا نے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سابق نبی کے راستہ سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرت رسول خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدا نے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا تھا تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت مچھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یوم سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کی تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بندر ہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرت عیسیٰ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان قوانین کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابل احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ قرار پایا کہ جو سنت عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفی صلعم کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد صلعم رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے مرنیوالے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسول صلعم تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امر ممنوع بجالانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچانا چاہا ہے مگر نہی زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان

کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت برا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلبہ دے دیں گے اس کو چاہیے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہو گا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی اور پورا تولو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کر دو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بری باتیں ہیں اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ سورۂ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتش جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۂ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہو گی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہو گا"۔ اور سورۂ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تم کو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۂ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف ہو گا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا (ہمیشہ کے لئے) کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ فائدہ نہ دیا۔ الیٰ قولہ یہ وہ ہے جو صاحب عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے یہ مشرک ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور گمراہیوں پر جہنم کو پیش کر کے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے گمراہوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی کہیں گے) نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے گمراہوں کی پیروی کی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام سابقہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح (ع) نے جھٹلایا اصحاب ایکہ (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ ہو وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں۔ عزیر ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں، مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہو گی۔

اور نہیں بہکایا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلی صف والے پچھلی صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے

اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جوان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول ہوگی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔

جب اللہ نے حضرت رسول خدا صلعم کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ ا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلعم اس کے عبد اور رسول ہیں ۲۔ نماز کا قائم کرنا ۳۔ زکوۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ صیام میں روزے رکھنا اور حضرت پر حدود کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قاتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عمداً کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الٰہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الٰہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے یتیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مال یتیم کا کھانے والا روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا مال کھایا ہے اور کم تولنے والوں کے لئے ہے ویل (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تولنے والے ہیں اور ویل کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور اخلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جن کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے قمیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار

عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو اسی ۸۰ کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں۔ اس سے دور رکھا ہے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرمایا ابلیس قوم جن سے تھا پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہو گا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورۂ نور سورۂ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول پر سورۂ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جانے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔

اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانی دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ میں کسی مرتکب زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔145، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 247)

قرآن کا حکم کہ آئمہ سے رابطہ کرو

قرآن میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

اے ایمان والو! صبر و تحمل سے کام لو۔ اور (کفار کے) مقابلہ میں پامردی دکھاؤ۔ اور (خدمت دین کے لیے) کمربستہ رہو۔ تاکہ تم فوز و فلاح پاؤ (اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ)۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔200)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- اصْبِرُوا وَ صابِرُوا وَ رابِطُوا قَالَ اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَ صابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَ رابِطُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ ع.

وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ وَ زَادَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ -

آیہ "اصبر واوصابر واورابطوا" کے متعلق صادق آل محمد (ع) نے فرمایا۔ صبر کرو ادائے فرائض پر اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔168، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 325)

حسنہ سے مراد اہل بیت کی محبت ہے

قرآن میں ہے:

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾

جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو ان کو اوندھے منہ آتش (دوزخ) میں پھینک دیا جائے گا۔ کیا تمہیں تمہارے عمل کے علاوہ کوئی بدلہ مل سکتا ہے؟ (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔

(سورۃ النمل 27، آیت نمبر 89تا90)

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ ع يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَ لَا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْها وَ هُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ. وَ مَنْ جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ قَالَ بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ السَّيِّئَةُ إِنْكَارُ الْوَلَايَةِ وَ بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے ابوعبداللہ دجلی امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے فرمایا کہ خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پائے گا اور جس نے

بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائیگا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا میں نے کہا اے امیر المومنین (ع) ضرور آگاہ کیجئے ۔فرمایا حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور اہل بیت (ع) کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہل بیت سے بغض۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔37)

علیؑ ہادی ہیں

قرآن میں ہے:

﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں ان (پیغمبر اسلام (ص)) پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی (ہماری مرضی کے مطابق) کیوں نہیں اتاری جاتی؟ حالانکہ تم تو بس (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک راہنما ہوتا ہے۔

﴿سورۃ الرعد 13، آیت نمبر۔7﴾

اور اصولِ کافی میں ہے:

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ قُلْتُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ- مَاتَ الْكِتَابُ وَ لَكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى.

ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیت (وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں اس کے رب سے اس پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تم تو محض ڈرانے والے ہوں اور ہر قوم کے لیے ایک رہبر ہوتا آیا ہے ﴿سورۃ الرعد 13، آیت نمبر۔7﴾) کے متعلق پوچھا م فرمایا رسول اللہ ص منذر ہیں اور علی (ع) ہادی ہیں ابو محمد بتاؤ کوئی اس زمانہ میں بھی ہادی ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانے میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے اے ابو محمد ﷺ، اللہ تم رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مر جائے (اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو) تو یہ آیت (متشابہ) بھی مر جائے گی وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنے والا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔48)

علیؑ ہادی ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- إِنَّما أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي أَمَا وَ اللَّهِ مَا ذَهَبَتْ مِنَّا وَ مَا زَالَتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ.

آیت انت، منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر(ع) نے فرمایا منذر (ڈرانے والا) رسول ہیں اور ہادی علی(ع) ہیں واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔48)

حکمت سے مراد امام کی معرفت ہے

قرآن میں ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

جسے وہ چاہتا ہے حکمت و دانائی عطا فرماتا ہے اور جسے (منجانب اللہ) حکمت عطا ہوئی، بے شک اسے در حقیقت خیر کثیر (بڑی دولت) مل گئی۔ عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔269)

اور اصولِ کافی میں ہے:

يُونُسُ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ- فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً قَالَ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَ اجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا النَّارَ.

فرمایا ابو عبداللہ(ع) نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب جس کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔240، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 224)

”اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے“ اس سے مراد آئمہ کا انکار کرنے والے ہیں

قرآن میں ہے:

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمٰن کا انکار کرنے والوں کے مکانوں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

(سورۃ الزخرف 43، آیت نمبر۔ 33)

اور اصولِ کافی میں ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَلَوْ لا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً واحِدَةً قَالَ عَنَى بِذَلِكَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ص أَنْ يَكُونُوا عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ- كُفَّاراً كُلَّهُمْ لَجَعَلْنا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ وَ لَوْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ص لَحَزِنَ الْمُؤْمِنُونَ وَ غَمَّهُمْ ذَلِكَ وَ لَمْ يُنَاكِحُوهُمْ وَ لَمْ يُوَارِثُوهُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین (ع) سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے (زخرف۔ 33) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسول (ص) کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے امام برحق کا انکار کرنے سے سب کافر ہو گئے اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (اتمام حجت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 235، حدیث نمبر۔ 23، صفحہ نمبر 202)

مصحفِ فاطمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ پر صرف قرآن نازل کیا گیا ہے۔اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ آپ صرف اسی قرآن کی پیروی کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف قرآن کی پیروی کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اللہ کو چھوڑ کر میری پیروی کرو بلکہ آپ زندگی بھر یہی فرماتے رہے کہ قرآن کی پیروی کرو کیونکہ قرآن کی پیروی ہی دراصل حضور ﷺ کی پیروی ہے اور قرآن ہی قولِ رسول ہے۔ بعض لوگ اپنے پاس سے کتابیں لکھتے ہیں اور اس کے بعد انہیں اللہ (اور رسول) کی طرف منسوب کر دیتے ہیں تاکہ اپنے ذاتی مفادات کے حصول کیلئے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی بات میں وزن پیدا کر سکیں۔

قارئینِ کرام! اس کے علاوہ بیسیوں آیات ہیں جو پیش کی جا سکتی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ صرف قرآن ایسی کتاب ہے جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، صرف یہ ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، اس کے علاوہ دنیا کی تمام کتب مشکوک ہیں۔ جبکہ اصولِ کافی کی درج ذیل روایات میں بتایا جا رہا ہے کہ قرآن کے بعد بھی بعض کتابیں اللہ نے نازل کی ہیں، آیئے پہلے قرآنی آیات کا بغور مطالعہ کریں اور اس کے بعد ان روایتوں کو پڑھیں جن میں قرآن کے بعد نازل ہونے والی کتب کا ذکرِ خیر ہے:

قرآن:

رسول ﷺ پر صرف قرآن نازل کیا گیا:

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

(اے رسول (ص)) کہو کہ گواہی میں سب سے بڑھ کر کون سی چیز ہے؟ کہہ دیجیے کہ اللہ! جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔اور یہ قرآن بذریعہ وحی میری طرف بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں اور جس تک یہ پہنچے سب کو ڈراؤں۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہیں؟ کہیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دیتا۔ کہو وہ واحد و یکتا ہے۔اور میں تمہارے شرک سے بری و بیزار ہوں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔19)

روزِ قیامت رسول ﷺ کی شکایت صرف قرآن کے متعلق ہو گی نہ کہ دیگر کتب کی:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾

اور رسول (ص) کہیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔

(سورۃ الفرقان 25، آیت نمبر۔30)

رسول خود بھی یہ نہیں کہتے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری پیروی کرو:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾

کسی ایسے انسان کو یہ بات زیب نہیں دیتی جسے خدا کتاب، حکمت (یا اقتدار) اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (میری عبادت کرو) بلکہ (وہ تو یہ کہے گا کہ) تم اللہ والے ہو جاؤ۔ اس بنا پر کہ تم کتابِ الٰہی کی تعلیم دیتے ہو۔ اور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 79)

قولِ رسول صرف قرآن ہے:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾

بے شک یہ (قرآن) ایک معزز رسول (ص) کا کلام ہے۔

(سورۃ الحاقہ 69، آیت نمبر۔ 40)

فرمانِ خداوندی ہے کہ لوگ اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے:

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾

سو خرابی و بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے (جعلی) کتاب (تحریر) لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں پس خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کی لکھائی پر اور بربادی ہے۔ ان کے لئے ان کی اس کمائی پر۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 79)

جبریلؑ حضرت فاطمہؑ کے پاس آتے، ان کا دل بہلاتے، انہیں آنے والے واقعات کی خبر دیتے، حضرت علیؑ یہ ساری باتیں لکھتے جاتے، یہ ہے مصحفِ فاطمہؑ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً قَالَ لَهُ فَالْجَامِعَةُ قَالَ تِلْكَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخِذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَرْشُ الْخَدْشِ قَالَ فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ ع قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَعَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَئِيلُ ع يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ ع يَكْتُبُ ذَلِكَ فَهَذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ع.

بعض اصحاب نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستّر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا

مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ﷺ 75 دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرائیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتاتے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی (ع) ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے پس یہ ہے مصحف فاطمہ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔125)

فرشتہ حضرت فاطمہ سے باتیں کرتا تو حضرت علیؑ اسے لکھتے جاتے، یہاں تک کہ مصحفِ فاطمہ بن گیا

مصحفِ فاطمہ میں آئندہ ہونے والے واقعات مندرج ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ وَ ذَلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ ع قَالَ قُلْتُ وَ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ ص دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ ع مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا فَشَكَتْ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ إِذَا أَحْسَسْتِ بِذَلِكِ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي فَأَعْلَمَتْهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يَكْتُبُ كُلَّ مَا سَمِعَ- حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفاً قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ لَكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے سنا کہ 128 ھجری میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم واندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا خدا نے ان کے پاس اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہ (س) نے یہ واقعہ امیر المومنین (ع) سے بیان کیا حضرت نے فرمایا۔ اب جب یہ فرشتہ آئے تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا، چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا امیر المومنین (ع) فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔123)

مصحفِ فاطمہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے اور اس میں ہر چیز لکھی ہوئی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَجَّالِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هَاهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي قَالَ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع سِتْراً بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَاطَّلَعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص عَلَّمَ عَلِيّاً ع بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ص- عَلِيّاً ع أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَ اللَّهِ الْعِلْمُ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ مَا هُوَ بِذَاكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَ خَطِّ عَلِيٍّ بِيَمِينِهِ فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَ حَرَامٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشُ فِي الْخَدْشِ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ فَقَالَ تَأْذَنُ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ قَالَ فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ حَتَّى أَرْشُ هَذَا كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَ اللَّهِ الْعِلْمُ قَالَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ قَالَ قُلْتُ وَ مَا الْجَفْرُ قَالَ وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَ الْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ قَالَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ ع وَ مَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ع قَالَ قُلْتُ وَ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ع قَالَ مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اللَّهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَ اللَّهِ الْعِلْمُ قَالَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ مَا هُوَ بِذَاكَ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ عِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا وَ اللَّهِ هُوَ الْعِلْمُ قَالَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ قَالَ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِ الْأَمْرِ وَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہے آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سن تو نہیں رہا حضرت (ع) نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان میں تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا اب جو تمہارا دل چاہے وہ پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ (ع) کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ اللہ علی (ع) کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر منکشف ہو گئے، حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی (ع) کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب ظاہر ہوئے میں کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا۔ حضور بتائیں جامعہ کیا ہے وہ ایک صحیفہ ہے ستّر ہاتھ لمبا رسول اللہ (ع) کے ہاتھ، اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی (ع) نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شی کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ

ہلکی سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ (ع) کا ہوں جو چاہے کیجئے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ (ع) نے اتنا ذرا تند لہجے میں کہا میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانتے جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیاء اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا بس علم تو یہ کافی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں، فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 39، حدیث نمبر۔ 1، صفحہ نمبر۔ 121)

امام جعفر صادقؒ کے پاس مصحفِ فاطمہ تھی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ قَالَ زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ ع وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَ فِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَ لَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبُعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ وَ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَحْمَرَ قَالَ قُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ قَالَ السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَ يَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ فَقَالَ إِي وَ اللَّهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَ النَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَ لَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَ طَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَ الْإِنْكَارِ وَ لَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ.

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے میں نے پوچھا، اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے، نہیں کرتا میں گمان کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے، میں کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائے گا، کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمد ص) عبداللہ ابن یعفور نے کہا۔ اللہ آپکی نگرانی کرے۔ اولاد حسن اس کو

جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہیں لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔124)

مصحفِ فاطمہ میں فاطمہؑ کی وصیت ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَ الْحَقُّ فِيهِ فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَ فَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَ سَلُوهُمْ عَنِ الْخَالاتِ وَ الْعَمَّاتِ وَ لْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ ع فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ ع وَ مَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ص إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَأْتُوا بِكِتابٍ مِنْ قَبْلِ هذا أَوْ أَثارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ (اولاد حسن مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی (ع) کے قضا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان کے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو کہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس صحف کے ساتھ تبرکات رسول ﷺ ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ علمی آثار لاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔124)

مصحف فاطمہ میں تمام بادشاہوں کے نام لکھے ہوئے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ يَا فُضَيْلُ أَ تَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قُبَيْلُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ ع لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ إِلَّا وَ هُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيهِ وَ مَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئاً.

فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا، میں نے کہا نہیں۔ فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں۔ کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن (ع) کا کوئی نام نہ دیکھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔126)

ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی اور ہر بادشاہ کا نام لکھا ہوا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَ الْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ فَقَالَ وَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ لَا وَ اللَّهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن حسن ابن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو روئے زمین پر کسی علاقہ کا حکمران ہو محمد بن عبداللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔126)

ہمارے پاس قرآن کے علاوہ ایک کتاب ہے جو رسول اللہ ﷺ نے لکھوائی تھی اور جس کی وجہ سے سب ہمارے محتاج ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ عِنْدَنَا مَا لَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَ إِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ خَطُّ عَلِيٍّ ع صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَ حَرَامٍ وَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَّا بِالْأَمْرِ فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَ نَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔125)

نوٹ: روایت کے الفاظ "ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں" سے ظاہر ہے کہ مذکورہ کتاب قرآن سے الگ کوئی کتاب تھی، اگر کتاب سے مراد قرآن ہوتا تو ظاہر ہے یہ تو تمام مسلمانوں کے پاس موجود ہے اور قرآن تک رسائی کے حصول کیلئے مسلمان امام جعفر صادق کے محتاج نہیں۔

زمرد کی لوحِ آئمہ کا نزول

اللہ نے نبی کریم ﷺ کیلئے جبریل کے ہاتھ زمرد کی ایک لوح بھیجی جس میں تمام آئمہ کی تفصیل لکھی تھی۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے اس لوح کی ساری عبارت اپنے پاس نقل کر لی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ أَبِي لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ- إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ أَيَّ الْأَوْقَاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ ع بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا أَخْبَرَتْكَ بِهِ أُمِّي أَنَّهُ فِي ذَلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوبٌ فَقَالَ جَابِرٌ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ ع فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَهَنَّيْتُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحاً أَخْضَرَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ زُمُرُّدٍ وَ رَأَيْتُ فِيهِ كِتَاباً أَبْيَضَ شِبْهَ لَوْنِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ لَهَا بِأَبِي وَ أُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ص مَا هَذَا اللَّوْحُ فَقَالَتْ هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ص فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَ اسْمُ ابْنَيَّ وَ اسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَ أَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذَلِكَ قَالَ جَابِرٌ فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ ع فَقَرَأْتُهُ وَ اسْتَنْسَخْتُهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي فَهَلْ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ نَعَمْ فَمَشَى مَعَهُ أَبِي إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لِأَقْرَأَ أَنَا عَلَيْكَ فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَةٍ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً فَقَالَ جَابِرٌ فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ *- لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَ نُورِهِ وَ سَفِيرِهِ وَ حِجَابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَ اشْكُرْ نَعْمَائِي وَ لَا تَجْحَدْ آلَائِي إِنِّي أَنَا اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَ مُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَ دَيَّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَدْلِي عَذَّبْتُهُ عَذاباً لا أُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيَّامُهُ وَ انْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَ إِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَ أَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَ سِبْطَيْكَ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي- بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَ جَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي وَ أَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَ خَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً جَعَلْتُ كَلِمَتِيَ التَّامَّةَ مَعَهُ وَ حُجَّتِيَ الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعَاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ وَ زَيْنُ أَوْلِيَائِيَ الْمَاضِينَ وَ ابْنُهُ شِبْهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ عِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَى جَعْفَرٍ وَ لَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَى فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ- لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَ حُجَّتِي لَا تَخْفَى وَ أَنَّ أَوْلِيَائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَى مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَى عَلَيَّ وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ مُوسَى عَبْدِي وَ حَبِيبِي وَ خِيَرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ مَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ وَ أَمْتَحِنُهُ بِالِاضْطِلَاعِ بِهَا يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي

بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ - إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَسُرَّنَّهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَ خَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ وَارِثِ عِلْمِهِ فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَ شَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَ أَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ الشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِيَ الْحَسَنَ وَ أُكْمِلُ ذَلِكَ بِابْنِهِ م ح م د رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَ بَهَاءُ عِيسَى وَ صَبْرُ أَيُّوبَ فَيُذَلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَ تُتَهَادَى رُءُوسُهُمْ كَمَا تُتَهَادَى رُءُوسُ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ مَرْعُوبِينَ وَجِلِينَ تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَ يَفْشُو الْوَيْلُ وَ الرَّنَّةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَ بِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَدْفَعُ الْآصَارَ وَ الْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ:" قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

ابو بصیر نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں حیات رسول صلعم میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسین (ع) کی ولادت کی مبارکباد دینے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرد کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے بنت رسول صلعم یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسول صلعم کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آں حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی میں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر سے مقابلہ کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمد صلعم اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے لے کر نازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمد صلعم میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا اجزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہو گا۔ پس

میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیاء مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمد ص! تم کو تمام انبیاء پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر اور میں نے تمام عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسن (ع) اور حسین (ع) سے میں حسن کو معدن علم بنایا اور حسین (ع) کو خازن وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل وارفع شہداء ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دون گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اول علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگافتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیاء معرفت کے بھرپور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہوا افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسےٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر بار نبوت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک مغرور بھوت اور وہ دفن ہو گا۔ اس شہر میں جس کو بسایا ہے عبد صالح (ذوالقرنین) نے اور اس کی قبر پہلو میں ہو گی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے، میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا (ع)) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی (ع)) سے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا۔ میں جنت میں اس کو جگہ دوں گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے ایسے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی (امام نقی (ع)) کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرے راستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کروں گا میں اس دین کو اس کے فرزند م ح م د سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ (غیبت) میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دیلم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پیٹنے کی آواز ان کی عورتوں سے بلند ہو گی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم سے مروی ہے کہ ابو بصیر نے کہا اگر تو نے اثبات آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نااہلوں سے بیان نہ کر۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر165)

فاطمہؑ کے پاس اللہ کی نازل کردہ لوح تھی جس میں آئمہ کرام کے نام لکھے تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ع وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ ع ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ.

جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر175)

حضرت علی علیہ السلام

زیرِ نظر باب کے مطالعے سے پہلے ایک ضروری گزارش

ابوالحسن علی بن ابی طالب ہاشمی قُرشی (15 ستمبر 601ء – 29 جنوری 661ء)۔ پیغمبر اسلام محمد ﷺ کے چچازاد اور داماد تھے۔ عثمان بن عفانؓ کے بعد چوتھے خلیفہ راشد کے طور پر سنہ 656ء سے 661ء تک حکمرانی کی، لیکن انہیں شیعہ مسلمانوں کے ہاں خلیفہ بلافصل، پہلا امام اور وصی رسول اللہ سمجھا جاتا ہے۔ سنی علیؓ کو چوتھا اور آخری خلیفہ راشد سمجھتے ہیں جبکہ شیعہ واقعہ غدیر خم کی تاویل کر کے انہیں محمد ﷺ کے بعد پہلا امام مانتے ہیں۔ شیعوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ علیؑ اور دیگر شیعہ ائمہ (اہل بیت سے تمام) بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی جانشین ہیں۔ اسی اختلاف نے امت مسلمہ کو شیعہ اور سنی فرقوں میں تقسیم کیا تھا۔ کتب روایات کے مطابق پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد حصولِ اقتدار کی جنگ شروع ہو گئی۔ اس موقع پر دونوں اطراف سے اپنے اپنے لیڈر کے فضائل کیلئے حدیثیں گڑھی گئیں، زیر نظر باب میں مندرج روایات کے مطالعے سے یہ بات واضح محسوس کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾

کہہ دیں خدا اور رسول (ص) کی اطاعت و فرماں برداری کرو اور اگر روگردانی کریں تو بے شک خدا کافروں (نافرمانوں) کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔32)

اطاعت کے حوالے سے دیگر مقامات ملاحظہ کیجئے:

اللہ اور رسول کی اطاعت کرو

(آل عمران 3،آیت نمبر۔132)

(سورۃ النسا 4،آیت نمبر۔59)

(سورۃ المائدہ 5،آیت نمبر۔92)

(سورۃ الانفال 8،آیت نمبر۔1)

(سورۃ الانفال 8،آیت نمبر۔20)

(سورۃ الانفال 8،آیت نمبر۔46)

(سورۃ النور 24،آیت نمبر۔54)

(سورۃ محمد 47،آیت نمبر۔33)

(سورۃ المجادلہ 58،آیت نمبر۔13)

(سورۃ التغابن 64،آیت نمبر۔12)

رسول کی اطاعت کرو

(سورۃ النور 24،آیت نمبر۔54)

(سورۃ الشعرا 26،آیت نمبر۔108)

(سورۃ الشعرا 26،آیت نمبر۔110)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔126)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔131)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔144)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔150)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔163)

(سورۃ الشعرا26،آیت نمبر۔179)

(سورۃ الزخرف43،آیت نمبر۔63)

(سورۃ نوح71،آیت نمبر۔3)

اولی الامر کی اطاعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ طریقہ کار تمہارے لئے اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔59)

درج بالا آیت میں اللہ اور رسول کے ساتھ ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

امر (ا م ر) یہ لفظ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے: حکم اور معاملات۔ حکم کے معنی میں استعمال ہو گا تو اس کی جمع اوامر ہو گی۔ جب معاملات کے معنی میں استعمال ہو گا تو اس کی جمع امور ہو گی۔ صاحبانِ امر کی تشریح میں علما میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اگر فرقہ واریت سے مبرا ہو کر آیتِ زیرِ بحث کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یہاں نہایت آسان اور سادہ سا نقطہ بیان کیا گیا ہے۔

قرآن نے اسلامی نظامِ سیاست کو " اللہ و رسول " کی اصطلاح میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ اللہ و رسول کی اطاعت کرو یعنی اس نظام کی اطاعت کرو جسے اللہ کے رسول نے قرآن (قوانین خداوندی) کے نفاذ کیلئے قائم کیا تھا۔ اب اس نظام کو چلانے کیلئے مرکز کی طرف سے افسران و نمائیندگانِ حکومت کو مقرر کیا جاتا ہے جو مرکز کے نظام کو نافذ کروانے کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں، اللہ نے ان کو بھی "اولی الامر" کہا ہے۔ اولی الامر کی اطاعت فرض کر دی گئی ہے۔ اسلامی تاریخ کے مطابق حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت

عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کی حکومتیں آئیں، یہ سب اولوالامر تھے لیکن فرقہ پرستوں نے صرف اپنی اپنی پسندیدہ شخصیات کو اولوالامر قرار دیا، اس کی ایک مثال درج ذیل روایات ہیں، ملاحظہ کیجئے:

خدا نے علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَ أَنَّ الْحَسَنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَ أَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسن علیہ السلام امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسین علیہ السلام کی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علی ابن الحسین علیہ السلام امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا اور محمد بن علی علیہ السلام امام ہیں ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔38)

جس نے علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ص فَقَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ ع إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ ع إِمَاماً ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مَعْرِفَةَ رَسُولِهِ ص ثُمَّ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لِي إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا فرمایا حضرت کے بعد امیر المومنین (علیہ السلام) امام تھے پھر امام حسن (علیہ السلام) پھر امام حسین (علیہ السلام) پھر علی ابن الحسین (علیہ السلام) پھر محمد ابن علی امام ہوئے۔ جس نے انکار کیا ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار کیا۔ اس نے رسول کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا امام محمد باقر (علیہ السلام) کے بعد آپ امام ہیں، میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا فرمایا میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا (اب میرے سوا کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔31)

جو جنت میں جانا چاہتا ہے وہ علیؑ کو دوست رکھے اور اماموں کی اطاعت کرے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَا حَيَاةً تُشْبِهُ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتَ مِيتَةً تُشْبِهُ مِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَ يَسْكُنَ الْجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحْمَنُ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَ لْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي- اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَ وَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي اللَّهُمَّ لَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَتِي.

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہیئے شہید کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اس کو چاہیئے کہ علی (علیہ السلام) کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یااللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہوں خداوند میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔77)

اللہ بھی علیؑ کی محبت میں گرفتار

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ- مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَ وَالَى أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقَّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَ هُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ مَا جَرَى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَ هُمْ عِتْرَتُكَ مِنْ طِينَتِكَ وَ لَحْمِكَ وَ دَمِكَ وَ قَدْ أَجْرَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَ هُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَ انْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَ ارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَا مَنْ أَحَبَّهُمْ وَ وَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ وَ لَقَدْ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ ع بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَ أَحِبَّائِهِمْ وَ الْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے رسول ﷺ! تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی (علیہ السلام) کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہای اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہاے بعد

جاری ہوئے ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئے تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت وخون تیرا گوشت وخون ہے خدا نے جاری کیا ان کو تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تم سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ (علیہ السلام) تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں میری لئے حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفا کیا ان کا جتنا کیا۔ ان کو خالص بنایا (اپنے لئے) ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا جبرائیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے آباء کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔77)

جو رسول ﷺ جیسی زندگی و موت اور جنت کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ وہ علیؓ کو دوست رکھے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللَّهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ لْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَ لْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَ لْيُسَلِّمْ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي أَعْطَاهُمُ اللَّهُ فَهْمِي وَ عِلْمِي إِلَى اللَّهِ أَشْكُو أَمْرَ أُمَّتِي الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ ايْمُ اللَّهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لَا أَنَالَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي.

میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی میری جیسی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنی قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ علی (علیہ السلام) کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے، بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی امت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔78)

جورسول ﷺ جیسی زندگی وموت اور جنت کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ اوران کے اوصیا کو دوست رکھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْقَهَّارِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَ يَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَلَّا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ هَكَذَا وَ ضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَ عَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَةَ فِيهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ.

جابر جعفی نے ابو جعفرع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سے زندگی بسر کرے اور میری سے موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اس شاخ تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے ید قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہئے کہ علی (ع) اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ سے داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ دونوں انگلیوں کو ملایا اس طرح فرمایا کی حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعا سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدم نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔79)

دنیا وآخرت کی ہر چیز اس کیلئے ہے جو علیؑ کو دوست رکھے اور امام مانے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ إِنَّ الرَّوْحَ وَ الرَّاحَةَ وَ الْفَلْجَ وَ الْعَوْنَ وَ النَّجَاحَ وَ الْبَرَكَةَ وَ الْكَرَامَةَ وَ الْمَغْفِرَةَ وَ الْمُعَافَاةَ وَ الْيُسْرَ وَ الْبُشْرَى وَ الرِّضْوَانَ وَ الْقُرْبَ وَ النَّصْرَ وَ التَّمَكُّنَ وَ الرَّجَاءَ وَ الْمَحَبَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيّاً وَ ائْتَمَّ بِهِ وَ بَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ حَقّاً عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَ حَقٌّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَ مَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي.

فرمایا امام محمد باقر(ع) نے روح اور راحت کی کشادگی اور مدد نجات، اور برکت اور کرامت و مغفرت در گزر تونگری اور بشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی اور امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی (ع) کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کرو اور اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیوں کہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔79)

لوگوں کے اعمال علیؑ کو پیش کئے جاتے ہیں

فرمانِ خداوندی ہے:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾

(اے رسول (ﷺ) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کیے جاؤ اللہ، اس کا رسول اور مؤمنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے (کہ تم کیسے عمل کرتے ہو) اور پھر غائب اور حاضر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے بس وہ تمہیں بتلائے گا تم کیا عمل کرتے ہو۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔105)

اوپر بیان کیا گیا ہے کہ قرآن میں ''اللہ و رسول'' کے الفاظ اسلامی حکومت کے مرکزی اصطلاح کے طور پر آتے ہیں، آیت مذکورہ بالا میں فرمایا گیا ہے کہ یہ نظام اپنے نمائندگانِ حکومت (مومنین) کے ذریعے قانون خداوندی پر عمل کرانے کیلئے لوگوں پر نظر رکھے گا۔اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزَّيَّاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانٍ الزَّيَّاتِ وَ كَانَ مَكِيناً عِنْدَ الرِّضَا ع قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع ادْعُ اللَّهَ لِي وَ لِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ أَ وَ لَسْتُ أَفْعَلُ وَ اللَّهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قَالَ فَاسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ هُوَ وَ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمائیے۔فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر روز و شب میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین پھر فرمایا واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔95)

علیؑ کا علم انبیا سے بھی زیادہ تھا

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَمُصُّونَ الثِّمَادَ- وَ يَدَعُونَ النَّهَرَ الْعَظِيمَ قِيلَ لَهُ وَ مَا النَّهَرُ الْعَظِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ الْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ص سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَ هَلُمَّ جَرّاً إِلَى مُحَمَّدٍ ص قِيلَ لَهُ وَ مَا تِلْكَ السُّنَنُ قَالَ عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص صَيَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ- فَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع اسْمَعُوا مَا يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ إِنِّي حَدَّثْتُهُ أَنَّ اللَّهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ص عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَ هُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے لوگ تری کو چوستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑتے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا ہے اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لیکر آنحضرت تک جتنے انبیاء گذرے ہیں، کسی نے کہا یہ سنن کیا ہے، فرمایا انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی (ع) کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یابن رسول اللہ آیا امیر المومنین (ع) زیادہ عالم تھے یا انبیاء امام نے فرمایا سنو خدا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفی ﷺ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المومنین (ع) کو تعیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی (ع) زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔99)

عرش کے اعلیٰ حصے پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت علیؑ امیر المومنین ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ- هِبَةُ اللَّهِ بْنُ آدَمَ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ- نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ ع وَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللَّهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ- حَمْزَةُ أَسَدُ اللَّهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَهَذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَ جَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هَذَا.

امام محمد باقر(ع) نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی حجۃ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے، نوح(ع)، ابراہیم(ع)، موسیٰ(ع)، عیسیٰ(ع)، اور حضرت محمد(ع) اور علی محمد کے ہتبہ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسول خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ فروش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسول ﷺ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصے پر لکھا ہے کہ علی(ع) امیر المومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (ماتعنا میں ماذالذہے) درآنحالیکہ ہماری پیش نظر ہماری حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔102)

حضرت علیؓ کی تلوار جبریل آسمان سے لائے تھے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ص مِنْ أَيْنَ هُوَ قَالَ هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ ع مِنَ السَّمَاءِ وَ كَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَ هُوَ عِنْدِي.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا(ع) سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرائیل(ع) آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔116)

علیؓ کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے

وَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَى أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنْ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَزْوَاجِهِمْ أَكْثَرُ مِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللَّهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْعَدْلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قِيلَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ كَمَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ السَّائِلُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشِّيعَةِ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَأَنْكَرُوهُ قَالَ كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ ع أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ صَدَقْتَ افْهَمْ عَنِّي مَا أَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَ لَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أَئِمَّةَ الضَّلَالَةِ وَ يَزُورُ إِمَامَ الْهُدَى عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ خَلَقَ اللَّهُ أَوْ قَالَ قَيَّضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بِعَدَدِهِمْ ثُمَّ زَارُوا وَلِيَّ الضَّلَالَةِ فَأَتَوْهُ بِالْإِفْكِ وَ الْكَذِبِ حَتَّى لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذَلِكَ لَقَالَ رَأَيْتَ شَيْطَاناً أَخْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتَّى يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيراً وَ يُعْلِمَهُ

الضَّلَالَةَ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا وَ ايْمُ اللَّهِ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمُ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةً لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص لِعَلِيٍّ ع حِينَ دَنَا مَوْتُهُ هَذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشَدْتُمْ وَ لَكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكِرٌ وَ مَنْ آمَنَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسَعُهُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ إِنَّهَا لَنَا وَ مَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرُّوحِ وَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى كَافِرٍ فَاسِقٍ فَإِنْ قَالَ إِنَّهُ يُنَزِّلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ وَ إِنْ قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزِّلُ إِلَى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزَّلَ شَيْءٌ إِلَى غَيْرِ شَيْءٍ وَ إِنْ قَالُوا وَ سَيَقُولُونَ لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ فَقَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً.

فرمایا امام محمد تقی (ع) نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنھیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کے طرف بھیجا۔ شیطانوں کی لشکروں کی اور ن کی ازواج کو (یہ بیان سورہ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم ترانا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفہ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے اے ابو جعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیسے ہوں گئے ۔فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا سائل نے کہا اے ابو جعفر (ع) اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروگا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں فرمایا، تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں وہ اسے سمجھ صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہے) جاتے ہیں اور انھیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتے ہیں تو ملائکہ بتدبیر الٰہی ولی امر پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے) یا یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنی ہی شیاطین کو تا کہ وہ وہی ضلالت کے پاس جائیں پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر ولی امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتادیا جاتا ہے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃالقدر کی تصدیق کی اس نے ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی (ع) کے متعلق، میرے بعد یہ تمہارا اولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کروگے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃالقدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سچا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافر و فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ وہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی ہوگی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔144)

امیر المومنین کو اپنے موت کے وقت کا علم تھا

موت کا وقت مقرر ہے اس لئے جان بچانے کی تدبیر کرنا درست نہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَ اللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَ قَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْإِوَزِّ فِي الدَّارِ صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ وَ قَوْلُ أُمِّ كُلْثُومٍ - لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلَا سِلَاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ ع أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللَّهُ قَاتِلُهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هَذَا مِمَّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ فَقَالَ ذَلِكَ كَانَ وَ لَكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے کہا کہ امیر المومنین (ع) اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر جو قازیں تھیں ان کی چیخ وپکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور امّ کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے۔ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے، آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے، تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے، پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا (ع) نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا ہی بہتر تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔155)

خدا نے محمد ﷺ کو حکم دیا کہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی دیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ ع أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ص بِرُمَّانَتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِحْدَاهُمَا وَ كَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفاً وَ أَطْعَمَ عَلِيّاً نِصْفاً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا أَخِي هَلْ تَدْرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَ أَمَّا الْأُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ قَالَ لَمْ يُعَلِّمِ اللَّهُ مُحَمَّداً ص عِلْماً إِلَّا وَ أَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيّاً ع.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جبرائیل رسول اللہ صلعم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلعم نے ان میں سے ایک کھا لیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے آدھا خود کھایا اور آدھا علی (ع) کو کھلایا اور فرمایا اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علی (ع) نے کہا نہیں فرمایا پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا خدا نے جو علم محمد کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی (ع) کو بھی دیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔162)

جو علم خدا نے رسول ﷺ کو دیا انہوں نے وہ علیؑ کو دے دیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ ص بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ ع فَقَالَ مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ فَقَالَ أَمَّا هَذِهِ فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَ أَمَّا هَذِهِ فَالْعِلْمُ ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ص نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَ أَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ قَالَ فَلَمْ يَعْلَمْ وَ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ص حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا وَ قَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ.

میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ جبرائیل (ع) حضرت رسول ﷺ خدا کے پاس جنّت سے دو انار لائے تھے حضرت علی (ع) سے ملاقات ہوئی، انھوں نے پوچھا، آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں فرمایا ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے آدھا علی (ع) کو دیا آدھا خود کھالیا فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا پھر امام (ع) نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسول کو تعلیم دی وہ انھوں نے علی (ع) کو دی پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔163)

خدا نے امرِ دین رسول ﷺ کے بعد علیؑ کے سپرد کیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ وَ إِنَّكَ لَعَلى‏ خُلُقٍ عَظِيمٍ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللَّهَ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ وَ ائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَ جَحَدَ النَّاسُ فَوَ اللَّهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَ أَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَ نَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع- يَقُولُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسول ﷺ کی اور فرمایا سورہ نون میں اے رسول بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو، پھر امر دین ان کو سپرد کیا اور فرمایا جو رسول ﷺ تم کو دے

اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی پھر فرمایا رسول نے امر دین اپنے بعد علی (ع) کو سپرد کیا اور ان کو امین بنایا پس تم نے ان کو مان لیا لیکن اور لوگوں نے انکار کیا ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں خدا نے تمہاری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔165)

خدا نے امرِ دین رسول ﷺ کے بعد علیؑ کے سپرد کیا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَ بِهِ الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي تَرَكْتُ أَبَا قَتَادَةَ بِالشَّامِ لَا يُخْطِئُ فِي الْوَاوِ وَ شِبْهِهِ وَ جِئْتُ إِلَى هَذَا يُخْطِئُ هَذَا الْخَطَأَ كُلَّهُ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وَ أَخْبَرَ صَاحِبَيَّ فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ- أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ وَ فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ ص فَقَالَ- ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَمَا فَوَّضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

ابن اُشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت کے متعلق پوچھا آپ (ع) نے اسے جواب دیا تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا آپ نے اسے دوسرا جواب دیا مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک داؤد وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہے کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا آپ نے اس کو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے ابن اُشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دُنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہئے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہئے اسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسول ﷺ کی سپرد وہ روحانی حکومت ہے تھی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسول ص سے (بے چون وچرا) اُسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسول ﷺ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔166)

علیؑ محدث تھے، فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ عَلِيّاً ع كَانَ مُحَدَّثاً فَقُلْتُ فَتَقُولُ نَبِيٌّ قَالَ فَحَرَّكَ بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَ وَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ قَالَ وَ فِيكُمْ مِثْلُهُ.

فرمایاامام محمد باقر(ع) نے علی(ع) محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی (یعنی اشارہ کیا کہ نہیں) پھر فرمایا وصی سلیمان اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علی(ع) نے فرمایا میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔52، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔172)

علیؑ محدث تھے فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ عَلِيّاً ع كَانَ مُحَدَّثاً فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ فَقَالُوا وَ مَا هِيَ فَقُلْتُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ كَانَ عَلِيٌّ ع مُحَدَّثاً فَقَالُوا مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لِي يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ قُلْتُ تَقُولُ إِنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ فَحَرَّكَ يَدَهُ هَكَذَا أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَ وَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ قَالَ وَ فِيكُمْ مِثْلُهُ.

فرمایاامام محمد باقر(ع) نے علی(ع) محدث تھے میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ امام محمد باقر(ع) نے فرمایا ہے کہ علی(ع) حادث تھے انھوں نے کہا تجھے پوچھنا چاہئے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے میں لوٹ کر آیا اور کہا میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپ نے ہاتھ کا اشارہ کر کے بتلادیا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمان، صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تمنے حضرت علی (ع) کا یہ قول نہیں سنا میں ان کی مثل ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔53، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔176)

جولوگ ایمان لائے نبی ﷺ، علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ و اوصیا پر۔۔۔(کیا دین موروثی ہے؟)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ عَنِ الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمانٍ أَلْحَقْنا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ ما أَلَتْناهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ الَّذِينَ آمَنُوا النَّبِيُّ ص وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ ذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَ الْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ-الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ ص فِي عَلِيٍّ ع وَ حُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَ طَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شی کم نہیں ہو گی (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیر المومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول ﷺ لائے علی (ع) کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔182)

رسول ﷺ اور علی کو فضیلت حاصل ہے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَ الْفَهْمِ وَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلِيٌّ ع فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ اور علی (ع) دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔57، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔183)

علم نبوت کے وارث علیؑ اور ان کی اولاد ہے

اللہ نے رسول ﷺ پر قرآن کے علاوہ ایک اور کتاب نازل کی جو کہ اوصیا کے متعلق تھی، یہ واحد کتاب تھی جو مہر شدہ نازل ہوئی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ ص كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةُ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ ع يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ قَالَ نَجِيبُ اللَّهِ مِنْهُمْ وَ ذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ ع وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ ع وَ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ قَالَ وَ كَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ قَالَ فَفَتَحَ عَلِيٌّ ع الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ ع الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَ مَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَ مَضَى فَتَحَ الْحُسَيْنُ ع الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَ تُقْتَلُ وَ اخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ قَالَ فَفَعَلَ ع فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَبْلَ ذَلِكَ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنِ اصْمُتْ وَ أَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ع فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى وَ صَدِّقْ أَبَاكَ وَ وَرِّثِ ابْنَكَ وَ اصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَ قُمْ بِحَقِّ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَ الْأَمْنِ وَ لَا تَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَفَعَلَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ قَالَ فَقَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ قَالَ قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ يَا مُعَاذُ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ هَذَا الرَّاقِدُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَ هُوَ رَاقِدٌ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت ﷺ پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرائیل نے کہا اے محمد ﷺ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہاری اہل بیت کے بارے میں رسول ﷺ اللہ نے پوچھا اے جبرائیل میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی (ع) کے لئے ہے اور ان کی اولاد کی لئے ہے جو ان کے صلب سے ہو اور انھی پر خاتمہ ہے پس علی (ع) نے پہلی مہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسن (ع) نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسن (ع) کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسین (ع) نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لیکر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا جب انھوں نے شہادت پائی تو وصیت نامہ علی ابن الحسین (ع) کو دیا انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے جب انھوں نے وفات

پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر(ع) کو ملی آپ(ع) نے پانچویں مہر توڑی اس میں لکھا تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے اباواجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا میں نے کہا(راوی) وہ آپ(ع) ہیں فرمایا مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپ کے ابا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا فرمایا اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہو گا؟ فرمایا یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقرع) کی طرف جو سو رہے تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔189)

سلسلۂ امامت علیؑ کی اولاد میں چلتا رہے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا تَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَبَداً إِنَّمَا جَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى‏ بِبَعْضٍ فِي كِتابِ اللَّهِ فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا حسن و حسین(ع) کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسین(ع) کے بعد یہ سلسلہ علی ابن الحسین(ع) سے چلا خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبی کے بعض رشتہ دار بعض سے بہترین ہیں پس علی ابن الحسین(ع) کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔62، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔199)

سلسلۂ امامت علیؑ کی اولاد میں چلتا رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع أَنَّهُ سُئِلَ أَ تَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالٍ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ فَفِي أَخٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَفِي مَنْ قَالَ فِي وَلَدِي وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَهُ.

امام رضا(ع) سے کسی نے پوچھا کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی آپ(ع) نے کہا نہیں میں نے کہا کیا بھائی کو ملے گی فرمایا نہیں میں نے کہا پھر کون امام ہو گا فرمایا میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔62، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔199)

سلسلۂ امامت علیؑ کی اولاد میں چلتا رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے امامت نہیں جمع ہو گی دو بھائیوں میں حسن (ع) و حسین (ع) کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔62، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔200)

سلسلۂ امامت علیؑ کی اولاد میں چلتا رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنْ كَانَ كَوْنٌ وَ لَا أَرَانِي اللَّهُ فَبِمَنْ أَأْتَمُّ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسَى حَدَثٌ فَبِمَنْ أَأْتَمُّ قَالَ بِوَلَدِهِ قُلْتُ فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَ تَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَ ابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَأْتَمُّ قَالَ بِوَلَدِهِ ثُمَّ وَاحِداً فَوَاحِداً.-

وَ فِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ ثُمَّ هَكَذَا أَبَداً.-

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا اگر خدا نخواستہ اگر آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہو گا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا ان کے بعد فرمایا ان کا بیٹا میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑ دیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہو گا فرمایا بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔62، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔200)

ولایتِ علیؑ پر ایمان لانا اسی طرح فرض ہے جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ایمان لانا فرض ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعِبَادِ خَمْساً أَخَذُوا أَرْبَعاً وَ تَرَكُوا وَاحِداً قُلْتُ أَ تُسَمِّيهِنَّ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ الصَّلَاةُ وَ كَانَ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ بِمَوَاقِيتِ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ نَزَلَتِ الزَّكَاةُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ مِنْ زَكَاتِهِمْ مَا أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ نَزَلَ الصَّوْمُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِذَا كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ بَعَثَ إِلَى مَا حَوْلَهُ مِنَ الْقُرَى فَصَامُوا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَنَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ بَيْنَ شَعْبَانَ وَ شَوَّالٍ ثُمَّ نَزَلَ الْحَجُّ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع فَقَالَ أَخْبِرْهُمْ مِنَ

حَجِّهِمْ مَا أَخْبَرَتْهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَ زَكَاتِهِمْ وَ صَوْمِهِمْ ثُمَّ نَزَلَتِ الْوَلَايَةُ وَ إِنَّمَا أَتَاهُ ذَلِكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَرَفَةَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ كَانَ كَمَالُ الدِّينِ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ص أُمَّتِي حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَ مَتَى أَخْبَرْتُهُمْ بِهَذَا فِي ابْنِ عَمِّي يَقُولُ قَائِلٌ وَ يَقُولُ قَائِلٌ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْطِقَ بِهِ لِسَانِي فَأَتَتْنِي عَزِيمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بَتْلَةً أَوْعَدَنِي إِنْ لَمْ أُبَلِّغْ أَنْ يُعَذِّبَنِي فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَ اللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ص بِيَدِ عَلِيٍّ ع فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلِي إِلَّا وَ قَدْ عَمَّرَهُ اللَّهُ ثُمَّ دَعَاهُ فَأَجَابَهُ فَأَوْشَكَ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ وَ أَنَا مَسْئُولٌ وَ أَنْتُمْ مَسْئُولُونَ فَمَا ذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ نَصَحْتَ وَ أَدَّيْتَ مَا عَلَيْكَ فَجَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ جَزَاءِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع كَانَ وَ اللَّهِ عَلِيٌّ ع أَمِينَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ غَيْبِهِ وَ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَ فَدَعَا عَلِيّاً فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَئْتَمِنَكَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْبِهِ وَ عِلْمِهِ وَ مِنْ خَلْقِهِ وَ مِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ فَلَمْ يُشْرِكْ وَ اللَّهِ فِيهَا يَا زِيَادُ أَحَداً مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً ع حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا وُلْدَهُ وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَراً فَقَالَ لَهُمْ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَبَى إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ فِيَّ سُنَّةً مِنْ يَعْقُوبَ وَ إِنَّ يَعْقُوبَ دَعَا وُلْدَهُ وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَراً فَأَخْبَرَهُمْ بِصَاحِبِهِمْ أَلَا وَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ بِصَاحِبِكُمْ أَلَا إِنَّ هَذَيْنِ ابْنَا رَسُولِ اللَّهِ ص- الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ع فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَ أَطِيعُوا وَ وَازِرُوهُمَا فَإِنِّي قَدِ ائْتَمَنْتُهُمَا عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ص مِمَّا ائْتَمَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ وَ مِنْ غَيْبِهِ وَ مِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمَا مِنْ عَلِيٍّ ع مَا أَوْجَبَ لِعَلِيٍّ ع مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمَا فَضْلٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا بِكِبَرِهِ وَ إِنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَسَنُ لَمْ يَنْطِقْ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حَتَّى يَقُومَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ ع حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَسَلَّمَ ذَلِكَ إِلَى الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ إِنَّ حُسَيْناً حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ ع فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَ وَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع مَبْطُوناً لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ وَ اللَّهِ ذَلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ- عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع مِثْلَهُ.

ابو جارود نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیں فرمایا اول نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں جبرائیل (ع) نے آکر کہا اے محمد ﷺ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتائیں پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد ﷺ نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتائیں جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب وجوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر

اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا پھر ولایت کا حکم آیا روزہ عرفہ کو جمعہ کا دن تھا یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت ولکم دینکم، اور کمال دین ہوا ولایت علی (ع) کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا میری امت عہد جاہلیت کے عقیدہ کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا کوئی یہ کہے گا کوئی وہ بغیر زبان پر لائے یہ میری بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا اس کے بعد یہ آیہ یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا پس رسول اللہ نے علی (ع) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا لوگو مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی پھر اسے اپنے پاس بلایا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت قبول کروں گا خدا کے یہاں مجھ سے بھی کوئی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا ہم اس کی گواہی دینگے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے حضرت نے فرمایا خداوند گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانو یہ علی (ع) تمہارا اولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر (ع) نے فرمایا علی (ع) خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا آپ ﷺ نے حضرت علی (ع) کو بلا کر فرمایا میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا میں امین ہوں مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا اس کے ایک مدت گذرنے پر حضرت علی (ع) نے اپنے بیٹوں کو بلایا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اس طرح میں بھی تمہارے صاحب کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسن (ع) اور حسین (ع) ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانتدار بنایا ہے جس کا رسول ﷺ اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنے خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علی (ع) پر واجب کیا تھا رسول ﷺ اللہ نے پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگی سن کی وجہ سے اور حسین (ع) کا معمول تھا کہ جب تک مجلس میں امام حسن (ع) میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسن کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امامت امام حسین (ع) کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی حضرت علی ابن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی ابن الحسین (ع) کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔206)

اللہ کا حکم کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علم وایمان، اسمِ اکبر، میراثِ علم اور آثارِ نبوت علی بن ابی طالبؑ کے سپرد کردو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَضَى مُحَمَّدٌ نُبُوَّتَهُ وَ اسْتَكْمَلَ أَيَّامَهُ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُحَمَّدُ قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَ اسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَكَ وَ الْإِيمَانَ وَ الِاسْمَ الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَ آثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنِّي لَنْ أَقْطَعَ الْعِلْمَ وَ الْإِيمَانَ وَ الِاسْمَ الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَ آثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْعَقِبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ ذُرِّيَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ.

ابو حمزہ ثمانی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے اپنی نبوت کا دور پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا پس جو علم وایمان، اسم اکبر اور میراث علم اور آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہل بیت میں سے علی ابن ابی طالب کے سپرد کر دو میں نہیں منقطع کروں گا وایمان واسم اکبر اور میراث وآثار نبوت کو تمہارے ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریات انبیاء (ع) سے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔212)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کو علم کے ایک ہزار باب سکھائے جو کسی اور کو نہ سکھائے تھے، علیؑ نے فرمایا کہ ان ہزار باب کی وجہ سے میرے اوپر دس لاکھ علم کے باب منکشف ہو گئے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعَمَّرٍ الْعَطَّارِ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ادْعُوا لِي خَلِيلِي- فَأَرْسَلَتَا إِلَى أَبَوَيْهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ص أَعْرَضَ عَنْهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَأُرْسِلَ إِلَى عَلِيٍّ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ فَقَالا لَهُ مَا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض والموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا جب ان کو رسول اللہ نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ پس علی (ع) کو بلایا گیا

حضرت ان پر جھکے اور باتیں کیں، جب علی (ع) نکلے تو دونوں نے پوچھا آپ (ع) سے آپ ﷺ کے خلیل نے کیا کہا؟ فرمایا مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اوپر منکشف ہو گئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔217)

رسول اللہ ﷺ نے علی (ع) کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور (مزید) ان پر منکشف ہو گئے

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ص عَلِيّاً ص أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.

امام محمد باقر (ع) سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے علی (ع) کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور ان سے منکشف ہو گئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔218)

حضور ﷺ نے علیؑ سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا اور جو چاہو مجھ سے دریافت کرنا، خدا کی قسم میں جواب دوں گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ لِعَلِيٍّ ع إِذَا مِتُّ فَاسْتَقِ سِتَّ قِرَبٍ مِنْ مَاءِ بِئْرِ غَرْسٍ فَغَسِّلْنِي وَ كَفِّنِّي وَ حَنِّطْنِي فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غُسْلِي وَ كَفْنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفَنِي وَ أَجْلِسْنِي ثُمَّ سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ.

راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی (ع) سے کہا کہ میں مر جاؤں تو چاہ غرس (مدینہ کا کنواں) سے چھ بڑے ڈول پانی کے لینا مجھے غسل و کفن دینا اور حنوط کرنا اور جب غسل و کفن سے فارغ ہو نا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب دوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔218)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا اور جو چاہو مجھ سے دریافت کرنا، خدا کی قسم میں جواب دوں گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ ص الْمَوْتُ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ ع فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي وَ كَفِّنِّي ثُمَّ أَقْعِدْنِي وَ سَلْنِي وَ اكْتُبْ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی (ع) کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا تم مجھے غسل و کفن دینا، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔219)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی (ع) کو بوقتِ وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کے ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ كَامِلٌ التَّمَّارُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فُلَانٌ فَقَالَ اذْكُرْهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ص حَدَّثَ عَلِيّاً ع بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ص كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَلِكَ لِشِيعَتِكُمْ وَ مَوَالِيكُمْ فَقَالَ يَا كَامِلُ بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا يُرْوَى مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ قَالَ فَقَالَ وَ مَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرْوُوا مِنْ فَضْلِنَا مَا تَرْوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفاً غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ.

یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تمار امام جعفر صادق (ع) کے پاس آئے کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں ابن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کر وہ کیا ہے کہ نبی نے علی (ع) کو بوقتِ وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کے ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم ہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کئے جاتے مگر ایک یا دو باب کے۔ فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کرو گے مگر ایک الف غیر مربوط یعنی بہت ہی کم۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔64، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔219)

حضور ﷺ نے علمِ خفی حضرت علیؓ کو دیا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ص لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ ادْنُ مِنِّي حَتَّى أُسِرَّ إِلَيْكَ مَا أَسَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَيَّ وَ أَأْتَمِنَكَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ فَفَعَلَ.

امام محمد باقر (ع) سے مروی ہے کہ جب امیر المومنین (ع) کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسن (ع) سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بناؤں ان چیزوں کا جن کا رسول ﷺ اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپ (ع) نے تعلیم کئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔64 (الف)، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔220)

حیات رسول ﷺ میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی (ع) واجب تھی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع أَ كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ع حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ فَقَالَ كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ اللَّهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَ مَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ- إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتانِيَ الْكِتابَ وَ جَعَلَنِي نَبِيًّا. وَ جَعَلَنِي مُبارَكاً أَيْنَ ما كُنْتُ وَ أَوْصانِي بِالصَّلاةِ وَ الزَّكاةِ ما دُمْتُ حَيًّا قُلْتُ فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلَّهِ عَلَى زَكَرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَ هُوَ فِي الْمَهْدِ فَقَالَ كَانَ عِيسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَ كَانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَ كَانَ زَكَرِيَّا الْحُجَّةَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسَى بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكَرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ هُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ أَ مَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- يا يَحْيى خُذِ الْكِتابَ بِقُوَّةٍ وَ آتَيْناهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا فَلَمَّا بَلَغَ عِيسَى ع سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَ الرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ فَكَانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَ لَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْماً وَاحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ ع وَ أَسْكَنَهُ الْأَرْضَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ كَانَ عَلِيٌّ ع حُجَّةً مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً وَ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِهِ وَ أَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ قُلْتُ وَ كَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ ع وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَقَالَ نَعَمْ وَ لَكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ ص عَلَى أُمَّتِهِ وَ عَلَى عَلِيٍّ ع فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيٍّ ع بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَ عَلِيٌّ ع حَكِيماً عَالِماً.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر(ع) سے پوچھا کیا عیسیٰ بن مریم(ع) نے جب مہد میں کلام کیا تو اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے فرمایا بے شک وہ نبی اور رحجت خدا تھے رسول نہ تھے کیا تم نے ان کا قول نہ سنا میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کھیں بھی رہو اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں، نماز پڑھو اور زکوۃ دوں میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب زکریا پر حجت خدا تھے جب کہ گھوارہ میں تھے فرمایا عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحم تھے اللہ کے لئے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برائت پیش کی وہ نبی اور حجت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برائت پیش کی وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہیں کیا۔

عیسیٰ(ع) کے دو سال خاموش رہنے کہ زمانہ میں زکریا(ع) لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحیٰ ہوئے درآنحالیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ(ع) سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جب کہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحیٰ اور تمام لوگوں پر اور اے ابو خالد زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی ،جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھوں نے ساکن کیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو کیا علی(ع) خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسول ﷺ میں فرمایا جب سے کہ رسول ﷺ سے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسول ﷺ میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی(ع) واجب تھی فرمایا ہاں لیکن علی(ع) ساکت رہے اور امر و نہی الٰہی میں رسول ﷺ کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی رسول ﷺ کی اطاعت اُن کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اس طرح علی(ع) پر تھی اور بعد رسول ﷺ تمام لوگوں پر خدا اور رسول کی طرف علی(ع) کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و علیم تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 382)

حضرت علیؑ اور ایک اژدھے کا مکالمہ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثُعْبَانٌ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَهَمَّ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنْ كُفُّوا فَكَفُّوا وَ أَقْبَلَ الثُّعْبَانُ يَنْسَابُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِنْبَرِ فَتَطَاوَلَ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِلَيْهِ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ خَلِيفَتُكَ عَلَى الْجِنِّ وَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَ أَوْصَانِي أَنْ آتِيَكَ فَأَسْتَطْلِعَ رَأْيَكَ وَ قَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَ مَا تَرَى

فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْجِنِّ فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ قَالَ فَوَدَّعَ عَمْرٌو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ انْصَرَفَ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْجِنِّ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَأْتِيكَ عَمْرٌو وَ ذَاكَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ.

جابر نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنین (ع) منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اژدہا مسجد کے ایک دروازہ سے آتا دکھائی دیا لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین (ع) نے روکا۔ لوگ رک گئے اژدہا سیدھا منبر کے پاس آیا امیر المومنین (ع) پر سلام کیا حضرت نے اس کو ٹھہر جانے کا اشارہ کیا یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں قوم جن پر۔ میرا باپ مر گیا ہے اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 407)

جس کے پاس جو علم ہے وہ حضرت علیؑ سے ہی اسے حاصل ہوا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَلَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمُ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاءُوا فَوَ اللَّهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ.

زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر (ع) سے سنا جبکہ ایک مردِ کوفی نے امیر المومنین (ع) کے اس قول کے متعلق سوال کیا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا، فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیر المومنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔100، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 413)

میں ہر مومن کے نفس سے اولٰی ہوں اور میرے بعد علی (ع) اولی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ النَّبِيَّ ص قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ

نَفْسِهِ وَ عَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي فَقِيلَ لَهُ مَا مَعْنَى ذَلِكَ فَقَالَ قَوْلُ النَّبِيِّ ص مَنْ تَرَكَ دَيْناً أَوْ ضَيَاعاً فَعَلَيَّ وَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ فَالرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ عَلَى نَفْسِهِ وِلَايَةٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَ لَيْسَ لَهُ عَلَى عِيَالِهِ أَمْرٌ وَ لَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجْرِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةَ وَ النَّبِيُّ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ مَنْ بَعْدَهُمَا أَلْزَمَهُمْ هَذَا فَمِنْ هُنَاكَ صَارُوا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ مَا كَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هَذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِنَّهُمْ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ عَلَى عِيَالَاتِهِمْ.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ حضرت رسول ﷺ خدا نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولیٰ ہوں اور میرے بعد علی (ع) اولی ہے کسی نے پوچھا اس کے کیا معنیٰ ہیں حضرت نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑ مرے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثاء ہوں گے پس ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہوا اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل و عیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیر المومنین (ع) اور ان کے بعد ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے رسول ﷺ کا یہی قول یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل و عیال بھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔103، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 427)

زمین اللہ کی ہے، اس نے مجھے اور میری اہلِ بیت کو اس کا مالک بنادیا ہے، اب جو کاشتکاری کرے وہ ہمیں اس کا ٹیکس دے (حضرت علیؑ کا بیان)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ع- إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُها مَنْ يَشاءُ مِنْ عِبادِهِ وَ الْعاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ أَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِيَ الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللَّهُ الْأَرْضَ وَ نَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَ لْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا وَ أَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا يُؤَدِّي خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَ لَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ فَيَحْوِيَهَا وَ يَمْنَعَهَا وَ يُخْرِجَهُمْ مِنْهَا كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ مَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے میں حضرت علی (ع) کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنادیا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج

(ٹیکس ولگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیئے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر از سر نو اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس سے اس نے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے باقی وہ کھائے یہاں تک کہ قائم آل محمد جہاد بالسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گی ان کو انھی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 429)

امیر المومنین کا لقب صرف علیؑ کیلیئے ہے، اب جو بھی یہ نام رکھے گا وہ کافر ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّينَوَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقَائِمِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا ذَاكَ اسْمٌ سَمَّى اللَّهُ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ- وَلَا يَتَسَمَّى بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا كَافِرٌ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ قَالَ يَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.

راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق (ع) سے سوال کیا کہ قائم آل محمد کو امیر المومنین کہہ سکتے ہیں فرمایا نہیں یہ نام اللہ نے امیر المومنین (ع) کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہو گا مگر کافر میں نے کہا پھر قائم آل محمد کے لئے کیا کہیں فرمایا السلام علیک یا بقیۃ اللہ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔106، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 436)

تمام صحفِ انبیا میں ولایتِ علی علیہ السلام کا ذکر تھا

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: وَلَايَةُ عَلِيٍّ ع مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ رَسُولًا إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ص وَوَصِيِّهِ عَلِيٍّ ع.

فرمایا امام رضا (ع) نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی (ع) کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمد ﷺ اور وصایت علی (ع) کا مقر نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 482)

جنت میں وہ داخل ہوگا جس نے ولایتِ علیؑ کا اقرار کیا ہوگا

مومن وہ ہے جس نے علیؑ کو پہچان لیا

جس نے علیؑ کا انکار کیا وہ کافر ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً ع عَلَماً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَ مَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَ مَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَ مَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے، خدا نے علی (ع) کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 482)

علیؑ، اللہ کا دروازہ ہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ عَلِيّاً ع بَابٌ فَتَحَهُ اللَّهُ فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِي فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا علی (ع) وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں سے ہے جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 483)

اللہ تعالی نے فرمایا: اے محمد ﷺ میں نے تم کو اور علیؑ کو ایک نور پیدا کیا

اللہ نے محمد ﷺ اور علیؑ کی روحوں کو پہلے الگ الگ تخلیق کیا، پھر دونوں روحوں کو ایک بنادیا، پھر اس ایک روح کے چار ٹکڑے کیئے جس سے محمد ﷺ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ تخلیق کیئے گئے

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ عَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وَ أَرْضِي وَ عَرْشِي وَ بَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهَلِّلُنِي وَ تُمَجِّدُنِي ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وَ تُقَدِّسُنِي وَ تُهَلِّلُنِي ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَ قَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَ عَلِيٌّ وَاحِدٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَهَا رُوحاً بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ مَسَحَنَا بِيَمِينِهِ فَأَفْضَى نُورَهُ فِينَا.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالی نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری تسبیح اور تحلیل کرتے رہے پھر میں تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنادیا اور دونوں کے پھر دو حصے کیئے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا۔ اسی ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 7)

جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس پر علیؑ کی اطاعت فرض ہے

اللہ نے رسول ﷺ کے اندر اپنی روح پھونکی

أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ ص أَنِّي خَلَقْتُكَ وَ لَمْ تَكُ شَيْئاً وَ نَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعاً فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَ مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَ أَوْجَبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وَ فِي نَسْلِهِ مِمَّنِ اخْتَصَصْتُهُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي.

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا در آنحالیکہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر پھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے لیئے ان لوگوں کے لیئے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 8)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علیؑ اور فاطمہؑ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال قرار دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام قرار دیتے ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع فَأَجْرَيْتُ اخْتِلَافَ الشِّيعَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدَانِيَّتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَ أَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَ فَوَّضَ أُمُورَهَا إِلَيْهِمْ فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاءُونَ وَ يُحَرِّمُونَ مَا يَشَاءُونَ وَ لَنْ يَشَاءُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مُحِقَ وَ مَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی (ع) کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد، علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمد صلعم (یہ اختلاف ظہور قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا) یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا۔ اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، پس اے محمد صلعم تم یہی طریقہ اختیار کرو۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 8)

زمین وآسمان کو پیدا کرنے کے بعد اللہ نے منادی کو حکم دیا کہ یہ ندا کرے "اشھد ان امیر المومنین حقا"

سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ عَنْ سِنَانِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ: إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ نَوَّهَ اللَّهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثاً أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ثَلَاثاً أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً ثَلَاثاً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ (تین بار) اور اشہد ان محمد ار سول اللہ (تین بار) اور اشہد ان امیر المومنین حقا (تین بار)۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر9)

محمد و علی کو ایک ہی نور سے پیدا کیا گیا

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّغِيرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ فَخَلَقَ الْكَانَ وَ الْمَكَانَ وَ خَلَقَ نُورَ الْأَنْوَارِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَ أَجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَ هُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً فَلَمْ يَزَالا نُورَيْنِ أَوَّلَيْنِ إِذْ لَا شَيْءَ كُوِّنَ قَبْلَهُمَا فَلَمْ يَزَالا يَجْرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَطْهَرِ طَاهِرِينَ فِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي طَالِبٍ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس محمد صلعم و علی (ع) کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نور اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شئے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلاب طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے، یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبد اللہ اور ابو طالب میں منتقل ہوئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر10)

حضرت نے کچھ پڑھ کر قبر کو ٹھوکر ماری تو مردہ زندہ ہو گیا اور کلام کرنے لگا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عِيسَى شَلَقَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع لَهُ خُئُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَ إِنَّ شَابّاً مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَ قَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْناً شَدِيداً قَالَ فَقَالَ لَهُ تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَأَرِنِي قَبْرَهُ قَالَ فَخَرَجَ وَ مَعَهُ بُرْدَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص مُتَّزِراً بِهَا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ تَلَمْلَمَتْ شَفَتَاهُ ثُمَّ رَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَ هُوَ يَقُولُ بِلِسَانِ الْفُرْسِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَلَمْ تَمُتْ وَ أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ بَلَى وَ لَكِنَّا مِتْنَا عَلَى سُنَّةِ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَانْقَلَبَتْ أَلْسِنَتُنَا.

عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ امیر المومنین (ع) کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا بے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول لپیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبان فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 111، حدیث نمبر۔ 7، صفحہ نمبر 37)

علیؑ کے دائیں طرف جبرائیلؑ رہتے تھے اور بائیں جانب میکائیلؑ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ص ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَ لَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص عَنْ يَمِينِهِ جَبْرَئِيلُ وَ عَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ لَا يَنْثَنِي حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَ اللَّهِ مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَ لَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ عَنْ عَطَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ وَ اللَّهِ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَ اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اللَّيْلَةِ الَّتِي نُزِّلَ فِيهَا الْقُرْآنُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ جب امیر المومنین (ع) کا انتقال ہو گیا تو امام حسن (ع) مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیل (ع) رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی

چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچار کھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خریدیں، واللہ امیر المومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وصی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر37)

جب علیؑ کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لو گے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَمَّا غُسِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع نُودُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفِيتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفِيتُمْ مُقَدَّمَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب امیر المومنین (ع) کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لو گے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لو گے تو مقدم جنازہ خود چلے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر38)

جبرائیل آکر حضرت فاطمہؑ سے باتیں کرتے رہتے اور حضرت علیؑ ان کو لکھ لیتے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ ع مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَ كَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَ كَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَئِيلُ ع فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَ يُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَ يُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَ مَكَانِهِ وَ يُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ ع يَكْتُبُ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل آکر تسلی و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی (ع) اسے لکھ لیتے تھے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر39)

حضرت فاطمہؑ کو غسل حضرت علیؑ نے دیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ قَالَ ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ فَقَالَ كَأَنَّكَ ضِقْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَقَالَ لَا تَضِيقَنَّ فَإِنَّهَا صِدِّيقَةٌ وَ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا إِلَّا صِدِّيقٌ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يَغْسِلْهَا إِلَّا عِيسَى.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیر المومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے دل تنگ نہ ہو وہ صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ (ع) نے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 41)

علیؑ و فاطمہؑ کا نکاح چوبیس مونہوں والے فرشتے نے کیا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع يَقُولُ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ص جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ وَجْهاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجَبْرَئِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ أُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ قَالَ مَنْ مِمَّنْ قَالَ- فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ- عَلِيٌّ وَصِيُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَقَالَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِاثْنَيْنِ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

امام رضا (ع) نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبرئیل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی تزویج نور سے کردوں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا فاطمہ (ع) کی علی (ع) سے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ صلعم علی وصیہ، حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ کب سے تیرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقت آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 43)

اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا نکاح نہ ہوتا کیونکہ روئے زمین پر ان کیلیئے کوئی کفو نہ تھا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الْخَيْبَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع لِفَاطِمَةَ مَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَ مَنْ دُونَهُ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ اگر خدا حضرت علی (ع) کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 44)

علیؑ کا علمِ غیب، امام حسین کو بیٹے کی خوشخبری

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا أُقْدِمَتْ بِنْتُ يَزْدَجِرْدَ عَلَى عُمَرَ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَ أَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عُمَرُ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ أُفٍّ بِيرُوجْ بَادَا هُرْمُزْ فَقَالَ عُمَرُ أَ تَشْتِمُنِي هَذِهِ وَ هَمَّ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ خَيِّرْهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ احْسُبْهَا بِفَيْئِهِ فَخَيَّرَهَا فَجَاءَتْ حَتَّى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ ع فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا اسْمُكِ فَقَالَتْ جَهَانْ شَاهُ فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع بَلْ شَهْرَبَانُويَهِ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَتَلِدَنَّ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع وَ كَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع- ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ فَخِيَرَةُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَ مِنَ الْعَجَمِ فَارِسُ.

وَ رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ قَالَ فِيهِ-

وَ إِنَّ غُلَاماً بَيْنَ كِسْرَى وَ هَاشِمٍ-

لَأَكْرَمُ مَنْ نِيطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ."

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ بنت یزد جرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن وجمال دیکھنے بالائے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہوگئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپالیا اور کہا۔ برا ہو ہرمز کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے (کہ میرے دیکھنے کو روز بد کہا) اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین نے کہا ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ

غنیمت میں اس کو سمجھ لیا جائے جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسین (ع) کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المومنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا، نہیں شہر بانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبداللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہو گا جو اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے ابا الاسود الدوئلی نے کہا ہے ترجمہ: وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔115، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 56)

یہودی لڑکے کے سوالات کا جواب عمرؓ نہ دے سکے، علیؑ نے جواب دیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ السَّرَّاجِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُويِعَ وَ عَلِيٌّ ع جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلُ الْوَجْهِ بَهِيٌّ عَلَيْهِ ثِيَابٌ حِسَانٌ وَ هُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ قَالَ فَطَأْطَأَ عُمَرُ رَأْسَهُ فَقَالَ إِيَّاكَ أَعْنِي وَ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لِمَ ذَاكَ قَالَ إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَاداً لِنَفْسِي شَاكّاً فِي دِينِي فَقَالَ دُونَكَ هَذَا الشَّابَّ قَالَ وَ مَنْ هَذَا الشَّابُّ قَالَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هَذَا زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ ع فَقَالَ أَ كَذَاكَ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَ وَاحِدَةٍ قَالَ فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ يَا هَارُونِيُّ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سَبْعاً قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيكُمْ عَالِمٌ قَالَ عَلِيٌّ ع فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْإِلَهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَ لَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَاكَ قَالَ فَسَلْ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةِ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ عَيْنٍ هِيَ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَزَّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْأُخَرِ أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامِ عَدْلٍ وَ فِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَ مَنْ سَاكَنَهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ فَقَالَ يَا هَارُونِيُّ إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَامَ عَدْلٍ لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَ إِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ وَ مَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولَئِكَ الِاثْنَيْ عَشَرَ الْإِمَامَ الْعَدْلَ فَقَالَ صَدَقْتَ وَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأَجِدُهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونَ كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَ أَمْلَاهُ مُوسَى عَمِّي ع قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعِيشُ مِنْ بَعْدِهِ وَ هَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ قَالَ يَا هَارُونِيُّ يَعِيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً لَا يَزِيدُ يَوْماً وَ لَا يَنْقُصُ يَوْماً ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً هَاهُنَا يَعْنِي عَلَى قَرْنِهِ فَتُخْضَبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا قَالَ فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ وَ قَطَعَ كُسْتِيجَهُ- وَ هُوَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ يَنْبَغِي أَنْ تَفُوقَ وَلَا تُفَاقَ وَأَنْ تُعَظَّمَ وَلَا تُسْتَضْعَفَ قَالَ ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلِيٌّ ع إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ.

ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابو بکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیعت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون (ع) سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیر المومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جاننے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا علی ابن ابی طالب ابن عم رسول صلعم اور رسول خدا کے دونوں بیٹیوں حسن (ع) و حسین (ع) کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم ہیں وہ حضرت علی (ع) کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا۔ میں تجھ سے یہ پوچھتا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرۂ خون بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئے۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتایئے۔ محمد صلعم کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمد صلعم کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمد ص کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہون گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتایئے۔ محمد صلعم کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمد صلعم کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد صلعم اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کے سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحب عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دین الٰہی کی اس کو تعلیم دی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 170)

خدا نے محمد و علی اور گیارہ اماموں کو اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَ يُقَدِّسُونَهُ وَ هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ ص.

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمد صلعم و علی (ع) اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی مین روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولاد رسول صلعم سے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 172)

شبِ قدر علیؓ اور گیارہ اماموں سے مخصوص ہے، اس پر ایمان لاؤ

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِأَصْحَابِهِ آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ لِوُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علی ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو ان کے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 176)

علیؓ نے ابو بکرؓ کو دکھایا کہ حضور ﷺ فرمارہے ہیں: اے ابو بکر! علی اور آئمہ پر ایمان لاؤ اور جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے وہ تمہارا حق نہیں، اللہ سے توبہ کرو

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً ص رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ شَهِيداً وَ اللَّهِ لَيَأْتِيَنَّكَ فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ص فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ وَ بِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ تُبْ إِلَى اللَّهِ مِمَّا فِي يَدِكَ فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ.

اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المومنین (ع) نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلعم شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعث موت ہوا۔) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورت رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المومنین (ع) نے حضرت ابو بکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابو بکر علی پر اور ان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر 176)

رسول ﷺ اور علیؑ سمیت بارہ امام زمین کی میخیں اور پہاڑ ہیں تا کہ زمین ہلے جلے نہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنِّي وَ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ زِرُّ الْأَرْضِ يَعْنِي أَوْتَادَهَا وَ جِبَالَهَا بِنَا أَوْتَدَ اللَّهُ الْأَرْضَ أَنْ تَسِيخَ بِأَهْلِهَا فَإِذَا ذَهَبَ الِاثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَ لَمْ يُنْظَرُوا.

ابو جارود نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تا کہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہواں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین معہ اپنے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو مہلت نہ ملے گی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 177)

علیؑ اور اولادِ علی کی ولایت کو ماننا دین میں داخل ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ هُوَ فِي مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَوَّلَكَ إِلَى هَذَا الْمَنْزِلِ قَالَ طَلَبُ النُّزْهَةِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ لَا أَقُصُّ عَلَيْكَ دِينِي فَقَالَ بَلَى قُلْتُ أَدِينُ اللَّهَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حِجِّ الْبَيْتِ وَ الْوَلَايَةِ لِعَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ الْوَلَايَةِ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ الْوَلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ الْوَلَايَةِ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ لَكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

أَجْمَعِينَ وَ أَنَّكُمْ أَئِمَّتِي عَلَيْهِ أَحْيَا وَ عَلَيْهِ أَمُوتُ وَ أَدِينُ اللَّهَ بِهِ فَقَالَ يَا عَمْرُو هَذَا وَ اللَّهِ دِينُ اللَّهِ وَ دِينُ آبَائِيَ الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ فَاتَّقِ اللَّهَ وَ كُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَ لَا تَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بَلِ اللَّهُ هَدَاكَ فَأَدِّ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَ لَا تَكُنْ مِمَّنْ إِذَا أَقْبَلَ طُعِنَ فِي عَيْنِهِ وَ إِذَا أَدْبَرَ طُعِنَ فِي قَفَاهُ وَ لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ إِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ أَنْ يُصَدِّعُوا شَعْبَ كَاهِلِكَ.

عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے۔ میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ص اس کے عبد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مردوں کو قبروں سے نکالے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیر المومنین کا اقرار اور ان کے بعد حضرت حسن (ع) و حسین (ع) کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباء کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں اور پیچھے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرا گر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر238)

جبرئیل نے رسول خدا کو وحی کی یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی (ع) کو اور علی (ع) نے جس کو چاہا بتایا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَ أَمْسَكَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تُرِيدُونَ كَانَ شَرّاً لَكُمْ وَ أُخِذَ بِرَقَبَةِ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَلَايَةُ اللَّهِ أَسَرَّهَا إِلَى جَبْرَئِيلَ ع وَ أَسَرَّهَا جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ ص وَ أَسَرَّهَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ ع وَ أَسَرَّهَا عَلِيٌّ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تُذِيعُونَ ذَلِكَ مَنِ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفاً سَمِعَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكاً لِنَفْسِهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ- عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ لَا تُذِيعُوا حَدِيثَنَا فَلَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ يَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ أَ مَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِآلِ بَرْمَكَ وَ مَا انْتَقَمَ اللَّهُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع- وَ قَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْعَثِ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِوَلَايَتِهِمْ- لِأَبِي الْحَسَنِ ع وَ أَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هَؤُلَاءِ

الْفَرَاعِنَةِ وَمَا أَمْهَلَ اللَّهُ لَهُمْ فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا * وَلَا تَغْتَرُّوا بِمَنْ قَدْ أُمْهِلَ لَهُ فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رجا(ع) سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا تمہارے لئے اور صاحب امامت کے لئے بھی امام محمد باقر(ع) نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (تبیانا لکل شی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی(ع) کو اور علی(ع) نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ آئمہ اہلبیت(ع) تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمد کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد(ع) نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شایع نہ کرو خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آل رسول(ص) تھے) کیا کیا اور امام موسی کاظم کے دشمن واسماعیل بن جعفر سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولاد اشعث (جو شیعہ تھی) سے جو امامت موسی کاظم کی معتقد تھ اللہ سے ڈرو دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔226، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 151)

رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہے میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں ۔ جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مِهْزَمٍ وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا مِهْزَمُ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِحُ بِنَا مُعْلِناً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِياً إِنْ لَقِيَ مُؤْمِناً أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلاً هَجَرَهُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَؤُلَاءِ الْمُتَشَيِّعَةِ قَالَ فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّمْحِيصُ تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُفْنِيهِمْ وَطَاعُونٌ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يُبَدِّدُهُمْ - شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوَّنَا وَإِنْ مَاتَ جُوعاً - قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ قَالَ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ أُولَئِكَ الْخَفِيضُ

عَيْشُهُمُ الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَمِنَ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَرُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ ذُو حَاجَةٍ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ الدَّارُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيّاً ص.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے اے مہزم ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کے سن رہا ہو اور اس کی تجاوز نہ کرے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالا علان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں آئمہ ضلالت کو برا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے میں نے کہا ہم کیسا برتاؤ کریں ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور از راہ طمع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد رفت ان کو فنا کر دے گی اور طاعون ان کو قتل کر دے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے بھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے میں نے کہا میں آپ پر قربان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے (کیوں کہ وہ ہر زہ کاری میں مبتلا نہیں) وہ تلاش علم میں شہر بہ شہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے وہ موت سے گھبراتے نہیں وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر فرمایا رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہے میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔227، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر 169)

علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ ابْنِ سِنَانٍ وَ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص طَاعَةُ عَلِيٍّ ع ذُلٌّ وَ مَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللَّهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ يَكُونُ طَاعَةُ عَلِيٍّ ع ذُلًّا وَ مَعْصِيَتُهُ كُفْراً بِاللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً ع يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ ذَلَلْتُمْ وَ إِنْ عَصَيْتُمُوهُ كَفَرْتُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف لے جائیں گے: گر تم نے ان کی اطاعت کی تو عنداللہ تم منکر فروتنی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر359)

علیؑ ہدایت کا دروازہ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو خارج ہوا وہ کافر

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ع يَقُولُ إِنَّ عَلِيّاً ع بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لِلَّهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.

حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونیوالا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشئیت ایزدی سے متعلق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر359)

جس نے علیؑ کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً ع عَلَماً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَ مَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَ مَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَ مَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ خدا نے علی (ع) کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ واصل جہنم ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر360)

علیؑ ہدایت کا دروازہ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو خارج ہوا وہ کافر

يُونُسُ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ع قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً ع بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِراً وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي لِلَّهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.

ابی ابراہیم (ع) نے فرمایا علی (ع) جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر، جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 360)

رسول ﷺ کے بعد سوائے چند آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے

علیؑ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جیسے رسول کی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَ مَعَنَا شَيْخٌ مُتَأَلِّهٌ مُتَعَبِّدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَ مَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ فَمَرِضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ لَوْ عَرَضْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمِّكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ فَقَالَ كُلُّهُمْ دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى حَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرِ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ يَا عَمِّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا نَفَراً يَسِيراً وَ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَ الطَّاعَةُ لَهُ قَالَ فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَ شَهَقَ وَ قَالَ أَنَا عَلَى هَذَا وَ خَرَجَتْ نَفْسُهُ فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَعَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ تِلْكَ قَالَ فَتُرِيدُونَ مِنْهُ مَا ذَا قَدْ دَخَلَ وَ اللَّهِ الْجَنَّةَ.

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا (جو یہ امر نہیں جانتا تھا) یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نماز پڑھتا جارہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننے والا تھا شیخ بیمار ہو گیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کے گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا چھوڑ دو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسول (ص) کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی (ع) کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول (ص) کی اور رسول (ص) کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں آئے بن سریٰ نے یہ واقعہ بیان کیا فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امام نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے اور کچھ چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔321، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 41)

مومنین سے مراد علیؑ اور آئمہ ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جُهْدٍ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ قُلْتُ- لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مَا تَعْنِي بِقَوْلِكَ وَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْ لَدُنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى آخِرِهِمْ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہو اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسول (ص) اور مومنین سے خیانت کی۔ ابو بصیر نے کہا آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنین (ع) سے امام (ع) آخر تک۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔281، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر327)

ابتدائے کائنات میں سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ نے توحید کا اقرار کیا

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ كانَ عَرْشُهُ عَلَى الْماءِ فَقَالَ مَا يَقُولُونَ قُلْتُ يَقُولُونَ إِنَّ الْعَرْشَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ وَ الرَّبُّ فَوْقَهُ فَقَالَ كَذَبُوا مَنْ زَعَمَ هَذَا فَقَدْ صَيَّرَ اللَّهَ مَحْمُولًا وَ وَصَفَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَ لَزِمَهُ أَنَّ الشَّيْءَ الَّذِي يَحْمِلُهُ أَقْوَى مِنْهُ قُلْتُ بَيِّنْ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَمَّلَ دِينَهُ وَ عِلْمَهُ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَرْضٌ أَوْ سَمَاءٌ أَوْ جِنٌّ أَوْ إِنْسٌ أَوْ شَمْسٌ أَوْ قَمَرٌ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ نَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ رَبُّكُمْ فَأَوَّلُ مَنْ نَطَقَ- رَسُولُ اللَّهِ ص وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا أَنْتَ رَبُّنَا فَحَمَّلَهُمُ الْعِلْمَ وَ الدِّينَ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ هَؤُلَاءِ حَمَلَةُ دِينِي وَ عِلْمِي وَ أُمَنَائِي فِي خَلْقِي وَ هُمُ الْمَسْئُولُونَ ثُمَّ قَالَ لِبَنِي آدَمَ أَقِرُّوا لِلَّهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِهَؤُلَاءِ النَّفَرِ بِالْوَلَايَةِ وَ الطَّاعَةِ فَقَالُوا نَعَمْ رَبَّنَا أَقْرَرْنَا فَقَالَ اللَّهُ لِلْمَلَائِكَةِ اشْهَدُوا فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ شَهِدْنَا عَلَى أَنْ لَا يَقُولُوا غَداً إِنَّا كُنَّا عَنْ هذا غافِلِينَ. أَوْ تَقُولُوا إِنَّما أَشْرَكَ آباؤُنا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَ فَتُهْلِكُنا بِما فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ يَا دَاوُدُ وَلَايَتُنَا مُؤَكَّدَةٌ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے کان عرشہ علی الماء۔ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں میں نے کہا ان کا کہنا کہ عرش خدا پانی پر تھا اور خدا اس پر بیٹھتا تھا فرمایا: جھوٹے ہیں جس نے ایسا گمان کیا اس نے خدا کو محمول (اٹھایا ہوا) قرار دیا اور مخلوق کی صفت سے خدا کو موصوف کیا اور یہ لازم قرار دیا کہ جو چیز اٹھائی جاتی ہے اٹھانے والا اس سے قوی ہوتا ہے میں نے پھر کہا اس کا

مطلب آپ ع بیان فرمائیں فرمایا: خدانے اپنے دین اور علم کو پانی پر بار کیا (اس سے معلوم ہوا کہ مادیت میں اول مخلوق پانی ہے سب سے پہلے علم اور قدرت الٰہی کا اسی سے تعلق ہے) قبل اس کے کہ زمین و آسمان یا جن وانس یا چاند سورج کو پیدا کرے پس جب خدانے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے ارادہ کیا تو ان کو اپنے سامنے حاضر کر کے کہ بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ پس سب سے پہلے رسول اللہ ص گویا ہوئے پھر امیر المومنین ع اور دیگر ائمہ ع نے کہا تو ہمارا رب ہے خدانے ان کو حامل قرار دیا۔ اپنے علم و دین کا پھر ملائکہ سے فرمایا:۔ یہ لوگ میرے علم اور میرے دین کے حامل ہیں اور میری مخلوق ہیں میری طرف سے امین ہیں اور ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر بنی آدم سے فرمایا: اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرو اور ان لوگوں کی ولایت اور اطاعت کا انھوں نے کہا ٹھیک ہے اے ہمارے رب ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے ملائکہ سے فرمایا: تم ان پر گواہ ہو۔ ملائکہ نے کہا ہم گواہ ہیں تا کہ یہ لوگ کل کو یہ نہ کہیں کہ ہم ان سے غافل تھے یا یہ کہہ دیں کہ اس سے پہلے ہمارے آباء و اجداد نے شرک کیا تھا اور ان کے بعد ہم ان کی اولاد قرار پائے تو کیا باطل پرستوں کے جرم میں تو ہم کو ہلاک کرے گا۔ اے داؤد (راوی) ہماری ولایت بہت زیادہ تاکید کے ساتھ تھی۔

(اصولِ کافی، جلداوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔251)

میں ہوں عین اللہ، ید اللہ، جنب اللہ اور باب اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ قَالَ حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ الْجَنْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع يَقُولُ أَنَا عَيْنُ اللَّهِ وَ أَنَا يَدُ اللَّهِ وَ أَنَا جَنْبُ اللَّهِ- وَ أَنَا بَابُ اللَّهِ.

امیر المومنین ع نے فرمایا: میں عین اللہ ہوں، میں ید اللہ ہوں، میں جنب اللہ ہوں، میں باب اللہ ہوں۔

(اصولِ کافی، جلداوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔274)

جنب اللہ کون؟ حضرت علیؑ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- يا حَسْرَتى‏ عَلى‏ ما فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ قَالَ جَنْبُ اللَّهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ كَذَلِكَ مَا كَانَ بَعْدَهُ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ بِالْمَكَانِ الرَّفِيعِ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى آخِرِهِمْ.

امام موسیٰ کاظم ع نے آیہ یا حسرتی علی ما فرطت الخ کے متعلق فرمایا: جنب اللہ سے مراد امیر المومنین ہیں اور اسی طرح ان کے بعد میں ہونے والے اوصیاء اور یہ امر ان کے آخر (حضرت حجت پر) ختم ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلداوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔275)

ہر زمانہ میں ایک ہادی ہوتا ہے، رسول کے بعد علیؑ ہادی ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّما أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُنْذِرُ وَ لِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ- نَبِيُّ اللَّهِ ص ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ.

آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا رسول اللہ ﷺ منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے کو لوگوں کو ماجابہ النبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی (ع) ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔48)

جس نے علیؑ کو ترک کیا (اس کی خیر نہیں)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَ هُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ ع بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالی نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہو گی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا جبرائیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتائے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔50)

جو کچھ علی (ع) نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو

حضرت علی (ع) کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا

علیؑ کا فرمان کہ "میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں"

میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے

روز قیامت حضور ﷺ کو لباس امامت پہنایا جائے گا اور مجھے بھی پہنایا جائے گا، وہ کلام کریں گے اور میں بھی کلام کروں گا

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ ع آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ ص وَ لِمُحَمَّدٍ ص الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذَلِكَ يَجْرِي الْأَئِمَّةُ الْهُدَى وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص كَثِيراً مَا يَقُولُ أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ وَ الرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ ص وَ لَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص يُدْعَى فَيُكْسَى وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالًا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا - الْمُفَضَّلُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جو کچھ علی (ع) نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے

جو حضرت رسول خدا ﷺ کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی (ع) کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے، امیر المومنین (ع) اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا، تمام آئمہ ہدی کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین (ع) اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں، میں فاروق اکبر ہوں، میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے حضرت محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں منصب امامت پر جیسے آنحضرت (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائیگا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہونگے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کرونگا، میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا، بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دور ہے مجھ سے جو پوشیدہ ہے، باذن الہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی گئی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔55)

جو کچھ علی (ع) نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو

حضرت علی (ع) کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا

علیؑ کا فرمان کہ "میں جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں"

میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے

روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لباس امامت پہنایا جائے گا اور مجھے بھی پہنایا جائے گا، وہ کلام کریں گے اور میں بھی کلام کروں گا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ الْمُعَيِّبُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ ص وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذَلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ ع وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ ص وَ لَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ ص وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً ص يُدْعَى فَيُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ كُلُّ ذَلِكَ مَكَّنَنِيَ اللَّهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبداللہ (ع) کے ہم نے کلام شروع کیا فرمایا، اے سلیمان جو امیر المومنین (ع) سے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہئے علی (ع) کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی

اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے جس نے امیر المومنین (ع) کے احکام میں کسی حکم پر عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا، اس کے رسول کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیر المومنین (ع) باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ وہ اس کے خلاف چلا ہلاک ہو گیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیر المومنین (ع) نے فرمایا میں جنّت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمد کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفی پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہیں اور روز قیامت حضرت مصطفی کو بلایا جائیگا پس آپ لباس نبوت پہنے ہوئے ہونگے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئی مجھے موتوں کو بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں منتہی ہو گی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور کو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔57)

رسول اللہ کے بعد علیؓ کی اطاعت کا حکم بھی ہے

علیؓ کے حکم کو نہ ماننا شرک باللہ ہے

علیؓ جنت دوزخ تقسیم کرنے والے ہیں

علیؓ کی اجازت کے بغیر کوئی جنت یا دوزخ میں نہیں جائے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرِّيَاحِيُّ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص مَا لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ الْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ ص الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ الْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ ع وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ

تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ لَا يَهْتَدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَ لَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ أُمَنَاءُ اللَّهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذْرٍ- وَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللَّهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَ لَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللَّهِ وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَ الْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ ص وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْوَصَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَ دَوْلَةِ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ الدَّابَّةُ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

امام محمد باقر (ع) سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین (ع) نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہی اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا ہے اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنے والا ایسا ہے جیسے خدا اور رسول کی سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسول پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑی حکم کو ان کے نہ ماننا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین (ع) تھے اور ان کے بعد اور یکے بعد دیگر تمام آئمہ (ع) کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تا کہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہیں اور وہ آئمہ (ع) ستون اسلام ہیں اور رابطہ الٰہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہی نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جب کہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہیں اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین (ع) نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی اگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہچاننے والا ہوا اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمد کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیاء انبیاء کا علم، قضایا فیض کرنے کا علم اور مسلمانوں کو فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور صاحب عصائے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔14، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔58)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کی چیزیں علیؑ کو ملیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي الْمَتَاعِ سَيْفاً وَ دِرْعاً وَ عَنَزَةً وَ رَحْلًا وَ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرِثَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی ابن ابی طالب (ع)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔116)

علیؑ وارث تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور دیگر چیزوں کے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ حُجْرٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ ع عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ ع فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نُغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَ صَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ.

امام محمد باقر (ع) سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی (ع) ان کے علم اور ہتھیار اور ان کی تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپ (ع) تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپ (ع) کے بعد امام حسن (ع) وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسین (ع) اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیا اُم سلمٰہ کے سپرد کیں اور ان کے بعد وہ سب چیزیں علی (ع) ابن الحسین (ع) کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق (ع)) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔117)

علیؑ وارث تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور دیگر چیزوں کے

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ ع عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا

هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ ع قَالَ قُلْتُ ثُمَّ صَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى ابْنِهِ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ فَقَالَ نَعَمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول ﷺ خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمٰہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی (ع)، پھر حسن پھر حسین (ع)، میں نے پوچھا پھر فرمایا علی ابن الحسین (ع)، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر (ع)) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا درست ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔117)

علیؑ وارث تھے حضور ﷺ کے علم اور دیگر چیزوں کے

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ص الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمَّ مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ مَنْ يُطِيقُكَ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ فَأَطْرَقَ ص هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ يَا عَبَّاسُ أَ تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأُعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَ تُنْجِزُ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تَقْبِضُ تُرَاثَهُ فَقَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَ لِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ تَخَتَّمْ بِهَذَا فِي حَيَاتِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمَ ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ وَ الدِّرْعِ وَ الرَّايَةِ وَ الْقَمِيصِ وَ ذِي الْفَقَارِ وَ السَّحَابِ وَ الْبُرْدِ وَ الْأَبْرَقَةِ وَ الْقَضِيبِ قَالَ فَوَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِي‌ءَ بِشُقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرُقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَ اسْتَذْفِرْ بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجَيْ نِعَالٍ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُمَا مَخْصُوفٌ وَ الْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَ الْقَمِيصَيْنِ الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَ الْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَ الْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَ قَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَ الْجُمَعِ وَ قَلَنْسُوَةٍ كَانَ يَلْبَسُهَا وَ يَقْعُدُ مَعَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَ الدُّلْدُلِ وَ النَّاقَتَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَ الْقَصْوَاءِ وَ الْفَرَسَيْنِ الْجَنَاحِ كَانَتْ تُوقَفُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللَّهِ ص يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ وَ الْحِمَارِ عُفَيْرٍ فَقَالَ اقْبِضْهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَّ أَوَّلَ شَيْ‌ءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَا فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ: وَ رُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الْحِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ

اللّٰهِ ص فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَفَلِهِ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هَذَا الْحِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ خَاتَمُهُمْ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذَلِكَ الْحِمَارَ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جب حضرت رسول ﷺ خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس ابن عبد المطلب کے ذریعہ امیر المومنین (ع) کو بلایا اور عباس نے فرمایا۔ چچا آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدہ پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرض کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدہ کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا میں یہ چیزیں اسے دوں گا جو حق دار ہوگا پھر فرمایا اے علی (ع)! اے محمد ﷺ کے بھائی تم محمد ﷺ کے واعدہ پورے کرو گے اس کا قرض ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہوں گے؟ آپ (ع) نے فرمایا ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرت ﷺ نے اپنی انگلی سے انگھوٹی اتار دی اور فرمایا اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھنے لگا خیال کیا کہ یہ انگھوٹی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرت نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیض، ذوالفقار، (تلوار) عمامہ، سحاب، اور چادر ابرقہ، اور چھڑی، لاؤ میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا یا علی (ع) یہ جبرائیل (ع) میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا کہ اس اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو پھر آپ ﷺ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئی تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین والی اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان میں بیٹھتے تھے پھر فرمایا اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامی اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ عضبا اور باقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامے مسجد کے دروازہ کے پاس کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے دوسرے حیزم نامے تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے حیزم، اور عفیر نامے ایک گڈھا تھا جب رسول کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑی اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی خطمہ کے کنویں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیر المومنین (ع) سے مروی ہے کہ گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح (ع) کی کشتی میں ایک گدھا تھا، نوح (ع) اس کے پاس آئے اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین ﷺ اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس وہ ہے اس کی خدا کی لئے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔118)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ولی امر

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ صَدَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ- وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَا أَدْرِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ- لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَهَلْ تَدْرِي لِمَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ قَالَ لَا قَالَ لِأَنَّهَا- تَنَزَّلُ فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ- بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ وَإِذَا أَذِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضِيَهُ سَلامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ يَقُولُ تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ- ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ- وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ- وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ ماتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى أَعْقابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى إِنَّ مُحَمَّداً حِينَ يَمُوتُ يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافِ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَهَذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَبِهَا ارْتَدُّوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قَالُوا لَمْ تَذْهَبْ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَإِذَا أَقَرُّوا بِالْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ.

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ علی ابن الحسین (ع) فرماتے ہیں۔ ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ سچ فرمایا خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا؛ اے رسول تم جانتے ہو کہ شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا میں نہیں جانتا، خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شی کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ڈرو اس لوگوں سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے۔ سورہ انا انزلناہ کے متعلق یعنی مشرک اور منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائیں وہ ہرگز اللہ کو نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریں گے تو اہل خلاف امر خدا کے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنی پچھلے پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوتی تو ان کو امر الٰہی کا نزول شب قدر میں ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لا محالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔136)

میرے بعد علیؑ ولی امر ہے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ كَانَ عَلِيٌّ ع كَثِيراً مَا يَقُولُ- مَا اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَ الْعَدَوِيُّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هُوَ يَقْرَأُ- إِنَّا أَنْزَلْناهُ بِتَخَشُّعٍ وَ بُكَاءٍ فَيَقُولَانِ مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهَذِهِ السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ص لِمَا رَأَتْ عَيْنِي وَ وَعَى قَلْبِي وَ لِمَا يَرَى قَلْبُ هَذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ وَ مَا الَّذِي رَأَيْتَ وَ مَا الَّذِي يَرَى قَالَ فَيَكْتُبُ لَهُمَا فِي التُّرَابِ تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِيها بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- كُلِّ أَمْرٍ فَيَقُولَانِ لَا فَيَقُولُ هَلْ تَعْلَمَانِ مَنِ الْمُنْزَلُ إِلَيْهِ بِذَلِكَ فَيَقُولَانِ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ نَعَمْ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ يَنْزِلُ ذَلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا فَيَقُولَانِ نَعَمْ قَالَ فَيَقُولُ إِلَى مَنْ فَيَقُولَانِ لَا نَدْرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَ يَقُولُ إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا هُوَ هَذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ فَإِنْ كَانَا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص مِنْ شِدَّةِ مَا يُدَاخِلُهُمَا مِنَ الرُّعْبِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ حضرت علی (ع) اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے نمائندے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرت انا انزلناہ کو بڑے خضوع و خشوع اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رفعت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے ار میرے قلب نے سمجھا ہے اور جو کچھ اس نے دیکھا یہ (اشارہ کیا حضرت علی (ع) کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا اور وہ کیا ہے جو وہ (علی ع) دیکھیں گے، پس بقدرت خدا زمین پر لکھا گیا۔ تنزیل الملائکہ والروح باذن ربھم من کل امر، پھر حضرت نے فرمایا۔ کیا خدا کے امر کہنے کے بعد کوئی بات رہ گئی ہے انھوں نے کہا نہیں، حضرت نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یارسول ﷺ اللہ آپ ہیں، فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہوگی انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم پس ان میں ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول ﷺ شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کے بنا پر جو رعب رسول سے ان میں داخل ہوئی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔137)

"ماکان ومایکون" کا علم ہر نبی اور وصی ہو ہوتا ہے

قَالَ: وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ لِمَا ذَا قَالَ لِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ قَالَ قُلْ قَالَ وَ لَا تَغْضَبُ قَالَ وَ لَا أَغْضَبُ قَالَ أَ رَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ تَنَزُّلِ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ص قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَعْلَمُهُ وَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مَاتَ وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَ عَلِيٌّ ع لَهُ وَاعٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع مَا لِي وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ مَنْ أَدْخَلَكَ عَلَيَّ

قَالَ أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ قَالَ فَافْهَمْ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جُمَلًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ السَّائِلُ أَ وَ مَا كَانَ فِي الْجُمَلِ تَفْسِيرٌ قَالَ بَلَى وَ لَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي لَيَالِي الْقَدْرِ إِلَى النَّبِيِّ وَ إِلَى الْأَوْصِيَاءِ افْعَلْ كَذَا وَ كَذَا لِأَمْرٍ قَدْ كَانُوا عَلِمُوهُ أُمِرُوا كَيْفَ يَعْمَلُونَ فِيهِ قُلْتُ فَسِّرْ لِي هَذَا قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَّا حَافِظاً لِجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ قُلْتُ فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمُ مَا هُوَ قَالَ الْأَمْرُ وَ الْيُسْرُ فِيمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ قَالَ السَّائِلُ فَمَا يَحْدُثُ لَهُمْ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا قَالَ هَذَا مِمَّا أُمِرُوا بِكِتْمَانِهِ وَ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ السَّائِلُ فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أُوصِيَ إِلَيْهِ قَالَ السَّائِلُ فَهَلْ يَسَعُنَا أَنْ نَقُولَ إِنَّ أَحَداً مِنَ الْوُصَاةِ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ قَالَ لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيِّهِ وَ إِنَّمَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ قَالَ السَّائِلُ وَ مَا كَانُوا عَلِمُوا ذَلِكَ الْحُكْمَ قَالَ بَلَى قَدْ عَلِمُوهُ وَ لَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمَرُوا فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ السَّائِلُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ لَا أَسْتَطِيعُ إِنْكَارَ هَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ السَّائِلُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ص هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيٌّ وَ لَا وَصِيٌّ إِلَّا وَ الْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ أَمَّا هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ قَالَ السَّائِلُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ إِذَا أَتَى شَهْرُ رَمَضَانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاظِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

راوی کہتاہے کہ ایک شخص نے ابو جعفر (ع) سے کہا یابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے ؟فرمایا میں ایسا کیوں کروگا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کرونگا، فرمایا کرو، اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے فرمایا، نہیں اس نے کہا آپ نے اپنے قول پر غور کیا ہے کہ شب قدر میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیاء پر اور وہ امر الٰہی لے کر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول ﷺ اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول ﷺ اللہ مر گئے ہیں اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی (ع) نہ ہو حضرت نے فرمایا۔اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہے یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا علم زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت علی ابن ابی طالب (ع) کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم، جس کی وضاحت ہوئی تھی شب ہای قدر، میں اسی طرح جیسے رسول اللہ پر، سائل نے کہا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ ہاں

وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہای قدر میں امر کے ساتھ آئی تھی کہ ایسا ایسا کرو، ان کو بتایا جاتا ہے وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجئے، فرمایا نہیں مرے رسول اللہ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الٰہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا (یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے) سائل نے پوچھا کہ شب ہای قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا پھر جو شب ہای قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا اسی کی توضیح اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا او راس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا فرمایا کیسے وصی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیا میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔ کوئی نبی نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وصی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگان خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا وہ اس حکم کو پہلے نہیں جانتے تھے لیکن وہ کسی شے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انہیں شب قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابو جعفر (ع) کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والے ہم میں سے نہیں سائل نے کہا نبی پر جو شب قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہئے سمجھو علم ماکان ومایکون ہر نبی و وصی نبی ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے اس کے بعد آنے والا وصی اس علم کو جانتا ہے لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو خدائے عزّ و جل نے انکار کیا ہے اس سے کہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر، مگر صرف اس کی ذات کے لئے (یعنی ان اسرار کو دوسرے سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یا بن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورہ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب 23 ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائی گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 40، حدیث نمبر۔ 8، صفحہ نمبر۔ 141)

جمعہ کو انبیا، اوصیا اور موجودہ وصی کی روحیں عرشِ الٰہی کا طواف کرتی اور نمازیں پڑھتی ہیں، اس سے وصی کے علم میں بہت اضافہ ہوتا ہے

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ لِي يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيَالِي الْجُمُعَةِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا ذَاكَ الشَّأْنُ قَالَ يُؤْذَنُ لِأَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى ع وَ أَرْوَاحِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى وَ رُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَطُوفُ بِهِ أُسْبُوعاً وَ تُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْأَوْصِيَاءُ قَدْ مُلِئُوا سُرُوراً وَ يُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ وَ قَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِّ الْغَفِيرِ.

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق (ع) نے کہ اے یحیٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا، مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیاء مردے کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف کی جاتی اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنی ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔146)

جبریل جنت سے انار توڑ لائے، آپ کو کیسے علم ہو گیا، جنتی چیز تو کسی آنکھ نے نہ دیکھی

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ ع عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَ كَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً ع نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَّانَةُ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتُهَا فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَ أَمَّا الْأُخْرَى فَهُوَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ جبرائیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنّت کے لائے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کیئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علی (ع) کو دیا جو انھوں نے کھالیا فرمایا اے علی (ع) پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔162)

سب سے پہلے رسول ﷺ اور ان کی عترت کو پیدا کیا گیا

الْحُسَيْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّداً ص وَ عِتْرَتَهُ الْهُدَاةَ الْمُهْتَدِينَ فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ قُلْتُ وَ مَا الْأَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانٌ نُورَانِيَّةٌ بِلَا أَرْوَاحٍ وَ كَانَ مُؤَيَّداً بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَ هِيَ رُوحُ الْقُدُسِ فَبِهِ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ وَ عِتْرَتُهُ وَ لِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ عُلَمَاءَ بَرَرَةً أَصْفِيَاءَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ السُّجُودِ وَ التَّسْبِيحِ وَ التَّهْلِيلِ وَ يُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَ يَحُجُّونَ وَ يَصُومُونَ.

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر(ع) نے فرمایا۔اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے۔فرمایا نور کا پرتو،ابدان نورانیہ بلاارواح اور وہ مؤید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عترت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اس ی لیئے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صاف باطن بنایا۔وہ اللہ کی عبات کرتے ہیں۔نماز سے روزہ سے مسجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر10)

خدا نے معراج پر حضور ﷺ سے کہا کہ تمہاری امت کا ہادی علیؑ ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَ أَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْقَفَهُ جَبْرَئِيلُ مَوْقِفاً فَقَالَ لَهُ مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَقَدْ وَقَفْتَ مَوْقِفاً مَا وَقَفَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَ لَا نَبِيٌّ إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ أَنَا رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ قَالَ وَ كَانَ كَمَا قَالَ اللَّهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنى فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ مَا بَيْنَ سِيَتِهَا إِلَى رَأْسِهَا فَقَالَ كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلَأْلَأُ يَخْفِقُ وَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَ قَدْ قَالَ زَبَرْجَدٌ فَنَظَرَ فِي مِثْلِ سَمِّ الْإِبْرَةِ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ نُورِ الْعَظَمَةِ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ مَنْ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع-لِأَبِي بَصِيرٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَ اللَّهِ مَا جَاءَتْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ ع مِنَ الْأَرْضِ وَ لَكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُشَافَهَةً.

راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا۔ میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد صلعم آپ صلعم اپنے مقام کو پہنچایئے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وصی قرار دیتا ہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلٰوۃ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین وصی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابل تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الٰہی قاب و قوسین تھا۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں قاب قوسین کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس سے کناروں تک دونوں (حجاب عظمت و رسول) حصے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردی تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرجد کا رسول صلعم نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نور عظمت الٰہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہوگا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیر المومنین سید المسلمین قائد غرا لمحجلین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) بخدا ولایت علی (ع) زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بہ منہ آئی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر 11)

علیؑ کی وفات پر ایک بے نام آدمی آیا اور اس نے علیؑ کی فضیلت میں ایک لمبی چوڑی تقریر کی، جب تقریر ختم ہوئی تو وہ غائب ہو گیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَسِيدِ بْنِ صَفْوَانَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ- أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع ارْتَجَّ الْمَوْضِعُ بِالْبُكَاءِ وَ دَهِشَ النَّاسُ كَيَوْمَ قُبِضَ النَّبِيُّ ص وَ جَاءَ رَجُلٌ بَاكِياً وَ هُوَ مُسْرِعٌ مُسْتَرْجِعٌ وَ هُوَ يَقُولُ الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَاماً وَ أَخْلَصَهُمْ إِيمَاناً وَ أَشَدَّهُمْ يَقِيناً وَ أَخْوَفَهُمْ لِلَّهِ وَ أَعْظَمَهُمْ عَنَاءً وَ أَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ آمَنَهُمْ عَلَى أَصْحَابِهِ وَ أَفْضَلَهُمْ مَنَاقِبَ وَ أَكْرَمَهُمْ سَوَابِقَ وَ أَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً وَ أَقْرَبَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَشْبَهَهُمْ بِهِ هَدْياً وَ خَلْقاً وَ سَمْتاً وَ فِعْلًا وَ أَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً وَ أَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ فَجَزَاكَ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَ عَنْ رَسُولِهِ وَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ خَيْراً قَوِيتَ حِينَ ضَعُفَ أَصْحَابُهُ وَ بَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا وَ نَهَضْتَ حِينَ وَهَنُوا وَ لَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِذْ هَمَّ أَصْحَابُهُ وَ كُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقّاً لَمْ تُنَازَعْ وَ لَمْ تَضْرَعْ بِرَغْمِ الْمُنَافِقِينَ وَ غَيْظِ الْكَافِرِينَ وَ كُرْهِ الْحَاسِدِينَ وَ صِغَرِ الْفَاسِقِينَ فَقُمْتَ بِالْأَمْرِ حِينَ فَشِلُوا وَ نَطَقْتَ حِينَ تَتَعْتَعُوا وَ مَضَيْتَ بِنُورِ اللَّهِ إِذْ وَقَفُوا فَاتَّبَعُوكَ فَهُدُوا وَ كُنْتَ أَخْفَضَهُمْ صَوْتاً وَ أَعْلَاهُمْ

قُنُوتاً وَ أَقَلَّهُمْ كَلاماً وَ أَصْوَبَهُمْ نُطْقاً وَ أَكْبَرَهُمْ رَأْياً وَ أَشْجَعَهُمْ قَلْباً وَ أَشَدَّهُمْ يَقِيناً وَ أَحْسَنَهُمْ عَمَلًا وَ أَعْرَفَهُمْ بِالْأُمُورِ كُنْتَ وَ اللَّهِ يَعْسُوباً لِلدِّينِ أَوَّلًا وَ آخِراً الْأَوَّلَ حِينَ تَفَرَّقَ النَّاسُ وَ الْآخِرَ حِينَ فَشِلُوا كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَباً رَحِيماً إِذْ صَارُوا عَلَيْكَ عِيَالًا فَحَمَلْتَ أَثْقَالَ مَا عَنْهُ ضَعُفُوا وَ حَفِظْتَ مَا أَضَاعُوا وَ رَعَيْتَ مَا أَهْمَلُوا وَ شَمَّرْتَ إِذَا اجْتَمَعُوا وَ عَلَوْتَ إِذْ هَلِعُوا وَ صَبَرْتَ إِذْ أَسْرَعُوا وَ أَدْرَكْتَ أَوْتَارَ مَا طَلَبُوا وَ نَالُوا بِكَ مَا لَمْ يَحْتَسِبُوا كُنْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ عَذَاباً صَبّاً وَ نَهْباً وَ لِلْمُؤْمِنِينَ عَمَداً وَ حِصْناً فَطِرْتَ وَ اللَّهِ بِنَعْمَائِهَا وَ فُزْتَ بِحِبَائِهَا وَ أَحْرَزْتَ سَوَابِغَهَا وَ ذَهَبْتَ بِفَضَائِلِهَا لَمْ تُفْلَلْ حُجَّتُكَ وَ لَمْ يَزِغْ قَلْبُكَ وَ لَمْ تَضْعُفْ بَصِيرَتُكَ وَ لَمْ تَجْبُنْ نَفْسُكَ وَ لَمْ تَخِرَّ كُنْتَ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ الْعَوَاصِفُ وَ كُنْتَ كَمَا قَالَ ع آمَنَ النَّاسِ فِي صُحْبَتِكَ وَ ذَاتِ يَدِكَ وَ كُنْتَ كَمَا قَالَ ع ضَعِيفاً فِي بَدَنِكَ قَوِيّاً فِي أَمْرِ اللَّهِ مُتَوَاضِعاً فِي نَفْسِكَ عَظِيماً عِنْدَ اللَّهِ كَبِيراً فِي الْأَرْضِ جَلِيلًا عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ فِيكَ مَهْمَزٌ وَ لَا لِقَائِلٍ فِيكَ مَغْمَزٌ وَ لَا لِأَحَدٍ فِيكَ مَطْمَعٌ وَ لَا لِأَحَدٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ عِنْدَكَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ حَتَّى تَأْخُذَ لَهُ بِحَقِّهِ وَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ عِنْدَكَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ الْحَقَّ وَ الْقَرِيبُ وَ الْبَعِيدُ عِنْدَكَ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ شَأْنُكَ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ وَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَ حَتْمٌ وَ أَمْرُكَ حِلْمٌ وَ حَزْمٌ وَ رَأْيُكَ عِلْمٌ وَ عَزْمٌ فِيمَا فَعَلْتَ وَ قَدْ نَهَجَ السَّبِيلُ وَ سَهُلَ الْعَسِيرُ- وَ أُطْفِئَتِ النِّيرَانُ وَ اعْتَدَلَ بِكَ الدِّينُ وَ قَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ فَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ* وَ ثَبَتَ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ سَبَقْتَ سَبْقاً بَعِيداً وَ أَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً فَجَلَلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ وَ عَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَ هَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ فَ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ رَضِينَا عَنِ اللَّهِ قَضَاهُ وَ سَلَّمْنَا لِلَّهِ أَمْرَهُ فَوَ اللَّهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بِمِثْلِكَ أَبَداً كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفاً وَ حِصْناً وَ قُنَّةً رَاسِياً وَ عَلَى الْكَافِرِينَ غِلْظَةً وَ غَيْظاً فَأَلْحَقَكَ اللَّهُ بِنَبِيِّهِ وَ لَا أَحْرَمَنَا أَجْرَكَ وَ لَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ وَ سَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَ بَكَى وَ بَكَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ.

صفوان صحابی رسول نے بیان کیا کہ جس روز امیر المومنین (ع) کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فرط گریہ سے ہلنے لگا۔ اور لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہ صلعم کی وفات کے دن، ناگاہ اک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافت نبویہ قطع ہوگئی (یعنی تا ظہور امام مہدی اب حکومت جہال ہوگی) اور لوگ علمی مسائل کے لیئے انہی کی طرف رجوع کریں گے) پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں امیر المومنین (ع) تھے اور کہنے لگا۔ اے ابو الحسن (ع) اللہ آپ (ع) پر رحم کرے آپ (ع) سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں سب سے زیادہ پر خلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے تحمل و تعب اور رسول اللہ کے سب زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب زیادہ امین اور از روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم۔

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قرابت رسول صلعم سب سے زیادہ نزدیک اور طریقہ کار میں اور عادات و خصائل میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسول صلعم اور مسلمانوں کی طرف

سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی توآپ (ع) قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی توآپ (ع) چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے توآپ (ع) اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقۂ رسول صلعم ترک کیا توآپ اس پر قائم رہے۔

آپ (ع) رسول صلعم کے خلیفہ برحق ہیں آپ (ع) نے (مصلحت دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امر خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود منافقوں کی خواہش کے اور کافروں کے غیظ وغضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپ (ع) نے عاجزی فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امر دین کی بجاآوری میں سست پڑ گئے تھے آپ (ع) اعلائے کلمۃ الحق کے کھڑے ہو گئے جب کہ دوسروں نے پردہ پوشی کی توآپ (ع) نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلتے نہ تھے جنھوں نے آپ (ع) کا اتباع کیا۔ انھوں نے ہدایت پائی، آپ (ع) مجلس رسول صلعم میں سب سے زیادہ دھیمی آواز میں بولتے اور از روئے اطاعت رسول صلعم سب سے زیادہ بلند درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ بہادر تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملا سب سے بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپ (ع) دین کے یعسوب (سردار) تھے اول بھی آخر بھی۔ اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پائے عمل سست پڑ گئے تھے۔

آپ مومنوں کے لئے مہربان باپ تھے جب کہ وہ آپ (ع) کے لیئے مثل عیسال بن گئے آپ (ع) نے ان کے اس بوجھ کو اٹھالیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے۔ اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ (ع) نے ان کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے مہمل بنادیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپ (ع) بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب انھوں نے جلدی کی (قبول خلافت میں) اور معلوم کر لیا ان کینوں کو جو (اہل شام) رکھتے تھے اور مومنوں نے پالیا آپ (ع) سے ان چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپ (ع) کافروں کے لیے ایک سخت عذاب تھے اور مومنوں کے لئے محفوظ قلعہ، آپ (ع) نے آئمہ ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملادیا اور امامت کی بخششوں کو کامیاب بنادیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائل امامت کو برقرار رکھا، اور آپ کی دلیل امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ (ع) کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسول صلعم نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ صلعم کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسول صلعم نے فرمایا اگرچہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امر خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیش خدا بڑے مرتبہ والے روئے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدر، کوئی آپ (ع) کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپ (ع) کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گناہ کی آپ سے طمع رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چاپلوسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف وذلیل آپ (ع) کے نزدیک قوی وعزیز رہے اور آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی وعزیز آپ (ع) کے نزدیک ضعیف وذلیل ہے۔آپ کمزور کا حق اسے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز وغیر دونوں آپ (ع) کے لیے برابر ہیں آپ کی شان حق وصدق اور نرمی ہے، آپ (ع) کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔آپ (ع) کا امر حلم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔آپ (ع) صحیح راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لئے آسان ہے۔

آپ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امور دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔آپ (ع) کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امر خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ (ع) نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ (ع) کے بعد آپ (ع) کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپ (ع) کی موت نے لوگوں کو بری طرح شکستہ کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ہم اللہ کی قضاوقدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپ (ع) مومنوں کے لیئے جائے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لئے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلالیا اور خدا ہم کو آپ (ع) کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسول صلعم روئے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 32)

یہودی عالم کا اسلام قبول کرنے کیلئے سات سوالات کا جواب دینے کی شرط

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً لَمَّا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ أَقْبَلَ يَهُودِيٌّ مِنْ عُظَمَاءِ يَهُودِ يَثْرِبَ وَ تَزْعُمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ يَا عُمَرُ إِنِّي جِئْتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ جَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لَكِنِّي أُرْشِدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ جَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ فَأَوْمَأَ إِلَى عَلِيٍّ ع فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ يَا عُمَرُ إِنْ كَانَ هَذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَ لِبَيْعَةِ النَّاسِ وَ إِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ فَزَبَرَهُ عُمَرُ ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ ع فَقَالَ لَهُ أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ فَقَالَ وَ مَا قَالَ عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنْ كُنْتَ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمَ أَنَّكُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرُ الْأُمَمِ وَ أَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَ مَعَ ذَلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أُخْبِرْكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَ وَاحِدَةٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ع يَا يَهُودِيُّ وَ لِمَ لَمْ تَقُلْ أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ

إِلَّا كَفَفْتُ فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هَذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامِ هُدًى وَ أَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ وَ أَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدًى مِنْ ذُرِّيَّةِ نَبِيِّهَا وَ هُمْ مِنِّي وَ أَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَ أَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَ أَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهَؤُلَاءِ الِاثْنَا عَشَرَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَ أُمُّهُمْ وَ جَدَّتُهُمْ وَ أُمُّ أُمِّهِمْ وَ ذَرَارِيُّهُمْ لَا يَشْرَكُهُمْ فِيهَا أَحَدٌ.

ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب وسنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب وسنت کا سب بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے۔ تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلے تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے۔ کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 173)

علیؑ، سنتِ مسیح کے مطابق وصی تھے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّداً ص إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ

جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ ص عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ.

ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الٰہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آنحضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر ہوئے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المومنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 175)

باب نمبر۔5

اللہ کی مرضی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ قف فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ لا (29/18)

ترجمہ: ’’آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سواِیمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔‘‘

{سورۃ الکھف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِينَةٌ (38/74)

ترجمہ: ’’ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔‘‘

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

اِنسان اپنے اعمال سے اچھا یا بُرا بنتا ہے اور اپنے اعمال سے جنّتی یا دوزخی ہوتا ہے لیکن صحیح مسلم کی تعلیم ملاحظہ فرمائیے کہ اِنسان خواہ ساری زندگی اعمالِ صالحہ کرتا رہے اگر اللہ نے اُسے دوزخی لکھا ہوا ہے تو ساری زندگی کے اعمالِ صالحہ اُسے جنّت میں نہیں لے جا سکتے :

خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَ خَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ وَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ وَ جَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَ لَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُؤْمِنُ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا هُمُ الْأَصْلُ وَ لَهُمْ فَضْلُهُمْ وَ الْمُؤْمِنُونَ الْفَرْعُ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ شِيعَتِهِمْ وَ قَالَ طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ * وَ أَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تُرَابٍ * لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيمَانِهِ وَ لَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَ لِلَّهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینت جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینت نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بناتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بری بار سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینیات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینت مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینت ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیت خدا جاری ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 202)

خدا نے طینتِ مومن کو طینتِ انبیا سے پیدا کیا، یہی وجہ ہے کہ مومن کفر و شرک سے آلودہ نہیں ہوتے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَداً.

صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں حضرت امام جعفر صادق (ع) سے دریافت کیا کہ خدا نے طینت مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینت انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 203)

علیین سے پیدا ہونے والے ہمیشہ اعمالِ صالحہ کرتے ہیں اور سجین سے پیدا ہونے والے ہمیشہ اعمالِ بد

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَ خَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا مِنْهُ وَ خَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَ قُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ كَلَّا إِنَّ كِتابَ الْأَبْرارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَ ما أَدْراكَ ما عِلِّيُّونَ كِتابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ وَ خَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَ خَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا

مِنْهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- كَلَّا إِنَّ كِتابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَ ما أَدْراكَ ما سِجِّينٌ كِتابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِين.

ابو حمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورۂ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔بے شک ابرار کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسول ص! تم جانتے ہو علیین کیا ہے وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔کتاب فجار سجین میں ہے اور تم جانتے ہو سجین کیا ہے۔وہ کتاب مرقوم ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 204)

اللہ نے انسان کو بنانے کیلئے جنت اور دوزخ سے مٹی لے کر اسے مکس کر دیا پھر اس سے انسان بنانا شروع کر دیئے، اب جس آدمی کی تخلیق میں جنت کی مٹی زیادہ استعمال ہوئی وہ نیک کام کرتا ہے اور جس آدمی کے بننے میں دوزخ کی مٹی زیادہ استعمال ہوئی وہ برے کام کرتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَ أَمَّا أَنْتَ فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ وَ نَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسَ وَ إِنَّنِي أُخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فَأُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَى لَهُ حُسْنَ السَّمْتِ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ كَثْرَةَ أَمَانَةٍ ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَ أُخَالِطُ الرَّجُلَ فَأَرَى مِنْهُ سُوءَ الْخُلُقِ وَ قِلَّةَ أَمَانَةٍ وَ زَعَارَّةً ثُمَّ أُفَتِّشُهُ فَأَتَبَيَّنُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَ مَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخَذَ طِينَةً مِنَ الْجَنَّةِ وَ طِينَةً مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعاً ثُمَّ نَزَعَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ وَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ فَمَا رَأَيْتَ مِنْ أُولَئِكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ حُسْنِ السَّمْتِ فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَ هُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ هَؤُلَاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَ سُوءِ الْخُلُقِ وَ الزَّعَارَّةِ فَمِمَّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طِينَةِ النَّارِ وَ هُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ.

عبداللہ بن کیسان کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات واخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بد خلق اور خائن سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بد خلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 205)

مومن طینتِ انبیا سے پیدا کیا گیا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ نَعَمْ.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کیا مومن طینت انبیا سے پیدا ہوتا ہوں۔ فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 205)

خدا نے نیک اور بد لوگوں کو الگ الگ میٹیریل سے بنایا ہے۔ سو انسان اچھا یا برا بننے پر مجبور ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ ع بَعَثَ جَبْرَئِيلَ ع فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْقُصْوَى فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَ الْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ فَفَلَقَ الطِّينَ فِلْقَتَيْنِ فَذَرَا مِنَ الْأَرْضِ ذَرْواً وَ مِنَ السَّمَاوَاتِ ذَرْواً فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ مِنْكَ الرُّسُلُ وَ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْأَوْصِيَاءُ وَ الصِّدِّيقُونَ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ السُّعَدَاءُ وَ مَنْ أُرِيدُ كَرَامَتَهُ فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ وَ قَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ مِنْكَ الْجَبَّارُونَ وَ الْمُشْرِكُونَ وَ الْكَافِرُونَ وَ الطَّوَاغِيتُ وَ مَنْ أُرِيدُ هَوَانَهُ وَ شِقْوَتَهُ فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خُلِطَتَا جَمِيعاً وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَ النَّوىٰ طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَأَوْا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ النَّوىٰ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَىٰ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ تَبَاعَدَ عَنْهُ وَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ فَالْحَيُّ الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنْ طِينَةِ الْكَافِرِ وَ الْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ الْمُؤْمِنُ وَ الْمَيِّتُ الْكَافِرُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- أَ وَ مَنْ كانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطَ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَ كَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ كَذٰلِكَ يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَ يُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- لِيُنْذِرَ مَنْ كانَ حَيًّا وَ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكافِرِينَ.

راوی کہتا ہے فرمایا۔ ابو عبداللہ (ع) نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اوّل کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک کی خاک لے لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور بکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا۔ تجھ سے رسول، وصی، صدیق، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا۔ یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا۔ تجھ سے جبار مشرک و کافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بد بختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانہ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں نویٰ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیکی سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے۔ جس کی طینت، طینت کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس حی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبرئیل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورۂ یس میں ہے تا کہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 206)

انسان اپنے تخلیقی میٹیریل کی وجہ سے اچھا یا برا بنتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ- وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلىٰ إِلَى آخِرِ

الْآيَةِ فَقَالَ وَ أَبُوهُ يَسْمَعُ ع حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ ع فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَذْبَ الْفُرَاتَ ثُمَّ تَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِحَ الْأُجَاجَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَلَمَّا اخْتَمَرَتِ الطِّينَةُ أَخَذَهَا فَعَرَكَهَا عَرْكاً شَدِيداً فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ مِنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ وَ أَمَرَهُمْ جَمِيعاً أَنْ يَقَعُوا فِي النَّارِ فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَ سَلَاماً وَ أَبَى أَصْحَابُ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا.

زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر (ع) سے ایک شخص نے آیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی (ع) بن الحسین (ع) بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالی نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی۔ جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شیریں اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خمیر ہو گئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہو گیا تو روحیں اس میں اس میں چیونٹیوں کی طرح نکلیں کچھ دائیں طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو حکم دیا کہ داخل نار ہو داہنی طرف والی اس میں داخل ہو گئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑ گئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔130، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 210)

انسان اپنے تخلیقی میٹیریل کی وجہ سے اچھا یا برا بنتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ ع أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطِّينِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَعَرَكَهَا ثُمَّ فَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَإِذَا هُمْ يَدِبُّونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَابُوهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَدَخَلُوهَا فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا رَبَّنَا أَقِلْنَا فَأَقَالَهُمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ ادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَ لَمْ يَدْخُلُوهَا فَأَعَادَهُمْ طِيناً وَ خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ ع وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَلَنْ يَسْتَطِيعَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَ لَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَيَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَزَّ- قُلْ إِنْ كانَ لِلرَّحْمنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعابِدِينَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے خدا نے آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر اس میں سے مٹی لے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمین کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کود پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور

کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انہیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول خدا صلعم تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسول صلعم کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔130، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 211)

اللہ نے نیک لوگوں کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور بد لوگوں کو طینتِ نار سے پیدا کیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ وَ عُقْبَةَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فَخَلَقَ مَنْ أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَ كَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَ خَلَقَ مَنْ أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَ كَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ فَقُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ فَقَالَ أَ لَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئاً وَ لَيْسَ بِشَيْءٍ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمُ النَّبِيِّينَ فَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَ أَنْكَرَ بَعْضٌ ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَ أَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَ هُوَ قَوْلُهُ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

فرمایا۔ حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھیجا ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور نہیں بھی، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار باللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبروالے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔131، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 216)

مومن کی پیدائش کا طریقہ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْحُلْوَانِيِّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تُسَمَّى الْمُزْنَ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِناً أَقْطَرَ مِنْهَا قَطْرَةً فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَ لَا ثَمَرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ صُلْبِهِ مُؤْمِناً.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مزن ہے جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔136، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 223)

اللہ نے مومنین کو اچھی طینت اور کفار کو بری طینت سے بنایا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ النَّبِيِّينَ مِنْ طِينَةِ عِلِّيِّينَ قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ وَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ جَعَلَ خَلْقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَ خَلَقَ الْكُفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينٍ قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ- فَمِنْ هَذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ يَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَ مِنْ هَاهُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَ مِنْ هَاهُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَحِنُّ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَ قُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَحِنُّ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ.

فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے قلوب و ابدان کو علیئین سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب سجین سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنا ہے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔129، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 200)

مومن کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رُبَّمَا حَزِنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِي وَ صَدِيقِي فَقَالَ نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَ أَجْرَى فِيهِمْ مِنْ رِيحِ رُوحِهِ فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ فَإِذَا أَصَابَ رُوحاً مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنٌ حَزِنَتْ هَذِهِ لِأَنَّهَا مِنْهَا.

جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں ایک روز امام محمد باقر (ع) کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود اسیار نجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا

اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلایا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی ہے بلحاظ ایک ماں باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔200، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 64)

مومن کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَ أُمِّهِ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَ أَجْرَى فِي صُوَرِهِمْ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ فَلِذَلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَ أُمٍّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا مومن مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔200، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 66)

انسان جو کچھ کرتا ہے اللہ کی مرضی سے کرتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مِنْ قَبْضٍ وَ لَا بَسْطٍ إِلَّا وَ لِلَّهِ فِيهِ مَشِيئَةٌ وَ قَضَاءٌ وَ ابْتِلَاءٌ.

فرمایا: صادق آل محمد ص نے کسی کا حکم بجا نہ لانا اور کسی نہی کا بجا لانا مگر یہ کہ اس میں مشیئت اور قضا اور ابتلائے الٰہی کو دخل ہے (لیکن نہ وہ عصیان پر کسی کو مجبور کرتا ہے اور نہ عصیاں سے راضی ہوتا ہے چونکہ اس نے بندہ کو فاعل مختار بنایا ہے جیسا جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے اسے وہ روکتا نہیں ورنہ جبر ہو جائے)

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔291)

انسان جو کچھ کرتا ہے اللہ کی مرضی سے کرتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ فِيهِ قَبْضٌ أَوْ بَسْطٌ مِمَّا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَوْ نَهَى عَنْهُ إِلَّا وَ فِيهِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ابْتِلَاءٌ وَ قَضَاءٌ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کہ حکم خدا اور نہی خدا کے متعلق جو افعال بجالائے جاتے ہیں ان میں ابتلاء اور قضائے الٰہی کو دخل ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔291)

شقاوت وسعادت پہلے سے لکھی ہوئی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَ الشَّقَاءَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ فَمَنْ خَلَقَهُ اللَّهُ سَعِيداً لَمْ يُبْغِضْهُ أَبَداً وَ إِنْ عَمِلَ شَرّاً أَبْغَضَ عَمَلَهُ وَ لَمْ يُبْغِضْهُ وَ إِنْ كَانَ شَقِيّاً لَمْ يُحِبَّهُ أَبَداً وَ إِنْ عَمِلَ صَالِحاً أَحَبَّ عَمَلَهُ وَ أَبْغَضَهُ لِمَا يَصِيرُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ شَيْئاً لَمْ يُبْغِضْهُ أَبَداً وَ إِذَا أَبْغَضَ شَيْئاً لَمْ يُحِبَّهُ أَبَداً.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے سعادت (عافیت بخیر) وشقاوت (عافیت بخیر نہ ہونا) کو پیدا کیا جس کو سعید پیدا کیا اس سے کبھی دشمنی نہ کی اگرچہ اس نے کوئی برا کام کیا اس کے عمل سے بغض رکھا اس کی ذات سے نہیں اور جس کو شقی پیدا کیا اس کی ذات کو محبوب نہ رکھا اگر اس نے اچھا کام کیا تو اس کے کام کو تو پسند کیا لیکن اس کی ذات سے دشمنی رکھی۔ خدا جب کسی شئے کو دوست رکھتا ہے تو پھر اس سے دشمنی نہیں کرتا اور جس سے دشمنی رکھتا ہے اسے کبھی دوست نہیں رکھتا اسے کبھی دوست نہیں بناتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے مثلاً کافر کو وہ دشمن رکھتا ہے پس بحالت کفر وہ کبھی اس کو دوست نہ رکھے گا چاہے وہ کیسا نیک کام کیوں نہ کرے ہاں اگر اسلام قبول کرے گا تو عداوت محبت میں بدل جائے گی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔291)

انسان کا اچھا برا عمل پہلے سے لکھا ہوا ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جَالِساً وَ قَدْ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ لَحِقَ الشَّقَاءُ أَهْلَ الْمَعْصِيَةِ حَتَّى حَكَمَ اللَّهُ لَهُمْ فِي عِلْمِهِ بِالْعَذَابِ عَلَى عَمَلِهِمْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَيُّهَا السَّائِلُ حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ بِحَقِّهِ فَلَمَّا حَكَمَ بِذَلِكَ وَهَبَ لِأَهْلِ مَحَبَّتِهِ الْقُوَّةَ عَلَى مَعْرِفَتِهِ وَ وَضَعَ عَنْهُمْ ثِقْلَ الْعَمَلِ بِحَقِيقَةِ مَا هُمْ أَهْلُهُ وَ وَهَبَ لِأَهْلِ الْمَعْصِيَةِ الْقُوَّةَ عَلَى مَعْصِيَتِهِمْ لِسَبْقِ عِلْمِهِ فِيهِمْ وَ مَنَعَهُمْ إِطَاقَةَ الْقَبُولِ مِنْهُ فَوَافَقُوا مَا سَبَقَ لَهُمْ فِي عِلْمِهِ وَ لَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَأْتُوا حَالًا تُنْجِيهِمْ مِنْ عَذَابِهِ لِأَنَّ عِلْمَهُ أَوْلَى بِحَقِيقَةِ التَّصْدِيقِ وَ هُوَ مَعْنَى شَاءَ مَا شَاءَ وَ هُوَ سِرُّهُ.

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق ع کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا یابن رسول اللہ اہل معصیت کو شقاوت لاحق کہاں سے ہوئی کہ خدا نے اپنے علم میں ان کے لئے بداعمالی پر عذاب کا حکم دیا حضرت نے فرمایا: اے سائل حکم خدا کسی کو اس کا حق ادا کرنے پر مجبور نہیں کرتا جب حکم دیتا ہے تو اپنے محبت والوں کو اپنی معرفت کے لئے قوت دیتا ہے اور سخت اعمال کو ان سے ہٹالیتا ہے اور ان کی قابلیت کے لحاظ سے تکلیف دیتا ہے اور اہل معصیت کو قوت دیتا ہے تاکہ جو سابق میں اس کے علم میں گزر چکا ہے وہ صحیح ہو اور نہ دی

ان کو استطاعت قبول یا توفیق صبر پس ان کا عمل موافق ہوا اس علم الٰہی کے جو سابق میں ان کے متعلق ہو چکا تھا اور وہ ایسے حالات پیدا کرنے پر قادر نہ ہوئے جو عذاب خدا سے ان کو نجات دے دیتے کہ علم الٰہی اولی ہے حقیقت تصدیق کے لئے اور نشان اہل محبت و اہل معصیت کے لئے کیوں قرار دیئے ہیں یہ اللہ کا راز جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔292)

خدا انسان کو اچھا برا بناتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ: يُسْلَكُ بِالسَّعِيدِ فِي طَرِيقِ الْأَشْقِيَاءِ حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ بَلْ هُوَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ السَّعَادَةُ وَ قَدْ يُسْلَكُ بِالشَّقِيِّ فِي طَرِيقِ السُّعَدَاءِ حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ بَلْ هُوَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ الشَّقَاءُ إِنَّ مَنْ كَتَبَهُ اللَّهُ سَعِيداً وَ إِنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا فُوَاقُ نَاقَةٍ خَتَمَ لَهُ بِالسَّعَادَةِ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کبھی مرد سعید اشقیاء کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اور لوگ کہنے لگتے ہیں یہ ان سے کس قدر مشابہ ہے بلکہ ان ہی میں سے ہے پھر اس کو سعادت پالیتی ہے اور شقاوت اس سے برطرف ہو جاتی ہے پس جس کو اللہ نے سعید قرار دے دیا ہے اس خاتمہ سعادت پر ہوگا اگرچہ دنیا کی مدت اتنی کم رہ جائے جتنی ایک اونٹنی کہ دودھ دوہنے کی ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔293)

خدا خود انسان کو اچھا یا برا بناتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ فِي بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كُتُبِهِ أَنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَ خَلَقْتُ الشَّرَّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَ وَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ كَيْفَ ذَا وَ كَيْفَ ذَا.

حضرت امام محمد باقر ع نے فرمایا: کہ خدا نے اپنی کتابوں میں نازل فرمایا: کوئی معبود نہیں میرے سوا میں نے خیر کو پیدا کیا اور میں نے شر کو پیدا کیا پس خوشخبری ہو اس کے لئے جس کے ہاتھوں پر میں نے خیر کو جاری کیا اور وائے ہو اس پر جس کے ہاتھوں پر میں نے شر کو جاری کیا اور وائے ہو اس پر جو کہے ایسا کیوں ہوا اور ویسا کیوں ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔294)

خدا بندے کو شریر بناتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَالِقُ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَ وَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ كَيْفَ ذَا وَ كَيْفَ هَذَا قَالَ يُونُسُ يَعْنِي مَنْ يُنْكِرُ هَذَا الْأَمْرَ بِتَفَقُّهٍ فِيهِ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کہ خدائے عزوجل نے فرمایا: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں خالق خیر و شر ہوں وائے ہو اس پر جس کے ہاتھوں میں شر جاری کروں اور وائے ہو اس پر جو اس معاملہ میں چوں چرا کرے۔
یونس نے کہا اوپر کی حدیث سے جو انکار کرے وہ بہ تکلف عقلمند بنتا ہے اصل میں عقلمند نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔295)

ہر کام اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الِاسْتِطَاعَةِ فَلَمْ يُجِبْنِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ دَخْلَةً أُخْرَى فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهَا شَيْءٌ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا شَيْءٌ أَسْمَعُهُ مِنْكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ مَا كَانَ فِي قَلْبِكَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي أَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يُكَلِّفِ الْعِبَادَ مَا لَا يَسْتَطِيعُونَ وَ لَمْ يُكَلِّفْهُمْ إِلَّا مَا يُطِيقُونَ وَ أَنَّهُمْ لَا يَصْنَعُونَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ إِلَّا بِإِرَادَةِ اللَّهِ وَ مَشِيئَتِهِ وَ قَضَائِهِ وَ قَدَرِهِ قَالَ فَقَالَ هَذَا دِينُ اللَّهِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ وَ آبَائِي أَوْ كَمَا قَالَ.

میں نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا استطاعت کیا ہے۔ حضرت نے جواب نہ دیا۔ میں دوسری بار پھر حاضر خدمت ہوا اور کہا اللہ تعالی آپ کو حفظ و امان میں رکھے میرے دل میں ایک خیال ہے جو اس وقت دل سے دور نہ ہو گا جب تک آپ سے جواب نہ سن لوں۔ فرمایا: جو وسوسہ تیرے دل میں ہے تجھے ضرر نہ پہنچائے گا میں نے کہا میں کہتا ہوں کہ خدا نے اپنے بندوں کو تکلیف نہیں دی اس امر کی جس پر وہ قدرت نہیں رکھتے اور نہیں تکلیف دی مگر اسی چیز کی جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں کرتے وہی مگر وہی جو اللہ کرتا ہے ارادہ اور اس کی مشیئت ہوتی ہے اور قضاو قدر ہو فرمایا: یہی اللہ کا دین ہے جس پر میں بھی ہوں اور میرے آباء بھی تھے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔308)

اللہ ہی گمراہ کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَ لِلنَّاسِ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَ لَا تَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ فَوَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوا عَبْداً يُرِيدُ اللَّهُ ضَلَالَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوهُ وَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللَّهُ هِدَايَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يُضِلُّوهُ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَ لَا يَقُولُ أَحَدٌ عَمِّي وَ أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي وَ جَارِي فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ مَعْرُوفاً إِلَّا عَرَفَهُ وَ لَا مُنْكَراً إِلَّا أَنْكَرَهُ- ثُمَّ يَقْذِفُ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

ثابت ابن سعید سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق ع نے فرمایا: اے ثابت تم ہمارے دشمنوں سے کیوں ملتے جلتے ہو۔ ان کے اختلاف سے باز رہو اور ان میں سے کسی کو اپنے مذہب کی طرف نہ بلاؤ۔ خدا کی قسم اگر تمام اہل زمین اور آسمان اس بندہ کی ہدایت کرنا چاہیں جس کو خدا نے گمراہی مین چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے تو وہ اس کی ہدایت پر قدرت نہ رکھ کیں گے اور اگر تمام اہل آسمان و زمین اس شخص کو گمراہ کرنا چاہیں خدا جس کو ہدایت کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کی طاقت سے باہر ہے۔

لوگ (ہمارے دشمنوں) سے باز رہو اور کوئی یہ نہ کہے کہ یہ میرا چچا ہے میرا بھائی ہے یہ میرا چچیرا بھائی ہے یہ میرا پڑوسی ہے کیونکہ اللہ تعالی جس بندہ کے لئے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کی روح کو پاک کرتا ہے پس وہ اچھی بات کو قبول کرتا ہے اور بری بات سے نفرت کرتا ہے خدا اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈال دیتا ہے کہ اس کے ایمان کے تمام اجزاء جمع ہو جاتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔315)

اللہ انسان کو نیک یا بد بناتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً- نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ وَ فَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَ وَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَ سَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَ وَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِي السَّماءِ.

امام جعفر صادق ع نے فرمایا: جب خدا کسی سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور کا نقطہ لگا دیتا ہے اور دل کے مسامات کو کھول دیتا ہے اور ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کی برائی کو روک دے اور جس کسی کے لئے برائی چاہتا ہے اس کے دل مین سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل تک آواز پہنچنے کو بند کر دیتا ہے اور شیطان کو اس پر مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کو گمراہ کر دے پھر یہ آیت

تلاوت کی خدا جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ بنا دیتا ہے اس کے لئے قبول اسلام گویا آسمان پر چڑھنا ہو جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔316)

نیک یا بد ہونا انسان کے اختیار میں نہیں

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءُ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ كُنْ مَاءً عَذْباً أَخْلُقْ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ مِلْحاً أُجَاجاً أَخْلُقْ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَامْتَزَجَا فَمِنْ ذَلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً فَإِذَا هُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ وَ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ وَ لَا أُبَالِي ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُسْعِرَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا فَقَالَ كُونِي بَرْداً وَ سَلَاماً فَكَانَتْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَهَابُوهَا فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَ الْمَعْصِيَةُ- فَلَا يَسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَ لَا هَؤُلَاءِ مِنْ هَؤُلَاءِ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتداء کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا چنانچہ میٹھا پانی اور کھارا پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لی اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمین سے کہا داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے در گزر فرما، فرمایا در گزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمین اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمین سے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔130، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 209)

ہر انسان کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ازل سے ہو چکا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ الْعِجْلِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءً عَذْباً وَ مَاءً مَالِحاً أُجَاجاً فَامْتَزَجَ الْمَاءَانِ فَأَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَ هُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ وَ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ وَ لَا أُبَالِي ثُمَّ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى شَهِدْنا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هذا غافِلِينَ ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَ أَنَّ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَ أَنَّ هَذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالُوا بَلَى فَثَبَتَتْ لَهُمُ النُّبُوَّةُ وَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُولِي الْعَزْمِ أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَ مُحَمَّدٌ رَسُولِي وَ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وُلَاةُ أَمْرِي وَ خُزَّانُ عِلْمِي ع وَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَ أُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَ أَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَ أُعْبَدُ بِهِ طَوْعاً وَ كَرْهاً قَالُوا أَقْرَرْنَا يَا رَبِّ وَ شَهِدْنَا وَ لَمْ يَجْحَدْ آدَمُ وَ لَمْ يُقِرَّ فَثَبَتَتِ الْعَزِيمَةُ لِهَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَ لَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لَقَدْ عَهِدْنا إِلى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً قَالَ إِنَّمَا هُوَ فَتَرَكَ ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُجِّجَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا وَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ قَدْ أَقَلْتُكُمُ اذْهَبُوا فَادْخُلُوا فَهَابُوهَا فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَ الْوَلَايَةُ وَ الْمَعْصِيَةُ.

حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب خدانے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو ید قدرت نے خوب ملایا اس کے ذروں سے چیونٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدانے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے میثاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ محمد صلعم تمہارا رسول ہے اور یہ علی (ع) امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاء اولوالعزم (نوح ع، ابراہیم ع، موسیٰ ع، عیسیٰ (ع) اور محمد ص) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمد صلعم کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کا جو والیاں امر الٰہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور مہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بہ خوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدم (ع) نے نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عزیمت ثابت ہوئی۔ مہدی (ع) کے بارے میں اور آدم (ع) کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدم (ع) سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔

امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نسی کے معنی ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ، وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار

ہماری خطاسے در گزر، در گزر کی، اچھاب داخل ہو جاؤ انھوں نے انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔131، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر212)

خدا نے انسان کو خود نیک اور بد بنایا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ ع مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَهُ وَ بِالنُّبُوَّةِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِنُبُوَّتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ص ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِآدَمَ انْظُرْ مَا ذَا تَرَى قَالَ فَنَظَرَ آدَمُ ع إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَ هُمْ ذَرٌّ قَدْ مَلَئُوا السَّمَاءَ قَالَ آدَمُ ع يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَ لِأَمْرٍ مَا خَلَقْتَهُمْ فَمَا تُرِيدُ مِنْهُمْ بِأَخْذِكَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَ يُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَ يَتَّبِعُونَهُمْ قَالَ آدَمُ ع يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَعْظَمَ مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَ بَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي كُلِّ حَالاتِهِمْ قَالَ آدَمُ ع يَا رَبِّ فَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَكَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَ طَبِيعَتَكَ [مِنْ] خِلَافِ كَيْنُونَتِي قَالَ آدَمُ يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتَ خَلَقْتَهُمْ عَلَى مِثَالٍ وَاحِدٍ وَ قَدْرٍ وَاحِدٍ وَ طَبِيعَةٍ وَاحِدَةٍ وَ جِبِلَّةٍ وَاحِدَةٍ وَ أَلْوَانٍ وَاحِدَةٍ وَ أَعْمَارٍ وَاحِدَةٍ وَ أَرْزَاقٍ سَوَاءٍ لَمْ يَبْغِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَحَاسُدٌ وَ لَا تَبَاغُضٌ وَ لَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا آدَمُ بِرُوحِي نَطَقْتَ وَ بِضَعْفِ طَبِيعَتِكَ تَكَلَّفْتَ مَا لَا عِلْمَ لَكَ بِهِ وَ أَنَا الْخَالِقُ الْعَالِمُ بِعِلْمِي خَالَفْتُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَ بِمَشِيئَتِي يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي وَ إِلَى تَدْبِيرِي وَ تَقْدِيرِي صَائِرُونَ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِي إِنَّمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ لِيَعْبُدُونِ وَ خَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَ عَبَدَنِي مِنْهُمْ وَ اتَّبَعَ رُسُلِي وَ لَا أُبَالِي وَ خَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ كَفَرَ بِي وَ عَصَانِي وَ لَمْ يَتَّبِعْ رُسُلِي وَ لَا أُبَالِي وَ خَلَقْتُكَ وَ خَلَقْتُ ذُرِّيَّتَكَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ بِي إِلَيْكَ وَ إِلَيْهِمْ وَ إِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَكَ وَ أَبْلُوَهُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا* فِي دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَ قَبْلَ مَمَاتِكُمْ فَلِذَلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ وَ الْحَيَاةَ وَ الْمَوْتَ وَ الطَّاعَةَ وَ الْمَعْصِيَةَ وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ كَذَلِكَ أَرَدْتُ فِي تَقْدِيرِي وَ تَدْبِيرِي وَ بِعِلْمِيَ النَّافِذِ فِيهِمْ خَالَفْتُ بَيْنَ صُوَرِهِمْ وَ أَجْسَامِهِمْ وَ أَلْوَانِهِمْ وَ أَعْمَارِهِمْ وَ أَرْزَاقِهِمْ وَ طَاعَتِهِمْ وَ مَعْصِيَتِهِمْ فَجَعَلْتُ مِنْهُمُ الشَّقِيَّ وَ السَّعِيدَ وَ الْبَصِيرَ وَ الْأَعْمَى وَ الْقَصِيرَ وَ الطَّوِيلَ وَ الْجَمِيلَ وَ الدَّمِيمَ وَ الْعَالِمَ وَ الْجَاهِلَ وَ الْغَنِيَّ وَ الْفَقِيرَ وَ الْمُطِيعَ وَ الْعَاصِيَ وَ الصَّحِيحَ وَ السَّقِيمَ وَ مَنْ بِهِ الزَّمَانَةُ وَ مَنْ لَا عَاهَةَ بِهِ فَيَنْظُرُ الصَّحِيحُ إِلَى الَّذِي بِهِ الْعَاهَةُ فَيَحْمَدُنِي عَلَى عَافِيَتِهِ وَ يَنْظُرُ الَّذِي بِهِ الْعَاهَةُ إِلَى الصَّحِيحِ فَيَدْعُونِي وَ يَسْأَلُنِي أَنْ أُعَافِيَهُ وَ يَصْبِرُ عَلَى بَلَائِي فَأُثِيبُهُ جَزِيلَ عَطَائِي وَ يَنْظُرُ الْغَنِيُّ إِلَى الْفَقِيرِ فَيَحْمَدُنِي وَ يَشْكُرُنِي وَ يَنْظُرُ الْفَقِيرُ إِلَى الْغَنِيِّ فَيَدْعُونِي وَ يَسْأَلُنِي وَ يَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الْكَافِرِ فَيَحْمَدُنِي عَلَى مَا هَدَيْتُهُ فَلِذَلِكَ

خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَفِيمَا أُعَافِيهِمْ وَفِيمَا أَبْتَلِيهِمْ وَفِيمَا أُعْطِيهِمْ وَفِيمَا أَمْنَعُهُمْ وَأَنَا اللهُ الْمَلِكُ الْقَادِرُ وَلِي أَنْ أَمْضِيَ جَمِيعَ مَا قَدَّرْتُ عَلَى مَا دَبَّرْتُ وَلِي أَنْ أُغَيِّرَ مِنْ ذَلِكَ مَا شِئْتُ إِلَى مَا شِئْتُ وَ أُقَدِّمَ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخَّرْتُ وَ أُؤَخِّرَ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدَّمْتُ وَ أَنَا اللهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَ أَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا هُمْ فَاعِلُونَ.

راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اولاد آدم کو پشت آدم سے نکالا تاکہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کا عہد لے۔ توسب سے پہلے جس کی نبوت کا میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفی صلعم تھی۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف نگاہ کی۔ وہ سب چیونٹی کی مثل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے، کیا ان ہر عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں۔ بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور آگ کو اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جنھوں نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، اور مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ از روئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسی لئے میں دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیں اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیں ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی

طرف نظر کرے۔ پس میری حمد کرے اس پر میں اس کو ہدایت کی۔ اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزماؤں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منع کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو مؤخر کروں اور مؤخر کو مقدم، جو کروں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 131، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 214)

انسان کو اچھا یا برا خدا نے بنایا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَرَى بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَعْتَرِيهِ النَّزَقُ وَ الْحِدَّةُ وَ الطَّيْشُ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ غَمّاً شَدِيداً وَ أَرَى مَنْ خَالَفَنَا فَأَرَاهُ حَسَنَ السَّمْتِ قَالَ لَا تَقُلْ حَسَنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتَ سَمْتُ الطَّرِيقِ وَ لَكِنْ قُلْ حَسَنَ السِّيمَاءِ- فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ سِيماهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ قَالَ قُلْتُ فَأَرَاهُ حَسَنَ السِّيمَاءِ وَ لَهُ وَقَارٌ فَأَغْتَمُّ لِذَلِكَ قَالَ لَا تَغْتَمَّ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطِّينَتَيْنِ ثُمَّ فَرَّقَهُمَا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ يَسْعَى وَ قَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ يَدْرُجُ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَقَالَ ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا- مُحَمَّدٌ ص ثُمَّ اتَّبَعَهُ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ أَوْصِيَاؤُهُمْ وَ أَتْبَاعُهُمْ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي فَقَالُوا رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُحْرِقَنَا فَعَصَوْا فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ لَمْ تَكْلِمِ النَّارُ مِنْهُمْ كَلْماً وَ لَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِمْ أَثَراً فَلَمَّا رَآهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ قَالُوا رَبَّنَا نَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلِمُوا فَأَقِلْنَا وَ مُرْنَا بِالدُّخُولِ قَالَ قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا فَلَمَّا دَنَوْا وَ أَصَابَهُمُ الْوَهَجُ رَجَعُوا فَقَالُوا يَا رَبَّنَا لَا صَبْرَ لَنَا عَلَى الِاحْتِرَاقِ فَعَصَوْا فَأَمَرَهُمْ بِالدُّخُولِ ثَلَاثاً كُلَّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَ يَرْجِعُونَ وَ أَمَرَ أُولَئِكَ ثَلَاثاً كُلَّ ذَلِكَ يُطِيعُونَ وَ يَخْرُجُونَ فَقَالَ لَهُمْ كُونُوا طِيناً بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ قَالَ فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَ خُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكُمْ وَ وَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیما دیکھا اور وقار پایا۔ پس میں دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے

داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیونٹیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پھرتے مورچوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا۔ میرے حکم سے تم اس میں داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد صلعم داخل ہوئے پھر آپ صلعم کے پیچھے اولوالعزم رسول اور ان کے اوصیاء اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انھوں نے کہا اے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہمیں جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انھوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انھیں صحیح و سالم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں وہ صحیح و سالم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگذر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگذر کی۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگارا ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا کی تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنمائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔132، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر218)

اللہ ہی بندوں کو امیر یا غریب بناتا ہے، اور اللہ ہی صحتمند یا بیمار کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَى وَ السَّعَةِ وَ الصِّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلُوهُمْ بِالْغِنَى وَ السَّعَةِ وَ صِحَّةِ الْبَدَنِ فَيَصْلُحُ عَلَيْهِمْ أَمْرُ دِينِهِمْ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَعِبَاداً لَا يَصْلُحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ وَ السُّقْمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلُوهُمْ بِالْفَاقَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ وَ السُّقْمِ فَيَصْلُحُ عَلَيْهِمْ أَمْرُ دِينِهِمْ وَ أَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ أَمْرُ دِينِ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ رُقَادِهِ وَ لَذِيذِ وِسَادِهِ فَيَتَهَجَّدُ لِيَ اللَّيَالِيَ فَيُتْعِبُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنُّعَاسِ اللَّيْلَةَ وَ اللَّيْلَتَيْنِ نَظَراً مِنِّي لَهُ وَ إِبْقَاءً عَلَيْهِ فَيَنَامُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَقُومُ وَ هُوَ مَاقِتٌ لِنَفْسِهِ زَارِئٌ عَلَيْهَا - وَ لَوْ أُخَلِّي بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذَلِكَ فَيُصَيِّرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِعُجْبِهِ بِأَعْمَالِهِ وَ رِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَابِدِينَ وَ جَازَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذَلِكَ وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ فَلَا يَتَّكِلِ الْعَامِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَ أَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ وَ أَفْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي

عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَ النَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَ رَفِيعِ دَرَجَاتِيَ الْعُلَى فِي جِوَارِي وَ لَكِنْ فَبِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَ بِفَضْلِي فَلْيَفْرَحُوا وَ إِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تَدَارَكُهُمْ وَ مَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي وَ مَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَ بِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالی نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری کشادگی اور صحت بدن سے ہوتی لہذا میں ان کو غنی کر کے، خوش حال بنا کے، بدن کی صحت عطا کر کے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے درآنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کی عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے کو دپسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعث ہلاکت ہوگا اور وہ گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھے سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی سورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عالمین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جد و جہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کریں میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کنہ تک پہنچ سکیں گے۔ جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جوار رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیئے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیئے ایسی صورت میں رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہو گی میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 296)

خدا بندے کو مصیبت میں ڈالتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ ع يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي إِنَّمَا أَبْتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ أُعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ أَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ أَنَا

أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي أَكْتُبْهُ فِي الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اسی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیئے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔159، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 298)

خدا خود انسانوں کو امیر یا غریب بناتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ص قَالَ يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ- قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْغِنَى وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذاً سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ جب رسول خدا (ص) معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے فرمایا اے محمد (ص) جو کوئی میرے دوست کی اہانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا۔ مثل اس پھرنے کے جو وفات مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ میں اس کی آزردگی ناپسند کرتا ہوں میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستی فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کے بعد نوافل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان میں سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھ جن سے وہ دیکھتا ہے میرے آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔273، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر314)

اللہ انسان کو جبراً نیک بناتا ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع نَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ (ع) سے پوچھا ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا اقرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بہ کراہت۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔222، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر134)

انسان نیکی کرے گا یا نہیں؟ یہ پہلے سے لکھا ہوا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هَذَا لِلَّهِ وَ لَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ لِلَّهِ وَ مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَ لَا تُخَاصِمُوا بِدِينِكُمُ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مَمْرَضَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ص- إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ وَ قَالَ أَ فَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَ إِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ عَلِيٍّ ع وَ لَا سَوَاءٌ وَ إِنَّنِي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے دین کو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الٰہی کے لئے ہوگا وہ تو اللہ کے لئے ہوگا اور جو لوگوں کے لئے ہوگا تو وہ آسمان تک نہ جائے گا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے (صرف راستہ دکھا سکتے ہو) اور خدا جسے چاہتا ہے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے پھر سورہ یونس میں فرماتا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب توفیق ہوا) مومن ہونے پر مجبور کرو گے لوگوں کو چھوڑو لوگوں نے جو علم لیا ہے وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول (ص) علی (ع) سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔222، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر134)

انسان نیک ہے یا بد؟ یہ پہلے سے طے ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ قَوْماً لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَ إِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَ خَلَقَ قَوْماً لِغَيْرِ ذَلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ وَ إِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَهُ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔222، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر135)

خدا جسے چاہتا ہے مومن بناتا ہے اور جسے چاہتا ہے کافر بناتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ فَأَضَاءَ لَهَا سَمْعُهُ وَ قَلْبُهُ حَتَّى يَكُونَ أَحْرَصَ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً- نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعُهُ وَ قَلْبُهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِي السَّماءِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس جو امر امامت ہے اس کا حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کہ کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔222، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر135)

خدا جسے چاہتا ہے مومن بناتا ہے اور جسے چاہتا ہے کافر بناتا ہے

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ وَ فَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَ وَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَ سَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَ وَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سننے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روک دے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔222، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر136)

اللہ جسے چاہتا ہے ایمان دیتا ہے، انسان مجبور ہے

عَنْهُ عَنْ مُعَلًّى عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ وَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ الْبَرَّ وَ الْفَاجِرَ وَ لَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے برگزیدہ بندوں ہی کو دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔223، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر138)

اللہ جسے چاہتا ہے ایمان دیتا ہے، انسان مجبور ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَ مَنْ أَبْغَضَ وَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ.

۴۔ فرمایا محمد ابو عبداللہ (ع) نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔223، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر138)

جہنم میں وہ جائے گا جس کو اللہ چاہے گا (ایمان اور عمل کا کوئی چکر نہیں)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا وَ اللَّهِ قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ قَالَ لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ مِرَاراً قَالَ لِي أَيْ زُرَارَةُ إِنِّي أَقُولُ لَا وَ أَقُولُ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَ أَنْتَ تَقُولُ لَا وَ لَا تَقُولُ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ حَمَّادٌ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ فِي نَفْسِي شَيْخٌ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْخُصُومَةِ قَالَ فَقَالَ لِي يَا زُرَارَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَ تَقْتُلُهُ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ أَ تَقْتُلُهُمْ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا وَ اللَّهِ الَّذِي لَا عِلْمَ لِي بِالْخُصُومَةِ.

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر (ع) سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کی قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اول کہتا ہے زرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام (ع) بوڑھے ہو گئے ہیں ان کو فریق مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی۔ حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر355)

جہنم میں وہ جائے گا جسے اللہ چاہے گا

شادی کرنی ہے تو بیوقوف عورت سے کرو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَ مَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ فَقَالَ وَ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنَّنِي أَخْشَى أَنْ لَا تَحِلَّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي فَقَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَ أَنْتَ شَابٌّ أَ تَصْبِرُ قُلْتُ أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَا تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ قُلْتُ إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي بِشَيْءٍ بِعْتُهَا وَ اعْتَزَلْتُهَا قَالَ فَحَدِّثْنِي بِمَا اسْتَحْلَلْتَهَا قَالَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ فَقُلْتُ لَهُ فَمَا تَرَى أَتَزَوَّجُ فَقَالَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَكَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى جِهَتَيْنِ تَقُولُ لَسْتُ أُبَالِي أَنْ تَأْثَمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ بِأَمْرِكَ فَقَالَ لِي قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص تَزَوَّجَ وَ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَ امْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَدْ كَانَ إِنَّهُمَا قَدْ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَيْسَ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدِهِ وَ هِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ مُقِرَّةٌ بِدِينِهِ قَالَ فَقَالَ لِي مَا تَرَى مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَخانَتاهُما مَا يَعْنِي بِذَلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ

وَ قَدْ زَوَّجَ- رَسُولُ اللَّهِ ص فُلَاناً قَالَ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ لِي إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبَلْهَاءُ قَالَ ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ لَا فَقُلْتُ مَنْ هِيَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةِ الرَّأْيِ فَقَالَ لَا وَ لَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْراً وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ قُلْتُ وَ هَلْ تَعْدُو أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً فَقَالَ تَصُومُ وَ تُصَلِّي وَ تَتَّقِي اللَّهَ وَ لَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ فَقُلْتُ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كافِرٌ وَ مِنْكُمْ مُؤْمِنٌ لَا وَ اللَّهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَ لَا كَافِرٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع قَوْلُ اللَّهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا زُرَارَةُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- خَلَطُوا عَمَلًا صالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قَالَ عَسَى فَقُلْتُ مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ- قَالَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجالِ وَ النِّساءِ وَ الْوِلْدانِ لا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى الْإِيمَانِ فَقُلْتُ مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَ لَا كَافِرِينَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ فَقُلْتُ مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَ إِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَ لَا كَافِرِينَ وَ لَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ لَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَ لَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَ سَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَ إِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَقُلْتُ أَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللَّهُ قُلْتُ أَ فَتُرْجِئُهُمْ قَالَ نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللَّهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ- وَ إِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَ لَمْ يَظْلِمْهُمْ فَقُلْتُ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَهَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ أَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَ تَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ.

زراہ نے بیان ہے میں نے امام محمد باقر(ع) سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کد خدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی ہو بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہو گا تو پیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کر لوں گا تا کہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہو گی یہ سن کر لاجواب ہوا۔ میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پرواہ۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ میری بلا سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کر لے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسول (ص) نے کی، نوح (ع) اور لوط (ع) کی بیبیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسول (ص) کو مجھے

سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں مانتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ (ص) نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کرنا ہے تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا لچر و چربوز مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ والے احمقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان نابالغ پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنھوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو ل۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے اللہ تو یہ فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو یہ نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا۔ تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر، فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف الایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے ہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر، پھر مجھ سے فرمایا۔ تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر، اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر، حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، اگر وہ مومن ہوتے تو مومنوں کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ لیکن وہ گروہ ایسا ہے جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جانے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی ہوئی کہ یا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان اسی طرح چھوڑ دو جیسے خدا نے چھوڑ رکھا ہے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاخیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے روا رکھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا۔ فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اے زرارہ میں بار بار سمجھائے جاتا ہوں کہ کافرون کے علاوہ بھی جس کو اللہ چاہے۔ مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی یعنی تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں پس ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور لڑکے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔299، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر378)

روزِ قیامت اللہ کی مرضی ہے بخشے یا نہ بخشے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَ لَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَ الْمُوَارَثَةِ وَ الْمُخَالَطَةِ وَ هُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَ لَا بِالْكُفَّارِ وَ مِنْهُمُ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کیسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے بخشے یا نہ بخشے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔300، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 382)

دوزخ میں وہ جائے گا جسے اللہ چاہے گا کہ یہ دوزخ میں جائے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ فَقُلْتُ مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنُونَ أَوْ كَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَ إِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَ لَا كَافِرِينَ وَ لَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ دَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ لَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَ لَكِنَّهُمْ قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَ سَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَ إِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقُلْتُ أَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَوْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللَّهُ قُلْتُ أَ فَتُرْجِئُهُمْ قَالَ نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللَّهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَ إِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَ لَمْ يَظْلِمْهُمْ فَقُلْتُ هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ قَالَ لَا قُلْتُ هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ أَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَ تَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ.

ا۔ زرارہ سے امام محمد باقر (ع) سے فرمایا اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں. میں نے کہا کہ وہ مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے. کافر ہیں تو دوزخ میں. فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے اور کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی ان کے اعمال کی کوتاہی ہے ایسا ہوگا میں نے کہا وہ اہل جنت میں ہوں گے یا اہل نار سے، فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا میں نے پوچھا، کیا کافر جنت میں جائے گا؟ فرمایا

نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے. فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ بھی چاہے گا۔اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشااللہ مگر تم نہیں کہتے ماشااللہ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہو گے تو اس خیال سے پلٹو گے جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔302، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر2)

کون مومن ہوگا اور کون کافر، یہ پہلے سے طے شدہ ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا زَوَالَ لَهُ وَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ وَ خَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ وَ اسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ فَإِنْ يَشَأْ أَنْ يُتِمَّهُ لَهُمْ أَتَمَّهُ وَ إِنْ يَشَأْ أَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلَبَهُمْ وَ كَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَاراً.

محمد مسلم نے امام محمد باقر یا امام محمد جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا کفر کے لئے جس کو زوال نہیں اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان، اور بعض کے ایمان کے صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کردے تو اس نے پورا کردیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کردے تو اس نے سلب کر لیا اور فلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔310، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر15)

اللہ تعالی جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَ لَا إِيمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلَقِ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَ مَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ ثُمَّ تَكُونُ النُّكْتَةُ مِنَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَ إِيمَانٍ.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ۔

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔312، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر19)

دل کی کثافت کو اللہ ہی دور کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَّةً مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا نَضَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَ زَرَعَهَا بِالْعِلْمِ وَ زَارِعُهَا وَ الْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ.

فرمایا امام موسیٰ کاظم (ع) نے اللہ نے مومنین کے دل پیچیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں جب ان میں روشنی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور حلم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔312، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر19)

اللہ تعالی جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ اطْمَأَنَّ وَ قَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع- هَذِهِ الْآيَةَ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ إِلَى قَوْلِهِ كَأَنَّما يَصَّعَّدُ فِي السَّماءِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی ہے اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔312، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر20)

اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَ زَرَعَهَا بِالْعِلْمِ وَ زَارِعُهَا وَ الْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے او علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔312، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر20)

امام حسینؓ کی شہادت پہلے سے تقدیر میں لکھی ہوئی تھے، آئمہ کو سب علم تھا (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یزید کو برا کیوں کہتے ہو، اس نے تو اللہ کا حکم پورا کیا)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ لَهُ حُمْرَانُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ رَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ع وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَ الظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَ غُلِبُوا فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَا حُمْرَانُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَ قَضَاهُ وَ أَمْضَاهُ وَ حَتَمَهُ ثُمَّ أَجْرَاهُ فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ قَامَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ بِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

حمران نے امام محمد باقر (ع) سے کہا آپ (ع) نے غور کیا کہ حضرت علی (ع) اور امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین انس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں اور امام محمد باقر (ع) نے فرمایا اے حمران! یہ امور قضاو قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیئت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعے سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علی (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) قائم رہے اور جس کے لئے ہم سے خاموش زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔191)

جبریلؑ نے وصیت نامے کی ایک کتاب حضور ﷺ کو دی اور فرمایا کہ یہ علیؓ کو دے دیں۔ اس میں آئندہ کی خبریں بھی ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَ لَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَ جَبْرَئِيلُ وَ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ع شُهُودٌ قَالَ فَأَطْرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَ لَكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص الْأَمْرُ نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كِتَاباً مُسَجَّلًا نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَ تُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا يَعْنِي عَلِيّاً ع فَأَمَرَ النَّبِيُّ ص بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً ع وَ فَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَ الْبَابِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ هَذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَ شَرَطْتُ عَلَيْكَ وَ شَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَ أَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ

مَلَائِكَتِي وَ كَفَى بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً قَالَ فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ص فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَ مِنْهُ السَّلَامُ وَ إِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بَرَّ هَاتِ الْكِتَابَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَ أَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ لَهُ اقْرَأْهُ فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَيَّ وَ شَرْطُهُ عَلَيَّ وَ أَمَانَتُهُ وَ قَدْ بَلَّغْتُ وَ نَصَحْتُ وَ أَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ ع وَ أَنَا أَشْهَدُ لَكَ بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتَ بِالْبَلَاغِ وَ النَّصِيحَةِ وَ التَّصْدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ- وَ يَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي فَقَالَ جَبْرَئِيلُ ع وَ أَنَا لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَ عَرَفْتَهَا وَ ضَمِنْتَ لِلَّهِ وَ لِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا فَقَالَ عَلِيٌّ ع نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَ عَلَى اللَّهِ عَوْنِي وَ تَوْفِيقِي عَلَى أَدَائِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ ع نَعَمْ أَشْهِدْ فَقَالَ النَّبِيُّ ص إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ الْآنَ وَ هُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِأُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ فَقَالَ نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَ أَنَا بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أُشْهِدُهُمْ فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ ع فِيمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ تَفِي بِمَا فِيهَا مِنْ مُوَالاةِ مَنْ وَالَى اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الْبَرَاءَةِ وَ الْعَدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ وَ عَلَى كَظْمِ الْغَيْظِ وَ عَلَى ذَهَابِ حَقِّي وَ غَصْبِ خُمُسِكَ وَ انْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ ع يَقُولُ لِلنَّبِيِّ يَا مُحَمَّدُ عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَ هِيَ حُرْمَةُ اللَّهِ وَ حُرْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ عَلَى أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتَّى سَقَطْتُ عَلَى وَجْهِي وَ قُلْتُ نَعَمْ قَبِلْتُ وَ رَضِيتُ وَ إِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَ عُطِّلَتِ السُّنَنُ وَ مُزِّقَ الْكِتَابُ وَ هُدِّمَتِ الْكَعْبَةُ وَ خُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَبِيطٍ صَابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ص- فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ أَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ وَ دُفِعَتْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَ لَا تَذْكُرُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ فَقَالَ سُنَنُ اللَّهِ وَ سُنَنُ رَسُولِهِ- فَقُلْتُ أَ كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَ خِلَافُهُمْ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ نَعَمْ وَ اللَّهِ شَيْئاً شَيْئاً وَ حَرْفاً حَرْفاً أَ مَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتى‏ وَ نَكْتُبُ ما قَدَّمُوا وَ آثارَهُمْ وَ كُلَّ شَيْ‏ءٍ أَحْصَيْناهُ فِي إِمامٍ مُبِينٍ وَ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص- لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ فَاطِمَةَ ع أَ لَيْسَ قَدْ فَهِمْتُمَا مَا تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُمَا وَ قَبِلْتُمَاهُ فَقَالا بَلَى وَ صَبَرْنَا عَلَى مَا سَاءَنَا وَ غَاظَنَا.

وَ فِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ زِيَادَةٌ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازِ - عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ أَقْرَبَ آجَالَكُمْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَقَالَ إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مِمَّا أُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ص يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَ أَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ وَ أَنَّ الْحُسَيْنَ ع قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا وَ فُسِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي بِنَعْيٍ وَ بَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءُ لَمْ تُقْضَ فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَ كَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتِ اللَّهَ فِي نُصْرَتِهِ فَأَذِنَ لَهَا وَ مَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَ تَتَأَهَّبُ لِذَلِكَ حَتَّى

قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ ع فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الِانْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ فَانْحَدَرْنَا وَقَدْ قَبَضْتَهُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتَّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

امام موسی کاظم (ع) فرماتے ہیں۔ کیا امیر المومنین (ع) نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرائیل اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسن (ع) (کنیت امام موسیٰ کاظم (ع)) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا لیکن جب رسول اللہ ﷺ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اے جبرائیل معہ ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرائیل (ع) نے کہا۔ اے محمد ﷺ جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپ ﷺ کو اس پر دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہماری علی (ع) ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے سب کو ہٹا دیا سوائے علی (ع) و فاطمہ کوئی نہیں رہا دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا جبرائیل نے کہا۔ اے محمد ﷺ تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنا لیا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا اور اے محمد ﷺ میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرائیل میرے رب پر سلام ہو اس کی طرف سے سلامتی ہے اس کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا نوشتہ لاؤ جبرائیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا کہ علی (ع) کو دے دیجئے حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپ (ع) نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میری کان، آنکھ، اور میرا خون اور میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرائیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں رسول اللہ نے فرمایا اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کو وفا کرنے کے، حضرت علی (ع) نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں میں ضامن ہو خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں حضرت علی (ع) نے کہا میں آپ ﷺ کے اس ارادے کا گواہ ہوں، رسول اللہ نے فرمایا جبرائیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی (ع) نے کہا ان کو گواہی دینا چاہئے میں ان پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرائیل نے شرائط نبی سے بیان کی تھی اس کی گواہی دی اور فرمایا اے علی (ع) اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسول دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر اپنے خمس سے غضب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر حضرت علی (ع) نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیر المومنین فرماتے ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے دانے کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرائیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا اے محمد ﷺ ان کو آگاہ

کروان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتادو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہوگی امیر المومنین (ع) نے فرمایا اس واقعات کو سن کر مجھ پر اضطراب لاحق ہوا یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا پھر میں نے کہا میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو کعبہ کو ڈھایا جائے اور میری داڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں پھر رسول اللہ نے فاطمہ اور حسن (ع) اور حسین (ع) کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیر المومنین (ع) کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں بھی حضرت علی (ع) کی طرح جواب دیا اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کردی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیر المومنین (ع) کو دی گئی راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسول ﷺ کے طریقے، میں نے کہا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیر المومنین (ع) پر بہ جبر قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو اہ کرچکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شی کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت علی (ع) اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا! انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والے ہوں۔

حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا۔ آپ (ع) اہلبیت حضرات کی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ (ع) سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا اس پر ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبی اکرم صلعم ان کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین (ع) نے اس صفحہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت (ع) جہاد کے لئے نکلے ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تم نے ان کی روح قبض کر لی خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج پر دیکھو (اشارہ ہے خروض حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کرسکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر روئے اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 60، حدیث نمبر۔ 4، صفحہ نمبر۔ 192)

جرائم اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَ اللَّهُ وَ لَمْ يَشَأْ وَ شَاءَ وَ لَمْ يَأْمُرْ أَمَرَ إِبْلِيسَ أَنْ يَسْجُدَ لِآدَمَ وَ شَاءَ أَنْ لَا يَسْجُدَ وَ لَوْ شَاءَ لَسَجَدَ وَ نَهَى آدَمَ عَنْ أَكْلِ الشَّجَرَةِ وَ شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَ لَوْ لَمْ يَشَأْ لَمْ يَأْكُلْ.

امام جعفر صادق ع نے فرمایا: اللہ نے حکم دیا مگر چاہا نہیں اور کہیں چاہا ہے اور حکم نہیں دیا جیسے ابلیس کو سجدہ آدم کا حکم تو دیا اور چاہا یہ کہ وہ سجدہ نہ کرے اگر وہ چاہتا کہ سجدہ کرے تو ضرور کرتا اور آدم ع کو درخت ممنوعہ کھانے سے منع کیا اور چاہا کہ یہ آدم کھالیں اگر نہ چاہتا تو آدم ہر گز نہ کھاتے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔287)

جرائم اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ إِرَادَتَيْنِ وَ مَشِيئَتَيْنِ إِرَادَةَ حَتْمٍ وَ إِرَادَةَ عَزْمٍ يَنْهَى وَ هُوَ يَشَاءُ وَ يَأْمُرُ وَ هُوَ لَا يَشَاءُ أَ وَ مَا رَأَيْتَ أَنَّهُ نَهَى آدَمَ وَ زَوْجَتَهُ أَنْ يَأْكُلَا مِنَ الشَّجَرَةِ وَ شَاءَ ذَلِكَ وَ لَوْ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَأْكُلَا لَمَا غَلَبَتْ مَشِيئَتُهُمَا مَشِيئَةَ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَمَرَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَذْبَحَ إِسْحَاقَ وَ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَذْبَحَهُ وَ لَوْ شَاءَ لَمَا غَلَبَتْ مَشِيئَةُ إِبْرَاهِيمَ مَشِيئَةَ اللَّهِ تَعَالَى.

روایت ہے کہ امام علی نقی ع نے فرمایا: کے ارادے اور دو مشیتیں ہیں ارادہ حتم اور ارادہ عزم وہ ایک امر کو منع کرتا ہے در آن حالیکہ اس کی مشیت ہوتی ہے اور وہ حکم دیتا ہے در آنحالیکہ مشیئت نہیں ہوتی کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس نے آدم و حوا کو درخت کا ثمر کھانے سے منع کیا در آنحالیکہ اس کی مشیت تھی اگر نہ ہوتی تو وہ نہ کھاتے کیونکہ ان کی مشیئت خدا پر غالب نہ آسکتی تھی اس طرح ابراہیم کو ذبح اسحاق کا حکم دیا گیا لیکن ان کے ذبح کرنے میں مشیئت نہ تھی اگر مشیئت ہوتی تو ابراہیم مشیئت خدا پر غالب نہیں آسکتی تھی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔26، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔288)

خدا جس کو چاہتا ہے خیر سے نوازتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ مِمَّا أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى ع وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي التَّوْرَاةِ أَنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَ خَلَقْتُ

الْخَيْرَ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُحِبُّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ وَ أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَ خَلَقْتُ الشَّرَّ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُرِيدُهُ فَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا: خدا نے موسیٰ ع کی طرف وحی کی اور توریت میں نازل بھی فرمایا: کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے مخلوق کو پیدا کیا اور خیر کو پیدا کیا اور اس کو جاری کیا اس شخص کے ہاتھوں پر جس کو میں دوست رکھتا ہوں پس بشارت ہو اس کے لئے جس کے ہاتھوں سے خیر جاری ہو۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔294)

اپنی پہچان کرانا خدا کی ڈیوٹی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ الْمَحَامِلِيِّ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَيْسَ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ يَعْرِفُوا وَ لِلْخَلْقِ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعَرِّفَهُمْ وَ لِلَّهِ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا عَرَّفَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کہ مخلوق خدا کے لئے نہیں ہے یہ بات کہ وہ خدا کو پہچانیں بلکہ خدا پر لازم ہے کہ وہ پہچنوائے اور مخلوق پر لازم ہے کہ جب خدا معرفت کرادے تو اس کو قبول کرے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔313)

اللہ امام بناتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ لِلَّهِ وَ لَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ لِلَّهِ وَ مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ وَ لَا تُخَاصِمُوا النَّاسَ لِدِينِكُمْ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مَمْرَضَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ ص إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ وَ قَالَ أَ فَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَ إِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا كَتَبَ عَلَى عَبْدٍ أَنْ يَدْخُلَ فِي هَذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے جو کلام کرو اللہ کے لئے کرو بندوں کی خوشی کے لئے نہ کرو جو کام اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا نہیں اور دین کے معاملے میں اللہ سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس سے دل مبتلائے آفت ہو جاتا ہے۔

خدانے اپنے نبی ص سے فرمایا: تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے مطلوب تک نہیں پہنچا سکتے (صرف ارادۃ الطریق کر سکتے ہو) لیکن اللہ جسے چاہتا ہے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا: تمھیں یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ سب لوگ مومن کیوں نہیں ہو جاتے، (راوی سے) تم لوگوں کو چھوڑو کیوں کہ انھوں نے جو حاصل کیا ہے وہ لوگوں سے حاصل کیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسول اللہ ص سے لیا ہے۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر ع سے سنا ہے کہ جب خدا لکھ دیتا ہے کسی بندہ کے لئے کہ وہ تصدیق امامت میں داخل ہو تو اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے جسے طاہر اپنے آشیاں کی طرف۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔316)

امر امامت کی طرف بلانا بھی خدا کا کام ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع نَدْعُو النَّاسَ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ لَا يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ فَأَدْخَلَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

تَمَّ كِتَابُ الْعَقْلِ وَ الْعِلْمِ وَ التَّوْحِيدِ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي تَأْلِيفِ الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق ع سے کہا ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف بلائیں فرمایا: نہیں۔ اے فضیل نہیں جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے وہ اس کی گردن پکڑ کر اس امر کی طرف متوجہ کر دیتا ہے چاہے وہ خوش ہو یا ناخوش۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔316)

ایمان کے 490 حصے ہیں، اللہ اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ عَنْ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى هَذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً - فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَكَيْفَ ذَاكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ أَجْزَاءً بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَاراً فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عُشْرَ جُزْءٍ وَ فِي آخَرَ عُشْرَيْ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءاً تَامّاً وَ فِي آخَرَ جُزْءاً وَ عُشْرَ جُزْءٍ وَ آخَرَ جُزْءاً وَ عُشْرَيْ جُزْءٍ وَ آخَرَ جُزْءاً وَ ثَلَاثَةَ أَعْشَارِ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءَيْنِ تَامَّيْنِ ثُمَّ بِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ بِأَرْفَعِهِمْ تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عُشْرَ جُزْءٍ - لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ

الْعُشْرَيْنِ وَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَارِ وَ كَذَلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْءَيْنِ وَ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ هَذَا الْخَلْقَ عَلَى هَذَا لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً.

اس سے پہلے باب میں امام (ع) نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات کو سات میں ضرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوے ہوتے ہیں۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالی نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جز قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے لئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دوگنا دیا، کسی کو تگنا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جز پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جز تام پر دسواں حصہ دوسرے جز کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جز اور دو دہائیں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جز پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جز کامل ہو گئے بس جس کو ایک کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والا تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جز والا دو جز والے کی طرح کر سکتا ہے اگر لوگ اس بات کو جان لیتے کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزاء برابر نہیں دیئے تو کوتاہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔149، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر272)

ایمان کے دس درجے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الِاثْنَيْنِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدِ لَسْتَ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْعَاشِرِ فَلَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ مَنْ هُوَ فَوْقَكَ وَ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعْهُ إِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَ لَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَتَكْسِرَهُ۔ فَإِنَّ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ.

راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آل محمد صلعم نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نالا دو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔149، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 273)

ایمان کے سات درجے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَنَازِلَ مِنْهُمْ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ مِنْهُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى خَمْسٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى سِتٍّ وَ مِنْهُمْ عَلَى سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبْتَ تَحْمِلُ عَلَى صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ ثِنْتَيْنِ لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى صَاحِبِ الثِّنْتَيْنِ ثَلَاثاً لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعاً لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْساً لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتّاً لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعاً لَمْ يَقْوَ وَ عَلَى هَذِهِ الدَّرَجَاتُ.

سدیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لاد دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تلملا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ چیخ اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجات ایمان کی یہی صورت ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔149، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 273)

لوگوں کو کنفیوز کرنے والی روایت ہے، جواب ہے مکافاتِ عمل

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحْدِثُونَ فِي إِيمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي يَعِيبُهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ يَكْرَهُونَهَا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنھوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔302، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 3)

اللہ متذبذب نہیں، قانونِ مکافاتِ عمل لاگو ہوگا اور بس

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ قَالَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرٍ وَ أَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَ تَرَكُوا الشِّرْكَ وَ لَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَ لَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ.

زرارہ سے مروی ہے آیہ. اور دوسرے لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالت شرک حمزہ (ع) و جعفر (ع) اوران جیسے دیگر مومنین کو قتل کیا. پھر مسلمان ہوگئے اور توحید کو ماننے لگے شرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی اور نہ وہ انکار ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔301، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر1)

اللہ متذبذب نہیں، قانونِ مکافاتِ عمل لاگو ہوگا اور بس

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع الْمُرْجَوْنَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرٍ وَ أَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَ تَرَكُوا الشِّرْكَ وَ لَمْ يَكُونُوا يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَ لَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

ترجمہ اوپر گذرا

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔301، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر1)

اولیا اللہ کو قتل سے بچانے کیلئے اللہ نے اپنے دشمنوں کو اچھے اخلاق والا بنایا

عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعِيشَ أَوْلِيَاؤُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ.

وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَمَا تَرَكُوا وَلِيّاً لِلَّهِ إِلَّا قَتَلُوهُ.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ (ع) نے اللہ تعالی نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تا کہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر ، باب نمبر۔177، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر355)

ایک بندہ دخول جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا (قرآن میں ہے: هم فیها خالدون)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ع إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمْنَ.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ (ع) نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ منجملہ دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخول جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا وہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بہ حسرت تکتا رہے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر211)

انسان جب تک چالیس گناہِ کبیرہ نہیں کرتا چالیس عدد فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّى يَعْمَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً انْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجُنَنُ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنِ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ فَتَسْتُرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا قَالَ فَمَا يَدَعُ شَيْئاً مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا قَارَفَهُ حَتَّى يَمْتَدِحَ إِلَى النَّاسِ بِفِعْلِهِ الْقَبِيحِ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ مَا يَدَعُ شَيْئاً إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِمَّا يَصْنَعُ فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنِ ارْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ أَخَذَ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَنْهَتِكُ سِتْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَسِتْرُهُ فِي الْأَرْضِ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ هَذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْتُوكَ السِّتْرِ فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ لَوْ كَانَتْ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ سپریں اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے پروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی برائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے برے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بداعمال سے حیا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹالو جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلبیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگار یہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازؤوں کو اس سے ہٹالو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔240، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر218)

کبیرہ گناہوں میں سے خدا جسے چاہے گا بخش دے گا

يُونُسُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءٌ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ قَالَ نَعَمْ.

میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے پوچھا کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔240، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر224)

جنت دوزخ اعمال سے نہیں اللہ کی مرضی سے ملتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادا کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تا کہ روز قیامت وہ گناہ سے بھرپور ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر47)

انسان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کے سبب پہنچتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ ما أَصابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِما كَسَبَتْ

أَيْدِيكُمْ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ لَيْسَ مِنِ الْتِوَاءِ عِرْقٍ وَ لَا نَكْبَةِ حَجَرٍ وَ لَا عَثْرَةِ قَدَمٍ وَ لَا خَدْشِ عُودٍ إِلَّا بِذَنْبٍ وَ لَمَا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ فَمَنْ عَجَّلَ اللَّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ وَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ امیر المومنین (ع) نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رگ کا پھڑ کنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات سے اجل و اکرم کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 48)

مومن پر آنے والی مصیبتیں تکلیفیں اس کے گناہوں کے سبب آتی ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْوَرَّاقِ عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَا يَزَالُ الْهَمُّ وَ الْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ ذَنْباً.

حضرت رسول (ص) خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 48)

مومن پر آنے والی مصیبتیں تکلیفیں اس کے گناہوں کے سبب آتی ہیں

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُّ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جب تک مومن گناہ سے پاک نہیں ہوتا وہ ہر رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 48)

مومن پر آنے والی مصیبتیں تکلیفیں اس کے گناہوں کے سبب آتی ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَا يَزَالُ الْهَمُّ وَ الْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ.

ترجمہ اوپر گذر چکا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 48)

بندہ اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی مرضی سے جنت یا دوزخ میں جائے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي جَسَدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ وَ إِلَّا شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَ لَا ذَنْبَ لَهُ ثُمَّ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَ مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلَّا وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَ إِلَّا هَوَّنْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَ لَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ النَّارَ.

فرمایا صادق آل محمد (ص) نے رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ دقت مرگ اس پر سختی کرتاں ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا پھر میں اسے داخل جنت کروں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پرواہ کر دیتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 49)

جنت دوزخ خدا کی مرضی سے ملتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنَقِمَةٍ وَ يُذَكِّرُهُ الِاسْتِغْفَارَ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الِاسْتِغْفَارَ وَ يَتَمَادَى بِهَا وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لا يَعْلَمُونَ بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْمَعَاصِي.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو اہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت

دیتاہے جس سے وہ استغفار بھول جاتاہے اور اس گناہ پر باقی رہتاہے خدا فرماتاہے عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتا بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہو گی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمت دیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔330، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر55)

ضروری نہیں کہ ہر عمل کا ثواب دیا جائے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع هَلْ لِأَحَدٍ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللَّهِ مُوجَبٌ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جب کہ یعقوب نے پوچھا مومنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دینا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔337، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر71)

ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا

عَنْهُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلٌ وَ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ أَ لَا تَرَى أَنَّهُ قَالَ- وَ ما مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ مَاتُوا وَ هُمْ كَافِرُونَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتاہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔337، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر71)

ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ: الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَ كَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ عَمَلٌ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔337، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر72)

باب نمبر۔6

جنت کیسے ملتی ہے

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: " سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

"جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔"

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

"لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔"

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر69

سورۃالمعارج سورہ نمبر70آیت22تا35

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر7تا12

سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت1تا11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت70تا76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن اصولِ کافی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

معانقہ کرنے سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالا أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ مُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَ إِذَا طَرَقَ الْبَابَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَإِذَا الْتَقَيَا وَ تَصَافَحَا وَ تَعَانَقَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عَبْدَيَّ تَزَاوَرَا وَ تَحَابَّا فِيَّ حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالنَّارِ بَعْدَ هَذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَائِكَةُ عَدَدَ نَفَسِهِ وَ خُطَاهُ وَ كَلَامِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَ بَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْفِيَ مِنَ الْحِسَابِ وَ إِنْ كَانَ الْمَزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق (ع) نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے دیکھو میرے ان دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب نہ دوں، جب وہ مومن ملاقات کرکے پلٹتا ہے تو ملائکہ بعدد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک اگر وہ ان دو راتوں کے درمیان مر جاتا ہے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہوا پہچانتا ہے حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔207، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر92)

معانقہ کرنے سے سابقہ گناہ معاف

ملائکہ کو حکم کہ جب مومن آپس میں ملیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ، ان کی کوئی بات نہ لکھو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا الْتَزَمَا لَا يُرِيدَانِ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللَّهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضاً مِنْ أَغْرَاضِ الدُّنْيَا قِيلَ لَهُمَا مَغْفُوراً لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا فَإِذَا أَقْبَلَا عَلَى الْمُسَاءَلَةِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- ما يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ قَالَ فَتَنَفَّسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع الصُّعَدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى أَخْضَلَتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَ قَالَ يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْتَزِلَ عَنِ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا إِجْلَالًا لَهُمَا وَ إِنَّهُ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَ لَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَ يَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَ أَخْفَى.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمت خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کرو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بلحاظ ان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سرّ و خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔207، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 93)

سات روز طوافِ کعبہ کرنے سے چھ ہزار گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ قَالَ وَ زَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ وَ قَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً.

فرمایاابوعبداللہ(ع)نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔211، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر108)

کعبہ کا طواف کرنے سے چھ ہزار گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں

عَنْهُ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ: مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافاً وَاحِداً كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ اللَّهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ قَالَ نَعَمْ وَ أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ وَ طَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْراً.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ(ع)نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے جب وہ ملتزم (جسے لانہ کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ کے لئے سات ہزار جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی فضیلت ہے فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔211، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر108)

مومن کی حاجت برآری کرنے سے رشتہ دار، پڑوسی اور محلے داروں کی بخشش کر دی جاتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ وَجْهِ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَ جِيرَانِهِ وَ إِخْوَانِهِ وَ مَعَارِفِهِ وَ مَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيَا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِباً.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جو سعی کرے اپنے برادر مومن کی حاجت بر آری میں تو اللہ تعالی اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہو گی کہ وہ اس کو جہنم سے نکال لے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔212، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر113)

مومن کو کھانا کھلانے سے جنت ملے گی،

اگر کوئی کافر بھوکا ہو تو اسے کھانا مت کھلاؤ ورنہ جہنم میں جاؤ گے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِناً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَشْبَعَ كَافِراً كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْلَأَ جَوْفَهُ مِنَ الزَّقُّومِ مُؤْمِناً كَانَ أَوْ كَافِراً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ زقوم سے پر کرے چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔214، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر117)

تین مسلمانوں کو کھانا کھلانے سے جنت

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ أَطْعَمَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَلَاثِ جِنَانٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ الْفِرْدَوْسِ وَ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ طُوبَى [وَ] شَجَرَةٍ تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ.

فرمایا ابو جعفر (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنت عدن تیسرے طوبی سے جو جنت عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔214، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر117)

ایک مومن کو کھانا کھلانے سے جنت

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ.

فرمایا حضرت علی بن الحسین (ع) نے جو کوئی بھوک میں ایک بندہ مومن کو کھانا نادے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا اللہ اس کو جنت کی سر مہر شراب سے سیراب کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔214، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر118)

کپڑے کا جوڑا خیرات کرنے سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ أَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَ أَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَ أَنْ يَلْقَى الْمَلَائِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ- وَ تَتَلَقَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ هذا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزاع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔215، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر123)

کپڑے کا جوڑا خیرات کرنے سے جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: مَنْ كَسَا مُؤْمِناً كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ الثِّيَابِ الْخُضْرِ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ.

فرمایا حضرت علی بن الحسین (ع) نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔215، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر124)

کپڑے کا جوڑا خیرات کرنے سے جنت

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرٍ مِنَ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةٌ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔215، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر124)

بوڑھے کی عزت کرنے سے جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لِسِنِّهِ فَوَقَّرَهُ آمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) جس نے بوڑھے کی عزت کی خدا اس کو روز قیامت خوف سے امن رکھے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر348)

بوڑھے کی عزت کرنے سے جنت

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ وَقَّرَ ذَا شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

فرمایا رسول اللہ (ص) نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچالے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر349)

ہر فرض نماز کے بعد قل ھو اللہ پڑھنے سے والدین اور اولاد سمیت خود بھی جنت میں جائے گا

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعْ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ- بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ غَفَرَ لَهُ وَ لِوَالِدَيْهِ وَ مَا وَلَدَا.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کردے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر297)

قطع تعلق کے بعد جو اپنے بھائی سے کلام میں پہل کرے گا وہ پہلے جنت میں جائے گا

جس نے تین دن تک اپنی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کیا وہ اسلام سے خارج ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ أَبِي ع قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ تَهَاجَرَا فَمَكَثَا ثَلَاثاً لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجَيْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَى كَلَامِ أَخِيهِ كَانَ السَّابِقَ إِلَى الْجَنَّةِ- يَوْمَ الْحِسَابِ.

راوی کہتا ہے حضرت ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔269، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 305)

جو گناہ کرے اور خوفزدہ رہے وہ جنت میں جائے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ قُلْتُ يُدْخِلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفاً مَاقِتاً لِنَفْسِهِ فَيَرْحَمُهُ اللَّهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے؟ فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔316، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 27)

گناہ چھپانے سے بخشش ہو جاتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْعَبَّاسِ مَوْلَى الرِّضَا ع قَالَ سَمِعْتُهُ ع يَقُولُ الْمُسْتَتِرُ بِالْحَسَنَةِ يَعْدِلُ سَبْعِينَ حَسَنَةً وَ الْمُذِيعُ بِالسَّيِّئَةِ مَخْذُولٌ وَ الْمُسْتَتِرُ بِالسَّيِّئَةِ مَغْفُورٌ لَهُ.

فرمایا امام رضا (ع) نے نیکی کا چھپانے والا ستر حسنہ کا ثواب پاتا ہے اور برائی کا ظاہر کرنے والا ذلیل ہوتا ہے اور گناہ کے چھپانے والے کی بخشش ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔317، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر28)

گناہ چھپانے سے بخشش ہو جاتی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَنْدَلٍ عَنْ يَاسِرٍ عَنِ الْيَسَعِ بْنِ حَمْزَةَ عَنِ الرِّضَا ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمُسْتَتِرُ بِالْحَسَنَةِ يَعْدِلُ سَبْعِينَ حَسَنَةً وَ الْمُذِيعُ بِالسَّيِّئَةِ مَخْذُولٌ وَ الْمُسْتَتِرُ بِهَا مَغْفُورٌ لَهُ.

ترجمہ اوپر گذرا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔317، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر29)

خوف طاری ہونے سے تمام گناہ معاف

بدنی تکلیف سے تمام گناہ معاف

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُهَوَّلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنَّهُ لَيُمْتَهَنُ فِي بَدَنِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر47)

صبح و شام سبحان اللہ و الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنے سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ص بِرَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْساً فِي حَائِطٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ أَثْبَتَ أَصْلًا وَ أَسْرَعَ إِينَاعاً وَ أَطْيَبَ ثَمَراً وَ أَبْقَى قَالَ بَلَى فَدُلَّنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ فَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّ لَكَ إِنْ قُلْتَهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ عَشْرَ شَجَرَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَاكِهَةِ وَ هُنَّ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ حَائِطِي هَذَا صَدَقَةٌ مَقْبُوضَةٌ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَهْلِ الصَّدَقَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ- فَأَمَّا مَنْ أَعْطى وَ اتَّقى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرى.

حضرت امام محمد باقر(ع) نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گذرے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا درخت بتاؤ جس کی جڑ مضبوط ہو جلدی سے پھل لے آئے اس کا ثمر خوش ذائقہ اور دیر پا ہوں اس نے کہا یارسول(ص) اللہ ضرور بتلائیں فرمایا صبح و شام کہا کرو سبحان اللہ والحمدللہ لاالٰہ الااللہ واللہ اکبرا گر تو ایسا کہے گا تو ہر صبح کے بدلے تجھے جنت میں ایسے درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقوں کو ہوں اور وہ تیرے لئے باقیات الصالحات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یارسول(ص) اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا باغ آج سے صدقہ مقبوضہ ہے فطرہ مسلمان پر جو مستحق صدقہ ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جس نے راہ خدا میں دیا اس نے تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا جلدی اس کو مستطیع بنا دیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔29، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر128)

دوسروں کیلئے دعا کرنے سے جنت

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَا مِنْ مُؤْمِنٍ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ مِثْلَ الَّذِي دَعَا لَهُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ مَضَى مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ أَوْ هُوَ آتٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ- يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُسْحَبُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ يَا رَبِّ هَذَا الَّذِي كَانَ يَدْعُو لَنَا فَشَفِّعْنَا فِيهِ فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ فَيَنْجُو.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ(ع) نے کہ سول(ص) اللہ نے فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالی اس کو وہی دیتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے ہر اس مومن کی طرف سے دنیا کی ابتدا سے اب تک ہو چکے ہیں یا قیامت ہونے والے ہیں اور روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارے میں ہمارے سفارش قبول کر، خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر130)

یہ کلمہ پڑھنے سے جنت

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمِينِيِّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَرَّاطِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقّاً حَقّاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عُبُودِيَّةً وَ رِقّاً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيمَاناً وَ صِدْقاً أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

فرمایاابوعبداللہ(ع)نے جوہر روز یہ کلمات کہے لاالہ الااللہ حقاحقالاالہ الااللہ عبودیہ وایمانالاالہ الااللہ ایماناوصدقا۔ تواللہ تعالی اس کی طرف توجہ کرتاہے اوراس سے روگردانی نہیں کرتایہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔43، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر147)

لاالہ الااللہ کہنے سے جنت

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ السَّوَّاقِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يَا أَبَانُ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَارْوِ هَذَا الْحَدِيثَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَ فَأَرْوِي لَهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ فَتُسْلَبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ.

فرمایاحضرت صادق آل محمد نے اے ابان جب تم کوفہ جاؤتو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لاالہ الااللہ کہا جنت اس پر واجب ہے میں نے کہامیرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیامیں سب سے بیان کروفرمایاہاں ابان روز قیامت جب خدااولین وآخرین کو جمع کرے گاتوان سے لاالہ الااللہ کو سلب کر لیاجائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔45، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر148)

تین کلمات کہنے سے تمام گناہ معاف

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ- أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ * ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذُنُوبَهُ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

فرمایاامام محمد باقر(ع)نے جو کوئی بعد فریضہ نمازاپنازانوں بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تواللہ تعالی اس کے تمام گناہ بخش دیتاہے اگرچہ وہ کف دریاکی مثل ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر150)

یہ کلمہ پڑھنے سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَزِينٍ صَاحِبِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ: مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَيْنَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ وَ أَنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ إِمَامِي وَ وَلِيِّي وَ أَنَّ أَبَاهُ- رَسُولَ اللَّهِ ص وَ عَلِيّاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ فُلَاناً وَ فُلَاناً حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ أَئِمَّتِي وَ أَوْلِيَائِي عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَ عَلَيْهِ أَمُوتُ وَ عَلَيْهِ أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَبْرَأُ مِنْ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فِي لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

راوی نے بیان کیا کہ امام محمد باقر (ع) یاامام جعفر صادق (ع) نے فرمایا جو کوئی خداوند میں تجھے اور تیرے مقرب ملائکہ اور بر گزیدہ حاملان عرش کو گواہ کر کہ کہتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو رحمن و رحیم ہے اور محمد (ص) تیرے عبد و رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حجت (ع) میرے امام و ولی ہے اور ان کے اباءواجداد حضرت رسول خدا اور حضرت علی (ع) اور امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) اور فلاں فلاں تا اینکہ امام حسن عسکری (ع) تک پہنچے یہ میرے امام میرے اولیاء ہیں میری زندگی میری موت اور روز قیامت میرا اٹھنا انھی سے وابستہ ہے اور میں فلاں فلاں سے بیزار ہوں اگر یہ کہنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 151)

چند کلمات کہنے سے جنت

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ- اللَّهُمَّ إِنِّي وَ هَذَا النَّهَارَ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَ لَا تَبْتَلِهِ بِي اللَّهُمَّ وَ لَا تُرِهِ مِنِّي جُرْأَةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَ لَا رُكُوباً لِمَحَارِمِكَ اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَ اللَّأْوَاءَ وَ الْبَلْوَى وَ سُوءَ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَ مَنْظَرَ السَّوْءِ فِي نَفْسِي وَ مَالِي قَالَ وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَ يُصْبِحُ- رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبّاً وَ بِالْإِسْلَامِ دِيناً وَ بِمُحَمَّدٍ ص نَبِيّاً وَ بِالْقُرْآنِ بَلَاغاً وَ بِعَلِيٍّ إِمَاماً ثَلَاثاً إِلَّا كَانَ حَقّاً عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَ كَانَ يَقُولُ ع إِذَا أَمْسَى أَصْبَحْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ حَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ قَالَ وَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَصْبَحْنَا لِلَّهِ حَامِدِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ.

امیر المومنین (ع) ہر صبح کو فرماتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوند نہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندا اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے حبس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شماتت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہو اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد (ص) کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار تو خدائے عزیز و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہااور جب شام ہوتی ہے تو فرماتا ہے ہم نے صبح کی درآنحالیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور ہشام کی درآنحالیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کو بصورت مسلمان سلامتی ہیں۔

اور جب صبح ہوتی ہے تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں میں اور صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے ہم نے صبح کی مسلمان ہونے کی حالت میں صحیح وسالم۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر155)

ایک کلمہ پڑھنے سے تمام گناہ معاف

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فَقَهَرَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى* وَ يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَ هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ* خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر170)

سونے سے قبل سورۃ قل ھواللہ احد پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَاماً وَ قَالَ يَحْيَى فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ ذَلِكَ وَ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَرَّبْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ (ع) سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہتے تو خدا اس کے پچاس سال گناہ معاف کر دیتا ہے یحیٰ نے کہا سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق اس نے کہا مجھ سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ (ع) نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ (ع) نے مجھ سے فرمایا اے ابومحمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو ٹھیک پاؤ گے

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 175)

دو کلمے کہنے سے گناہ بخش دیئے گئے

عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِكَلِمَتَيْنِ دَعَا بِهِمَا قَالَ- اللَّهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلٌ لِذَلِكَ أَنَا وَ إِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلٌ لِذَلِكَ أَنْتَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا اللہ تعالی نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمہ کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب دے تو تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔60، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 233)

قل ھو اللہ بارہ مرتبہ پڑھنے سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَدْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُورِكَ عَلَيْهِ وَ مَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ بُورِكَ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ مَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُورِكَ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ عَلَى جِيرَانِهِ وَ مَنْ قَرَأَهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَنَى اللَّهُ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَفَظَةُ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَخِينَا فُلَانٍ فَنَنْظُرَ إِلَيْهَا وَ مَنْ قَرَأَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ سَنَةً مَا خَلَا الدِّمَاءَ وَ الْأَمْوَالَ وَ مَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةِ شَهِيدٍ- كُلُّهُمْ قَدْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ أُرِيقَ دَمُهُ وَ مَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يُرَى لَهُ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے جس نے سورۂ قل ہو اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہو گی اور جو دو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اس کے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہو گا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سوائے قتل اور غصب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمن وں کاٹ ڈالا ل ہو اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 293)

چار آیتیں پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ يَهْبِطْنَ إِلَى الْأَرْضِ تَعَلَّقْنَ بِالْعَرْشِ وَ قُلْنَ أَيْ رَبِّ إِلَى أَيْنَ تُهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَ الذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِنَّ أَنِ اهْبِطْنَ فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَتْلُوكُنَّ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَ شِيعَتِهِمْ فِي دُبُرِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ إِلَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِيَ الْمَكْنُونَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَ قَبِلْتُهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَ هِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَ- شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلائِكَةُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ وَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَ آيَةُ الْمُلْكِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ پایۂ عرش سے لپٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کہاں اتریں اہل خطاو ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عزت و جلال کی قسم آل محمد (ع) اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:

ھوالذی انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمات ھن ام الکتاب (۱)

اشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملائکہ و اولو العلم قائماً بالقسط (۲)

آیہ الکرسی (۳)

اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدك الخیر (۴) انك علیٰ کل شیء قدیر۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 293)

سونے سے پہلے قل ھواللہ پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً.

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۂ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 294)

دس مرتبہ سورۃ القدر پڑھنے سے ایک ہزار گناہ معاف

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَجْهَرُ بِهَا صَوْتَهُ كَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرّاً كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جو سورہ انا انزلناہ باآواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایکہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر295)

خدا نماز پڑھنے والے سے کہتا ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد جو مرضی کر، اللہ تجھے بخش دے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا صَلَّى الصَّلَاةَ أَوْ صَامَ الْيَوْمَ فَيُقَالُ لَهُ اعْمَلْ مَا شِئْتَ بَعْدَهَا فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کرے خدا تجھے بخشش دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔193، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر29)

دن کے اوّل آخر نیکی کر لیا کرو، دن میں اگر کوئی برائی کا کام کرو گے تو اللہ بخش دے گا

عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا يَحْدُثُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظ فرشتوں (کراما کاتبین) کے دفتر میں روز اور آخر روز نیکی درج کرا دو اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہو گی تو انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔193، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر29)

اللہ بندے کو بیمار کرتا ہے یا کوئی مصیبت بھیجتا ہے تا کہ روزِ قیامت اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کرنے کی علت پیش کی جاسکے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُكْرِمَ عَبْداً وَ لَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسُّقْمِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ قَالَ وَ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُهِينَ عَبْداً وَ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِتِلْكَ الْحَسَنَةِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اللہ تعالی جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندے کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تا کہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو سکے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر46)

مومن کو جنت میں داخل کرنے کیلئے خدا کی حکمتِ عملی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کا کفارا ہو جائے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر46)

ایک کنیز آزاد کرنے سے جنت

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَ

كَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ-بِرَسُولِ اللَّهِ ص فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً كَمَا وُلِدُوا فَقَالَتْ وَا سَوْأَتَاهْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَبْعَثَكِ كَاسِيَةً وَ سَمِعَتْهُ يَذْكُرُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ وَا ضَعْفَاهْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيَكِ ذَلِكِ وَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ص يَوْماً إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَذِهِ فَقَالَ لَهَا إِنْ فَعَلْتِ أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْواً مِنْكِ مِنَ النَّارِ فَلَمَّا مَرِضَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَمَرَتْ أَنْ يُعْتَقَ خَادِمُهَا وَ اعْتُقِلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُومِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص إِيمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَصِيَّتَهَا فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذْ أَتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ هُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أُمِّي وَ اللَّهِ وَ قَامَ مُسْرِعاً حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ بَكَى ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يَغْسِلْنَهَا وَ قَالَ ص إِذَا فَرَغْتُنَّ فَلَا تُحْدِثْنَ شَيْئاً حَتَّى تُعْلِمْنَنِي فَلَمَّا فَرَغْنَ أَعْلَمْنَهُ بِذَلِكَ فَأَعْطَاهُنَّ أَحَدَ قَمِيصَيْهِ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَفِّنَّهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئاً لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ فَلَمَّا فَرَغْنَ مِنْ غُسْلِهَا وَ كَفْنِهَا دَخَلَ ص فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوْرَدَهَا قَبْرَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا وَ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَضَعَهَا فِي الْقَبْرِ ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ لَهَا ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ] ثُمَّ خَرَجَ وَ سَوَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُهَا إِيَّاكَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ إِنَّا رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ الْيَوْمَ فَقَدْتُ بِرَّ أَبِي طَالِبٍ إِنْ كَانَتْ لَيَكُونُ عِنْدَهَا الشَّيْءُ فَتُؤْثِرُنِي بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَ وَلَدِهَا وَ إِنِّي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاةً فَقَالَتْ وَا سَوْأَتَاهْ فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَبْعَثَهَا اللَّهُ كَاسِيَةً وَ ذَكَرْتُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ وَا ضَعْفَاهْ فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَكْفِيَهَا اللَّهُ ذَلِكَ فَكَفَّنْتُهَا بِقَمِيصِي وَ اضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ انْكَبَبْتُ عَلَيْهَا فَلَقَّنْتُهَا مَا تُسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ وَ سُئِلَتْ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَ سُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّهَا وَ إِمَامِهَا فَأُرْتِجَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ].

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین (ع) وہ بی بی ہیں جنھوں نے پاپیادہ مکہ سے مدینہ تک رسول صلعم کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہ صلعم پر سب سے زیادہ مہربان تھیں انھوں نے رسول خدا صلعم سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول صلعم سے انھوں نے تنگی قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نار جہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسول اللہ صلعم کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہو گئی۔ پھر رسول اللہ صلعم نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنین (ع) روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو

حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرت صلعم نے ان کو اپنی وہ قمیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت صلعم آئے اور جنازہ اپنے کاندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لاالہ الا اللہ، خداوندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی۔ میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو آسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے بچائے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جوان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر30)

پانی پینے کے دوران اللہ کی حمد کرنے سے جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيُسَمِّي - ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنَحِّيهِ وَ هُوَ يَشْتَهِيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ فَيُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ.

فرمایا ابو عبد اللہ (ع) نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف لے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیئے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیئے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔176، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر348)

مسلمان کی زیارت سے جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ ع أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكاً فَأَقْبَلَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ إِلَى بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مَا حَاجَتُكَ إِلَى رَبِّ هَذِهِ الدَّارِ قَالَ أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لَهُ الْمَلَكُ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَ قَالَ الْمَلَكُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ إِيَّايَ زَارَ وَ ثَوَابُهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ.

رسول اکرم (ص) نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا در پر پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے سے تمہاری کیا حاجت ہے۔اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔فرشتہ نے کہا۔میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے تجھے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر80)

مسلمان کی زیارت سے جنت

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ النَّهْدِيِّ عَنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّايَ زُرْتَ وَ ثَوَابُكَ عَلَيَّ وَ لَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَاباً دُونَ الْجَنَّةِ.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ (ع) نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر81)

مسلمان کی زیارت سے جنت

عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ أَنْتَ ضَيْفِي وَ زَائِرِي عَلَيَّ قِرَاكَ وَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ.

فرمایاامام محمد باقر(ع) نے کہ رسول اللہ(ص) نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جاکر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو نے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر81)

مومن کی زیارت کرنے سے ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں

عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ لَا يَأْتِيهِ خِدَاعاً وَ لَا اسْتِبْدَالًا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُوَّارُ اللَّهِ وَ أَنْتُمْ وَفْدُ الرَّحْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ فَقَالَ لَهُ يُسَيْرٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ إِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيداً قَالَ نَعَمْ يَا يُسَيْرُ وَ إِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ وَ الْمَلَائِكَةُ كَثِيرَةٌ يُشَيِّعُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

ابو عزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرتا ہے کہ اس کے پس پشت کہتے ہیں تو خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے تم اللہ کے زائر ہو اور تم خدا مہمان ہو یہاں تک وہ اپنے گھر میں واپس آئے یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جواد ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر81)

مسلمان کی زیارت سے جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَ لِلَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطِرُ بَيْنَ قَبَاطِيَّ مِنْ نُورٍ وَ لَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ مَرْحَباً وَ إِذَا قَالَ مَرْحَباً أَجْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ الْعَطِيَّةَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہو آئے گا اور جب سرادق جلال الہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 82)

مومن کی زیارت کرنے سے ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَخَاهُ لِلَّهِ لَا لِغَيْرِهِ الْتِمَاسَ وَجْهِ اللَّهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَلَا طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ بندہ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 82)

مسلمان کی زیارت سے جنت

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا زَارَ مُسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللَّهِ وَ لِلَّهِ إِلَّا نَادَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَيُّهَا الزَّائِرُ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندا دیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 83)

مسلمان کی زیارت سے جنت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ حَكَمَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْحَقِّ وَ رَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ وَ رَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللَّهِ.

فرمایاابو جعفر (ع) نے کہ اللہ تعالی کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہوگا دوسرے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی جو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 83)

مسلمان کی زیارت سے جنت

مومن کی زیارت کرنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُوَكِّلُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَلَكاً فَيَضَعُ جَنَاحاً فِي الْأَرْضِ وَ جَنَاحاً فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ فَإِذَا دَخَلَ إِلَى مَنْزِلِهِ نَادَى الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي الْمُتَّبِعُ لِآثَارِ نَبِيِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ سَلْنِي أُعْطِكَ ادْعُنِي أُجِبْكَ اسْكُتْ أَبْتَدِئْكَ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّى يَدْخُلَ إِلَى مَنْزِلِهِ ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَ شَفَّعْتُكَ فِي عِبَادِي.

فرمایاامام محمد باقر (ع) نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالی ندا کرتا ہے اے میرے بندے میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کریں میں تجھے دوں گا۔ تو مجھ سے دعا کر میں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتداء کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدا تعالی اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 83)

مومن کی زیارت سے جنت اور ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ ع يَقُولُ مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ لِلَّهِ لَا لِغَيْرِهِ يَطْلُبُ بِهِ ثَوَابَ اللَّهِ وَ تَنَجُّزَ مَا وَعَدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ يُنَادُونَهُ أَلَا طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

ابوایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ کو کہتے سنا میں نے امام موسی کاظم (ع) سے سنا ہے کہ جس نے برادر مومن کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودی خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جائے یہ کہتے ہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر84)

مصافحہ کرنے سے گناہ خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كُنْتُ زَمِيلَ أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ كُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَ سَاءَلَ مُسَاءَلَةَ رَجُلٍ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَ صَافَحَ قَالَ وَ كَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَ هُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَ سَاءَلَ مُسَاءَلَةَ مَنْ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ- فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئاً مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مَنْ قِبَلَنَا وَ إِنْ فَعَلَ مَرَّةً فَكَثِيرٌ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ مَا فِي الْمُصَافَحَةِ إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ وَ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا.

راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر (ع) کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافحہ کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ سے پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں نے کہا یا ابن رسول اللہ (ص) آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارے شہر والے نہیں کرتے ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر86)

مصافحہ کرنے سے گناہ خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ السَّمَيْدَعِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ فَإِذَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ.

حضرت امام محمد باقر(ع) سے منقول ہے کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 86)

مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ.

حضرت امام محمد باقر(ع) نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 86)

مصافحہ کرنے سے گناہ خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

مصافحہ کرنے کے دوران دوسرے کا ہاتھ اتنی زور سے دباؤ کہ اس کی چیخ نکل جائے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع فِي شِقِّ مَحْمِلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَ عَادَ قَالَ هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَغَمَزَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَاثَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي.

ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر(ع) کے ساتھ ایک محمل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اترے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا اپنا ہاتھ لاؤ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبایا کہ میری انگلیوں میں درد

ہونے لگا پھر فرمایا اے ابوعبیدہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور س کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر86)

مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَلَا تَرَى أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا إِنَّهُ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا وَ كَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ حَتَّى يَفْتَرِقَا فَكَيْفَ يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ مَنْ هُوَ كَذَلِكَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امانت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ان دونوں کے گناہ اسی طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو اس کی صفت کرنے پر کسے قدرت ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر87)

مصافحہ کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ثُمَّ مَشَى قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَغَمَزَهَا غَمْزَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ وَ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحْمِلِ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَ يَقُولُ لِلذُّنُوبِ تَحَاتَّ عَنْهُمَا فَتَتَحَاتُّ يَا أَبَا حَمْزَةَ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ فَيَفْتَرِقَانِ وَ مَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ.

ابوحمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر (ع) کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب

مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا ان دونوں کو بہ نظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے اے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 87)

کام چھوڑو سارا دن مصافحہ کرتے رہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفْرَقِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا تَوَارَى أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ الْتَقَيَا أَنْ يَتَصَافَحَا.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے مومنین کو چاہیئے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 88)

مصافحہ کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزَمُ التَّصَافُحَ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِي يَدَعُ أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَتَحَاتُّ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر گناہ باقی نہیں رہتا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر 89)

مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ وَ قَالَ فِي كِتَابِهِ- وَ ما قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ فَلَا يُوصَفُ بِقُدْرَةٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ وَ إِنَّ النَّبِيَّ ص لَا يُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِسَبْعٍ وَ جَعَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ وَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ مَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَ مَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَ فَوَّضَ إِلَيْهِ وَ إِنَّا لَا نُوصَفُ وَ كَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ هُوَ الشَّكُّ وَ الْمُؤْمِنُ لَا يُوصَفُ وَ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ.

فرمایاابو جعفر (ع) نے کہ خداوند عالم کا وصف کماحقہ بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیوں کر بیان کیا جاسکتا در آنحالیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہو گا اسی طرح نبی (ص) کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیسے بیان کیا جاسکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو رسول (ص) جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آئے خدا نے ہم کو رجس سے دور رکھا ہے اور جس سے شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر 90)

مصافحہ کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللَّهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَ تَتَحَاتُّ الذُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا.

فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 91)

مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ ص حُذَيْفَةَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ص يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ص يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَ لَكِنِّي كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَ أَنَا جُنُبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ص أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ حذیفہ نے رسول اللہ (ص) سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا حضرت نے فرمایا اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو مجھ سے روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ (ص) آپ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے لیکن میں جنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ (ص) کے ہاتھ کو مس کرے حضرت نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر 91)

مصافحہ کرنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَ كَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَ كَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمَا وَ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا كَمَا تَتَحَاتُّ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیوں کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔206، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 92)

شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالی جنت میں اس کے درجات بلند کرے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع يَقُولُ لِرَجُلٍ أَ تُحِبُّ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَ لِمَ قَالَ لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَسَكَتَ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا وَ شِيعَتِنَا وَ لَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عُلِّمَ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللَّهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدْرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَ ارْقَ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقَى قَالَ حَفْصٌ فَمَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشَدَّ خَوْفاً عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع وَ لَا أَرْجَى النَّاسِ مِنْهُ وَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْناً فَإِذَا قَرَأَ فَكَأَنَّهُ يُخَاطِبُ إِنْسَاناً.

حفص راوی کہتاہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) نے ایک شخص سے فرمایا (یہ شخص سوائے سورہ قل ہواللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے بقا چاہتاہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں ؟تاکہ سورۂ قل ہواللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا۔اے حفص ہمارے محبوں اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالی جنت میں اس کے درجات بلند کرے بقدر آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پالے گا پھر حفص نے کہا۔ میں نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 273)

مسلمانوں کو دنیا میں ذلالت و خواری پر مطمئن رکھنے کیلئے بہترین روایت

جو مسلمان بیماریوں میں گھرا ہوا اور ایک ایک نوالے کو ترستا ہو وہ اپنی اس حالت پر خوشیاں منائے کیونکہ اللہ اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ وَ إِمَّا بِضِيقٍ فِي رِزْقِهِ وَ إِمَّا بِخَوْفٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعَذِّبَهُ حَتَّى أُوَفِّيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَعَةٍ فِي رِزْقِهِ وَ إِمَّا بِصِحَّةٍ فِي جِسْمِهِ وَ إِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندوں کو دنیا سے جانے نہ دوں گا درآنحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کرلوں گا خواہ میں اس کے جسم کو بیکار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دنیوی خوف سے، اگر پھر بھی باقی نہ رہے تو موت اس پر سخت کردیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں تو کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس کی ہے اس کا بدلہ کردیتا ہوں یا تو وسعت رزق سے یا صحت بدن سے یا امن دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کردیتا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 47)

اگر نیت ہو کہ آج کوئی ظلم نہیں کروں گا تو اس دن کے تمام گناہ معاف

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَماً أَوْ يَأْكُلْ مَالَ يَتِيمٍ حَرَاماً.

فرمایا حضرت صادق آل محمد (ع) نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس دن کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 287)

اگر نیت ہو کہ آج کوئی ظلم نہیں کروں گا تو اس کے تمام گناہ معاف

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ مَا اجْتَرَمَ.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 288)

اگر نیت ہو کہ آج کوئی ظلم نہیں کروں گا تو اس کے تمام گناہ معاف

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ أَصْبَحَ وَ هُوَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا اجْتَرَمَ.

امام موسی کاظم (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 291)

خدا شرک کو نہیں بخشتا، اس کے علاوہ قتل، زنا وغیرہ کو بخش دیتا ہے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ الْكَبَائِرَ فَمَا سِوَاهَا قَالَ قُلْتُ دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الِاسْتِثْنَاءِ قَالَ نَعَمْ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا ہے اور اس کے سوا جو گناہ ہو گا اسے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثنا میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔240، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر224)

ہر عضو کے بدلے ہر عضو جہنم سے آزاد حتیٰ کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ آزاد

صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَزِيَارَةُ الْمُؤْمِنِ فِي اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ وَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَقَى كُلُّ عُضْوٍ عُضْواً مِنَ النَّارِ حَتَّى إِنَّ الْفَرْجَ يَقِي الْفَرْجَ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔205، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر84)

اقرارِ گناہ سے بندہ گناہ سے خارج ہو جاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّهُ وَ اللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کر لے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔316، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر27)

جو صبح شام ایک ایک مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھے، اس کے اس دن کے گناہ معاف

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ * وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ * كَانَتْ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

فرمایاحضرت ابوعبداللہ (ع) نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اس کا ہے اس کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔39، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 145)

دوسرا کلمہ پڑھنے سے ایک ہزار نیکیاں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جو اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ کہے خدا اس کے نام پر ہزار نیکیاں لکھتا ہے

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 146)

یہ پڑھنے سے پینتالیس ہزار برائیاں ختم

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهاً وَاحِداً أَحَداً صَمَداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَ لَا وَلَداً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ كُنَّ لَهُ حِرْزاً فِي يَوْمِهِ مِنَ السُّلْطَانِ وَ الشَّيْطَانِ وَ لَمْ تُحِطْ بِهِ كَبِيرَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ.

ابوعبداللہ (ع) نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کے اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واحد احد اصمد اًلم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تو اللہ تعالی اس کے نام لکھتا ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور ہٹاتا ہے 45ہزار برائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے 45ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہ کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 146)

جو یہ کلمات پڑھے تو خدا مرنے کے بعد اس کی روح کو قبر میں لوٹا دے گا اور وہ

قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہو گا

عَنْهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَ هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى - يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ يَدُهُ الْيُسْرَى مَرْفُوعَةٌ وَ بَطْنُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَ يَجْعَلُ بَطْنَهَا مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ وَ يَقْلِبُ يَدَيْهِ وَ يَجْعَلُ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي السَّمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَجِرْنِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ غُفِرَ لَهُ وَ رُضِيَ عَنْهُ وَ وُصِلَ بِالاسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ وَ قَالَ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ تَشَهُّدِكَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَ قُلِ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَزْماً جَزْماً لَا تُغَادِرُ ذَنْباً وَ لَا أَرْتَكِبُ بَعْدَهَا مُحَرَّماً أَبَداً وَ عَافِنِي مُعَافَاةً لَا بَلْوَى بَعْدَهَا أَبَداً وَ اهْدِنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَداً وَ انْفَعْنِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ اجْعَلْهُ لِي وَ لَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَ ارْزُقْنِي كَفَافاً وَ رَضِّنِي بِهِ يَا رَبَّاهُ وَ تُبْ عَلَيَّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَ ابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ أَبْلِغْ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَ سَلَاماً وَ اهْدِنِي بِهُدَاكَ وَ أَغْنِنِي بِغِنَاكَ وَ اجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا - بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَ كَانَ حَيّاً مَرْزُوقاً نَاعِماً مَسْرُوراً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) ہر نماز کے بعد اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچا لے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچا لے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ داڑھی پر لے جائے اور پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کہ کہے: اے عزیز اے کریم، اے رحمن، اے رحمن، ! اے رحمن، ! اے رحیم اے رحیم پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچا لے (تین بار) اور درود بھیج محمد و آل محمد پر اور ملائکہ اور روح بھی درود بھیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہو گا اور جن اور انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن اور انس کے پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عافیت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ، اے

رحمن اے رحمن، اے رحمن، اے رحیم، اے رحیم، اے رحیم دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھادے اور میرے امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رجیم کے فریب سے بچالے اور محمد (ص) کو میرا درود اور سلام پہنچادے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کردے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنالے اور درود ہو محمد (ص) وآل محمد (ص) پر آمین، امام (ع) نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے گا خدا اس کے مرنے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹادے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہو گا یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 185)

آخری تین قل پڑھنے سے گناہِ کبیرہ اور تمام بیماریوں سے حفاظت

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ بَكْرٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حَدِّ الصِّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ- قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَمَمٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصِّبْيَانِ- وَ الْعُطَاشَ وَ فَسَادَ الْمَعِدَةِ وَ بُدُورَ الدَّمِ أَبَداً مَا تُعُوهِدَ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تُعُوهِدَ كَانَ مَحْفُوظاً إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَفْسَهُ.

فرمایا امام رضا (ع) نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچالے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پیاس فرو ہی نہ ہو) اور معدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبض روح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 298)

بری موت کا نتیجہ جنت اور اچھی موت کا نتیجہ جہنم

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: مَرَّ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ حَائِطٍ وَ بَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعَّثَتْهُ الطَّيْرُ وَ مَزَّقَتْهُ الْكِلَابُ ثُمَّ مَضَى فَرُفِعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ فَدَخَلَهَا فَإِذَا هُوَ بِعَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهَا مَيِّتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّى بِالدِّيبَاجِ حَوْلَهُ الْمِجْمَرُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا تَجُورُ هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ وَ هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ فَقَالَ

عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا أَجُورُ ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمَتُّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ فَأَمَتُّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرف سے گذرا جس کا آدھا دھڑ دیوار کے نیچے تھا اور آدھا باہر تھا، جسے پرندے اور کتے نوچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور آس پاس بہت سے لوگ جمع تھے نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم وعادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عبد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بُری طرح مارا اور یہ امیر آن واحد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا۔ میں ضرور حاکم وعادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔324، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 49)

خدا جسے جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق دنیا میں ہی کوئی حیلہ کر دیتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ عَبِيدِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأُعَجِّلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأُجَازِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ وَأُقَدِّرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْضِيهِ وَأَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفاً غَيْرَ مُمْضًى وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَاراً عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَحَيْداً عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَالصَّفْحِ مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفاً وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نُزُولِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَدَّخِرُهُ وَأُوَفِّرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ.

فرمایا ابو عبد اللہ (ع) نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں، تو میں اس بارے میں نظر کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے میں اس سزا کو معین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بغیر جارے کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے

جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بات تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ آسے آزادگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے س سے میں آخر اس سے در گزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کرتا ہوں یہ سبب اس کے نوافل کے بجالانے کو جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا تقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مصیبت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں، میں نے ہی اس کو مقدر کیا میں نے اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنے مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدائے کریم و مہربان اور رحیم ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔326، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر51)

خدا نماز روزہ کا اہتمام کرنے والے شیعوں کے صدقے گنہگار شیعوں کی بلائیں دور کردیتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ- وَلَوْ لا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعالَمِينَ فَوَ اللَّهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فِيكُمْ وَلَا عَنَى بِهَا غَيْرَكُمْ.

فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقہ میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلاؤں کو دور کرتا ہے اور جو زکوۃ دیتے ہیں ان کی وجہ دے نہ دینے والوں کی مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔328، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر54)

ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے

ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا يَمْنَعُ التَّاجِرَ مِنْكُمُ الْمَشْغُولَ فِي سُوقِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَتُكْتَبَ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

فرمایاحضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ تاجر کو جو بازاری مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھ لے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 281)

ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُسَافِرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِماً يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ-عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ إِنِ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَ إِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ وَ إِنْ خَتَمَهُ نَهَاراً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَ كَانَ خَيْراً لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ قَالَ يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَاجِدٌ كَرِيمٌ إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

فرمایاحضرت علی بن الحسین (ع) نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں اور اس کی دعا قبول ہو گی اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیکی ہو گی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی نبی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 281)

ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں سو گناہ معاف اور سو درجے بلند

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَ مَنْ قَرَأَ نَظَراً مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَ رَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَ مَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفاً ظَاهِراً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَ لَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ بَاءٍ أَوْ تَاءٍ أَوْ شِبْهِهِمَا قَالَ وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً ظَاهِراً وَ هُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَ مَحَا عَنْهُ خَمْسِينَ

سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ خَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةً أَوْ مُعَجَّلَةً قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ خَتَمَهُ كُلَّهُ قَالَ خَتَمَهُ كُلَّهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف ب یات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنہ لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 282)

خوفِ خدا سے رونے پر جنت

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ وَمَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مِنْ عَيْنٍ إِلَّا وَهِيَ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْناً بَكَتْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ وَمَا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَائِرَ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَاضَتْ عَلَى خَدِّهِ فَرَهِقَ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدَّمْعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطْفِئُ بِالْيَسِيرِ مِنْهَا الْبِحَارَ مِنَ النَّارِ فَلَوْ أَنَّ عَبْداً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرَحِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْأُمَّةَ بِبُكَاءِ ذَلِكَ الْعَبْدِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آجاتے ہیں تو روز قیامت نہ اس پر تیر گی ہو گی اور نہ ذلت، ہر شے کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے روئے تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 95)

باب نمبر۔7

جو مسلمان نہیں وہ واجب القتل ہے

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف (256/2)

ترجمہ: ’’ دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ’’آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔‘‘

{سورۃ الکھف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (108/10)

ترجمہ: ’’آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔‘‘

(سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108)

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآن:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۰ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ

عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ‏ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ‏ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (89-85/3)

ترجمہ: '' اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ قرآن کے اِن الفاظ '' مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی'' نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قرآن:

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا ؕ‏
(137/4)

ترجمہ: '' بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔''

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو '' ثُمَّ کَفَرُو'' کے بعد '' ثُمَّ آمَنُو'' کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد '' ثُمَّ آمَنُو'' اور پھر '' ثُمَّ کَفَرُو'' کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ (108/12)

ترجمہ: '' آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔''

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ط قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ط (14/49)

ترجمہ:" دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قرآن:

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ج اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ج فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (7/123-124)

ترجمہ:" فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر اِیمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اِجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

قرآن:

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ج اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ج فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (49/26)

ترجمہ: ’’ فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔‘‘

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

قرآن:

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى (71/20)

ترجمہ: ’’ فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔‘‘

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا:

قرآن:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ (88/7)

ترجمہ: ’’ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ اِیمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی:

قرآن:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (13/14)

ترجمہ: ” کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آئو۔ تواُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کردیں گے۔“

{سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13 }

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اِس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے:

قرآن:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (33/5)

ترجمہ: ” جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کردیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کردیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیتا ہے تو اُسے معاف کیا جاسکتا ہے چنانچہ فرمایا۔“

قرآن:

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (34/5)

” مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

جو اسلام لے آیا اس نے اپنی جان کو محفوظ کر لیا

عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنِ الْقَاسِمِ الصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَ تُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَ تُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ وَ الثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔142، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 239)

جو اسلام لے آیا اس نے اپنی جان کو محفوظ کر لیا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ قَاسِمٍ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَ تُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَ تُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ وَ الثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ.

فرمایا۔ صادق آل محمد صلعم نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔142، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 241)

اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ أَ هُمَا مُخْتَلِفَانِ فَقَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَ الْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فَقُلْتُ فَصِفْهُمَا لِي فَقَالَ- الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ التَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ ص بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَ عَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ وَ الْمَوَارِيثُ وَ عَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ وَ الْإِيمَانُ الْهُدَى وَ مَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ وَ الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَ الْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَ إِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَ الصِّفَةِ.

سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا مجھے بتایئے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسول صلعم کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہوتا ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار الشہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور

ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر اور باطناً اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول وصفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔143، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 241)

جو اسلام لے آیا اس کی جان قتل سے بچ گئی

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَ لَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ وَ الْإِسْلَامَ مَا عَلَيْهِ الْمَنَاكِحُ وَ الْمَوَارِيثُ وَ حَقْنُ الدِّمَاءِ وَ الْإِيمَانَ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَ الْإِسْلَامَ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ.

فرمایا ابوعبداللہ نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان میں شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔143، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 242)

اسلام لانے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی گردن نہیں ماری جاتی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَ أَفْضَى بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَ التَّسْلِيمِ لِأَمْرِهِ وَ الْإِسْلَامُ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَ هُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرَقِ كُلِّهَا وَ بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَ عَلَيْهِ جَرَتِ الْمَوَارِيثُ وَ جَازَ النِّكَاحُ وَ اجْتَمَعُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ فَخَرَجُوا بِذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ أُضِيفُوا إِلَى الْإِيمَانِ وَ الْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ وَ الْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَ هُمَا فِي الْقَوْلِ وَ الْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ كَمَا صَارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَ كَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَ الْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- قالَتِ الْأَعْرابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَ لكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ فَهَلْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفَضَائِلِ وَ الْأَحْكَامِ وَ الْحُدُودِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَالَ لَا هُمَا يَجْرِيَانِ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَ لَكِنْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِمَا وَ مَا يَتَقَرَّبَانِ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قُلْتُ أَ لَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثالِها وَ زَعَمْتَ أَنَّهُمْ مُجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِ قَالَ أَ لَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَيُضاعِفَهُ لَهُ أَضْعافاً كَثِيرَةً فَالْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعُونَ ضِعْفاً فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِ وَ يَزِيدُهُ اللَّهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيمَانِهِ

أَضْعَافاً كَثِيرَةً وَ يَفْعَلُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَ لَيْسَ هُوَ دَاخِلًا فِي الْإِيمَانِ فَقَالَ لَا وَ لَكِنَّهُ قَدْ أُضِيفَ إِلَى الْإِيمَانِ وَ خَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَ سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلًا تَعْقِلُ بِهِ فَضْلَ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ أَ رَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ أَ كُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ قَالَ فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْكَعْبَةِ أَ كُنْتَ شَاهِداً أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قُلْتُ إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ قَدْ أَصَبْتَ وَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَ الْإِسْلَامُ.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے اور خداتک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق ہو وہ اللہ کا فرمانبر دار ہے۔اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہو جاتے ہیں نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں ورنہ اسلام میں ایمان شریک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل واحکام وحدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوۃ، روزہ اور حج میں۔فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوۃ، روزہ اور حج میں۔فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھا دے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدر صحت ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا اخراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دوگے کہ میں نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔میں نے کہا۔ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دوگے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔فرمایا۔یہ کیوں۔میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔فرمایا۔تم نے ٹھیک جواب دیا۔بس یہی صورت ایمان واسلام کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔143، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 243)

باب نمبر-8

ایصالِ ثواب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (165/6)

ترجمہ: "کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ
(48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2 آیت 48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 123)

قرآن:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ط لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ط (286/2)

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔"(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47 ۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں :

قرآن پڑھنے سے والدین کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهِ وَ خُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَ إِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ.

فرمایا حضرت صادق آل محمد (ع) نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر تخفیف عذاب ہو گی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 283)

قرآن پڑھنے سے والدین کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 284)

ایصالِ ثواب

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ فَكَانَ أَبِي يَخْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي فَرُبَّمَا زِدْتُ وَرُبَّمَا نَقَصْتُ عَلَى قَدْرِ فَرَاغِي وَشُغُلِي وَنَشَاطِي وَكَسَلِي فَإِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ص خَتْمَةً وَلِعَلِيٍّ ع أُخْرَى وَلِفَاطِمَةَ ع أُخْرَى ثُمَّ لِلْأَئِمَّةِ ع حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ قَالَ لَكَ بِذَلِكَ أَنْ تَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَلِي بِذَلِكَ قَالَ نَعَمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) سے کہا کہ میرے باپ نے آپ (ع) کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپ (ع) کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو۔ میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عیدالفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسول (ص) کو ہدیہ کرتا تھا دوسرے کا حضرت علی (ع) کو تیسرے کا حضرت فاطمہ (ع) کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہوگے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں (تین بار)

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 290)

والدین کی طرف سے نماز روزہ اور حج کرنا

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَ مَيِّتَيْنِ يُصَلِّي عَنْهُمَا وَ يَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا وَ يَحُجُّ عَنْهُمَا وَ يَصُومُ عَنْهُمَا فَيَكُونَ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا وَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَيَزِيدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِبِرِّهِ وَ صِلَتِهِ خَيْراً كَثِيراً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کس چیز نے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا یہ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے، حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلے میں خیر کثیر عطا کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔197، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر54)

باپ کے گناہوں کی سزا بیٹے کو ملتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مَظْلِمَةً أُخِذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وُلْدِهِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر288)

باپ کے گناہوں کی سزا بیٹے اور پوتے کو ملتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مُبْتَدِئاً مَنْ ظَلَمَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ أَوْ عَلَى عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ قُلْتُ هُوَ يَظْلِمُ فَيُسَلِّطُ اللَّهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْ عَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- وَ لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعافاً خافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَ لْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيداً.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کلام کی ابتداء اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کرے گا راوی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے۔ حضرت خدا فرماتا ہے (سورہ نساء) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر) سختی کرنے میں ڈرنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر289)

سلام

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (86/4)

اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی لوٹا دو۔
(سورۃ النساء 4آیت86)

اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا جبکہ درج ذیل احادیث میں اس کے بالکل الٹ درس دیا جا رہا ہے:

کافر سلام کہے تو فقط علیکم کہو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ عَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ- رَسُولُ اللَّهِ ص عَلَيْكُمْ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ص كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَ الْغَضَبُ وَ اللَّعْنَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِيرِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلًا لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ مَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِهِمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ بَلَى أَ مَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا عَلَيْكَ.

حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ (ص) کے پاس آئے عائشہ رضہ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سام ہو۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا رسول اللہ (ص) نے اسی طرح جواب دیا عائشہ رضہ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر ہلاکت ہو لعنت ہو اے یہودیو اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا اے عائشہ فحش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعث زینت ہو گی۔ جہاں ہو اور باعث عیب ہو گی جہاں نہ ہو۔ عائشہ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول ایسا علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیاوہ نہیں سنا جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیاوہ نہیں سنا۔ جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر333)

اہل کتاب کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع لَا تَبْدَءُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتداء بی سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہ دو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر334)

یہودی، نصرانی یا مشرک کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہو

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنِ الْيَهُودِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ وَ الْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَ هُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ.

سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے فرمایا کہو علیکم۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر334)

یہودی یا نصرانی کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَ النَّصْرَانِيُّ وَ الْمُشْرِكُ فَقُلْ عَلَيْكَ.

حضرت ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا جب تم پر یہودی نصرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر334)

اگر یہودی یا نصرانی سے مجبوراً مصافحہ کرنا پڑ جائے تو اپنے ہاتھ دھو ڈالو

حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَ النَّصْرَانِيَّ قَالَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ.

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو ہاتھ دھو ڈالو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 336)

ذمی کافر سے مصافحہ کرنا پڑ جائے تو مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑو، ناصبی سے ہاتھ ملاؤ تو ہاتھ پاک کرو

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَلْقَى الذِّمِّيَّ فَيُصَافِحُنِي قَالَ امْسَحْهَا بِالتُّرَابِ وَ بِالْحَائِطِ قُلْتُ فَالنَّاصِبَ قَالَ اغْسِلْهَا.

میں نے ابوعبداللہ (ع) سے کہا ایک ذمی کافر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑو میں نے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ طاہر کرو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 336)

اگر مجوسی سے ہاتھ ملانا پڑ جائے تو ہاتھوں کو دھوؤ

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي رَجُلٍ صَافَحَ رَجُلًا مَجُوسِيّاً قَالَ يَغْسِلُ يَدَهُ وَ لَا يَتَوَضَّأُ.

فرمایا حضرت ابوجعفر (ع) نے کہ اگر کوئی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوئے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 337)

قرآن کے مطابق

بدلہ ایمان و اعمال کے مطابق دیا جائے گا

اصولِ کافی کے مطابق

بدلہ عقل کے مطابق دیا جائے گا

قرآن کریم نے متعدد مقامات پر قانون مکافات عمل کا ذکر کیا ہے جس کے مطابق ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بدلہ جنت قرار دیا گیا جبکہ کفر اور اعمال سیئہ کا بدلہ جہنم۔ قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت یا جہنم میں داخلے کا سبب بنیں گے، المختصر **بدلہ اعمال کا دیا جائے گا**۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

كُلُّ نَفْسٍ مبِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (38/74)

ترجمہ: ” ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے

والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔''

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: '' سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

''جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔''

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت یا جہنم ایمان و اعمال کا بدلہ ہے جبکہ اصولِ کافی کی درج ذیل روایتوں میں کہا جا رہا ہے کہ مسلمان خواہ اپنی پوری زندگی اعمالِ صالحہ کرتا ہے لیکن اسے اس کی عقل کے مطابق اس کا اجر دیا جائے گا، ملاحظہ کیجیے :

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حَالٍ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیونکہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔ 1 حدیث نمبر۔ 9، صفحہ نمبر۔ 38)

ثواب بقدرِ عقل ملتا ہے

.عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَام) فُلَانٌ مِنْ عِبَادَتِهِ وَدِينِهِ وَفَضْلِهِ فَقَالَ كَيْفَ عَقْلُهُ قُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ إِنَّ الثَّوَابَ عَلَى قَدْرِ الْعَقْلِ إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَضْرَاءَ نَضِرَةٍ كَثِيرَةِ الشَّجَرِ ظَاهِرَةِ الْمَاءِ وَإِنَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ يَا رَبِّ أَرِنِي ثَوَابَ عَبْدِكَ هَذَا فَأَرَاهُ اللهُ تَعَالَى ذَلِكَ فَاسْتَقَلَّهُ الْمَلَكُ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنِ اصْحَبْهُ فَأَتَاهُ الْمَلَكُ فِي صُورَةِ إِنْسِيٍّ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا رَجُلٌ عَابِدٌ بَلَغَنِي مَكَانُكَ وَعِبَادَتُكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَأَتَيْتُكَ لِأَعْبُدَ اللهَ مَعَكَ فَكَانَ مَعَهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ إِنَّ مَكَانَكَ لَنَزِهٌ وَمَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَابِدُ إِنَّ لِمَكَانِنَا هَذَا عَيْباً فَقَالَ لَهُ وَمَا هُوَ قَالَ لَيْسَ لِرَبِّنَا بَهِيمَةٌ فَلَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ رَعَيْنَاهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِنَّ هَذَا الْحَ7شِيشَ يَضِيعُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ الْمَلَكُ وَمَا لِرَبِّكَ حِمَارٌ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ مَا كَانَ يَضِيعُ مِثْلُ هَذَا الْحَشِيشِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى الْمَلَكِ إِنَّمَا أُثِيبُهُ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی عبادت اور دین وفضل میں ایسا ایسا ہے، فرمایا اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے کہا یہ میں نہیں جانتا۔ فرمایا ثواب بقدر عقل ملتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک عابد اللہ کی عبادت ایسے جزیرہ میں کر رہا تھا جو نہایت سرسبز و شاداب تھا۔ بکثرت درخت تھے اور صاف و شفاف پانی۔ ایک فرشتہ ادھر سے گزرا، کہنے لگا یارب! مجھے اس بندے کا ثواب دکھادے، خدا نے دکھادیا، فرشتہ کو بلحاظ عبادت کم معلوم ہوا، خدا نے وحی کی کہ تو اس کی صحبت میں جا کر رہ۔ فرشتہ بشری صورت میں اس کے پاس گیا۔ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ایک مرد عابد ہوں۔ مجھے پتا چلا ہے تیرے مکان عبادت کا، دل چاہا کہ تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کروں، پس وہ اس کے ساتھ دن بھر رہا، صبح کو فرشتہ نے کہا: یہ بڑی فرحت کی جگہ ہے، عبادت کیلئے بہت موزوں ہے۔ عابد نے کہا: ہاں اچھی ہے مگر ایک بات خرابی کی ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ کہا ہمارے رب کے پاس کوئی چوپایہ نہیں، اگر گدھا ہوتا تو ہم چراتے اور یہاں کی گھاس بے کار نہ جاتی۔ خدا نے فرشتہ کو وحی کی کہ ہم اس کو ثواب بقدر اس کی عقل کے دیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔1 حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔38)

2۔ کیا دینِ اسلام قبول کرنے والے، اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کو بے عقل کہا جاسکتا ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بد گمانی، تجسس اور غیبت سے بچو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

اے ایمان والو بہت سی بد گمانیوں سے بچتے رہو کیوں کہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔ 12)

لیکن اصول کافی کی درج ذیل روایت میں ایک شخص صوم وصلاۃ وحج کے پابند اپنے ایک پڑوسی کے متعلق اپنے سوئے ظن پر امام صاحب سے فتویٰ صادر کروارہا ہے، یہ الگ بحث ہے کہ فتویٰ بھی قرآن سے متصادم ہے جس کی وضاحت اوپر پیش کی جاچکی ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لِي جَاراً كَثِيرَ الصَّلاةِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ كَثِيرَ الْحَجِّ لا بَأْسَ بِهِ قَالَ فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ كَيْفَ عَقْلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ قَالَ فَقَالَ لا يَرْتَفِعُ بِذَلِكَ مِنْهُ.

اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق! اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے کہا اسے عقل نہیں۔ فرمایا: تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔ 1 حدیث نمبر۔ 19، صفحہ نمبر۔ 58)

حیرت ہے کہ ایسے آدمی کو بے عقل کہا جارہا ہے جو اسلام جیسے دین سے مشرف ہوا اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ اس دین پر عمل پیرا بھی ہے مثلاً صوم وصلاۃ کا پابند بھی ہے، حج بھی کرتا ہے وغیرہ لیکن اس کے باوجود ہے وہ بے عقل۔ اس پر مستزاد یہ کہ امام صاحب بغیر سوچے سمجھے جھٹ سے یہ فرمارہے ہیں کہ اس کی عبادات کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ہمارے خیال میں یہ روایت حضرت امام جعفر صادقؒ سے غلط طور سے منسوب کی گئی ہے۔ حضرتِ امام جعفرؒ صادق دین کے بلند پایہ عالم تھے، آپ سے دین و عقل کے خلاف کسی بات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قرآن کے مطابق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن چھوڑ کر گئے ہیں

اصولِ کافی کے مطابق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حدیث چھوڑ کر گئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن سے تبلیغ کرنے کا حکم دیا اور قرآن کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم دیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کے حکم کے مطابق صرف قرآن کی تبلیغ کی اور قرآن کے مطابق ہی خود بھی عمل کیا (6/50)(7/203)(10/15)(46/9) اگلی بات کرنے سے پہلے ملاحظہ کیجئے قرآن کا موقف:

قرآن:

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

پس آپ(ص) قرآن کے ذریعہ سے اسے نصیحت کریں جو میری تہدید سے ڈرے۔

(سورۃ ق 50، آیت نمبر 45)

قرآن:

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ط وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط (67/5)

ترجمہ: ” اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67}

قرآن:

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٤٤﴾

پس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور میری آیات کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت نہ کرو اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر 44)

قرآن:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾

اور جو قانونِ خدا کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ ظالم ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر 45)

قرآن:

ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾

اور جو اللہ کے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی فاسق (نافرمان) ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر 47)

حضور ﷺ کی تبلیغ، فیصلے اور عمل قرآن کے مطابق تھا۔ اگر علما انبیا کے وارث ہیں تو وراثت میں انہیں قرآن ہی ملنا چاہیے تھا لیکن دین کو مذہب میں تبدیل کرنے کیلئے واضعین حدیث نے اس امت کا رخ قرآن سے موڑ کر وضعی روایات کی طرف کر دیا اور کہا یہ گیا کہ حضور ﷺ قرآن نہیں بلکہ حدیث کا ذخیرہ چھوڑ کر گئے تھے اور پھر اس مجموعے میں ان واضعین نے جی بھر بھر کے اپنے اپنے مفادات کے مطابق من گھڑت روایتیں شامل کیں اور انہیں رسول ﷺ سے منسوب کر دیا۔ اس کی ایک مثال درج ذیل روایت کی صورت میں پیشِ خدمت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف حدیث چھوڑ کر گئے تھے

علمِ حدیث کے اصل وارث اہل بیت ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الانْبِيَاءِ وَذَاكَ أَنَّ الانْبِيَاءَ لَمْ يُورِثُوا دِرْهَماً وَلا دِينَاراً وَإِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علما وارث انبیا ہیں اور انبیا نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے۔ پس جس نے ان کی احادیث سے کچھ لے لیا، اس نے کافی نصیبہ پالیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہل بیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کیلئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیتِ رسول ہیں جو عادل ہیں، جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔71)

اللہ نے فرمایا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم! پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔"(سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 67)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا نازل کردہ دین (قرآن) تمام لوگوں تک پہنچا دیا تھا لیکن درج بالا روایت میں دعویٰ کیا جارہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ چھوڑ کر گئے تھے وہ اپنی اصل صورت میں صرف اہلبیت کے پاس ہے۔ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت بڑا بہتان ہے کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا پیغام تمام لوگوں تک نہ پہنچا سکے بلکہ اہلبیت کے چند لوگ ہی اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

قرآن کے مطابق

ایمان اور اعمالِ صالحہ سے جنت ملتی ہے

اصولِ کافی کے مطابق

چالیس احادیث یاد کرنے سے جنت ملتی ہے

قرآنِ کریم میں ہے کہ انسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّکٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللهِ ط وَاللهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃالحج سورہ نمبر22آیت نمبر23تا24

سورۃالعنکبوت سورہ نمبر29آیت نمبر58

سورۃیٰس سورہ نمبر36آیت نمبر26

سورۃالمومن سورہ نمبر40آیت نمبر40

سورۃالشوریٰ سورہ نمبر42آیت نمبر22

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر69

سورۃالمعارج سورہ نمبر70آیت22تا35

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر7تا12

سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت1تا11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت70تا76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن اصولِ کافی کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

چالیس احادیث حفظ کرنے سے جنت

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الاشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ أَحَادِيثِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثاً بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِماً فَقِيهاً.

ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: جس نے ہماری چالیس حدیثیں حفظ کرلیں تو اللہ اس کو روزِ قیامت عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔104)

قرآن کے مطابق

کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کرو

اصولِ کافی کے مطابق

حدیث سچی ہو یا جھوٹی، اس کو پھیلاؤ

فرمانِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لائے تو اس کی تحقیق کیا کرو کہیں کسی قوم پر بے خبری سے نہ جا پڑو پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونے لگو۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

اللہ تعالیٰ نے بغیر تحقیق کے کسی بات کو پھیلانے سے منع کیا ہے لیکن درج ذیل روایت میں کہا جا رہا ہے کہ خبر جھوٹی ہو یا سچی، اس کو پھیلاتے چلے جاؤ:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيثٍ فَأَسْنِدُوهُ إِلَى الَّذِي حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَلَكُمْ وَ إِنْ كَانَ كَذِباً فَعَلَيْهِ.

امیر المومنین ع نے فرمایا: جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔109)

ماخذ حدیث۔ امام محمد باقر اور امام جعفر کی وفات کے بعد ان سے منسوب کتب احادیث ملیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ شَيْنُولَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مَشَايِخَنَا رَوَوْا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ كَانَتِ التَّقِيَّةُ شَدِيدَةً فَكَتَمُوا كُتُبَهُمْ وَ لَمْ تُرْوَ عَنْهُمْ فَلَمَّا مَاتُوا صَارَتِ الْكُتُبُ إِلَيْنَا فَقَالَ حَدِّثُوا بِهَا فَإِنَّهَا حَقٌّ.

یعنی میں نے امام محمد تقی ع سے کہا میں آپ پر قربان کہ جس جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے روایت کی ہے امام محمد باقر اور امام جعفر ع سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا۔ پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ملیں پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں۔ فرمایا: کرو۔ وہ صحیح و کار آمد ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔18، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔111)

جعلی حدیثوں کے متعلق خود اصولِ کافی کی گواہی

اس باب میں اصولِ کافی کی احادیث سے ہی ثابت کیا جارہا ہے کہ ذخیرۂ احادیث کا بیشتر حصہ من گھڑت اور ناقابلِ اعتبار ہے اور یہ کہ یہ روایتیں اپنے فرقے اور گروہ کی سیاسی ومذہبی برتری ثابت کرنے کیلئے گھڑی گئیں اور فریق مخالف کی حدیثیں سننے یا عمل کرنے سے سختی سے منع کیا گیا، اگر کسی مسئلہ کے متعلق دو مختلف موقف کی حامل روایتیں سامنے آگئیں تو حکم دیا گیا کہ کسی پر بھی عمل نہ کیا جائے، اس سے یہ پتا چلا کہ قرآن تو ان کے پیشِ نظر تھا ہی نہیں کہ اس سے ہدایت لے لی جاتی۔ مسلمان ہونے کیلئے ان من گھڑت روایات کو شرط قرار دیا گیا، اور کسی بھی روایت کے انکار پر دنیا میں گمراہی اور آخرت میں جہنم کی وعیدیں سنائی گئیں، پھر یہ تک کہا گیا کہ انبیا بھی ہماری حدیث کے متحمل نہیں ہو سکتے وغیرہ۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ کیجئے:

حدیثیں گھڑی جاتی تھیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ وَ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ عِيسَى شَلَقَانُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَدَّعُونَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ قَطُّ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُلْهِمِ عِبَادَهُ حَمْدَهُ وَ فَاطِرِهِمْ عَلَى مَعْرِفَةِ رُبُوبِيَّتِهِ الدَّالِّ عَلَى وُجُودِهِ بِخَلْقِهِ وَ بِحُدُوثِ خَلْقِهِ عَلَى أَزَلِهِ وَ بِاشْتِبَاهِهِمْ عَلَى أَنْ لَا شِبْهَ لَهُ الْمُسْتَشْهِدِ بِآيَاتِهِ عَلَى قُدْرَتِهِ الْمُمْتَنِعَةِ مِنَ الصِّفَاتِ ذَاتُهُ وَ مِنَ الْأَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ وَ مِنَ الْأَوْهَامِ الْإِحَاطَةُ بِهِ لَا أَمَدَ لِكَوْنِهِ وَ لَا غَايَةَ لِبَقَائِهِ لَا تَشْمُلُهُ الْمَشَاعِرُ وَ لَا تَحْجُبُهُ الْحُجُبُ وَ الْحِجَابُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ خَلْقُهُ إِيَّاهُمْ لِامْتِنَاعِهِ مِمَّا يُمْكِنُ فِي ذَوَاتِهِمْ وَ لِإِمْكَانٍ مِمَّا يَمْتَنِعُ مِنْهُ وَ لِافْتِرَاقِ الصَّانِعِ مِنَ الْمَصْنُوعِ وَ الْحَادِّ مِنَ الْمَحْدُودِ وَ الرَّبِّ مِنَ الْمَرْبُوبِ الْوَاحِدُ بِلَا تَأْوِيلِ عَدَدٍ وَ الْخَالِقُ لَا بِمَعْنَى حَرَكَةٍ وَ الْبَصِيرُ لَا بِأَدَاةٍ وَ السَّمِيعُ لَا بِتَفْرِيقِ آلَةٍ وَ الشَّاهِدُ لَا بِمُمَاسَّةٍ وَ الْبَاطِنُ لَا بِاجْتِنَانٍ وَ الظَّاهِرُ الْبَائِنُ لَا بِتَرَاخِي مَسَافَةٍ أَزَلُهُ نُهْيَةٌ لِمَجَاوِلِ الْأَفْكَارِ وَ دَوَامُهُ رَدْعٌ لِطَامِحَاتِ الْعُقُولِ قَدْ حَسَرَ كُنْهُهُ نَوَافِذَ الْأَبْصَارِ وَ قَمَعَ وُجُودُهُ جَوَائِلَ الْأَوْهَامِ فَمَنْ وَصَفَ اللَّهَ فَقَدْ حَدَّهُ وَ مَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ وَ مَنْ عَدَّهُ فَقَدْ أَبْطَلَ أَزَلَهُ وَ مَنْ قَالَ أَيْنَ فَقَدْ غَيَّاهُ وَ مَنْ قَالَ عَلَامَ فَقَدْ أَخْلَى مِنْهُ وَ مَنْ قَالَ فِيمَ فَقَدْ ضَمَّنَهُ.

اسماعیل بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں اور عیسی بن شلقان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے کلام کی ابتدا یوں فرمائی کہ تعجب ہے ان لوگوں پر جو امیر المومنین کے متعلق ایسے کلام کو منسوب کرتے ہیں جو حضرت نے کبھی بیان ہی نہیں فرمایا:۔ آپ علیہ السلام نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے بیان فرمایا:۔ کہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے بندوں کے

دلوں میں اپنی حمد کا الہام کیا اور اپنی ربوبیت کی معرفت پر ان کو پیدا کیا اس کی مخلوق اس کے وجود کی دلیل ہے اور اس کی مخلوق کا حادث ہونا اس کے ازلی ہونے کا ثبوت اور مخلوق کا باہم مشبہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ اس کی ذات کے لئے مشابہت نہیں۔ اس کی آیات اس کی قدرت کی گواہ ہیں۔ صفات سے اس کی ذات کا پتہ چلانا ممنوع ہے آنکھوں سے اس کی رویت ممکن نہیں اور اوہام اس کا احاطہ نہیں کر سکتے ۔اس کے ہونے کی مدت نہیں، اس کی بقای کی کوئی حد نہیں حواس اس کو پا نہیں سکتے حجاب اس کو روک نہیں سکتے اور حجاب اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان مخلوق کا حادث ہونا بتاتے ہیں کیونکہ جن چیزوں کا امکان مخلوق میں ہے خالق کی طرف ان کی نسبت منع ہے اور صانع و مصنوع اور محدود کرنے والے اور رب اور مربوب میں فرق ہے وہ واحد ہے لیکن عدد جیسا واحد نہیں وہ خالق ہے لیکن کسی حرکت کے ساتھ نہیں۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن کسی آلہ و عضو سے نہیں۔ وہ سننے والا ہے مگر کسی آلہ کے ذریعے سے نہیں وہ حاضر ہے لیکن چیز سے مس ہونے والا نہیں۔

وہ باطن ہے لیکن کسی چیز کے اندر چھپا نہیں الظاہر کے معنی یہ ہیں کہ وہ جدا ہے لیکن بلحاظ مسافت نہیں اس کا ازلی ہونا افکار کی جولا نگاہ سے دور ہے اور اس کا دوام عقول انسانی کی دسترس سے باہر ہے دور رس بینائیاں اس کی کنہ ذات تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور تیز پرواز اوہام کو اس کے وجود نے بیکار بنا دیا ہے پس جس نے اوصاف مخلوق سے خالق کو موصوف کیا اس نے خدا کے لئے حد مقرر کر دی (کیونکہ مخلوق خدا کی ہر صفت کے لئے ایک حد ہے) اور جس نے اس کے لئے حد بندی کی۔ اس نے اسے شمار میں لے لیا (یعنی ایک خدا دوسرے مقام تیسرے جہات چوتھے وقت وغیرہ) اور جس نے اسے شمار کیا اس کی اولیت کو باطل قرار دیا جس نے کہا کہ وہ کہاں ہے تو اس نے گمراہی اختیار کی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی زحمت کو اس سے متعلق کیا اور جس نے کہا کہ کس طرح پر ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی اور جس نے کہا کس چیز میں ہے اس نے اس کو کسی چیز کے بیچ میں لے لیا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔264)

جعلی حدیثیں بنانا پرانا مشغلہ ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً ع قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ ع ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَبَرَّءُوا مِنِّي فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ- إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمانِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ص عِنْدَهَا يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا.

حضرت ابوعبداللہ (ع) سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی (ع) نے منبر کوفہ پر کہا لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے تو میں دین محمد (ص) پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ اس اظہار برات نہ کرنا۔ (سائل دینِ محمد (ص) پر ہونے سے سمجھا کہ برات نہ کرنی چاہئے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برات کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہئے جو عمار بن یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمہ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ (ص) نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارا عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے اور اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 143)

احادیث کا بیشتر ذخیرہ ناقابلِ اعتبار ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمَانَ وَ الْمِقْدَادِ وَ أَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ أَحَادِيثَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ص غَيْرَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَ رَأَيْتُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ مِنَ الْأَحَادِيثِ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ص أَنْتُمْ تُخَالِفُونَهُمْ فِيهَا وَ تَزْعُمُونَ أَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ أَ فَتَرَى النَّاسَ يَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مُتَعَمِّدِينَ وَ يُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرَائِهِمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ إِنَّ فِي أَيْدِي النَّاسِ حَقّاً وَ بَاطِلًا وَ صِدْقاً وَ كَذِباً وَ نَاسِخاً وَ مَنْسُوخاً وَ عَامّاً وَ خَاصّاً وَ مُحْكَماً وَ مُتَشَابِهاً وَ حِفْظاً وَ وَهَماً وَ قَدْ كُذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص عَلَى عَهْدِهِ حَتَّى قَامَ خَطِيباً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذَّابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ إِنَّمَا أَتَاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ أَرْبَعَةٍ لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ رَجُلٍ مُنَافِقٍ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ مُتَصَنِّعٍ بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأَثَّمُ وَ لَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مُتَعَمِّداً فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَ لَمْ يُصَدِّقُوهُ وَ لَكِنَّهُمْ قَالُوا هَذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ رَآهُ وَ سَمِعَ مِنْهُ وَ أَخَذُوا عَنْهُ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ- وَ قَدْ أَخْبَرَهُ اللَّهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَ وَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِذا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسامُهُمْ وَ إِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ثُمَّ بَقُوا بَعْدَهُ فَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَ الْكَذِبِ وَ الْبُهْتَانِ فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَ حَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَ أَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَ إِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَ الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ فَهَذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ وَ رَجُلٍ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ شَيْئاً لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ وَهِمَ فِيهِ وَ لَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِباً

فَهُوَ فِي يَدِهِ يَقُولُ بِهِ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيَرْوِيهِ فَيَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهَمٌ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهَمٌ لَرَفَضَهُ وَرَجُلٍ ثَالِثٍ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص شَيْئاً أَمَرَ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَلَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ سَمِعُوهُ مِنْهُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ- وَآخَرَ رَابِعٍ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مُبْغِضٍ لِلْكَذِبِ خَوْفاً مِنَ اللَّهِ وَتَعْظِيماً لِرَسُولِ اللَّهِ ص لَمْ يَنْسَهُ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ- لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَرَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ص مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ وَخَاصٌّ وَعَامٌّ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ مِثْلُ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ- ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَيَشْتَبِهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ ص وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص كَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَلَا يَسْتَفْهِمُهُ حَتَّى إِنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَالطَّارِئُ فَيَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ص حَتَّى يَسْمَعُوا وَقَدْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً فَيُخَلِّينِي فِيهَا أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ص أَنَّهُ لَمْ يَصْنَعْ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي- رَسُولُ اللَّهِ ص أَكْثَرُ ذَلِكَ فِي بَيْتِي وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ مَنَازِلِهِ أَخْلَانِي وَأَقَامَ عَنِّي نِسَاءَهُ فَلَا يَبْقَى عِنْدَهُ غَيْرِي وَإِذَا أَتَانِي لِلْخَلْوَةِ مَعِي فِي مَنْزِلِي لَمْ تَقُمْ عَنِّي فَاطِمَةُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِيَّ وَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَجَابَنِي وَإِذَا سَكَتُّ عَنْهُ وَفَنِيَتْ مَسَائِلِي ابْتَدَأَنِي فَمَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا وَأَمْلَاهَا عَلَيَّ فَكَتَبْتُهَا بِخَطِّي وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَمُحْكَمَهَا وَمُتَشَابِهَهَا وَخَاصَّهَا وَعَامَّهَا وَدَعَا اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَنِي فَهْمَهَا وَحِفْظَهَا فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا عِلْماً أَمْلَاهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ مُنْذُ دَعَا اللَّهَ لِي بِمَا دَعَا وَمَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ كَانَ أَوْ يَكُونُ وَلَا كِتَابٍ مُنْزَلٍ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهُ مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَحَفِظْتُهُ فَلَمْ أَنْسَ حَرْفاً وَاحِداً ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَدَعَا اللَّهَ لِي أَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْماً وَفَهْماً وَحُكْماً وَنُوراً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُنْذُ دَعَوْتَ اللَّهَ لِي بِمَا دَعَوْتَ لَمْ أَنْسَ شَيْئاً وَلَمْ يَفُتْنِي شَيْءٌ لَمْ أَكْتُبْهُ أَفَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ فِيمَا بَعْدُ فَقَالَ لَا لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ وَالْجَهْلَ.

سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین ع سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور حدیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر قرآن کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں عمدا اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔

امیر المومنین ع نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے سوال کیا اس کا جواب سنو لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب ہے اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص محکم و متشابہ ہے اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا آپ نے

خطبہ میں فرمایا: لوگو میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جارہا ہے پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس کی جگہ جہنم ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

تمہارے پاس احادیث چار طریقے ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں اول مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹ ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے تو یہ کہا۔ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت ع کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے لہذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جس اے رسول ص تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو۔ یہ کہ وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا۔ اب انھوں نے آئمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکروفریب سے بلانے والوں سے جا ملے اور حکومت ان کے سپرد کردی اور لوگوں کی گردنوں پر انھیں سوار کردیا اور ان سے مل کر خوب خوب مزے اڑائے لوگ تو بادشاہان دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ مگر وہ جسے خدا بچائے پس یہ چار میں کا ایک کا گروہ ہے۔

اور وہ دوسرا وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کسی بات کو سنا لیکن اس کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا اور وہم کو اس میں دخل دیا اور عمداً جھوٹ نہ بولا۔ پس یہ حدیث اس کے پاس ہے اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور دوسروں سے اس کی روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے حضرت رسول خدا ص سے ایسا سنا پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ وہ از روئے وہم وگمان ایسا کہہ رہا ہے اسے صحیح حدیث یاد نہیں تو وہ اس کی بات کو نہ مانتے اور اگر وہ خود جانتا کہ غلط بیانی کررہا ہے اور مبتلائے وہم ہے تو اس کو خود ہی نہ بیان کرتا۔ اور تیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول سے ایک ایسی حدیث کو سنا جس میں حضرت نے کسی چیز کا حکم دیا تھا اس کے بعد اس کی نہی بھی فرمادی تھی لیکن اس کو اس نہی کا علم نہ ہوا یا نہی سن لی اور امر کا حکم نہ ہوا۔ پس اس نے حکم منسوخ کو تو یاد کرلیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا، اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ حکم منسوخ شدہ ہے تو وہ اس کا بیان ترک کردیتا اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ یہ منسوخ الحکم حدیث بیان کررہا ہے تو وہ اس پر عمل ترک کردیتے۔

چوتھا وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا، اسے جھوٹ سے عداوت ہے وہ اللہ سے خوف کرتا ہے اور رسول کی عظمت ان کے دل میں ہے اور وہ نہیں بھولا اس کو جو رسول سے سنا ہے اور اچھی طرح سے اسے یاد بھی ہے پس جیسا رسول سے سنا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے، نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے نہ کم۔ وہ ناسخ ومنسوخ کا علم رکھتا ہے، پس ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو ترک کرتا ہے۔

حضرت رسول خدا ﷺ کے احکام بھی قرآن کی طرح ہیں جو ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی۔ خاص بھی ہیں اور عام بھی، محکم بھی ہیں اور متشابہ بھی، کبھی رسول کے کلام کی دو صورتیں ہوتی ہیں، کلام عام اور کلام خاص قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے رسول جو تم کو دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ، یہ امر ان لوگوں پر مشتبہ ہو گیا جنہوں نے نہ جانا اور نہ سمجھا کہ اللہ اور اس کے رسول کا مقصد اس سے کیا ہے۔

اور آنحضرت کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو سوال کرتے ہوں، اس کے جواب کو سمجھ بھی لیتے ہوں بعض ایسے بھی تھے سوال تو کرتے تھے مگر سمجھنا نہیں چاہتے تھے یہاں تک کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بدو عرب یا اجنبی مسافر آجائے اور وہ رسول سے سوال کرے تو حضرت کے جواب کو ہم سنیں (کیونکہ خود بار بار سوال نہیں کر سکتے تھے) اور میرا یہ حال تھا کہ میں دن اور رات میں جب چاہتا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا، حضرت مجھ سے تخلیہ فرماتے اور جو حضرت بیان فرماتے میں اپنے دل میں اسے جگہ دیتا جاتا۔

اصحاب اس بات کو جانتے تھے کہ آنحضرت میرے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے، بسا اوقات یہ عمل میرے گھر میں ہوتا تھا جب حضرت میرے گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ وقت خلوت میں گزارتے اور ازواج ہمارے پاس سے ہٹ جاتیں۔ میرے سوا کوئی حضرت کے پاس نہ رہتا اور جب میرے گھر میں خلوت ہوتی تو نہ فاطمہ الگ ہوتیں اور نہ میرا کوئی لڑکا۔ جب میں حضرت سے سوال کرتا تو مجھے جواب دیتے اور جب میں چپ ہو جاتا اور سوالات ختم ہو جاتے تو حضرت ابتدا کرتے۔

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ ﷺ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو، میں نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم و متشابہ اور خاص و عام اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ ﷺ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی۔ آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی، آنحضرت کو علم خدا سے جو ملا اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی، حلال سے ہو یا حرام سے، امر سے ہو یا نہی سے، طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اسے سیکھا ہے اور حفظ کیا ہے اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا۔

پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پر کر دے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا۔ کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا، فرمایا نہیں۔ مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف ہی نہیں ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔128)

ایک دوسرے کی احادیث کو منسوخ الحکم کہنا شروع سے وطیرہ رہا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْوُونَ عَنْ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص لَا يُتَّهَمُونَ بِالْكَذِبِ فَيَجِيءُ مِنْكُمْ خِلَافُهُ قَالَ إِنَّ الْحَدِيثَ يُنْسَخُ كَمَا يُنْسَخُ الْقُرْآنُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق ع سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ ص سے چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے لہذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا: آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔132)

ایک مسئلہ کے متعلق دو مختلف حدیثیں ملیں تو کسی پر عمل نہ کرو (قرآن سے ہدایت مت لینا)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى وَ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ جَمِيعاً عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فِي أَمْرٍ كِلَاهُمَا يَرْوِيهِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِأَخْذِهِ وَ الْآخَرُ يَنْهَاهُ عَنْهُ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ يُرْجِئُهُ حَتَّى يَلْقَى مَنْ يُخْبِرُهُ فَهُوَ فِي سَعَةٍ حَتَّى يَلْقَاهُ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بِأَيِّهِمَا أَخَذْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكَ.

روایت ہے امام جعفر صادق ع ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے امام ع سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے دوسرے سے نہی ایسی صورت میں وہ کیا کرے فرمایا: اس کو چاہئے کہ عمل میں تاخیر کرلے۔ یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کردے۔ اس کے ملنے تک تاخیر عمل جائز ہوگی۔

اور ایک اور روایت میں صاحب الزمان ع سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرلے اس اعتقاد سے کہ امام مفترض الطاعہ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔135)

مومن وہ ہیں جو ہماری احادیث کو تسلیم کرتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ أَ تَدْرِي مَنْ هُمْ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسَلِّمُونَ إِنَّ الْمُسَلِّمِينَ هُمُ النُّجَبَاءُ فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے آیہ قد افلح المومنون کے متعلق کیا جانتے ہو وہ مومن کون ہے راوی نے کہا آپ (ع) بہتر جانتے ہیں فرمایا فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہماری احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے والے نجباء کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دور ان کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشخبری جنت کو ان کی غربا کے لئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔94، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 398)

کامل ایمان چاہتے ہو تو آلِ محمد کے تمام اقوال کے متعلق امام جعفر صادق کے قول کو قبول کرو

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلِ الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ فِيمَا أَسَرُّوا وَ مَا أَعْلَنُوا وَ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَ فِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیئے کہ آل محمد ﷺ کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول خبر کرے خواہ پوشیدہ ہو ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔94، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 399)

حدیث چیک کرنے کا کرائیٹیریا۔ اگر قلب میں نرمی و شناسائی ہو تو حدیث صحیح ہے، دل گرفتگی ہو تو حدیث جعلی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَلَانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَ عَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ وَ مَا اشْمَأَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَ أَنْكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَ إِنَّمَا الْهَالِكُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ فَيَقُولَ وَ اللَّهِ مَا كَانَ هَذَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ هَذَا وَ الْإِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ.

جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حدیث آل محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو دخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا مگر ملکہ مقرب یا نبی و مرسل یا وہ بندہ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیثِ آلِ محمد تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کر لو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسول اور عالم آل محمد کے اقوال کی طرف رجوع کرو (یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو)۔ جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آل محمد ﷺ سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 415)

اللہ نے شیعوں سے عہد لیا تھا کہ وہ امام جعفر صادقؑ کی حدیثوں کو صحیح مانیں گے، جو عہد پورا نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِنْ شِيعَتِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللَّهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا وَ لَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقَّنَا فَفِي النَّارِ خَالِداً مُخَلَّداً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے، نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے، اللہ تعالی نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز الست عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر419)

نبی بھی ہماری حدیث کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ ع حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ ع أَيْ لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ وَ لَا نَبِيٌّ وَ لَا مُؤْمِنٌ إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلَكٍ غَيْرِهِ وَ النَّبِيُّ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِهِ وَ الْمُؤْمِنُ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي ع.

راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی (ع) کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق (ع) کی اس حدیث کے معنے پوچھے، ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا نے لیا ہو (یہ سوال اس بناء پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں بیان کی گیا تھا کہ ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا مگر ملک مقرب، نبی مرسل اور مومن کامل اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی متحمل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے؟) امام جعفر صادق (ع) کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی (ع) نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمد نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کہے اور نبی بغیر دوسرے نبی سے کہے اور مومن بغیر دوسرے

مومن سے کہے نہ رہے گا یعنی جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کہے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ تو ان اسرار مخفیہ اور ودیعات الٰہیہ کا تحمل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کو سمجھ میں نہ آئے گی تو وہ ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 419)

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے سوا کسی چیز کو حلال یا حرام کیا؟ آپ کا تو فرمان ہے کہ میں قرآن کی پیروی کرتا ہوں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنِ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ فَقَالَ حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَكُونُ غَيْرُهُ وَ لَا يَجِيءُ غَيْرُهُ وَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ع مَا أَحَدٌ ابْتَدَعَ بِدْعَةً إِلَّا تَرَكَ بِهَا سُنَّةً.

میں نے امام جعفر صادق ع سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا فرمایا: جس کو آنحضرت ص نے حلال بتایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علی ع نے فرمایا: جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اس نے رسول خدا کے طریقے کو چھوڑ دیا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر۔122)

جو ہماری احادیث کو سب سے زیادہ چھپانے والا ہے وہ ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ وَ اللَّهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْرَعُهُمْ وَ أَفْقَهُهُمْ وَ أَكْتَمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَ إِنَّ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي حَالًا وَ أَمْقَتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَ يُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ اشْمَأَزَّ مِنْهُ وَ جَحَدَهُ وَ كَفَّرَ مَنْ دَانَ بِهِ وَ هُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَ إِلَيْنَا أُسْنِدَ فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجاً عَنْ وَلَايَتِنَا.

میں نے حضرت امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا سب سے زیادہ چھپانے والا ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بد حال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ترش رو ہو اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔226، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 149)

ہماری احادیث سے ہدایت پاؤ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے (قرآن سے ہدایت نہ لینا)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: تَزَاوَرُوا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِكُمْ إِحْيَاءً لِقُلُوبِكُمْ وَ ذِكْراً لِأَحَادِيثِنَا وَ أَحَادِيثُنَا تُعَطِّفُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخَذْتُمْ بِهَا رَشَدْتُمْ وَ نَجَوْتُمْ وَ إِنْ تَرَكْتُمُوهَا ضَلَلْتُمْ وَ هَلَكْتُمْ فَخُذُوا بِهَا وَ أَنَا بِنَجَاتِكُمْ زَعِيمٌ.

حضرت ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا۔ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 96)

جو ہماری حدیث سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے وہ ذلیل ہے اور اس کے دل سے نور نکال دیا جاتا ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ التَّقِيَّةُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَ التَّقِيَّةُ حِرْزُ الْمُؤْمِنِ وَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيَدِينُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَيَكُونُ لَهُ عِزّاً فِي الدُّنْيَا وَ نُوراً فِي الْآخِرَةِ وَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِنَا فَيُذِيعُهُ فَيَكُونُ لَهُ ذُلّاً فِي الدُّنْيَا وَ يَنْزِعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ النُّورَ مِنْهُ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے حرز ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر 146)

قیامت

اللہ نے قرآن کے متعدد مقامات پر بتایا کہ انسان کے اعمال کی بنیاد پر جنت یا جہنم کا فیصلہ کیا جائے گا،اس مفہوم کی درجنوں آیات قرآن میں موجود ہیں لیکن ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے قرآن کا ایک مقام آپ کے سامنے رکھتے ہیں:

﴿فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾

تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ اس کا مرجع ہاویہ ہے

(سورۃ القارعہ 101،آیت نمبر۔6تا9)

قرآن کے اس اعلان کے مقابلے میں اصولِ کافی میں کہا جارہا ہے کہ اعمال کی جانچ پڑتال محمد، علی، حسن اور حسین کے علم کی بنیاد پر ہوگی، ملاحظہ کیجئے:

محمد، علی، حسن، حسین کے علم کے مطابق اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَ الْعَرْشُ الْعِلْمُ ثَمَانِيَةٌ أَرْبَعَةٌ مِنَّا وَ أَرْبَعَةٌ مِمَّنْ شَاءَ اللَّهُ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کہ حاملان عرش (عرش سے مراد علم ہے) آٹھ ہیں چار ہم میں سے ہیں اور چار وہ جن کو اللہ نے چاہا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ پہلے چار سے مراد محمد ص علی ع اور حسن ع و حسین ع ہیں اور آخر چار سے مراد نوح ع و ابراہیم ع و موسی ع و عیسی ع ہیں یعنی روز قیامت علم الٰہی کے حامل آٹھ شخص ہوں گے انہی کے علم کے مطابق کے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔251)

روزِ قیامت لوگ برہنہ محشور ہوں گے سوائے آسیہ اور فاطمہ بنت اسد

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَ كَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ- بِرَسُولِ اللَّهِ ص فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً كَمَا وُلِدُوا فَقَالَتْ وَا سَوْأَتَاهْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَبْعَثَكِ كَاسِيَةً وَ سَمِعَتْهُ يَذْكُرُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ وَا ضَعْفَاهْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيَكِ ذَلِكِ وَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ص يَوْماً إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَذِهِ فَقَالَ لَهَا إِنْ فَعَلْتِ أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْواً مِنْكِ مِنَ النَّارِ فَلَمَّا مَرِضَتْ أَوْصَتْ

إِلَى رَسُولِ اللهِ ص وَ أَمَرَتْ أَنْ يُعْتِقَ خَادِمَهَا وَ اعْتُقِلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُومِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ص إِيمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللهِ ص وَصِيَّتَهَا فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذْ أَتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ هُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ص مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ وَ أُمِّي وَ اللهِ وَ قَامَ مُسْرِعاً حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ بَكَى ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يَغْسِلْنَهَا وَ قَالَ ص إِذَا فَرَغْتُنَّ فَلَا تُحْدِثْنَ شَيْئاً حَتَّى تُعْلِمْنَنِي فَلَمَّا فَرَغْنَ أَعْلَمْنَهُ بِذَلِكَ فَأَعْطَاهُنَّ أَحَدَ قَمِيصَيْهِ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَفِّنَّهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئاً لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ فَلَمَّا فَرَغْنَ مِنْ غُسْلِهَا وَ كَفْنِهَا دَخَلَ ص فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوْرَدَهَا قَبْرَهَا ثُمَّ وَضَعَهَا وَ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَضَعَهَا فِي الْقَبْرِ ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ لَهَا ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ ثُمَّ خَرَجَ وَ سَوَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُهَا إِيَّاكَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ إِنَّا رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ الْيَوْمَ فَقَدْتُ بِرَّ أَبِي طَالِبٍ إِنْ كَانَتْ لَيَكُونُ عِنْدَهَا الشَّيْءُ فَتُؤْثِرُنِي بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَ وَلَدِهَا وَ إِنِّي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاةً فَقَالَتْ وَا سَوْأَتَاهْ فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَبْعَثَهَا اللهُ كَاسِيَةً وَ ذَكَرْتُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ وَا ضَعْفَاهْ فَضَمِنْتُ لَهَا أَنْ يَكْفِيَهَا اللهُ ذَلِكَ فَكَفَّنْتُهَا بِقَمِيصِي وَ اضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ انْكَبَبْتُ عَلَيْهَا فَلَقَّنْتُهَا مَا تُسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ وَ سُئِلَتْ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَ سُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّهَا وَ إِمَامِهَا فَأُرْتِجَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ].

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین (ع) وہ بی بی ہیں جنھوں نے پاپیادہ مکہ سے مدینہ تک رسول صلعم کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہ صلعم پر سب سے زیادہ مہربان تھیں انھوں نے رسول خدا صلعم سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول صلعم سے انھوں نے تنگی قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نار جہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسول اللہ صلعم کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہوگئی۔ پھر رسول اللہ صلعم نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنین (ع) روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرت صلعم نے ان کو اپنی وہ قمیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت صلعم آئے اور جنازہ اپنے کاندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لاالہ الااللہ، خداوندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی۔ میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو آسیہ کی طرح محشور کرے گا۔انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔اور کہا۔ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے بچائے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔111، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 30)

باب نمبر۔16

اہل تشیع

اللہ نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا کہ جس نے فرقہ بندی اختیار کی اس کا نبی ﷺ سے کوئی تعلق نہیں:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ

بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے (اے نبی ﷺ) آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔159)

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، اُن لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اُس پر خوش ہے جو کچھ اُس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔32)

قرآن کے اس واضح اعلان کے باوجود اصولِ کافی میں شیعوں کو ایک الگ فرقہ تسلیم کر کے باقی تمام مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

شیعوں کو الگ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ- وَ خَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا وَ خَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- كَلَّا إِنَّ كِتابَ الْأَبْرارِ لَفِي عِلِّيِّينَ. وَ ما أَدْراكَ ما عِلِّيُّونَ. كِتابٌ مَرْقُومٌ. يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ وَ خَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَ خَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- كَلَّا إِنَّ كِتابَ الفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ. وَ ما أَدْراكَ ما سِجِّينٌ. كِتابٌ مَرْقُومٌ.

ابو حمزہ ثمانی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ خدا نے ہمیں علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اس مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنیں ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔ نیکیوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ

ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے ہیں اور بدن اور مٹی سے، اس لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر395)

اللہ نے شیعوں سے آئمہ کی ولایت کا بھی اقرار لیا تھا

مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَ هُمْ ذَرٌّ يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ وَ الْإِقْرَارَ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِمُحَمَّدٍ ص بِالنُّبُوَّةِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جب تک وہ عالم ذر میں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول ﷺ خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر480)

اللہ نے شیعوں سے آئمہ کی ولایت کا عہد لیا تھا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ لَنَا وَ هُمْ ذَرٌّ يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ بِالْإِقْرَارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِمُحَمَّدٍ ص بِالنُّبُوَّةِ وَ عَرَضَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ عَلَى مُحَمَّدٍ ص أُمَّتَهُ فِي الطِّينِ وَ هُمْ أَظِلَّةٌ وَ خَلَقَهُمْ مِنَ الطِّينَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا آدَمُ وَ خَلَقَ اللَّهُ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا قَبْلَ أَبْدَانِهِمْ بِأَلْفَيْ عَامٍ وَ عَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَ عَرَّفَهُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ عَرَّفَهُمْ عَلِيّاً وَ نَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) کو فرماتے سنا، خدا نے عالم ذر میں ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا تھا اور اپنی ربوبیت اور رسول ﷺ خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں درآنحالیکہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرت کو پیش کیا اور رسول ﷺ اللہ کا تعارف ان سے کرایا اور علی (ع) کو بھی پہچنوایا اور ہم اپنے شیعوں کو اپنی طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر483)

تخلیقِ ارواح کے وقت خدانے علیؑ سے تمام شیعوں کی روحوں کا تعارف کرایا تھا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ هُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَنَا وَ اللَّهِ أُحِبُّكَ وَ أَتَوَلَّاكَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع كَذَبْتَ قَالَ بَلَى وَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّكَ وَ أَتَوَلَّاكَ فَكَرَّرَ ثَلَاثاً فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع كَذَبْتَ مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِأَلْفَيْ عَامٍ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحِبَّ لَنَا فَوَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ رُوحَكَ فِيمَنْ عُرِضَ فَأَيْنَ كُنْتَ فَسَكَتَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذَلِكَ وَ لَمْ يُرَاجِعْهُ.

وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كَانَ فِي النَّارِ۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لیکر امیر المومنین (ع) کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کا دوست ہوں امیر المومنین (ع) نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیر المومنین (ع) نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان سے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 484)

جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْيَمَانِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ يَحْيَى ابْنَ أُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكُنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ مَعْشَرَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ إِنَّا بُرَآءُ مِمَّا تَسْمَعُونَ مَنْ سَبَّ عَلِيّاً ع فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ بُرَآءُ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَلَا تُقَاعِدُوهُ وَ مَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوهُ وَ مَنِ احْتَاجَ إِلَى مَسْأَلَتِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُنْتُمُوهُ ثُمَّ يَقْرَأُ- إِنَّا أَعْتَدْنا لِلظَّالِمِينَ ناراً أَحاطَ بِهِمْ سُرادِقُها وَ إِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغاثُوا بِماءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرابُ وَ ساءَتْ مُرْتَفَقاً.

راوی کہتا ہے میں نے یحیی ابن ام الطویل کو کناسہ (محلہ کوفہ) میں کھڑا دیکھا جو باآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستان خدا جو تم سنتے ہو اس سے بری ہوں جس نے علی (ع) کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم بیزار ہیں اولاد مروان سے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیما کر کے کہا۔ جو علی (ع) کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو اور جو مومن بھائی تم اسے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے

لئے آگ مہیا کی ہے جب وہ گھرے ہو گی اور جب پیاسے ہو کر فریاد کریں گے تو ان پگھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری کی جگہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔291، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر349)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان کہ میں نے علیؑ کے شیعوں کیلئے استغفار کیا اور میرے رب نے علیؑ کے شیعوں کیلئے مغفرت کا وعدہ کیا اور یہ وعدہ کیا کہ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ وَ عَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شِيعَةِ عَلِيٍّ خَصْلَةً قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا هِيَ قَالَ الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَ أَنْ لَا يُغَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً وَ لَهُمْ تُبَدَّلُ السَّيِّئَاتُ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لیئے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گذرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں سن میں یا بڑے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر13)

شیعوں کے سوا سب جہنمی ہیں

آئمہ جس چیز سے پیدا ہوئے باقی مخلوق کو اس میں سے حصہ نہیں ملا سوائے انبیا کے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ إِسْحَاقَ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَأَسْكَنَ ذَلِكَ النُّورَ فِيهِ فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقاً وَ بَشَراً نُورَانِيِّينَ لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَنَا مِنْهُ نَصِيباً وَ خَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ

أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيباً إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذَلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَ هُمُ النَّاسَ وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجاً- لِلنَّارِ وَإِلَى النَّارِ.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا ہے پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخزونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیااور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم پیدا ہوئے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملااور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخزونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھے سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اس لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ تو جہنم کا ایندھن ہیں .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر395)

شیعوں کے علاوہ سب ہرزہ کار ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَمُتَعَلِّمٍ وَغُثَاءٍ فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَشِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ وَسَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

جمیل سے مروی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں: عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔ پس ہم عالم ہیں ،ہمارے شیعہ متعلم اور لوگ ہرزہ کار۔

(اصولِ کافی، جلداوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔75)

امام صرف شیعوں کیلئے دعا کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ أَبُو خَالِدٍ الْكَابُلِيُّ مِنْ ثِقَاتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ وَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَ اتَّقَتْ وَ أَحْسَنَتْ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ* قَالَ وَ قَالَتْ أُمِّي قَالَ أَبِي يَا أُمَّ فَرْوَةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللَّهَ لِمُذْنِبِي شِيعَتِنَا فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ لِأَنَّا نَحْنُ فِيمَا يَنُوبُنَا مِنَ الرَّزَايَا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ الثَّوَابِ وَ هُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ.

فرمایاابو عبداللہ (ع) نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابو بکر اور ابو خالد کابلی معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور عذاب خدا سے ڈرتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے

اللہ سے ہر شب میں ایکہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آئمہ ہیں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیون کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 66)

اگر شیعہ مصیبت میں صبر کرے تو ایک ہزار شہیدوں کا ثواب پاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا ع وَ أَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ- وَ قَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي سِتٍّ وَ أَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ فَقُلْتُ وَ اللَّهِ لَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السِّتِّ فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَاواً وَ لَا يَاءً وَ أَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ وَ قَدْ كَانَ أَبِي قَالَ لِأَبِيهِ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّكَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ نَعَمْ احْتَجَّ عَلَيَّ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ إِثْمٍ فَهُوَ فِي رَقَبَتِي فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصْبِرُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَ اللَّهِ مَا كَانَ لِهَذَا ذِكْرٌ فَلَمَّا مَضَيْتُ وَ كُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينِيِّ فَلَقِيتُ مِنْهُ شِدَّةً فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ قَدْ بَقِيَ مِنْ وَجَعِي بَقِيَّةٌ فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ عَوِّذْ رِجْلِي وَ بَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي لَيْسَ عَلَى رِجْلِكَ هَذِهِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ أَرِنِي رِجْلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهَا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى خَرَجَ بِيَ الْعِرْقُ وَ كَانَ وَجَعُهُ يَسِيراً.

راوی کہتا ہے میں امام رضا (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب واقعیہ رکھتا تھا (یعنی اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم (ع) زندہ ہیں اور وہی مہدی موعود ہیں، میرے باپ نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے سات سوال کئے تھے چھ کے جواب انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلہ پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دئے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہو گی پس سوال کیا۔ انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک واؤ یا ایک یے کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم (ع) سے کہا میں روز قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا جو اس کا گناہ ہو گا وہ میرے گردن پر جب میں رخصت ہو کر چلا تو فرمایا ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی مصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرماتا ہے (یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعہ حکومت کے ظلم وجور پر صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہو گا امام صاحب حکومت دولت کے زمانہ میں بجالائے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی

نہیں تو یہ حضرت کے کسی وجہ سے کہا ہے) جبکہ میں راستے میں جا رہا تھا مجھے نارد کی بیماری لاحق ہو گئی (یہ بیماری اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ ساقِ پا میں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفید دھاگا سا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹا نہیں جاتا بلکہ کاغذ یا روئی کے بتی پر لپیٹتے رہتے ہیں) میں نے حضرت سے بیان کر کہ کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلا دیا فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صحیح پیر دکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی اب جو میں وہاں سے چلا تو نارد باہر آ گیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 325)

خدا نے شیعوں کے اقتدار کا زمانہ 70 ہجری مقرر کیا تھا لیکن امام حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے سارا پروگرام تبدیل کرنا پڑ گیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ يَا ثَابِتُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هَذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ فَلَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ فَحَدَّثْنَاكُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السَّتْرِ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَ يَمْحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتابِ قَالَ أَبُو حَمْزَةَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ قَدْ كَانَ كَذَلِكَ.

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر (ع) کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابو حمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ 70 ہجری معین کیا تھا چونکہ امام حسین (ع) شہید کر دئے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوئی کے لئے 140 ہجری تک پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابو حمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق (ع) سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔81، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 353)

ہمارے علم کا متحمل کوئی نبی بھی نہیں ہو سکا۔ پھر اللہ نے شیعوں کو اسی طینت سے پیدا کیا جو محمد وآلِ محمد کی تھی، اب یہ شیعے اس علم کے متحمل ہیں

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ عِنْدَنَا وَ اللَّهِ سِرّاً مِنْ سِرِّ اللَّهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَ

اللّٰهِ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ اللّٰهِ مَا كَلَّفَ اللّٰهُ ذَلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَ لَا اسْتَعْبَدَ بِذَلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَ إِنَّ عِنْدَنَا سِرّاً مِنْ سِرِّ اللّٰهِ- وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ أَمَرَنَا اللّٰهُ بِتَبْلِيغِهِ فَبَلَّغْنَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعاً وَ لَا أَهْلًا وَ لَا حَمَّالَةً يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللّٰهُ لِذَلِكَ أَقْوَاماً خُلِقُوا مِنْ طِينَةٍ خُلِقَ مِنْهَا- مُحَمَّدٌ وَ آلُهُ وَ ذُرِّيَّتُهُ ع وَ مِنْ نُورٍ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ ذُرِّيَّتَهُ وَ صَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّداً وَ ذُرِّيَّتَهُ فَبَلَّغْنَا عَنِ اللّٰهِ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ فَقَبِلُوهُ وَ احْتَمَلُوا ذَلِكَ فَبَلَغَهُمْ ذَلِكَ عَنَّا فَقَبِلُوهُ وَ احْتَمَلُوهُ وَ بَلَغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَ حَدِيثِنَا فَلَوْ لَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ هَذَا لَمَا كَانُوا كَذَلِكَ لَا وَ اللّٰهِ مَا احْتَمَلُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ أَقْوَاماً لِجَهَنَّمَ وَ النَّارِ فَأَمَرَنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ اشْمَأَزُّوا مِنْ ذَلِكَ وَ نَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَ رَدُّوهُ عَلَيْنَا وَ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَ قَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ فَطَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ أَنْسَاهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَطْلَقَ اللّٰهُ لِسَانَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ لِيَكُونَ ذَلِكَ دَفْعاً عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ مَا عُبِدَ اللّٰهُ فِي أَرْضِهِ فَأَمَرَنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَ السَّتْرِ وَ الْكِتْمَانِ فَاكْتُمُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَ اسْتُرُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالسَّتْرِ وَ الْكِتْمَانِ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَ بَكَى وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَحْيَانَا مَحْيَاهُمْ وَ مَمَاتَنَا مَمَاتَهُمْ وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً لَكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبَدْ أَبَداً فِي أَرْضِكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک مقرب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو واللہ اس کی تکلیف ہمارے لئے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سر الٰہی اور علم الٰہی ہے خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے متحمل ہو سکتے یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمد اور آل محمد ﷺ اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمد اور آل محمد کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت کو وہی کیا جو کیا تھا محمد ﷺ اور ان کی ذریت کے ساتھ پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی وہ اسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے اسی طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہیں کر پاتے پھر فرمایا خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو مستحق جہنم تھے اور ہمیں ان پر تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے اور ان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے درآنحالیکہ ان کے قلوب انکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیاء خدا اور اہل اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہو، اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی پھر ہم کو حکم دیا

گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے اور فرمایا خداوندا یہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر مسلط نہ کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہوگا اگر تم نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درود اور سلام ہو محمد وآلِ محمد پر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر421)

شیعیت پوشیدہ مذہب تھا، اہل مکر و فریب نے اسے گلی گلی، گاؤں گاؤں مشہور کر دیا

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ لِي مَا زَالَ سِرُّنَا مَكْتُوماً حَتَّى صَارَ فِي يَدَيْ وُلْدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي الطَّرِيقِ وَ قُرَى السَّوَادِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکر و فریب نے شیعیت کو لیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا ولد کسان سے مراد بعض نے اولاد مختار علیہ الرحمہ لی ہے جنھوں نے شیعیت کا بانگ دہل اعلان کیا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔226، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر149)

شیعوں میں منافقت بہت زیادہ ہے، ایک لاکھ شیعوں میں سترہ آدمی بھی اصل شیعہ مذہب پر نہیں۔ امام کا اقرار

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقُلْتُ لَهُ وَ اللَّهِ مَا يَسَعُكَ الْقُعُودُ فَقَالَ وَ لِمَ يَا سَدِيرُ قُلْتُ لِكَثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شِيعَتِكَ وَ أَنْصَارِكَ وَ اللَّهِ لَوْ كَانَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع مَا لَكَ مِنَ الشِّيعَةِ وَ الْأَنْصَارِ وَ الْمَوَالِي مَا طَمِعَ فِيهِ تَيْمٌ وَ لَا عَدِيٌّ فَقَالَ يَا سَدِيرُ وَ كَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا قُلْتُ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مِائَةَ أَلْفٍ قُلْتُ نَعَمْ وَ مِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مِائَتَيْ أَلْفٍ قُلْتُ نَعَمْ وَ نِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَى يَنْبُعَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَ بَغْلٍ أَنْ يُسْرَجَا فَبَادَرْتُ فَرَكِبْتُ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا سَدِيرُ أَ تَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْحِمَارِ قُلْتُ الْبَغْلُ أَزْيَنُ وَ أَنْبَلُ قَالَ الْحِمَارُ أَرْفَقُ بِي فَنَزَلْتُ فَرَكِبَ الْحِمَارَ وَ رَكِبْتُ الْبَغْلَ فَمَضَيْنَا فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نُصَلِّ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ أَرْضٌ سَبِخَةٌ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهَا فَسِرْنَا حَتَّى صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ يَرْعَى جِدَاءً فَقَالَ وَ اللَّهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ بِعَدَدِ هَذِهِ الْجِدَاءِ مَا وَسِعَنِي الْقُعُودُ وَ نَزَلْنَا وَ صَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ.

سدیر صیرفی کہتے ہیں میں صادق آل محمد (ص) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں میں نے کہا آپ کے دوستوں، شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے، واللہ اگر امیر المومنین (ع) کے پاس اتنے شیعہ انصار اور دوست ہوتے تو تیم وعدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے، فرمایا اے سدیر تم سب بھلا کتنے ہو میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں، بلکہ دو لاکھ فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ ینبع تک چلے میں نے کہا ضرور آپ (ع) نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کسیں، میں نے جلد یہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا فرمایا اے سدیر حمار پر مجھے سوار ہونے دے میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رفتار میں میری موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اتر آیا اور خچر پر سوار ہوا اور حضرت حمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا تو فرمایا اترو نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے ہم پھر یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا اے سدیر اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خروج کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔228، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر175)

روزی سے بے نیاز ہو کر ہی انسان اپنے نفس کو پاک و پاکیزہ رکھ سکتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُكَيْمٍ مُؤَذِّنِ ابْنِ عِيسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ هِيَ وَ اللَّهِ الْإِفَادَةُ يَوْماً بِيَوْمٍ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِيعَتَهُ فِي حِلٍّ لِيَزْكُوا.

حکیم موذن بن عیسی مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سے سوال کیا گیا۔ آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر194)

تقیہ

اللہ نے قرآن میں منافقین کے بارے میں جو فرمایا ہے اسے غور سے پڑھیں اور اس کے بعد اصولِ کافی کی درج ذیل حدیث ملاحظہ کریں ،اس سے آپ کو تقیہ کا سارا فلسفہ سمجھ آجائے گا:

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿۱﴾

تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں،اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں

(سورۃ المنافقون 63،آیت نمبر۔1)

تقیہ سے مراد منافقت ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَ السَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ- ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ قَالَ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ- فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقے سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 141)

تفسیر القرآن۔حسنہ سے مراد تقیہ ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا قَالَ بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ- وَيَدْرَؤُنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَ السَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا: صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 140)

دین کے نوے حصے تقیہ میں ہیں

ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَ التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

فرمایاابوعبداللہ (ع) نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 140)

امام باقر مخالفت کے خوف سے صحیح مسلئہ نہیں بتاتے تھے

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي وَ أَجَابَ صَاحِبِي فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ شِيعَتِكُمْ قَدِمَا يَسْأَلَانِ فَأَجَبْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِغَيْرِ مَا أَجَبْتَ بِهِ صَاحِبَهُ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ إِنَّ هَذَا خَيْرٌ لَنَا وَ أَبْقَى لَنَا وَ لَكُمْ وَ لَوِ اجْتَمَعْتُمْ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ لَصَدَّقَكُمُ النَّاسُ عَلَيْنَا وَ لَكَانَ أَقَلَّ لِبَقَائِنَا وَ بَقَائِكُمْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع- شِيعَتُكُمْ لَوْ حَمَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْأَسِنَّةِ أَوْ عَلَى النَّارِ لَمَضَوْا وَ هُمْ يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِكُمْ مُخْتَلِفِينَ قَالَ فَأَجَابَنِي بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ.

زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر ع سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا آپ نے میرے جواب کے علاوہ جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس کو میرے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یابن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے۔ فرمایا: اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ۔ تو مخالف تم کو مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق ع سے کہا کہ آپ ع کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ ع کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ آپ ع سے مختلف جواب سنیں پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد ماجد نے دیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔134)

جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

جو ہمارے امر کو چھپائے گا تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا مُعَلَّى اكْتُمْ أَمْرَنَا وَ لَا تُذِعْهُ فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَ لَمْ يُذِعْهُ أَعَزَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَ جَعَلَهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ يَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَ لَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَ نَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَ جَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ يَا مُعَلَّى إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُذِيعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے اے معلی ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلی جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلی تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں اے معلی اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو اے معلی ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔226، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 150)

جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي وَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 144)

اگرامام منافقت کرے تولوگوں کو بھی منافقت کرنی چاہیے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الاحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللہ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ لا يَسَعُ النَّاسَ حَتَّى يَسْأَلُوا وَيَتَفَقَّهُوا وَيَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَيَسَعُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تَقِيَّةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معلومات میں وسعت پیدا نہ ہوگی جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں، علم دین حاصل نہ کریں گے اور اپنے امام کو پہچانیں گے نہیں، ان کو چاہیے کہ بحالت تقیہ بھی جو امام کہیں اس کو لیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔10، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔87)

منافقت پر عمل کرنا باعثِ اجر ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ لِي يَا زِيَادُ مَا تَقُولُ لَوْ أَفْتَيْنَا رَجُلًا مِمَّنْ يَتَوَلَّانَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّقِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ أَعْلَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِنْ أَخَذَ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعْظَمُ أَجْراً- وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى إِنْ أَخَذَ بِهِ أُوجِرَ وَإِنْ تَرَكَهُ وَاللَّهِ أَثِمَ.

ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرع نے مجھ سے کہا اے زیاد (نام ابوعبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملے میں کہ ہم فتوی دیں اپنے دوستوں میں سے کسی ایک ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسول آپ ع بہتر جانتے ہیں فرمایا: اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو وہ گنہ گار ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔133)

اگر امام نے خدا کے حکم کے خلاف بات کی تو امت کو چاہیے کہ اس کو درست سمجھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ نَصْرٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَنْ عَرَفَ أَنَّا لَا نَقُولُ إِلَّا حَقّاً فَلْيَكْتَفِ بِمَا يَعْلَمُ مِنَّا فَإِنْ سَمِعَ مِنَّا خِلَافَ مَا يَعْلَمُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ دِفَاعٌ مِنَّا عَنْهُ.

میں نے ابوعبداللہ ع کو فرماتے سنا جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے مگر حق تو اس کو چاہیئے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانا ہے اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔135)

خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا أَبَا عَمْرٍو أَ رَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفُتْيَا ثُمَّ جِئْتَنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ قُلْتُ بِأَحْدَثِهِمَا وَ أَدَعُ الْآخَرَ فَقَالَ قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو وَ أَبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِرّاً أَمَا وَ اللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ لَخَيْرٌ لِي وَ لَكُمْ وَ أَبَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنَا وَ لَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا التَّقِيَّةَ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے اے ابوعمرو اگر میں تجھ سے ایک بات کروں یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کروگے میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 142)

آئمہ علیہم السلام

نوٹ: یہ سابقہ باب بنام ''حضرت علی علیہ السلام'' کا ہی تسلسل ہے لیکن قارئین کرام کی سہولت کیلئے متعلقہ روایات کو الگ کر کے نیا باب قائم کیا گیا ہے۔

جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَإِلَى الْقُضَاةِ أَيَحِلُّ ذَلِكَ قَالَ مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَإِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ قَالَ يَنْظُرَانِ إِلَى مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَعَلَيْنَا رَدَّ وَالرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ كُلُّ رَجُلٍ اخْتَارَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا فَرَضِيَا أَنْ يَكُونَا النَّاظِرَيْنِ فِي حَقِّهِمَا وَاخْتَلَفَا فِيمَا حَكَمَا وَكِلَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي حَدِيثِكُمْ قَالَ الْحُكْمُ مَا حَكَمَ بِهِ أَعْدَلُهُمَا وَأَفْقَهُهُمَا وَأَصْدَقُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَأَوْرَعُهُمَا وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَى مَا يَحْكُمُ بِهِ الْآخَرُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّهُمَا عَدْلَانِ مَرْضِيَّانِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا لَا يُفَضَّلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ فَقَالَ يُنْظَرُ إِلَى مَا كَانَ مِنْ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا فِي ذَلِكَ الَّذِي حَكَمَا بِهِ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِكَ فَيُؤْخَذُ بِهِ مِنْ حُكْمِنَا وَيُتْرَكُ الشَّاذُّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ عِنْدَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَإِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَيُتَّبَعُ وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَيُجْتَنَبُ وَأَمْرٌ مُشْكِلٌ يُرَدُّ عِلْمُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَنْ تَرَكَ الشُّبُهَاتِ نَجَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ أَخَذَ بِالشُّبُهَاتِ ارْتَكَبَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهَلَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرَانِ عَنْكُمَا مَشْهُورَيْنِ قَدْ رَوَاهُمَا الثِّقَاتُ عَنْكُمْ قَالَ يُنْظَرُ فَمَا وَافَقَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَخَالَفَ الْعَامَّةَ فَيُؤْخَذُ بِهِ وَيُتْرَكُ مَا خَالَفَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَوَافَقَ الْعَامَّةَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْفَقِيهَانِ عَرَفَا حُكْمَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَوَجَدْنَا أَحَدَ الْخَبَرَيْنِ مُوَافِقاً لِلْعَامَّةِ وَالْآخَرَ مُخَالِفاً لَهُمْ بِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ يُؤْخَذُ قَالَ مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ فَفِيهِ الرَّشَادُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ وَافَقَهُمَا الْخَبَرَانِ جَمِيعاً قَالَ يُنْظَرُ إِلَى مَا هُمْ إِلَيْهِ أَمْيَلُ حُكَّامُهُمْ وَقُضَاتُهُمْ فَيُتْرَكُ وَيُؤْخَذُ

بِالْآخَرِ قُلْتُ فَإِنْ وَافَقَ حُكَّامُهُمُ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعاً قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَرْجِهِ حَتَّى تَلْقَى إِمَامَكَ فَإِنَّ الْوُقُوفَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ خَيْرٌ مِنَ الِاقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَاتِ.

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اپنے اصحاب میں سے ایسے شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں جھگڑا کرنے والے تھے۔ قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقسمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا: جو حکم بنائے گا ان کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا ایک شیطان صفت کے پاس اور وہ جو حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہو گا اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے خدا فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں۔

فرمایا: ان دونوں نزاع کرنے والے شیعوں کو چاہئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے وہ ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام پہچانتا ہے ان کو چاہئے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اور اگر اس کو قبول نہ کیا تو توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک، ایک ایک آدمی حکم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارے میں غور کریں گے۔ پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرات کے بارے میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ان میں سے اس کے حکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو۔ اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہو اور دوسرے کے حکم کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے۔ اور جو شاذ ہے اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہو گا اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و راستی صراحۃً قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے، ان پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ تیسرے جو مشکل ہیں ان کی صراحت نہیں ان میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حلال بیان کر دیئے گئے، وہ واضح ہیں، حرام بیان کر دیئے گئے، وہ واضح ہیں، رہے ان کے درمیان شبہات، پس جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا۔

راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ) سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا دیکھا جائے گا کہ کون سی حدیث قرآن و سنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے، جو موافق کتاب و سنت ہو گی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو جو کتاب سنت کے خلاف ہو گی اور رائے عامہ کے موافق، راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا

ہوں اگر دو فقیہ اس حدیث کے حکم کو کتاب و سنت سے حاصل کریں ہم ان سے ایک کو عام لوگوں کے موافق پائیں اور دوسری کو مخالف تو کس خبر پر عمل کریں؟ فرمایا: جو عامہ کے خلاف ہو گی ہدایت اس میں ہو گی۔

میں نے کہا اگر مخالفوں کے دونوں گروہ خبروں کے موافق ہوں تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: یہ دیکھا جائے گا کہ ان کے احکام و قاجی کس خبر کی طرف زیادہ مائل ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرے پر عمل کیا جائے، میں نے کہا اگر وہ سب دونوں خبروں پر موافق ہوں تو کیا ہو؟ فرمایا توقف کرو۔ کیونکہ شبہات کی صورت میں عمل سے رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔137)

ہم "مثانی" اور "وجہ اللہ" ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ النَّخَّاسِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَحْنُ الْمَثَانِي الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ نَبِيَّنَا مُحَمَّداً ص وَ نَحْنُ وَجْهُ اللَّهِ نَتَقَلَّبُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَ نَحْنُ عَيْنُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ وَ يَدُهُ الْمَبْسُوطَةُ بِالرَّحْمَةِ عَلَى عِبَادِهِ عَرَفَنَا مَنْ عَرَفَنَا وَ جَهِلَنَا مَنْ جَهِلَنَا وَ إِمَامَةَ الْمُتَّقِينَ

امام محمد باقر ع مروی ہے ہم ہیں وہ مثانی (دو بار نازل ہونے والی سورت حمد) جو اللہ نے اپنے نبی ص کو دی۔ ہم وجہ اللہ ہیں یعنی جن سے اللہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے ہم تمہارے روبرو روئے زمین پر آمد و رفت رکھتے ہیں اور عین اللہ ہیں خدا کی مخلوق پر ہم بندوں پر رحمت کے لئے خدا کا کھلا ہوا ہاتھ جس نے پہچانا اس نے ہمیں پہچانا جو ہم سے جاہل رہا وہ جاہل رہا ہم متقیوں کے امام ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔272)

ہم اسما الحسنیٰ ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لِلَّهِ الْأَسْماءُ الْحُسْنى فَادْعُوهُ بِها قَالَ نَحْنُ وَ اللَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا.

حضرت امام جعفر صادق ع نے آیہ وللہ الاسماء الحسنیٰ کے متعلق فرمایا: ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنیٰ بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل مقبول نہ ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔272)

اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔۔۔۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ صَبَّاحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَ جَعَلَنَا عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ وَ لِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ وَ يَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَى عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ وَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ وَ بَابَهُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ وَ خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَ أَرْضِهِ بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ وَ أَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَ جَرَتِ الْأَنْهَارُ وَ بِنَا يَنْزِلُ غَيْثُ السَّمَاءِ وَ يَنْبُتُ عُشْبُ الْأَرْضِ وَ بِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللَّهُ وَ لَوْ لَا نَحْنُ مَا عُبِدَ اللَّهُ.

فرمایا: ابو عبداللہ ع نے اللہ تعالی نے ہم کو پیدا کیا اور بہترین صورت دی اور ہم کو اپنے بندوں میں اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوق پر لسان ناطق بنایا اور بندوں پر ہم کو دست کشادہ قرار دیا مہربانی اور رحمت کے لئے اپنا وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا جس سے اس کی طرف پہنچنا ہوتا ہے ہم زمین و آسمان میں اس کے خزانہ ہیں ہماری وجہ سے درخت پھل لاتے ہیں ہماری وجہ سے پھل پکتے ہیں اور انہار جاری ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے بادل برستے ہیں اور زمین پر گھاس اگتی ہے ہماری عبادت کی وجہ سے خدا کی عبادت ہوئی۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔272)

ہم ہیں حجت اللہ، باب اللہ، لسان اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ اور اولی الامر

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَسْوَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَأَنْشَأَ يَقُولُ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ نَحْنُ حُجَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ بَابُ اللَّهِ وَ نَحْنُ لِسَانُ اللَّهِ وَ نَحْنُ وَجْهُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَيْنُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ وَ نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ.

امام باقر ع نے فرمایا: ہم حجت اللہ ہیں۔ ہم باب اللہ ہیں لسان اللہ ہیں ہم وجہ اللہ ہیں ہم اس کی مخلوق میں عین اللہ ہیں ہم اس کے بندوں میں اولی الامر ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔274)

اللہ کی وحدانیت اور معرفت ہم سے قائم ہوئی

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ الْحَكَمِ وَ إِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ حَبِيبٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ بِنَا عُبِدَ اللَّهُ وَ بِنَا عُرِفَ اللَّهُ وَ بِنَا وُحِّدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

فرمایا امام محمد باقرع نے اللہ کی عبادت (تمام مخلوق میں) کی گئی ہم سے اللہ کی معرفت ہوئی ہم سے اللہ کی وحدانیت قائم ہوئی اور محمد ص اللہ کے حجاب ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔275)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ قَالَ لَا قُلْتُ يَكُونُ إِمَامَانِ قَالَ لَا إِلَّا وَ أَحَدُهُمَا صَامِتٌ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا، دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔25)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَ فِيهَا إِمَامٌ كَيْمَا إِنْ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ وَ إِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے سنا زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور ہوتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کردے تو وہ کردے اور اگر کمی کردے تو ان کے لئے پورا کردے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔25)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَ لِلَّهِ فِيهَا الْحُجَّةُ يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ وَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال اور حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔26)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَالَ لَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ زمین بغیر حجت خدا میں باقی نہیں رہ سکتی

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔26)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ وَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔26)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ: وَ اللَّهِ مَا تَرَكَ اللَّهُ أَرْضاً مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ ع إِلَّا وَ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللَّهِ وَ هُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ لَا تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى عِبَادِهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے خداوند تعالی زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کی بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمیں کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔26)

ہم خدا کی حجت ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَ أَنَا وَ اللَّهِ ذَلِكَ الْحُجَّةُ.

خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔27)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَالَ لَوْ بَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے کہا، کیا زمین بغیر امام کے باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق (ع) سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی ہے مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہوا ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔27)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنَّا نُرَوَّى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهَا لَا تَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ لَا لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

امام رضا (ع) نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق (ع) سے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔27)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عَلِيٌّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ عَنْ أَبِي هَرَاسَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَوْ أَنَّ الْإِمَامَ رُفِعَ مِنَ الْأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین معہ اپنے اہل کے اس طرح حرکت میں آئیگی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔27)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ قَالَ لَا قُلْتُ إِنَّا نُرَوَّى أَنَّهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

رواوی کہتا ہے میںنے امام رضا (ع) سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی رہ نہیں سکتی۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہی گی، مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو، فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔5، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔28)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائینگے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہو گا

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔28)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى مِثْلَهُ۔.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہونگے تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہو گا

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔28)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ كَرَّامٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔29)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ.

الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا یا دوسرا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔29)

خدا کا مقرر کردہ ایک امام ہر وقت زمین پر موجود رہے گا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے حجت خدا ہوگا

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔29)

جو اللہ رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے وہ مومن نہیں

الْحُسَيْنُ عَنْ مُعَلًّى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَ إِمَامَ زَمَانِهِ وَ يَرُدَّ إِلَيْهِ وَ يُسَلِّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَ هُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔30)

ہماری اطاعت اللہ نے فرض قرار دی ہے

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَشِيرٍ الْعَطَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا وَ أَنْتُمْ تَأْتَمُّونَ بِمَنْ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

میں نے امام جعفر صادق (ع) کو کہتے سنا ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔38)

ہماری اطاعت اللہ نے فرض قرار دی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً قَالَ الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ.

آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔39)

ہماری اطاعت اللہ نے فرض قرار دی ہے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ طَاعَتَنَا لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى‏ ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسور ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔39)

ہماری اطاعت فرض ہے

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَا الْحَسَنِ ع فَقَالَ طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ نَعَمْ.

ایک ایرانی نے امام رضا(ع) سے سوال کیا۔ کیاآپ(ع) کی اطاعت فرض ہے فرمایا بے شک اس نے پوچھا کیااطاعت علی ابن ابی طالب (ع) کی طرح فرمایاہاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔40)

جس نے ہمیں نہ پہچاناوہ کافر ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا لَا يَسَعُ النَّاسَ إِلَّا مَعْرِفَتُنَا وَ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً۔ وَ مَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَ مَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَ لَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللَّهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

امام جعفر صادق(ع) نے فرمایاہے کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدون ہماری معرفت کے چارہ نہیں ہے اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہیں ہو گو جس نے ہم کو پہچاناوہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیاوہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیاوہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اس گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہئے گا اسے دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔41)

ہماری محبت ایمان ہیں اور ہمارا بغض کفر ہے

عَلِيٌّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَ طَاعَةُ رَسُولِهِ وَ طَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع حُبُّنَا إِيمَانٌ وَ بُغْضُنَا كُفْرٌ.

روای کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق(ع) سے بندوں کے لئے تقرب الٰہی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند متعال کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت، فرمایاامام محمد باقر(ع) نے ہماری محبت ایمان ہیں اور ہمارا بغض کفر ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔41)

علیؑ، حسنؑ، حسینؑ کی اطاعت فرض ہے

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ أَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ حَتَّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ هَذَا دِينُ اللَّهِ وَ دِينُ مَلَائِكَتِهِ.

میں نے امام محمد باقر (ع) سے کہا کہ میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدل دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا، بیان کرو، میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے اور محمد ص اس کے عبد اور رسول ﷺ ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی (ع) امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسن (ع) امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسین (ع) اور ان کے بعد علی ابن الحسین (ع) اور ان کے بعد آپ (ع) امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔41)

ہم نے درختوں سے کلام کیا، ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَ جَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَ أَرْضِهِ وَ لَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَ بِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَوْلَانَا مَا عُبِدَ اللَّهُ.

فرمایا امام رضا (ع) نے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اللہ تعالی نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔11، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔50)

اوصیا نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی

عَنْهُ عَنْ مُعَلًّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَ لَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ بِهِمُ احْتَجَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اوصیاء اللہ کے وہ ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانہ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے، اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔12، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔51)

جو ہمیں امام نہیں مانتا وہ جہنمی ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنا فَقَالَ يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَ اللَّهِ- الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ص إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ هُمْ وَ اللَّهِ نُورُ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَ هُمْ وَ اللَّهِ نُورُ اللَّهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَ فِي الْأَرْضِ وَ اللَّهِ يَا أَبَا خَالِدٍ لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَ هُمْ وَ اللَّهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَحْجُبُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَ اللَّهِ يَا أَبَا خَالِدٍ لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَ يَتَوَلَّانَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ وَ لَا يُطَهِّرُ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَ يَكُونَ سِلْماً لَنَا فَإِذَا كَانَ سِلْماً لَنَا سَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَ آمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ.

ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے آیہ فآمنو باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ (ع) ہیں۔ آل محمد سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں زمین و آسمان میں واللہ اے ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں سے ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ہیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپاتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ۔ اے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلوب کو پاک کرتا ہے اور پاک نہیں کرتا ، کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں زمانے اور ہم سے صلح نہ کرے پس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔13، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔52)

تمام لوگوں کے اچھے برے اعمال ہر صبح کو رسول اللہ ﷺ اور آئمہ کو پیش کئے جاتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا فَاحْذَرُوهَا وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى- اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ (توبہ۔105) وَ سَكَتَ.

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بداعمال نہ کرو) اللہ تعالی نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول ﷺ یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمومنون فرمایا یعنی رسول ﷺ اور کچھ خاص مومن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ ع) کیوں کہ اس زمانہ کہ لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔94)

ہم شجرِ نبوت ہیں

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع مَا يَنْقِمُ النَّاسُ مِنَّا فَنَحْنُ وَ اللَّهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ.

ابوالجارود نے حضرت علی ابن الحسین (ع) سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجر نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔97)

ہم شجرِ نبوت ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ.

امام جعفر صادق (ع) نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہم اہل بیت شجر نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔97)

ہم دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں

ہم شجرِ نبوت ہیں

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْخَشَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا خَيْثَمَةُ نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللَّهِ وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَ نَحْنُ حَرَمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ وَ نَحْنُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَهْدُ اللَّهِ فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللَّهِ وَ مَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَ عَهْدَهُ.

خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا اے خیثمہ ہم شجرہ نبوت ہیں اور بیت رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہے اور مقام سر الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت میں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کے طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔30، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔97)

ہم سب سے اولٰی و مقدم و افضل ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا ع أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً ص كَانَ أَمِينَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ ص كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ فَنَحْنُ أُمَنَاءُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَ الْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَ مَوْلِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَ يَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَ غَيْرُهُمْ نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَاةُ وَ نَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَ نَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَ نَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللَّهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ- شَرَعَ لَكُمْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ مِنَ الدِّينِ ما وَصَّى بِهِ نُوحاً قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَ الَّذِي أَوْحَيْنا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ- وَ ما وَصَّيْنا بِهِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى وَ عِيسى فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ

بَلَّغْنَا عِلْمَ مَا عَلِمْنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ نَحْنُ وَرَثَةُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ- أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ يَا آلَ مُحَمَّدٍ- وَ لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ- كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ إِنَّ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ ع.

عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا(ع) نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی روح قبض کی گئی تو اہل بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آباء و اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہونگے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہونگے اور ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں ہے، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولاد انبیاء(ع) ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے واضح کیا تم پر (اے آل محمد ص) اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوح(ع) پر (یعنی جو نوح(ع) کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمد! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہی ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم(ع) موسیٰ(ع) و عیسیٰ(ع) کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمد ﷺ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے کہ مشرکین پر جو ولایت علی(ع) میں دوسرے کو شریک کرتے ہیں جب کہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی(ع) کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی طرف اس کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علی(ع) کو)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔100)

آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم کا ایک حرف تھا، ہمارے پاس بہتّر (72) حروف ہیں

اسم اعظم تہتّر (73) حروف پر مشتمل ہے جن میں سے بہتّر (72) ہمارے پاس ہیں۔ خدا کو ایک حرف زائد کا بھی علم ہے جس سے وہ علم غیب جانتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَيْسٌ الْوَابِشِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَ سَبْعِينَ حَرْفاً- وَ إِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخُسِفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَرِيرِ بِلْقِيسَ حَتَّى تَنَاوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا

كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَنَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الِاسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَحَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى اسْتَأْثَرَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

حضرت امام محمد باقر(ع) سے منقول ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے 73 حروف ہیں آصف بن برخیا وزیر سلیمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان میں سمٹ گئی یہاں تک کے انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اُٹھایا اور طرف العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہو گئی ہمارے پاس اس اعظم کے 72 حروف ہیں اور ایک حروف اللہ کے پاس ہے اس سے ممتاز ہو اوہ علم غیب ہے اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔110)

آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم کا ایک حرف تھا، ہمارے پاس بہتّر(72) حروف ہیں

اسم اعظم تہتّر(73) حروف پر مشتمل ہے جن میں سے بہتّر(72) ہمارے پاس ہیں۔ خدا کو ایک حرف زائد کا بھی علم ہے جس سے وہ علم غیب جانتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حَرْفاً كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَإٍ فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَعِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَحَرْفٌ عِنْدَ اللَّهِ مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

امام حسن عسکری(ع) کے پدر بزرگوار امام علی نقی(ع) سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس اعظم کے 73 حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت اُٹھالیا۔ پھر وہ طرف العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس 72 حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ویک حروف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔111)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہر شبِ جمعہ کو عرش پر آتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ عَنْ يُوسُفَ الْأَبْزَارِيِّ عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع ذَاتَ يَوْمٍ وَكَانَ لَا يُكَنِّينِي قَبْلَ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ

سُرُوراً قُلْتُ زَادَكَ اللَّهُ وَ مَا ذَاكَ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللَّهِ ص الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ ع مَعَهُ وَ وَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا تُرَدُّ أَرْوَاحُنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَأَنْفَدْنَا.

مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبداللہ میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول ﷺ اللہ اور آئمہ (ع) عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔146)

رسول اللہ ﷺ اور آئمہ ہر شبِ جمعہ کو عرش پر آتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ يُونُسَ أَوِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَّا وَ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ كَيْفَ ذَلِكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللَّهِ ص الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ ع وَ وَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَنَفِدَ مَا عِنْدِي.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ ﷺ عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ (ع) بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔41، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔147)

جو علم رسول اللہ ﷺ کو ملتا ہے وہی ہمیں بھی ملتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ لَوْ لَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا قَالَ قُلْتُ تَزْدَادُونَ شَيْئاً لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا.

راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر (ع) کو کہتے سنا اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ (ع) پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔148)

جو علم رسول اللہ ﷺ کو ملتا ہے وہی ہمیں بھی ملتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول ﷺ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین (ع) کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔42، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔148)

ایک علم مخفی بھی ہے جو صرف ہمیں پتا ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عِلْمَيْنِ عِلْماً أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَ أَنْبِيَاءَهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَ عِلْماً اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَا لِلَّهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمَنَا ذَلِكَ وَ عَرَضَ عَلَى الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا.

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً - عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع مِثْلَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اللہ تعالی کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا گیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلین (ع) پر پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنے ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا جیسے بظہور قائم آل محمد ﷺ۔ پس جب خدا تعالی اس کے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو) بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں نے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔43، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔148)

جو علم انبیا کے پاس ہے وہ ہمارے پاس بھی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَيْنِ عِلْماً عِنْدَهُ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَ عِلْماً نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَ رُسُلِهِ فَمَا نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَ رُسُلِهِ فَقَدِ انْتَهَى إِلَيْنَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس کو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔43، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔149)

اللہ نے جو علم دیا ہوا ہے اسے ملائکہ و مرسلین نہیں جانتے، لیکن آئمہ جانتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ ضُرَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَيْنِ عِلْمٌ مَبْذُولٌ وَ عِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْذُولُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ نَعْلَمُهُ وَ أَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي أُمِّ الْكِتَابِ إِذَا خَرَجَ نَفَذَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا علم نہ دیا ہوا جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ (قائم آل محمد کے ظہور پر) نافذ کیا جائیگا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔43، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔149)

جو علم انبیا کے پاس ہے وہ ہمارے پاس بھی ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَّاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَيْنِ عِلْمٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ ع فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ20و.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے ہم اسے جانتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔43، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔150)

امام آنے والی مصیبت کو جانتا ہے اور انجام کار کو بھی جانتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَ إِلَى مَا يَصِيرُ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہو گا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔154)

آئمہ کو اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع لَيْلَةً قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ يَا أَبَتِ اشْرَبْ هَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ص.

جس رات کو علی ابن الحسین (ع) کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر (ع) پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہو گی یہ وہی رات ہے جس میں رسول ﷺ اللہ نے انتقال فرمایا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔155)

آئمہ کے پاس انبیا سے زیادہ علم ہوتا ہے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع جَمَاعَةً مِنَ الشِّيعَةِ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَالْتَفَتْنَا يَمْنَةً وَ يَسْرَةً فَلَمْ نَرَ أَحَداً فَقُلْنَا لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَقَالَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ وَ رَبِّ الْبَنِيَّةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَ الْخَضِرِ لَأَخْبَرْتُهُمَا أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُمَا وَ لَأَنْبَأْتُهُمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا لِأَنَّ مُوسَى وَ الْخَضِرَ ع أُعْطِيَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ لَمْ يُعْطَيَا عِلْمَ مَا يَكُونُ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَ قَدْ وَرِثْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وِرَاثَةً.

سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق (ع) کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے، حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں طرف دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا اگر میں موسیٰ اور خضر (ع) کے زمانے میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔158)

جو ہو چکا اور جو ہو گا، میں سب جانتا ہوں۔۔ یہ قرآن سے میں نے جانا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ قَالَ ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَبُرَ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ عَلِمْتُ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر جو اس کو سنے گا اس پر شاق گذرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔47، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔158)

آئمہ کو فرشتے کے ذریعے علم دیا جاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى ع قَالَ قَالَ: مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ مَاضٍ وَ غَابِرٍ وَ حَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَ أَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُورٌ وَ أَمَّا الْحَادِثُ فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَ نَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ وَ هُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَ لَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا.

امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اوّل زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روز مرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یہ فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔163)

آئمہ کو فرشتے کے ذریعے علم دیا جاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِ عَالِمِكُمْ قَالَ وِرَاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مِنْ عَلِيٍّ ع قَالَ قُلْتُ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِكُمْ وَ يُنْكَتُ فِي آذَانِكُمْ قَالَ أَوْ ذَاكَ.

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وراثت رسول اور علی ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔164)

آئمہ کو فرشتے کے ذریعے علم دیا جاتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع رُوِّينَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عِلْمَنَا غَابِرٌ وَ مَزْبُورٌ وَ نَكْتٌ فِي الْقُلُوبِ وَ نَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ فَقَالَ أَمَّا الْغَابِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَ أَمَّا الْمَزْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَ أَمَّا النَّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَإِلْهَامٌ وَ أَمَّا النَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَأَمْرُ الْمَلَكِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہمارا علم غابر ہے مر بوز ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانوں سے سنا ہوا ہے۔ غابر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کان میں آتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔164)

آئمہ کو ہر شیعہ کے نفع و نقصان کا علم ہوتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اگر تمہاری زبان پر بندش نہ ہوتی ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دیتے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔164)

آئمہ کو اپنی موت اور مصیبتوں کا علم ہوتا ہے

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَ بَلَايَاهُمْ قَالَ فَأَجَابَنِي شِبْهَ الْمُغْضَبِ مِمَّنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ ذَلِكَ بَابٌ أُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أُولَئِكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ.

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ اصحاب علی و حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ کو باوجود کہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے وہ ان کو مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت غضبناک لہجہ میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) میں نے کہا کہ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں آگاہ نہیں کرتے، فرمایا علی (ع) کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین (ع) نے تھوڑا سا اسے کھولا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ ایسے لوگ تھے اس کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وہ افشائے راز نہیں کرتے تھے) اس لئے امام حسین (ع) نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔50، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔165)

امرِ دین رسول ﷺ اور آئمہ کے سپرد کیا گیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَا وَ اللَّهِ مَا فَوَّضَ اللَّهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِلَى الْأَئِمَّةِ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّا أَنْزَلْنا إِلَيْكَ الْكِتابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِما أَراكَ اللَّهُ وَ هِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے خدا کی قسم اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سپرد امر دین کو نہیں کیا سوائے رسول ﷺ اور آئمہ (ع) کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو۔ یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔170)

جو رسول ﷺ کے سپرد کیا گیا وہی آئمہ کے سپرد کیا گیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ- ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَمَا فَوَّضَ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ص فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے، خدا نے اپنے رسول ﷺ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا جب درجہ کمال تک پہنچے تو امر دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسول ﷺ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو جو کچھ رسول کے سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔170)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام فضیلتوں اور خصوصیتوں میں آئمہ شریک ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ص فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ آئمہ (ع) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عورتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی فضیلتیں اور خصوصیتیں آنحضرت صلعم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ (ع) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے ساتھ شریک ہیں

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔52، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔173)

اوصیائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محدث ہیں، فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَجَّالِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِلَى زُرَارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ.

امام محمد باقر (ع) نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد (ع) محدّث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔53، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔174)

محدث فرشتے کی آواز کو سنتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: ذُكِرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلَكِ قَالَ إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلَكٍ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے محدث کے متعلق پوچھا گیا فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا راوی نے کہا پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وقار حاصل ہے کہ وہ جان لیتا ہے کہ یہ فرشتہ کر رہا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔53، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔175)

حضور ﷺ کے ساتھ جبریل و میکائیل سے بڑی ایک مخلوق تھی جو حضور ﷺ کو کارِ رسالت کی انجام دہی میں مدد کرتی تھی، اس کا نام روح تھا، وہی روح اب آئمہ کے ساتھ ہوتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ كَذلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا ما كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتابُ وَ لَا الْإِيمانُ قَالَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص يُخْبِرُهُ وَ يُسَدِّدُهُ وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت کے متعلق پوچھا، اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسول کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔55، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔178)

حضور ﷺ کے ساتھ جبریل و میکائیل سے بڑی ایک مخلوق تھی جو حضور ﷺ کو کارِ رسالت کی انجام دہی میں مدد کرتی تھی، اس کا نام روح تھا، وہی روح اب آئمہ کے ساتھ ہوتی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتَ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ كَذلِكَ أَوْحَيْنا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنا فَقَالَ مُنْذُ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ الرُّوحَ عَلَى مُحَمَّدٍ ص مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَ إِنَّهُ لَفِينَا.

اَسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے درآنحالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق (ع) سے آیت کے متعلق سوال کیا، وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا۔ امام (ع) نے فرمایا جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیاء نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہیگی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔55، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔179)

حضور ﷺ کے ساتھ جبریل و میکائیل سے بڑی ایک مخلوق تھی جو حضور ﷺ کو کارِ رسالت کی انجام دہی میں مدد کرتی تھی، اس کا نام روح تھا، وہی روح اب آئمہ کے ساتھ ہوتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قَالَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَ هُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے آیہ یسئلونک عن الروح، کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرائیل اور میکائیل سب سے عظیم ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔55، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔179)

حضور ﷺ کے ساتھ جبریل و میکائیل سے بڑی ایک مخلوق تھی جو حضور ﷺ کو کارِ رسالت کی انجام دہی میں مدد کرتی تھی، اس کا نام روح تھا، وہی روح اب آئمہ کے ساتھ ہوتی ہے

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي قَالَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى غَيْرِ مُحَمَّدٍ ص وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَ لَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں ابو عبداللہ (ع) سے سنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے بڑی ہے۔ سوائے حضرت رسول ﷺ خدا کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ (ع) کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔55، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔180)

امام کو اللہ بتاتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا مَاتَ عَالِمٌ حَتَّى يُعْلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مَنْ يُوصِي.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔58، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔185)

امام کو اللہ مقرر کرتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَ ذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ لَا وَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَ مَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُنْزِلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحب زادے جن کو داؤدی بوہری حضرت امام جعفر صادق (ع) کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا فرمایا نہیں اے محمد (کنیت ابو بصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔186)

امام کو اللہ مقرر کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ أَ تَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ لَا وَ اللَّهِ وَ لَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ص لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مِنْهَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ - أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مِثْلَهُ.

میں نے امام جعفر صادق (ع) کو کہتے سنا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسول ﷺ کا ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ امر امامت صاحب امر تک منتہیٰ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔186)

امام کو اللہ مقرر کرتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَعْهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَهَا عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ ع أَنِ اتَّخِذْ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَبْعَثَ نَبِيّاً إِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَ كَانَ لِدَاوُدَ ع أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُحِبّاً فَدَخَلَ دَاوُدُ ع عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّخِذَ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِي فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ فَلْيَكُنِ ابْنِي قَالَ ذَلِكَ أُرِيدُ وَ كَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللَّهِ الْمَحْتُومِ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ

فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ ع أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَ الْكَرْمِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنِ اجْمَعْ وُلْدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهَذِهِ الْقَضِيَّةِ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ فَجَمَعَ دَاوُدُ ع وُلْدَهُ فَلَمَّا أَنْ قَصَّ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ ع يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ مَتَى دَخَلَتْ غَنَمُ هَذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ قَالَ دَخَلَتْهُ لَيْلًا قَالَ قَضَيْتُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ بِأَوْلَادِ غَنَمِكَ وَ أَصْوَافِهَا فِي عَامِكَ هَذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِقَابِ الْغَنَمِ وَ قَدْ قَوَّمَ ذَلِكَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنُ الْكَرْمِ قِيمَةَ الْغَنَمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يُجْتَثَّ مِنْ أَصْلِهِ وَ إِنَّمَا أُكِلَ حِمْلُهُ وَ هُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هَذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِهِ يَا دَاوُدُ أَرَدْتَ أَمْراً وَ أَرَدْنَا أَمْراً غَيْرَهُ فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَرَدْنَا أَمْراً وَ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمْراً غَيْرَهُ وَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَلَّمْنَا وَ كَذَلِكَ الْأَوْصِيَاءُ ع لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهَذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَاراً لَمْ يَكُنْ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَسْرَحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْعَى وَ عَلَى صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرْبِطَ غَنَمَهُ لَيْلًا وَ لِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں میں معین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد (ع) کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائے اور فرمایا کہ میرے علم یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤد کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی اور داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤ، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے فرمایا ہاں میں یہ بھی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گذر چکی تھی کہ داؤد کی وصی سلیمان (ع) ہیں خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے کچھ دیر بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو جو فیصلا کر دے وہی تمہارا وصی ہو گا پس داؤد نے سب کو جمع کیا جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھی اس نے کہا رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والی دی جائیں عملائے بنی اسرائیل اس فیصلہ کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال پھر وہ آجائیں گی یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہذا اس بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمان نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم نے ایک ارادا کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ

کیااور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا امام نے فرمایا بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔187)

امام اپنی مرضی سے اپنے بعد کسی کو امام نہیں بناتا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ أَ تَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ لَا وَ اللَّهِ وَ لَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ.

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول ﷺ اللہ کی طرف ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔59، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔188)

امام کی پہچان

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَ يَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَ الْوَصِيَّةُ وَ يَقْدَمَ الرَّكْبُ فَيَقُولَ إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ فَيُقَالَ إِلَى فُلَانٍ وَ السِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

ابو بصر سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا (ع) سے پوچھا جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں فرمایا امام کے لئے کچھ علامات ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنی اس کے متعلق شہرت بھی ہو اور نبی کے ہتھیار ہم ہیں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔196)

امام کی پہچان

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع الْمُتَوَثِّبُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ قَالَ يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ فَيَقُولُونَ إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا امر امامت کو بجبر لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہوں فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی حجتیں ہیں جو سوائے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتی ہیں اول یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ و افضل ہوں اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے پانچویں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں گے فلاں ابن فلاں کے متعلق کی ہے

۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔196)

امام کی پہچان

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قِيلَ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ قَالَ بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ بِالْفَضْلِ إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعُنَ عَلَيْهِ فِي فَمٍ وَ لَا بَطْنٍ وَ لَا فَرْجٍ فَيُقَالَ كَذَّابٌ وَ يَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ وَ مَا أَشْبَهَ هَذَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ کسی نے ان سے پوچھا معرفت امام کس شے سے ہوتی ہے فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے کوئی امام کو منہ شکن اور شرمگاہ کا طعنہ نہیں دے سکتا کہ وہ جھوٹا ہے مال حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔197)

امام کی پہچان

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ فَقَالَ طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَ حُسْنُ الْمَنْشَإِ وَ لَا يَلْهُو وَ لَا يَلْعَبُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر(ع) سے پوچھا امام کی علامت کیا ہے فرمایا اول یہ کہ طاہر الولادت ہو دوسرے اچھے ماحول میں نشو و نما ہوا ہو تیسرے لہو و لعب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔197)

امام کی پہچان

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ الْكِبَرُ وَ الْفَضْلُ وَ الْوَصِيَّةُ إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ قِيلَ إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ دُورُوا مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا دَارَ فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ.

۔راوی کہتا ہے میں نے امام رضا(ع) سے پوچھا کہ امر امامت پر دلیل کیا ہے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہوں، دوسرے صاحب فضیلت ہو 5 تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس لئے وصیت کی ہے توسب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکات رسول ﷺ اس کے ساتھ رہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔197)

امام کی پہچان

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةٌ.

ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے کہ امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جب کہ اس میں کوئی عیب نہ ہو یعنی علم و فضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔198)

امام کی پہچان۔امام ہر زبان میں بات کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے حتیٰ کہ پرندوں اور جانوروں کی زبان بھی سمجھتا ہے

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ قَالَ فَقَالَ بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فِيهِ بِإِشَارَةٍ إِلَيْهِ لِتَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً وَ يُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَ إِنْ سُكِتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَ يُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ

فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ ع بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ وَ اللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرُ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَ لَا طَيْرٍ وَ لَا بَهِيمَةٍ وَ لَا شَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هَذِهِ الْخِصَالُ فِيهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ.

ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا، چند خصلتوں سے اول چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہوں دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدائے سکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد یہاں سے اُٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی حضرت نے اسی کا جواب فارسی میں دیا مرد خراسانی نے کہا میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ (ع) فارسی سے بخوبی واقف نہ ہونگے فرمایا سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر تجھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) امام پر نہ کسی آدمی کا کلام پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندوں کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی جانور چیز کا پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔61، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔198)

اللہ نے ناپسند کیا کہ دو بھائیوں کو امامت ملے سوائے حسنؑ و حسینؑ کے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَبَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ع.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسن (ع) و حسین (ع) کے بعد امر امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔62، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔199)

امامت کا جھگڑا

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ ع ثُمَّ قَالَ أَ فَلَا قُلْتَ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا وَ اللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ قَالَ أَ فَلَا قُلْتَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ

الْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ ع أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالا لَهُ نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَ أَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ أُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى بِبَعْضٍ هِيَ فِينَا وَ فِي أَبْنَائِنَا.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں آیا تو نہیں کہ کیا کہوں فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ رسول ﷺ اللہ نے علی (ع) و حسن (ع) و حسین (ع) کے متعلق وصیت کی اور جب علی (ع) کے انتقال کا وقت آیا تو حسن (ع) اور حسین (ع) کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ (ع) کے وصی ہیں؟ اور حضرت علی (ع) ایسا کرتے ہی نہیں امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسین کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول ﷺ اللہ نے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسن اور امام حسین (ع) کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم ہیں اور ہماری اولاد میں ہے۔

توضیح: مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی ابن الحسین (ع) کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسین (ع) سے کیوں نہ کہا کہ حسبِ فرمان رسول ﷺ و امیر المومنین (ع) یہ حق میرا ہے، ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔63، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔209)

اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع أَشْهَدَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيَّ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيَّ وَ يَزِيدَ بْنَ سَلِيطٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ الْأَسْلَمِيَّ وَ هُوَ كَاتِبُ الْوَصِيَّةِ الْأُولَى أَشْهَدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوَعْدَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَ الْقَضَاءَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ص حَقٌّ وَ أَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَ عَلَيْهِ أَمُوتُ وَ عَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ أَشْهَدَهُمْ أَنَّ هَذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطِّي وَ قَدْ

نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَ ذَلِكَ نَسَخْتُهَا حَرْفاً بِحَرْفٍ وَ
وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ وَ إِنِّي قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ وَ بَنِيَّ بَعْدُ مَعَهُ إِنْ شَاءَ وَ آنَسَ مِنْهُمْ رُشْداً وَ أَحَبَّ
أَنْ يُقِرَّهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَ أَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ لَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقَاتِي وَ
أَمْوَالِي وَ مَوَالِيَّ وَ صِبْيَانِيَ الَّذِينَ خَلَّفْتُ وَ وُلْدِي إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَ الْعَبَّاسِ وَ قَاسِمٍ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمِّ أَحْمَدَ وَ إِلَى
عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَ ثُلُثُ صَدَقَةِ أَبِي وَ ثُلُثِي - يَضَعُهُ حَيْثُ يَرَى وَ يَجْعَلُ فِيهِ مَا يَجْعَلُ ذُو الْمَالِ فِي مَالِهِ فَإِنْ أَحَبَّ
أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى مَنْ سَمَّيْتُ لَهُ وَ عَلَى غَيْرِ مَنْ سَمَّيْتُ فَذَاكَ لَهُ وَ هُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي
مَالِي وَ فِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ إِنْ يَرَى أَنْ يُقِرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي كِتَابِي هَذَا أَقَرَّهُمْ وَ إِنْ كَرِهَ فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ
مُثَرَّبٍ عَلَيْهِ وَ لَا مَرْدُودٍ فَإِنْ آنَسَ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي فَارَقْتُهُمْ عَلَيْهِ فَأَحَبَّ أَنْ يَرُدَّهُمْ فِي وَلَايَةٍ فَذَاكَ لَهُ وَ إِنْ أَرَادَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ وَ أَيُّ سُلْطَانٍ أَوْ أَحَدٌ
مِنَ النَّاسِ كَفَّهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي هَذَا أَوْ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ فَهُوَ مِنَ اللَّهِ وَ مِنْ
رَسُولِهِ بَرِيءٌ وَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ غَضَبُهُ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ النَّبِيِّينَ
وَ الْمُرْسَلِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكُفَّهُ عَنْ شَيْءٍ وَ لَيْسَ لِي عِنْدَهُ تَبِعَةٌ وَ لَا تِبَاعَةٌ
وَ لَا لِأَحَدٍ مِنْ وُلْدِي لَهُ قِبَلِي مَالٌ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فِيمَا ذَكَرَ فَإِنْ أَقَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ وَ إِنْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصَّادِقُ كَذَلِكَ وَ إِنَّمَا
أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ الَّذِينَ أَدْخَلْتُهُمْ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ التَّشْرِيفَ لَهُمْ وَ أُمَّهَاتُ أَوْلَادِي مَنْ
أَقَامَتْ مِنْهُنَّ فِي مَنْزِلِهَا وَ حِجَابِهَا فَلَهَا مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهَا فِي حَيَاتِي إِنْ رَأَى ذَلِكَ وَ مَنْ خَرَجَتْ مِنْهُنَّ إِلَى زَوْجٍ
فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَحْوَايَ إِلَّا أَنْ يَرَى عَلِيٌّ غَيْرَ ذَلِكَ وَ بَنَاتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ وَ لَا يُزَوِّجُ بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِنَّ مِنْ
أُمَّهَاتِهِنَّ وَ لَا سُلْطَانٌ وَ لَا عَمٌّ إِلَّا بِرَأْيِهِ وَ مَشُورَتِهِ فَإِنْ فَعَلُوا غَيْرَ ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ جَاهَدُوهُ فِي
مُلْكِهِ وَ هُوَ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ زَوَّجَ وَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ تَرَكَ وَ قَدْ أَوْصَيْتُهُنَّ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي
كِتَابِي هَذَا وَ جَعَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِنَّ شَهِيداً وَ هُوَ وَ أُمُّ أَحْمَدَ شَاهِدَانِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَ لَا
يَنْشُرَهَا وَ هُوَ مِنْهَا عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرْتُ وَ سَمَّيْتُ فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَ مَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَ لَا غَيْرِهِ أَنْ يَفُضَّ كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ عَلَيْهِ الْأَسْفَلَ
فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ غَضَبُهُ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُرْسَلِينَ وَ الْمُؤْمِنِينَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ عَلَى مَنْ فَضَّ كِتَابِي هَذَا وَ كَتَبَ وَ خَتَمَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ وَ الشُّهُودُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ قَالَ
أَبُو الْحَكَمِ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ آدَمَ الْجَعْفَرِيُّ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ كَانَ أَبُو عِمْرَانَ الطَّلْحِيُّ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا
مَضَى مُوسَى قَدَّمَهُ إِخْوَتُهُ إِلَى الطَّلْحِيِّ الْقَاضِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُوسَى أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَ أَمْتَعَ بِكَ إِنَّ فِي أَسْفَلِ هَذَا
الْكِتَابِ كَنْزاً وَ جَوْهَراً وَ يُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِبَهُ وَ يَأْخُذَهُ دُونَنَا وَ لَمْ يَدَعْ أَبُونَا رَحِمَهُ اللَّهُ شَيْئاً إِلَّا أَلْجَأَهُ إِلَيْهِ وَ تَرَكَنَا
عَالَةً وَ لَوْ لَا أَنِّي أَكُفُّ نَفْسِي لَأَخْبَرْتُكَ بِشَيْءٍ عَلَى رُءُوسِ الْمَلَإِ فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ إِذاً وَ اللَّهِ تُخْبِرُ
بِمَا لَا نَقْبَلُهُ مِنْكَ وَ لَا نُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ ثُمَّ تَكُونُ عِنْدَنَا مَلُوماً مَدْحُوراً نَعْرِفُكَ بِالْكَذِبِ صَغِيراً وَ كَبِيراً وَ كَانَ

أَبُوكَ أَعْرَفُ بِكَ لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْراً وَإِنْ كَانَ أَبُوكَ لَعَارِفاً بِكَ فِي الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ وَ مَا كَانَ لِيَأْمَنَكَ عَلَى تَمْرَتَيْنِ ثُمَّ وَثَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لَسَفِيهٌ ضَعِيفٌ أَحْمَقُ اجْمَعْ هَذَا مَعَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ مِنْكَ وَ أَعَانَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ الْقَاضِي لِعَلِيٍّ قُمْ يَا أَبَا الْحَسَنِ حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ وَ قَدْ وَسَّعَ لَكَ أَبُوكَ وَلَا وَ اللَّهِ مَا أَحَدٌ أَعْرَفَ بِالْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِ وَلَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ أَبُوكَ عِنْدَنَا بِمُسْتَخَفٍّ فِي عَقْلِهِ وَلَا ضَعِيفٍ فِي رَأْيِهِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي أَصْلَحَكَ اللَّهُ فُضَّ الْخَاتَمَ وَ اقْرَأْ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ لَا أَفُضُّهُ حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ فَأَنَا أَفُضُّهُ فَقَالَ ذَاكَ إِلَيْكَ فَفَضَّ الْعَبَّاسُ الْخَاتَمَ فَإِذَا فِيهِ إِخْرَاجُهُمْ وَ إِقْرَارُ عَلِيٍّ لَهَا وَحْدَهُ وَ إِدْخَالُهُ إِيَّاهُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ كَرِهُوا وَ إِخْرَاجُهُمْ مِنْ حَدِّ الصَّدَقَةِ وَ غَيْرِهَا وَ كَانَ فَتْحُهُ عَلَيْهِمْ بَلَاءً وَ فَضِيحَةً وَ ذِلَّةً وَ لِعَلِيٍّ ع خِيَرَةً وَ كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ الَّتِي فَضَّ الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هَؤُلَاءِ الشُّهُودُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ وَ أَبْرَزُوا وَجْهَ أُمِّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْقَاضِي وَ ادَّعَوْا أَنَّهَا لَيْسَتْ إِيَّاهَا حَتَّى كَشَفُوا عَنْهَا وَ عَرَفُوهَا فَقَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ قَدْ وَ اللَّهِ قَالَ سَيِّدِي هَذَا إِنَّكِ سَتُؤْخَذِينَ جَبْراً وَ تُخْرَجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ اسْكُتِي فَإِنَّ النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظُنُّهُ قَالَ مِنْ هَذَا شَيْئاً ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً ع الْتَفَتَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ يَا أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلَى هَذِهِ الْغَرَائِمُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ اقْضِ عَنْهُمْ وَلَا وَ اللَّهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَ بِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ فَإِنْ تُحْسِنُوا فَذَاكَ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ إِنْ تُسِيئُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ * وَ اللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَا لِي يَوْمِي هَذَا وَلَدٌ وَلَا وَارِثٌ غَيْرُكُمْ وَ لَئِنْ حَبَسْتُ شَيْئاً مِمَّا تَظُنُّونَ أَوِ ادَّخَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَ مَرْجِعُهُ إِلَيْكُمْ وَ اللَّهِ مَا مَلَكْتُ مُنْذُ مَضَى أَبُوكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيْئاً إِلَّا وَ قَدْ سَيَّبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ - فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا هُوَ كَذَلِكَ وَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْ رَأْيٍ عَلَيْنَا وَ لَكِنْ حَسَدُ أَبِينَا لَنَا وَ إِرَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يُسَوِّغُهُ اللَّهُ إِيَّاهُ وَلَا إِيَّاكَ وَ إِنَّكَ لَتَعْرِفُ أَنِّي أَعْرِفُ صَفْوَانَ بْنَ يَحْيَى بَيَّاعَ السَّابِرِيِّ - بِالْكُوفَةِ وَ لَئِنْ سَلِمْتُ لَأُغْصِصَنَّهُ بِرِيقِهِ وَ أَنْتَ مَعَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ ع لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَمَّا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ اللَّهُ يَعْلَمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَ أَنِّي بَارٌّ بِهِمْ وَاصِلٌ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أُعْنَى بِأُمُورِهِمْ لَيْلًا وَ نَهَاراً فَاجْزِنِي بِهِ خَيْراً وَ إِنْ كُنْتُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ * فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ إِنْ كَانَ شَرّاً فَشَرّاً وَ إِنْ كَانَ خَيْراً فَخَيْراً اللَّهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَ أَعِنْهُمْ عَلَى طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَّا أَنَا يَا أَخِي فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ جَاهِدٌ عَلَى صَلَاحِكُمْ وَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَ لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلَى هَذَا وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ.

یزید بن سلیط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم (ع) نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد بن صالح و معاویہ جعفر (اولاد جعفر طیار) وہ یحیٰ ابن الحسین بن زید بن علی و سعد ابن عمران انصاری و محمد بن الحارث انصاری اور محمد بن جعفر

کواور حضرت خود اس وصیت کو لکھنے والے تھے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ﷺ ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور کچھ لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اُٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشااللہ گواہی دیتا ہوں کی میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیر المومنین (ع) نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی (ع) نے اس سے پہلے، میں نے حرف بہ حرف وہی لکھا ہے اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس اور قاسم اور اسمعیل اور احمد کے لئے اور ام احمد (کنیز موسیٰ کاظم ع) کے لئے اور میرے فرزند علی (ع) کے لئے وصیت کی ہے میری ازواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چاہئے فروخت کریں ہبہ کریں، عطا کریں یا تصدیق کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ مثل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملہ میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر نہ پسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہو گا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئیگی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کے ساتھ لیں ان کا انحصار ان کے لئے رائے پر ہے۔

اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے مناکح کے اچھے ماننے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجاآوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنی وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسول اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ اور مقربین کی انبیاو مرسلین اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقاف و صدقات وغیرہ کے متعلق علی (ع) کو باز رکھے ہماری طرف سے علی (ع) کا کام باز رکھے۔ کوئی باز پرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کو کم بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ علی (ع) کے ساتھی اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت ازائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علی اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بھن کو اور کوئی ماں اپنی بیٹی کو ترویج بغیر علی کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علی کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرزند کے اختیارات میں جھگڑا کیا درآنحالیکہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے

اگر وہ ترویج کرنے چاہے تو کردے اور نہ کرنی چاہئے تو نہ کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو بھی کردی ہے اور میں ان کو خدا پر گواہ قرار دیا ہے اور علی اور ام احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور انہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولنے اور نہ اس کا اعلان کرے ۔ درآنحالیکہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کریگا اس کا مظلمہ اس پر ہوگا اور جو نیکی کریگا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں کہ وہ جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کو مہر کو جس کے نیچے میں نے مہر لگادی ہے توڑے اور جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملائکہ و مقربین کی، انبیاء و مومنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور مہر لگائی ابو ابراہیم (ع) نے اور گواہوں نے بھی مہر لگائی اور درود ہو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے یزید بن سلیط سے کہ ابو ابراہیم طلحی قاضی مدینہ تھا جب امام موسیٰ کاظم (ع) کا انتقال ہو گیا تو ان کے بھائی طلحیٰ قاضی کے پاس آئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جواہرات ہیں علی نے (امام رضا (ع) نے) ان کو چھپا لیا اور ہم کو محروم کر کہ ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خودداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ (مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سا مال خمس ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اس کے متعلق ہے)۔

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم سے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارے والد تمہارے حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں سے کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اس کے جاننے والے ہوتے۔ تو ضرور تم کو امین بناتے لیکن انھوں نے کبھی دو خرموں پر بھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر ان کے چچا اسحاق بن جعفر ان کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کمزور عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج بھی اور کل بھی علی (ع) کے بارے میں سرزد ہوئیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا (ع) سے اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت آپ کے باپ کی (دستاویز میں امام موسیٰ کاظم (ع) لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس مہر کو توڑے تو اس پر خدا و مرسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو) آپ کے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے قسم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار کو میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف الرائے۔ عباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس مہر کو توڑیئے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیئے، اس نے کہا میں تو تحریر کو نہ توڑوں گا اس نے کہا تم جانو، عباس نے مہر کو توڑا اس میں تھا کہ ان لوگوں کو تولیت سے خارج کر و اس کے مالک صرف علی (ع) (امام رضا) ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ

اطاعت علی میں داخل ہوں یا خوشی یا باکراہت اور یہ کہ صدقا ر وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے اس مہر کو توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا(ع) کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی مہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل گواہوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرا کھول دیا، قاضی کی کچہری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے اس کے چہرہ سے پردہ سے ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا واللہ میرے سردار (امام موسیٰ کاظم (ع)) نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب پکڑی جائیگی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائیگی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا اور عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا(ع) نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضون کی وجہ سی کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس اے سعید تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرضہ ہے اس کو میں ادا کروں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دینا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارا حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے کہا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا اسے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر برا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لڑکا نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں اگر جیسا تمہارا گمان ہے میں نے کوئی شی روک رکھی ہے یا ذخیرہ کرلی ہے تو وہ تم ہی کو ملی گی اور خدا کی قسم جب سے والد ماجد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے میں نے اسے متفرق کردیا ہے جیسا کہ (تم نے دیکھا ہے (یعنی سب پر تقسیم کردیا ہے

یہ سن کر عباس اچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ ایسا نہیں ہے اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو اردہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحیٰ (وکیل امام رضا) جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہماے حق کی چیز کو فروخت کیا ہے) اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کروں گا۔

امام(ع) نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدائے عظیم سے اے میرے بھائیوں! میں تمہاری مسرت کا حریص ہوں، خدا اس کو جانتا ہے کہ میں ان کی درستی حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلہ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں تو اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ ہوں جس کا اہل ہوں، شر کا بدلہ شر ہے اور خیر کا خیر، خداوند ان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر و اور ہم سے ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، اپنی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کو توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا وکیل ہے عباس نے

کہامیں آپ کی چرب زبانی جانتاہوں آپ کی بات میری نزدیک کوئی دقعت نہیں۔ یہ بد کلامی سن کر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور محمد اور آل محمد پر درود بھیجا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔70، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔253)

آئمہ کو غیب کا علم ہوتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ قِيَامَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ ع كِتَاباً يَقُولُ فِيهِ كَيْفَ تَكُونُ إِمَاماً وَ لَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ع شِبْهَ الْمُغْضَبِ وَ مَا عَلَّمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَ اللَّهِ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَ اللَّيَالِي حَتَّى يَرْزُقَنِيَ اللَّهُ وَلَداً ذَكَراً يَفْرُقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ.

راوی کہتاہے ابن قیامانے امام رضا(ع) کو ایک خط میں لکھاہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں درآنحالیکہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں ہے، آپ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرا بیٹا ہو گا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گذرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے گا جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔262)

آئمہ کو غیب کا علم ہوتا ہے

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ النَّجَاشِيِّ مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ فَأَشْتَهِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّى أَعْلَمَ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا ع فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَقَالَ لِي الْإِمَامُ ابْنِي ثُمَّ قَالَ هَلْ يَتَجَرَّأُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ.

راوی کہتاہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہو گا میں چاہتاہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے ابھی امام رضا(ع) سے سوال کیا آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کسی کو جرأت ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا درآنحالیکہ اس کا بیٹا نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔262)

آئمہ کو غیب کا علم ہوتا ہے

أَحْمَدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى ع فَقُلْتُ لَهُ أَ يَكُونُ إِمَامَانِ قَالَ لَا إِلَّا وَ أَحَدُهُمَا صَامِتٌ فَقُلْتُ لَهُ هُوَ ذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ وَ لَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ع بَعْدُ فَقَالَ لِي وَ اللَّهِ

لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَ أَهْلَهُ وَ يَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَ أَهْلَهُ فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ كَانَ ابْنُ قِيَامَا وَاقِفِيّاً.

ابن قیامانے امام رضا(ع) سے سوال کیا کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا نہیں مگر یہ ایک کہ ایک ان میں صامت ہو میں نے کہا اب تو آپ اکیلے ہی صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی(ع) اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ایک سال بعد امام محمد تقی(ع) پیدا ہوئے اور ابن قیاما واقف تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔263)

خدا امام کو غائب بھی کر دیتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ وَ لَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَ لَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَ هُمْ فِي ذَلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ لَا مِيثَاقُهُ فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَ مَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَ لَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے کہ بندوں کو نزدیکی خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہ ہوتا اور نہ وہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہئے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت حجت(ع) کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر وہ خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں کو ہی ہوتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔77، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔285)

خدا امام کو غائب بھی کر دیتا ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَدْيَانِكُمْ - لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ

لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ إِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَ أَجْدَادُكُمْ دِيناً أَصَحَّ مِنْ هَذَا لَاتَّبَعُوهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي مَنِ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ عُقُولُكُمْ تَصْغُرُ عَنْ هَذَا وَ أَحْلَامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَ لَكِنْ إِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ.

راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب پانچواں امام غائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیئے کہ تم اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹا نہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا غائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قابل یہ غیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباواجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری افہام کا دامن تنگ ہے اس کے اُٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔290)

امام برسوں غائب رہے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَاوِرِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَ التَّنْوِيهَ أَمَا وَ اللَّهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَ لَتُمَحَّصُنَّ حَتَّى يُقَالَ مَاتَ قُتِلَ هَلَكَ بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَ لَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَتُكْفَؤُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ قَالَ فَبَكَيْتُ ثُمَّ قُلْتُ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ فَنَظَرَ إِلَى شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرَى هَذِهِ الشَّمْسَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَ اللَّهِ لَأَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ.

مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں سے غائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدہ سے تااینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مرگئے قتل ہوگئے ہلاک ہوگئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے اوران کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہو گا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنادیا ہو گا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہو گی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اُٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر رویا اور کہنے لگا ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو چبوترے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا اے ابو عبداللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمد ﷺ ہو کر رہیگا).

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔291)

امام غائب کا انکار کرنے والے سوروں کی مانند ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ فِي صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ ع قَالَ قُلْتُ لَهُ كَأَنَّكَ تَذْكُرُهُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ قَالَ فَقَالَ لِي وَ مَا يُنْكَرُ مِنْ ذَلِكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ - إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ ع كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَ بَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَ هُمْ إِخْوَتُهُ وَ هُوَ أَخُوهُمْ فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَ هذا أَخِي فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ إِنَّ يُوسُفَ ع كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذَلِكَ لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ ع وَ وُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا - أَ إِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا یہ امر امامت حجت مشابہ امر ہے یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے مگر وہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں کے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسف کے غائب ہونے کو ان کو مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے)۔

یوسف کے بھائی اسباط تھے اور انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہئے تھا) انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے تھے اور ان کے بھائی تھے اور یہ س کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعون اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسف اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستے سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گذرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہو گا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسف ہو یوسف نے کہا ہاں میں یوسف ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔ 78، حدیث نمبر۔ 4، صفحہ نمبر۔ 291)

جب مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا تو حضرت کا ظہور ہوگا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ يَخَافُ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ فِي وِلَادَتِهِ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ حَمْلٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ قَالَ يَا زُرَارَةُ إِذَا أَدْرَكْتَ هَذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ قَالَ لَا وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقُّعُ الْفَرَجِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لڑکپن سے ہی شروع ہوگی میں نے کہا یہ کیوں فرمایا دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا۔ کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعے سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ میں نے کہا اگر میں اس زمانہ غیبت کو پا لو تو کیا کروں؟ فرمایا خدا سے یوں دعا کرنا خداوندا مجھے اپنی ذات کی مغفرت دے اگر تو نے اپنی مغفرت نہ کروائی تو میں تیرے نبی کی مغفرت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا لشکر قتل کریگا فرمایا نہیں بلکہ اس کو آل نبی فلاں قتل کریں گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولاد امام حسن (ع) سے ہوگا) جب یہ ظلم وجور سے قتل ہوگا تو خدا پھر مہلت نہ دے گا اور انشااللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔292)

امام لوگوں کو دیکھیں گے لیکن لوگ امام کو نہ دیکھ سکیں گئے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ فَيَرَاهُمْ وَ لَا يَرَوْنَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔293)

مہدی آئے گا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ أَ رَغْبَةً مِنْكَ فِيهَا فَقَالَ لَا وَ اللَّهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَا وَ لَا فِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ وَ لَكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِي الْحَادِيَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَ الْغَيْبَةُ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ فَقُلْتُ وَ إِنَّ هَذَا لَكَائِنٌ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ- وَ أَنَّى لَكَ بِهَذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ أُولَئِكَ خِيَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَبْرَارِ هَذِهِ الْعِتْرَةِ فَقُلْتُ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ فَإِنَّ لَهُ بَدَاءَاتٍ وَ إِرَادَاتٍ وَ غَايَاتٍ وَ نِهَايَاتٍ.

راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المومنین (ع) کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی نوک سے زمین کرید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین (ع) آپ کو متفکر پا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے؟ فرمایا نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیاں کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میرے فرزند گیار ہویں امام کی پشت سے ہو گا اس کا نام مہدی (ع) ہو گا جو زمین کو عدل وداد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہو گی اس لئے رغبت اور حیرت اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے میں نے کہا۔ اے امیر المومنین (ع) یہ حیرت اور رغبت کتنے دن رہے گی (تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو) فرمایا بعض کو 6 دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال میں کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا ہاں گویا وہ پیدا ہو گئی ہے اور اے اصبغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنوں کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہو گی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ

ہوں گے میں کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا (یعنی غیبت میں جب تک چاہئے گا رکھے گا) بے شک خدا کے لئے بداء ہے اور ارادات ہیں غایات ونہایات میں کون ان کو جانے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔294)

جب تم امام پر انگشت نمائی کروگے تو خدا امام کو غائب کر دے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ حَتَّى إِذَا أَشَرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَ مِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ غَيَّبَ اللَّهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے بے شک ہم ایسی ہے جیسے آسمان کے ستارہ جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کروگے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگوگے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کردے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا تم اپنے رب کی حمد کرنا.

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔295)

امام غائب کی آمد کی نشانی

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ عِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ أُنَاسٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ غَيْرِي فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ لَيَغِيبَنَّ عَنْكُمْ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ وَ لَيَخْمُلَنَّ هَذَا حَتَّى يُقَالَ مَاتَ هَلَكَ فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَ لَتُكْفَؤُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ قَالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَ أَنْتَ تَقُولُ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ قَالَ وَ فِي مَجْلِسِهِ كَوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ فَقَالَ أَبَيِّنَةٌ هَذِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ.

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا تمہارے صاحب الامر ہونے کا غائب ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہوں گے کوئی کہے گا مر گئے کوئی کہے گا ہلاک ہوگئے کوئی کہے گا کسی طرف چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں

گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں ہچکولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس مہلکہ سے، مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہو اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں مخالفوں کی بارہ جھنڈے ہوں گے کوئی نہیں جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے حجرہ میں سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس سے زیادہ روشن ہو گا پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر۔295)

امام لوگوں کو دیکھے گا لیکن لوگ امام کو نہیں دیکھ سکیں گے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ يَشْهَدُ فِي إِحْدَاهُمَا الْمَوَاسِمَ يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ قائم آل محمد ﷺ کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔296)

سب لوگ قائم آلِ محمد ﷺ کی بیعت کریں گے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يَقُومُ الْقَائِمُ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جب ظہور قائم آل محمد ﷺ ہو گا تو کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو

۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر۔302)

صاحب الامر آئے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ أَمْسَيْتُ لَا أَرَى إِمَاماً أَئْتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَأَحِبَّ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّى يُظْهِرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا، میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہاں ہوں لیکن امام کو نہیں پتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی آئمہ اہلبیت ع) کئے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر۔302)

امام غائب آئے گا

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ قَالَ إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

آیہ داذ القرالناقوز کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہو گا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہو گا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہو گا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔78، حدیث نمبر۔30، صفحہ نمبر۔303)

جو پتھر پر مہر لگانے کی اہلیت رکھتا ہو وہ امام ہے

امام کے اشارۂ انگشت نے ایک سو تیرہ سال کی بڑھیا کو جوان بنا دیا

داڑھی منڈانے اور مونچھوں کو بل دینے والے صورت کے حساب سے مسخ ہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بِكُرْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُدَاهِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو

الْخَثْعَمِيِّ عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي شُرْطَةِ الْخَمِيسِ وَ مَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيَّاعِي الْجِرِّيِّ وَ الْمَارْمَاهِي وَ الزِّمَّارِ وَ يَقُولُ لَهُمْ يَا بَيَّاعِي مُسُوخِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ جُنْدِ بَنِي مَرْوَانَ فَقَامَ إِلَيْهِ فُرَاتُ بْنُ أَحْنَفَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحَى وَ فَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوا فَلَمْ أَرَ نَاطِقاً أَحْسَنَ نُطْقاً مِنْهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْفُو أَثَرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحَبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَتْ فَقَالَ ائْتِينِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَبَابَةُ إِذَا ادَّعَى مُدَّعٍ الْإِمَامَةَ فَقَدَرَ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتِ فَاعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ وَ الْإِمَامُ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ قَالَتْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ ع وَ هُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ يَا حَبَابَةُ الْوَالِبِيَّةُ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا مَوْلَايَ فَقَالَ هَاتِي مَا مَعَكِ قَالَ فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ ع وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَرَّبَ وَ رَحَّبَ ثُمَّ قَالَ لِي إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلًا عَلَى مَا تُرِيدِينَ أَ فَتُرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا سَيِّدِي فَقَالَ هَاتِي مَا مَعَكِ فَنَاوَلْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع وَ قَدْ بَلَغَ بِيَ الْكِبَرُ إِلَى أَنْ أُرْعِشْتُ وَ أَنَا أَعُدُّ يَوْمَئِذٍ مِائَةً وَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَأَيْتُهُ رَاكِعاً وَ سَاجِداً وَ مَشْغُولًا بِالْعِبَادَةِ فَيَئِسْتُ مِنَ الدَّلَالَةِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبَّابَةِ فَعَادَ إِلَيَّ شَبَابِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْيَا وَ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ أَمَّا مَا مَضَى فَنَعَمْ وَ أَمَّا مَا بَقِيَ فَلَا قَالَتْ ثُمَّ قَالَ لِي هَاتِي مَا مَعَكِ فَأَعْطَيْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع فَطَبَعَ لِي فِيهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَطَبَعَ لِي فِيهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ع فَطَبَعَ لِي فِيهَا ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضَا ع فَطَبَعَ لِي فِيهَا وَ عَاشَتْ حَبَابَةُ بَعْدَ ذَلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَى مَا ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ.

حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی (ع) کو دیکھا کہ لشکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دوسروالا کوڑا ہے اور آپ جری مارماہی اور ثمار (بے سین والی مچھلیاں) فروخت کرنے والے سے فرمارہے ہیں (اے بنی اسرائیل مسوخات بیچنے والو) اے بنی مروان لے لشکر یوفرات بن احنف نے پوچھا اے امیر المومنین (ع) بنی مروان کا لشکر کیسا؟ فرمایا مراد وہ لوگ ہیں جو داڑھی منڈواتے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے حساب سے مسخ ہوگئے (مروان کے لشکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا حضرت علی (ع) سے بہتر ازروئے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت (ع) مسجد کے چبوتری پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیر المومنین (ع) دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا کنکری اٹھالاؤ اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر مہر لگائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی پھر فرمایا اے حبابہ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر مہر لگادے جیسے میں نے مہر لگادی ہے اگر لگادے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شی اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں نے حضرت کے انتقال کے بعد امام حسن کے پاس آئی آپ امیر المومنین کی جگہ پر بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے سوال کررہے تھے مجھ سے فرمایا اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا حضرت نے اس پر اسی طرح مہر لگادی جس امیر المومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حسن (ع) کے

بعد امام حسین (ع) کے خدمت میں آئی، آپ اس وقت مسجد نبوی میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ ہے دلیل امامت کو معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا! فرمایا تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر مہر لگادی پھر میں علی ابن الحسین (ع) کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے رعشہ تھا اور میری عمر ایک سؤ تیرہ برس کی ہوگئی تھی میں نے امام (ع) کو رکوع اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گذر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا گذری کو بتادوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔ پھر فرمایا جو تیرے پاس ہے وہ لا میں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر مہر لگادی پھر امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں آئی۔ آپ (ع) نے بھی مہر لگادی، پھر امام جعفر صادق (ع) کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگادی پھر امام موسیٰ کاظم (ع) کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگادی، پھر امام رضا (ع) کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی مہر لگادی اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے حبابہ نو ماہ تک اور زندہ رہی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔310)

حجرِ اسود بولا کہ " علی بن حسین امام و وصی ہیں"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَارَةَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ع أَرْسَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع فَخَلَا بِهِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص دَفَعَ الْوَصِيَّةَ وَ الْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ ع ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ ع وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَ لَمْ يُوصِ وَ أَنَا عَمُّكَ وَ صِنْوُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ ع فِي سِنِّي وَ قَدِيمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَاثَتِكَ فَلَا تُنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَ الْإِمَامَةِ وَ لَا تُحَاجَّنِي فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَا عَمِّ اتَّقِ اللَّهَ وَ لَا تَدَّعِ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقٍّ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ إِنَّ أَبِي يَا عَمِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْصَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَ عَهِدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ بِسَاعَةٍ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ص عِنْدِي فَلَا تَتَعَرَّضْ لِهَذَا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ الْعُمُرِ وَ تَشَتُّتَ الْحَالِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَ الْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ ع فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ابْدَأْ أَنْتَ فَابْتَهِلْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَ الْحَجَرَ ثُمَّ سَلْ فَابْتَهَلَ مُحَمَّدٌ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللَّهَ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَا عَمِّ لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَاماً لَأَجَابَكَ قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ فَادْعُ اللَّهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَ سَلْهُ فَدَعَا اللَّهَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَ مِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَ مِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مَنِ الْوَصِيُّ وَ الْإِمَامُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ فَتَحَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَ الْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ

عَلِيٍّ ع إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع.

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع مِثْلَهُ۔

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا جب امام حسین شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام زین العابدین (ع) سے کہا اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المومنین (ع) کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسن کو دی اور امام حسن (ع) نے امام حسین (ع) اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہو ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی (ع) کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امر وصیت اور امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو حضرت علی ابن الحسین نے فرمایا اے چچا اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حقدار نہیں ہو میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہو ان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے ایک وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو، مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے اور حال تباہ نہ ہو خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسین (ع) میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تا کہ ہم اس کا فیصلہ کرائے اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ حجر اسود کے پاس آئے علی ابن الحسین (ع) نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب علی ابن الحسین (ع) نے فرمایا اے چچا۔ اگر آپ وصی یا امام ہوتے تو یہ ضرور جواب آتا۔ انھوں نے کہا اب تم ایسا کرو پس حضرت علی ابن الحسین نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطے سے جس نے قرار دیا ہے تجھ میں میثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے میثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین (ع) کے بعد وصی اور امام کون ہے اور روای کہتا ہے کہ حجر کو اس زور سے حرکت ہوئی گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا خدا گواہ ہے کہ علی ابن الحسین (ع) وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی ابن الحسین (ع) کی امامت کے قائل ہو گئے۔

ایسی ہی روایت علی ابن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے زرارہ سے اس نے امام جعفر صادق (ع) سے بیان کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 79، حدیث نمبر۔ 5، صفحہ نمبر۔ 313)

امامت کی دلیل؟ درخت چل کر حضرت کے پاس آگیا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَانٍ الْوَاقِفِيِّ قَالَ: كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ- الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ زَاهِداً وَ كَانَ مِنْ أَعْبَدِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَ كَانَ يَتَّقِيهِ السُّلْطَانُ لِجِدِّهِ فِي الدِّينِ وَ اجْتِهَادِهِ وَ رُبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانَ بِكَلَامٍ صَعْبٍ يَعِظُهُ وَ يَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ كَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِصَلَاحِهِ وَ لَمْ تَزَلْ هَذِهِ حَالَتَهُ حَتَّى كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ع وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَ أَسَرَّنِي إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْمَعْرِفَةُ قَالَ اذْهَبْ فَتَفَقَّهْ وَ اطْلُبِ الْحَدِيثَ قَالَ عَمَّنْ قَالَ عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ اعْرِضْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ قَالَ فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَ كَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيّاً بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ ع حَتَّى خَرَجَ إِلَى ضَيْعَةٍ لَهُ فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَدُلَّنِي عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ مَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ الْحَسَنُ ع ثُمَّ الْحُسَيْنُ ع حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ قَالَ إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ قَالَ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ أَنَا هُوَ قَالَ فَشَيْءٌ أَسْتَدِلُّ بِهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُمِّ غَيْلَانَ فَقُلْ لَهَا يَقُولُ لَكِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ أَقْبِلِي قَالَ فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَ اللَّهِ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدّاً حَتَّى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ قَالَ فَأَقَرَّ بِهِ ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَ الْعِبَادَةَ فَكَانَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ-.

راوی کہتا ہے حسن بن عبداللہ میرے چچا کا بیٹا زاہد تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ عابد، اس کی دینی جدوجہد اور سخت ریاضت کے بناء پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا ، بسا اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آرہا تھا، ایک دن جب کہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم (ع) وہاں پر تشریف لائے اور اس کو دیکھا اور اشارہ سے بلایا وہ آگیا آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا حضرت نے فرمایا پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپنے فرمایا یہ سب ساقط الاعتبار اور غلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل کی تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جارہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الٰہی کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ آپ نے امیر المومنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابوبکر و عمر) نے کیا تھا وہ سنایا اس نے قبول کیا پھر دریافت کیا۔ امیر المومنین (ع) کے بعد کون امام ہوا فرمایا امام حسن

(ع)،ان کے بعد امام حسین (ع) یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر خاموش ہو گئے اس نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتادوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی۔ فرمایا اس درخت کے پاس جا۔ اور اپنے ہاتھ سے ایک ببول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اس کے پاس جا کر کہہ کہ موسیٰ ابن جعفر (ع) کہتے ہیں میرے پاس آ، اس نے ایسا ہی کیا۔ بس اس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اکھڑ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر خاموش ہو کر مشغول عبادت ہوا او کسی نے اس کلام کو کرتے نہ پایا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 323)

امامت کی دلیل؟ حضرت کا عصا بول اٹھا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ قَاضِيَ سَامَرَّاءَ بَعْدَ مَا جَهَدْتُ بِهِ وَ نَاظَرْتُهُ وَ حَاوَرْتُهُ وَ وَاصَلْتُهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ عُلُومِ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفُ بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا ع يَطُوفُ بِهِ فَنَاظَرْتُهُ فِي مَسَائِلَ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ وَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَ إِنِّي وَ اللَّهِ لَأَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِي أَنَا أُخْبِرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِمَامِ فَقُلْتُ هُوَ وَ اللَّهِ هَذَا فَقَالَ أَنَا هُوَ فَقُلْتُ عَلَامَةً فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصًا فَنَطَقَتْ وَ قَالَتْ إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامُ هَذَا الزَّمَانِ وَ هُوَ الْحُجَّةُ.

راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ یحیٰ بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتگو کی میں نے علوم آل محمد سے متعلق اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا ایک روز قبر رسول ﷺ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی (ع) کو بھی طواف کرتے پاس۔ میں نے ان سے چند سوالات کئے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے فرمایا۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتائے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہے؟ میں نے کہا بے شک یہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپ (ع) کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا میرا مولا یہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 324)

حضرت کو آنے والے حالات کا علم تھا کہ لڑکا ہو گا اور یہ بھی کہ وہ کیسا ہو گا کیا کرے گا

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا ع فَقُلْتُ لَهُ يَكُونُ إِمَامَانِ قَالَ لَا إِلَّا وَ أَحَدُهُمَا صَامِتٌ فَقُلْتُ لَهُ هُوَ ذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ وَ لَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ

أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ فَقَالَ لِي وَ اللَّهِ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَ أَهْلَهُ وَ يَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَ أَهْلَهُ فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ ع فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَا أَ لَا تُقْنِعُكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ إِنَّهَا لَآيَةٌ عَظِيمَةٌ وَ لَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ-أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فِي ابْنِهِ.

ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا(ع) کی خدمت میں آیا عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ درآنحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی(ع) اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے۔

مجھ سے حضرت نے فرمایا۔اللہ تعالی عطا کرے گا مجھے ایک لڑکا جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی(ع) پیدا ہوئے ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع نہ ہوگے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق(ع) نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم(ع) کے متعلق فرمایا ہے۔

توضیح:ابن قیاما کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بر روایت یحیٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق(ع) کو فرماتے سنا، منا ثمانیہ محدثون سابعھم القائم ہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرلے) آٹھ ہیں (معہ امام موسیٰ کاظم سادات اور ایک جناب فاطمہ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا،اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم(ع) پر ختم ہوگئی اور مہدی آخر الزمان وہی ہیں لیکن انھوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم(ع) تک آٹھ محدث ہوئے ان کے ساتویں یعنی یہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق(ع) ہیں چنانچہ وہ اس وقت امر امامت فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمد ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی(ع) کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں پس واقفیہ کا سلسلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم(ع) پر ختم کردینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بہ کثرت احادیث موجود ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر326)

آئمہ غیب کی خبریں رکھتے ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: أَتَيْتُ خُرَاسَانَ وَ أَنَا وَاقِفٌ فَحَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً وَ كَانَ مَعِي ثَوْبٌ وَشْيٌ فِي بَعْضِ الرِّزَمِ وَ لَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَ لَمْ أَعْرِفْ مَكَانَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرْوَ وَ نَزَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَ رَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَّدِيهَا فَقَالَ لِي إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع يَقُولُ لَكَ ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشْيَ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ فَقُلْتُ وَ مَنْ أَخْبَرَ أَبَا الْحَسَنِ بِقُدُومِي وَ أَنَا قَدِمْتُ آنِفاً وَ مَا عِنْدِي ثَوْبٌ وَشْيٌ فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَ عَادَ إِلَيَّ فَقَالَ يَقُولُ لَكَ بَلَى هُوَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا وَ رِزْمَتُهُ كَذَا وَ كَذَا فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي أَسْفَلِ الرِّزْمَةِ فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ.

راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتا تھا کہ کس گھٹری میں ہے جب مقام مرد مین پہنچا تو ایک مکان میں اترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔

اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا(ع) نے کہا ہے جو قلمکار کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیسے ہوئی حالانکہ میں ابھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا تیرے پاس ہے اور فلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھری میں سب سے نیچے اسے پایا پس میں نے اس کو حضرت کے پاس بھیج دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 327)

آئمہ غیب کی خبریں رکھتے ہیں

ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً وَ حَجَجْتُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ خَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ إِرَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرِّضَا ع فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَقَفْتُ بِبَابِهِ وَ قُلْتُ لِلْغُلَامِ قُلْ لِمَوْلَاكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِالْبَابِ قَالَ فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ وَ هُوَ يَقُولُ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ فَدَخَلْتُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ لِي قَدْ أَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَكَ وَ هَدَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ وَ أَمِينُهُ عَلَى خَلْقِهِ.

عبداللہ بن مغیرہ کہتا ہے میں واقفیہ مذہب رکھتا تھا اسی حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہو پس میں مقام ملتزم (خانہ کعبہ میں دروازہ اور رکن یمانی کے درمیان یہاں لباس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے تھے) میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا خداوند تو میرے طلب اور میرے ارادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کر بہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا(ع) کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دروازہ پر پہنچا غلام سے کہا اپنے آقا سے کہہ دیں، ایک شخص اہل عراق سے آیا ہے۔ میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبداللہ بن مغیرہ اندر آ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر امین ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر 328)

ٹرِک

14- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُلَيْلٍ يَقُولُ بِعَبْدِ اللَّهِ فَصَارَ إِلَى الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقَالَ إِنِّي عَرَضْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَافَقَنِي فِي طَرِيقٍ ضَيِّقٍ فَمَالَ نَحْوِي حَتَّى إِذَا حَاذَانِي أَقْبَلَ نَحْوِي بِشَيْءٍ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِي فَأَخَذْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَقٌّ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا كَانَ هُنَالِكَ وَلَا كَذَلِكَ.

راوی کہتا ہے عبد اللہ بن ہلیل نے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ افطح کی امامت کا قائل تھا وہ سامرہ گیا وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدہ کو چھوڑ کر آیا. میں نے کہا اس کا سبب پوچھا اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا. امام علی نقی (ع) سے سوال کرنے پر پس حضرت مجھے ایک تنگ راستہ پر مل گئے جب میرے مقابل ہوئے تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھلّی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبد اللہ افطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر 328)

وصی کی پہچان، پتھر کو ہاتھ کی چٹکی کی مدد سے آٹے کی طرح باریک کر دے وہ وصی ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ ع قَالُوا جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمَ يَوْماً إِلَى النَّبِيِّ ص وَ هُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَتْ خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ السَّاعَةَ يَجِيءُ فَانْتَظَرَتْهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ ص فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَ عَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَ وَصِيٍّ- فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ كَذَلِكَ عِيسَى فَمَنْ وَصِيُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ أَسْلَمَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ لَهَا يَا أُمَّ أَسْلَمَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَكَهَا بِإِصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتَ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَفَرَكَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ثُمَّ عَجَنَهَا وَ خَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ أَسْلَمَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ ع وَ هُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ فَقَالَ نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ وَ أَخَذَ حَصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِهِمَا فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ ع وَ إِنِّي لَمُسْتَصْغِرَةٌ لِسِنِّهِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي

أَنْتَ وَصِيُّ أَخِيكَ فَقَالَ نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ائْتِينِي بِحَصَاةٍ ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ فَعَمَرَتْ أُمُّ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ ع فِي مُنْصَرَفِهِ فَسَأَلَتْهُ أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

راوی کہتاہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جب کے آپ کی باری خانہ اُم سلمہ میں تھی ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا. انھوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آئے جاتے ہیں اس نے انتظار کیا۔ حضرت تشریف لے آئے ام اسلم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی وصی کے متعلق، موسیٰ کے وصی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسیٰ کے وصی ہوئے پس یا رسول اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے اُم اسلم جو کوئی میرا ساکام کر کے دکھائے وہی میرا وصی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اُٹھایا اور اسی اپنی چٹکی میں لے کر دیا اور آٹے کی طرح باریک کر دیا پھر سے گوندھا اور اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگا کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کر دے وہی میرا وصی ہے میرے زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی. امیر المومنین (ع) کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ وصی رسول ہیں فرمایا ہاں پھر آپ نے ایک سنگ ریزہ لیکر اسے چٹکی میں آٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگھوٹی سے اس پر مہر لگا دی اور مجھ سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا وصی ہے پھر میں امام حسن (ع) کے پاس آئی. وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں؟ فرمایا ہاں اے ام اسلم پھر انھوں نے کنکری اُٹھا کر ویسا ہی کیا جیسا حضرت رسول ﷺ خدا اور حضرت علی (ع) نے کیا تھا میں وہاں سے امام حسین (ع) کے پاس آئی وہ بہت ہی صغیر السن تھے میں نے کہا کیا اپ اپنے بھائی کے وصی ہیں فرمایا ہاں ام اسلم کنکری لا پس انھوں نے بھی وہی کر کہ دیکھا یا اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی ابن الحسین (ع) سے ملی مدینہ واپس آئی ان کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کہ دیکھا یا اللہ کا درور اور سلام ہو ان پر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 329)

امام کو لوگوں کی موت کا وقت بھی معلوم ہوتا ہے

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَنْجَوَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا خَدِيجَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع نُعَزِّيهَا بِابْنِ بِنْتِهَا فَوَجَدْنَا عِنْدَهَا مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ فَإِذَا هِيَ فِي نَاحِيَةٍ قَرِيباً مِنَ النِّسَاءِ فَعَزَّيْنَاهُمْ ثُمَّ أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرَ الرَّاثِيَةِ قُولِي فَقَالَتْ

-اعْدُدْ رَسُولَ اللَّهِ وَ اعْدُدْ بَعْدَهُ- أَسَدَ الْإِلَهِ وَ ثَالِثاً عَبَّاسا

وَ اعْدُدْ عَلِيَّ الْخَيْرِ وَ اعْدُدْ جَعْفَراً- وَ اعْدُدْ عَقِيلًا بَعْدَهُ الرُّوَّاسَا

فَقَالَ أَحْسَنْتِ وَ أَطْرَبْتِنِي زِيدِينِي فَانْدَفَعَتْ تَقُولُ-

وَ مِنَّا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ مُحَمَّدٌ- وَ حَمْزَةُ مِنَّا وَ الْمُهَذَّبُ جَعْفَرُ

وَ مِنَّا عَلِيٌّ صِهْرُهُ وَ ابْنُ عَمِّهِ- وَ فَارِسُهُ ذَاكَ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ

فَأَقَمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى كَادَ اللَّيْلُ أَنْ يَجِيءَ ثُمَّ قَالَتْ خَدِيجَةُ سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْأَةُ فِي الْمَأْتَمِ إِلَى النَّوْحِ لِتَسِيلَ دَمْعَتُهَا وَ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَقُولَ هُجْراً فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تُؤْذِي الْمَلَائِكَةَ بِالنَّوْحِ ثُمَّ خَرَجْنَا فَغَدَوْنَا إِلَيْهَا غُدْوَةً فَتَذَاكَرْنَا عِنْدَهَا اخْتِزَالَ مَنْزِلِهَا مِنْ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ هَذِهِ دَارٌ تُسَمَّى دَارَ السَّرِقَةِ فَقَالَتْ هَذَا مَا اصْطَفَى مَهْدِيُّنَا تَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ تُمَازِحُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ اللَّهِ لَأُخْبِرَنَّكُمْ بِالْعَجَبِ رَأَيْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ لَمَّا أَخَذَ فِي أَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَجْمَعَ عَلَى لِقَاءِ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَا أَجِدُ هَذَا الْأَمْرَ يَسْتَقِيمُ إِلَّا أَنْ أَلْقَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَانْطَلَقَ وَ هُوَ مُتَّكٍ عَلَيَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَلَقِينَاهُ خَارِجاً يُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَوْقَفَهُ أَبِي وَ كَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَيْسَ هَذَا مَوْضِعَ ذَلِكَ نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَرَجَعَ أَبِي مَسْرُوراً ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ أَوْ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي وَ أَنَا مَعَهُ فَابْتَدَأَ الْكَلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ فِيمَا يَقُولُ قَدْ عَلِمْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَّ السِّنَّ لِي عَلَيْكَ وَ أَنَّ فِي قَوْمِكَ مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْكَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ قَدَّمَ لَكَ فَضْلًا لَيْسَ هُوَ لِأَحَدٍ مِنْ قَوْمِكَ وَ قَدْ جِئْتُكَ مُعْتَمِداً لِمَا أَعْلَمُ مِنْ بِرِّكَ وَ أَعْلَمُ فَدَيْتُكَ أَنَّكَ إِذَا أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ وَ لَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيَّ اثْنَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ لَا غَيْرِهِمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّكَ تَجِدُ غَيْرِي أَطْوَعَ لَكَ مِنِّي وَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِيَّ فَوَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنِّي أُرِيدُ الْبَادِيَةَ أَوْ أَهُمُّ بِهَا فَأَثْقُلُ عَنْهَا وَ أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا أُدْرِكُهُ إِلَّا بَعْدَ كَدٍّ وَ تَعَبٍ وَ مَشَقَّةٍ عَلَى نَفْسِي فَاطْلُبْ غَيْرِي وَ سَلْهُ ذَلِكَ وَ لَا تُعْلِمْهُمْ أَنَّكَ جِئْتَنِي فَقَالَ لَهُ النَّاسُ مَادُّونَ أَعْنَاقَهُمْ إِلَيْكَ وَ إِنْ أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ وَ لَكَ أَنْ لَا تُكَلَّفَ قِتَالًا وَ لَا مَكْرُوهاً قَالَ وَ هَجَمَ عَلَيْنَا نَاسٌ فَدَخَلُوا وَ قَطَعُوا كَلَامَنَا فَقَالَ أَبِي جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فَقَالَ نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ أَ لَيْسَ عَلَى مَا أُحِبُّ فَقَالَ عَلَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ إِصْلَاحِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَى مُحَمَّدٍ فِي جَبَلٍ بِجُهَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ الْأَشْقَرُ عَلَى لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَشَّرَهُ وَ أَعْلَمَهُ أَنَّهُ قَدْ ظَفِرَ لَهُ بِوَجْهِ حَاجَتِهِ وَ مَا طَلَبَ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَوَقَفْنَا بِالْبَابِ وَ لَمْ نَكُنْ نُحْجَبُ إِذَا جِئْنَا فَأَبْطَأَ الرَّسُولُ ثُمَّ أَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ وَ دَنَا أَبِي إِلَيْهِ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عُدْتُ إِلَيْكَ رَاجِياً مُؤَمِّلًا قَدِ انْبَسَطَ رَجَائِي وَ أَمَلِي وَ رَجَوْتُ الدَّرْكَ لِحَاجَتِي فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا ابْنَ عَمِّ إِنِّي أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِهَذَا الْأَمْرِ الَّذِي أَمْسَيْتَ فِيهِ وَ إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَيْكَ أَنْ يَكْسِبَكَ شَرّاً فَجَرَى الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَفْضَى إِلَى مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ وَ كَانَ مِنْ قَوْلِهِ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْحُسَيْنُ أَحَقَّ بِهَا مِنَ الْحَسَنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع رَحِمَ اللَّهُ الْحَسَنَ وَ رَحِمَ الْحُسَيْنَ وَ كَيْفَ ذَكَرْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّ الْحُسَيْنَ ع كَانَ يَنْبَغِي

لَهُ إِذَا عَدَلَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي الْأَسَنِّ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا أَنْ أَوْحَى إِلَى مُحَمَّدٍ ص أَوْحَى إِلَيْهِ بِمَا شَاءَ وَ لَمْ يُؤَامِرْ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَ أَمَرَ مُحَمَّدٌ ص عَلِيّاً ع بِمَا شَاءَ فَفَعَلَ مَا أُمِرَ بِهِ وَ لَسْنَا نَقُولُ فِيهِ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ تَبْجِيلِهِ وَ تَصْدِيقِهِ فَلَوْ كَانَ أَمَرَ الْحُسَيْنَ أَنْ يُصَيِّرَهَا فِي الْأَسَنِّ أَوْ يَنْقُلَهَا فِي وُلْدِهِمَا يَعْنِي الْوَصِيَّةَ لَفَعَلَ ذَلِكَ الْحُسَيْنُ وَ مَا هُوَ بِالْمُتَّهَمِ عِنْدَنَا فِي الذَّخِيرَةِ لِنَفْسِهِ وَ لَقَدْ وَلَّى وَ تَرَكَ ذَلِكَ وَ لَكِنَّهُ مَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ وَ هُوَ جَدُّكَ وَ عَمُّكَ - فَإِنْ قُلْتَ خَيْراً فَمَا أَوْلَاكَ بِهِ وَ إِنْ قُلْتَ هُجْراً فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَطِعْنِي يَا ابْنَ عَمِّ وَ اسْمَعْ كَلَامِي فَوَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا آلُوكَ نُصْحاً وَ حِرْصاً فَكَيْفَ وَ لَا أَرَاكَ تَفْعَلُ وَ مَا لِأَمْرِ اللَّهِ مِنْ مَرَدٍّ فَسُرَّ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّهُ الْأَحْوَلُ الْأَكْشَفُ الْأَخْضَرُ الْمَقْتُولُ بِسُدَّةِ أَشْجَعَ عِنْدَ بَطْنِ مَسِيلِهَا فَقَالَ أَبِي لَيْسَ هُوَ ذَلِكَ وَ اللَّهِ لَيُحَارِبَنَّ بِالْيَوْمِ يَوْماً وَ بِالسَّاعَةِ سَاعَةً وَ بِالسَّنَةِ سَنَةً وَ لَيَقُومَنَّ بِثَأْرِ بَنِي أَبِي طَالِبٍ جَمِيعاً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ مَا أَخْوَفَنِي أَنْ يَكُونَ هَذَا الْبَيْتُ يَلْحَقُ صَاحِبَنَا مَنَّتْكَ نَفْسُكَ فِي الْخَلَاءِ ضَلَالًا لَا وَ اللَّهِ لَا يَمْلِكُ أَكْثَرَ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَ لَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ إِذَا أَحْفَلَ يَعْنِي إِذَا أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَ مَا لِلْأَمْرِ مِنْ بُدٍّ أَنْ يَقَعَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَ ارْحَمْ نَفْسَكَ وَ بَنِي أَبِيكَ فَوَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ أَشْأَمَ سَلْحَةٍ أَخْرَجَتْهَا أَصْلَابُ الرِّجَالِ إِلَى أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَ اللَّهِ إِنَّهُ الْمَقْتُولُ بِسُدَّةِ أَشْجَعَ بَيْنَ دُورِهَا وَ اللَّهِ لَكَأَنِّي بِهِ صَرِيعاً مَسْلُوباً بِزَّتُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ لَبِنَةٌ وَ لَا يَنْفَعُ هَذَا الْغُلَامَ مَا يَسْمَعُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِينِي وَ لَيَخْرُجَنَّ مَعَهُ فَيُهْزَمُ وَ يُقْتَلُ صَاحِبُهُ ثُمَّ يَمْضِي فَيَخْرُجُ مَعَهُ رَايَةٌ أُخْرَى فَيُقْتَلُ كَبْشُهَا وَ يَتَفَرَّقُ جَيْشُهَا فَإِنْ أَطَاعَنِي فَلْيَطْلُبِ الْأَمَانَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُ اللَّهُ بِالْفَرَجِ وَ لَقَدْ عَلِمْتَ بِأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَتِمُّ وَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ وَ نَعْلَمُ أَنَّ ابْنَكَ الْأَحْوَلُ الْأَخْضَرُ الْأَكْشَفُ الْمَقْتُولُ بِسُدَّةِ أَشْجَعَ بَيْنَ دُورِهَا عِنْدَ بَطْنِ مَسِيلِهَا فَقَامَ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ بَلْ يُغْنِي اللَّهُ عَنْكَ وَ لَتَعُودَنَّ أَوْ لَيَقِي اللَّهُ بِكَ وَ بِغَيْرِكَ وَ مَا أَرَدْتَ بِهَذَا إِلَّا امْتِنَاعَ غَيْرِكَ وَ أَنْ تَكُونَ ذَرِيعَتَهُمْ إِلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع اللَّهُ يَعْلَمُ مَا أُرِيدُ إِلَّا نُصْحَكَ وَ رُشْدَكَ وَ مَا عَلَيَّ إِلَّا الْجُهْدُ فَقَامَ أَبِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُغْضَباً فَلَحِقَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنِّي سَمِعْتُ عَمَّكَ وَ هُوَ خَالُكَ يَذْكُرُ أَنَّكَ وَ بَنِي أَبِيكَ سَتُقْتَلُونَ فَإِنْ أَطَعْتَنِي وَ رَأَيْتَ أَنْ تَدْفَعَ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَافْعَلْ فَوَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ... الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ... الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ عَلَى خَلْقِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي فَدَيْتُكَ بِوُلْدِي وَ بِأَحَبِّهِمْ إِلَيَّ وَ بِأَحَبِّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ وَ مَا يَعْدِلُكَ عِنْدِي شَيْءٌ فَلَا تَرَى أَنِّي غَشَشْتُكَ فَخَرَجَ أَبِي مِنْ عِنْدِهِ مُغْضَباً أَسِفاً قَالَ فَمَا أَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا قَلِيلًا عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ نَحْوَهَا حَتَّى قَدِمَتْ رُسُلُ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَخَذُوا أَبِي وَ عُمُومَتِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَنٍ وَ حَسَنَ بْنَ حَسَنٍ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ حَسَنٍ وَ دَاوُدَ بْنَ حَسَنٍ وَ عَلِيَّ بْنَ حَسَنٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ بْنِ حَسَنٍ وَ عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنٍ وَ حَسَنَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ حَسَنٍ وَ طَبَاطَبَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَسَنٍ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ قَالَ فَصُفِّدُوا فِي الْحَدِيدِ ثُمَّ حُمِلُوا فِي مَحَامِلَ أَعْرَاءٍ لَا وِطَاءَ فِيهَا وَ وُقِفُوا بِالْمُصَلَّى لِكَيْ يُشَمِّتَهُمُ النَّاسُ قَالَ فَكَفَّ النَّاسُ عَنْهُمْ وَ رَقُّوا لَهُمْ لِلْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى وُقِفُوا عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ فَحَدَّثَتْنَا خَدِيجَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُمْ لَمَّا أُوقِفُوا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ الْبَابِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ بَابُ جَبْرَئِيلَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

ع وَ عَامَّةُ رِدَائِهِ مَطْرُوحٌ بِالْأَرْضِ ثُمَّ اطَّلَعَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَعَنَكُمُ اللَّهُ يَا مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ ثَلَاثاً مَا عَلَى هَذَا عَاهَدْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ لَا بَايَعْتُمُوهُ أَمَا وَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ حَرِيصاً وَ لَكِنِّي غُلِبْتُ وَ لَيْسَ لِلْقَضَاءِ مَدْفَعٌ ثُمَّ قَامَ وَ أَخَذَ إِحْدَى نَعْلَيْهِ فَأَدْخَلَهَا رِجْلَهُ وَ الْأُخْرَى فِي يَدِهِ وَ عَامَّةُ رِدَائِهِ يَجُرُّهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَحُمَّ عِشْرِينَ لَيْلَةً لَمْ يَزَلْ يَبْكِي فِيهِ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ حَتَّى خِفْنَا عَلَيْهِ فَهَذَا حَدِيثُ خَدِيجَةَ قَالَ الْجَعْفَرِيُّ وَ حَدَّثَنَا- مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طَلَعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْمَحْمِلِ الَّذِي فِيهِ- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلَامَهُ فَمُنِعَ أَشَدَّ الْمَنْعِ وَ أَهْوَى إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَ قَالَ تَنَحَّ عَنْ هَذَا فَإِنَّ اللَّهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي غَيْرَكَ ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الزُّقَاقَ وَ رَجَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّى ابْتُلِيَ الْحَرَسِيُّ بَلَاءً شَدِيداً رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرِكَهُ فَمَاتَ فِيهَا وَ مَضَى بِالْقَوْمِ فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حِيناً ثُمَّ أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ فَأُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ وَ عُمُومَتَهُ قُتِلُوا قَتَلَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ إِلَّا حَسَنَ بْنَ جَعْفَرٍ وَ طَبَاطَبَا وَ عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ وَ دَاوُدَ بْنَ حَسَنٍ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ قَالَ فَظَهَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ وَ دَعَا النَّاسَ لِبَيْعَتِهِ قَالَ فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ بَايَعُوهُ وَ اسْتَوْسَقَ النَّاسُ لِبَيْعَتِهِ وَ لَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ قُرَشِيٌّ وَ لَا أَنْصَارِيٌّ وَ لَا عَرَبِيٌّ قَالَ وَ شَاوَرَ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ وَ كَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَ كَانَ عَلَى شُرَطِهِ فَشَاوَرَهُ فِي الْبَعْثَةِ إِلَى وُجُوهِ قَوْمِهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ إِنْ دَعَوْتَهُمْ دُعَاءً يَسِيراً لَمْ يُجِيبُوكَ أَوْ تَغْلُظَ عَلَيْهِمْ فَخَلِّنِي وَ إِيَّاهُمْ- فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ امْضِ إِلَى مَنْ أَرَدْتَ مِنْهُمْ فَقَالَ ابْعَثْ إِلَى رَئِيسِهِمْ وَ كَبِيرِهِمْ يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ع فَإِنَّكَ إِذَا أَغْلَظْتَ عَلَيْهِ عَلِمُوا جَمِيعاً أَنَّكَ سَتُمِرُّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمْرَرْتَ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ فَوَ اللَّهِ مَا لَبِثْنَا أَنْ أُتِيَ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع حَتَّى أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَ حَدَثَتْ نُبُوَّةٌ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ص فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ لَا وَ لَكِنْ بَايِعْ تَأْمَنْ عَلَى نَفْسِكَ وَ مَالِكَ وَ وُلْدِكَ وَ لَا تُكَلَّفَنَّ حَرْباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا فِيَّ حَرْبٌ وَ لَا قِتَالٌ وَ لَقَدْ تَقَدَّمْتُ إِلَى أَبِيكَ وَ حَذَّرْتُهُ الَّذِي حَاقَ بِهِ وَ لَكِنْ لَا يَنْفَعُ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ يَا ابْنَ أَخِي عَلَيْكَ بِالشَّبَابِ وَ دَعْ عَنْكَ الشُّيُوخَ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ مَا أَقْرَبَ مَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي السِّنِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنِّي لَمْ أُعَازَّكَ وَ لَمْ أَجِئْ لِأَتَقَدَّمَ عَلَيْكَ فِي الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ- مُحَمَّدٌ لَا وَ اللَّهِ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا فِيَّ يَا ابْنَ أَخِي طَلَبٌ وَ لَا حَرْبٌ وَ إِنِّي لَأُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَادِيَةِ فَيَصُدُّنِي ذَلِكَ وَ يَثْقُلُ عَلَيَّ حَتَّى تُكَلِّمَنِي فِي ذَلِكَ الْأَهْلُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَ لَا يَمْنَعُنِي مِنْهُ إِلَّا الضَّعْفُ وَ اللَّهِ وَ الرَّحِمِ أَنْ تُدْبِرَ عَنَّا وَ نَشْقَى بِكَ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَ اللَّهِ مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع وَ مَا تَصْنَعُ بِي وَ قَدْ مَاتَ قَالَ أُرِيدُ الْجَمَالَ بِكَ قَالَ مَا إِلَى مَا تُرِيدُ سَبِيلٌ لَا وَ اللَّهِ مَا مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَاتَ مَوْتَ النَّوْمِ- قَالَ وَ اللَّهِ لَتُبَايِعُنِي طَائِعاً أَوْ مُكْرَهاً وَ لَا تُحْمَدُ فِي بَيْعَتِكَ فَأَبَى عَلَيْهِ إِبَاءً شَدِيداً وَ أَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ أَمَا إِنْ طَرَحْنَاهُ فِي السِّجْنِ وَ قَدْ خَرِبَ السِّجْنُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ غَلَقٌ خِفْنَا أَنْ يَهْرُبَ مِنْهُ فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع ثُمَّ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَ وَ تُرَاكَ تُسْجِنُنِي قَالَ نَعَمْ وَ الَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّداً ص بِالنُّبُوَّةِ لَأُسْجِنَنَّكَ وَ لَأُشَدِّدَنَّ عَلَيْكَ فَقَالَ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ احْبِسُوهُ فِي الْمَخْبَإِ وَ ذَلِكَ دَارُ رَيْطَةَ الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَمَا وَ اللَّهِ إِنِّي سَأَقُولُ ثُمَّ

أُصَدِّقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ لَوْ تَكَلَّمْتَ لَكَسَرْتُ فَمَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَمَا وَ اللَّهِ يَا أَكْشَفُ يَا أَزْرَقُ لَكَأَنِّي بِكَ تَطْلُبُ لِنَفْسِكَ جُحْراً تَدْخُلُ فِيهِ وَ مَا أَنْتَ فِي الْمَذْكُورِينَ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَ إِنِّي لَأَظُنُّكَ إِذَا صُفِّقَ خَلْفَكَ طِرْتَ مِثْلَ الْهَيْقِ النَّافِرِ فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ احْبِسْهُ وَ شَدِّدْ عَلَيْهِ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَمَا وَ اللَّهِ لَكَأَنِّي بِكَ خَارِجاً مِنْ سُدَّةِ أَشْجَعَ إِلَى بَطْنِ الْوَادِي وَ قَدْ حَمَلَ عَلَيْكَ فَارِسٌ مُعْلَمٌ فِي يَدِهِ طِرَادَةٌ نِصْفُهَا أَبْيَضُ وَ نِصْفُهَا أَسْوَدُ عَلَى فَرَسٍ كُمَيْتٍ أَقْرَحَ فَطَعَنَكَ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيكَ شَيْئاً وَ ضَرَبْتَ خَيْشُومَ فَرَسِهِ فَطَرَحْتَهُ وَ حَمَلَ عَلَيْكَ آخَرُ خَارِجٌ مِنْ زُقَاقِ آلِ أَبِي عَمَّارٍ الدُّؤَلِيِّينَ عَلَيْهِ غَدِيرَتَانِ مَضْفُورَتَانِ وَ قَدْ خَرَجَتَا مِنْ تَحْتِ بَيْضَةٍ كَثِيرُ شَعْرِ الشَّارِبَيْنِ فَهُوَ وَ اللَّهِ صَاحِبُكَ فَلَا رَحِمَ اللَّهُ رِمَّتَهُ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ حَسِبْتَ فَأَخْطَأْتَ وَ قَامَ إِلَيْهِ السُّرَاقِيُّ بْنُ سَلْخِ الْحُوتِ فَدَفَعَ فِي ظَهْرِهِ حَتَّى أُدْخِلَ السِّجْنَ وَ اصْطُفِيَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَ مَا كَانَ لِقَوْمِهِ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَعَ مُحَمَّدٍ قَالَ فَطَلَعَ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَ ذَهَبَتْ رِجْلَاهُ وَ هُوَ يُحْمَلُ حَمْلًا فَدَعَاهُ إِلَى الْبَيْعَةِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلَى بِرِّكَ وَ عَوْنِكَ أَحْوَجُ- فَقَالَ لَهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ فَقَالَ لَهُ وَ أَيَّ شَيْءٍ تَنْتَفِعُ بِبَيْعَتِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأُضَيِّقُ عَلَيْكَ مَكَانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ قَالَ لَا بُدَّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ وَ أَغْلَظَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَلَعَلَّنَا نُبَايِعُ جَمِيعاً قَالَ فَدَعَا جَعْفَراً ع فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ فَافْعَلْ لَعَلَّ اللَّهَ يَكُفُّهُ عَنَّا قَالَ قَدْ أَجْمَعْتُ أَلَّا أُكَلِّمَهُ أَ فَلْيَرَ فِيَّ بِرَأْيِهِ فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ- لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ تَذْكُرُ يَوْماً أَتَيْتُ أَبَاكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ع وَ عَلَيَّ حُلَّتَانِ صَفْرَاوَانِ فَدَامَ النَّظَرَ إِلَيَّ فَبَكَى فَقُلْتُ لَهُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لِي يُبْكِينِي أَنَّكَ تُقْتَلُ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّكَ ضَيَاعاً لَا يَنْتَطِحُ فِي دَمِكَ عَنْزَانِ قَالَ قُلْتُ فَمَتَى ذَاكَ قَالَ إِذَا دُعِيتَ إِلَى الْبَاطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْأَحْوَلِ مَشُومِ قَوْمِهِ يَنْتَمِي مِنْ آلِ الْحَسَنِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ص يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ قَدْ تَسَمَّى بِغَيْرِ اسْمِهِ- فَأَحْدِثْ عَهْدَكَ وَ اكْتُبْ وَصِيَّتَكَ فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ غَدٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع نَعَمْ وَ هَذَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ لَا يَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَقَلَّهُ فَأَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَنَا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلَافَةَ عَلَى مَنْ خَلَّفْتَ وَ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ قَالَ ثُمَّ احْتُمِلَ إِسْمَاعِيلُ وَ رُدَّ جَعْفَرٌ إِلَى الْحَبْسِ قَالَ فَوَ اللَّهِ مَا أَمْسَيْنَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ بَنُو أَخِيهِ بَنُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَتَوَطَّئُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى جَعْفَرٍ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَ أَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَهْلَلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَبَلَغَنَا خُرُوجُ عِيسَى بْنِ مُوسَى يُرِيدُ الْمَدِينَةَ قَالَ فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ- يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ عَلَى مُقَدِّمَةِ عِيسَى بْنِ مُوسَى وُلْدُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ قَاسِمٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَ عَلِيٌّ وَ إِبْرَاهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ فَهُزِمَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ قَدِمَ عِيسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَ صَارَ الْقِتَالُ بِالْمَدِينَةِ فَنَزَلَ بِذُبَابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ مِنْ خَلْفِنَا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى بَلَغَ السُّوقَ فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضَى ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ الْخَوَّامِينَ فَنَظَرَ إِلَى مَا هُنَاكَ فَضَاءٍ لَيْسَ فِيهِ مُسَوِّدٌ وَ لَا مُبَيِّضٌ فَاسْتَقْدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى شِعْبِ فَزَارَةَ ثُمَّ دَخَلَ هُذَيْلَ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَشْجَعَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْفَارِسُ الَّذِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ سِكَّةِ

هُذَيْلَ فَطَعَنَهُ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيهِ شَيْئاً وَ حَمَلَ عَلَى الْفَارِسِ فَضَرَبَ خَيْشُومَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ فَطَعَنَهُ الْفَارِسُ فَأَنْفَذَهُ فِي الدِّرْعِ وَ انْثَنَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ فَضَرَبَهُ فَأَثْخَنَهُ وَ خَرَجَ عَلَيْهِ حُمَيْدُ بْنُ قَحْطَبَةَ وَ هُوَ مُدْبِرٌ عَلَى الْفَارِسِ يَضْرِبُهُ مِنْ زُقَاقِ الْعَمَّارِيِّينَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً أَنْفَذَ السِّنَانَ فِيهِ فَكَسَرَ الرُّمْحَ وَ حَمَلَ عَلَى حُمَيْدٍ فَطَعَنَهُ حُمَيْدٌ بِزُجِّ الرُّمْحِ فَصَرَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ حَتَّى أَثْخَنَهُ وَ قَتَلَهُ وَ أَخَذَ رَأْسَهُ وَ دَخَلَ الْجُنْدُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَ أُخِذَتِ الْمَدِينَةُ وَ أُجْلِينَا هَرَباً فِي الْبِلَادِ قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى لَحِقْتُ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدْتُ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ مُكْمَناً عِنْدَهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِسُوءِ تَدْبِيرِهِ وَ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أُصِيبَ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ مَضَيْتُ مَعَ ابْنِ أَخِي الْأَشْتَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ حَتَّى أُصِيبَ بِالسِّنْدِ ثُمَّ رَجَعْتُ شَرِيداً طَرِيداً تَضِيقُ عَلَيَّ الْبِلَادُ فَلَمَّا ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَ اشْتَدَّ بِيَ الْخَوْفُ ذَكَرْتُ مَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَجِئْتُ إِلَى الْمَهْدِيِّ وَ قَدْ حَجَّ وَ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَمَا شَعَرَ إِلَّا وَ أَنِّي قَدْ قُمْتُ مِنْ تَحْتِ الْمِنْبَرِ فَقُلْتُ لِيَ الْأَمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَدُلُّكَ عَلَى نَصِيحَةٍ لَكَ عِنْدِي فَقَالَ نَعَمْ مَا هِيَ قُلْتُ أَدُلُّكَ عَلَى مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ فَقَالَ لِي نَعَمْ لَكَ الْأَمَانُ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي مَا أَثِقُ بِهِ فَأَخَذْتُ مِنْهُ عُهُوداً وَ مَوَاثِيقَ وَ وَثَّقْتُ لِنَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ أَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لِي إِذاً تُكْرَمَ وَ تُحْبَى فَقُلْتُ لَهُ أَقْطِعْنِي إِلَى بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِكَ يَقُومُ بِأَمْرِي عِنْدَكَ فَقَالَ لِيَ انْظُرْ إِلَى مَنْ أَرَدْتَ فَقُلْتُ عَمَّكَ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ فَقُلْتُ وَ لَكِنْ لِي فِيكَ الْحَاجَةُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا قَبِلْتَنِي فَقَبِلَنِي شَاءَ أَوْ أَبَى وَ قَالَ لِيَ الْمَهْدِيُّ مَنْ يَعْرِفُكَ وَ حَوْلَهُ أَصْحَابُنَا أَوْ أَكْثَرُهُمْ فَقُلْتُ هَذَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ يَعْرِفُنِي وَ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يَعْرِفُنِي وَ هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَعْرِفُنِي فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّهُ لَمْ يَغِبْ عَنَّا ثُمَّ قُلْتُ لِلْمَهْدِيِّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْمَقَامِ أَبُو هَذَا الرَّجُلِ وَ أَشَرْتُ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ كَذَبْتُ عَلَى جَعْفَرٍ كِذْبَةً فَقُلْتُ لَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ السَّلَامَ وَ قَالَ إِنَّهُ إِمَامُ عَدْلٍ وَ سَخَاءٍ قَالَ فَأَمَرَ لِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بِخَمْسَةِ آلَافِ دِينَارٍ فَأَمَرَ لِي مِنْهَا مُوسَى بِأَلْفَيْ دِينَارٍ وَ وَصَلَ عَامَّةَ أَصْحَابِهِ وَ وَصَلَنِي فَأَحْسَنَ صِلَتِي فَحَيْثُ مَا ذُكِرَ وُلْدُ- مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقُولُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ مَلَائِكَتُهُ وَ حَمَلَةُ عَرْشِهِ وَ الْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ وَ خُصُّوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِأَطْيَبِ ذَلِكَ وَ جَزَى مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَنِّي خَيْراً فَأَنَا وَ اللَّهِ مَوْلَاهُمْ بَعْدَ اللَّهِ.

۔راوی کہتا ہے ہم علی ابن الحسین (ع) کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لئے آئے ہم نے ان کے پاس عبداللہ بن الحسین (ع) کے فرزند موسیٰ کو دیکھا جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھر والوں سے، پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دختر ابی لشکر سے جو مرثیہ گو تھی کہا مرثیہ پڑھو اس نے یہ شعر پڑھے :

"گنو مرنے والوں کو رسول ﷺ اللہ، حمزہ عباس علی (ع) جو خیر پر تھے، پھر جعفر پھر عقیل پھر آئمہ اہلبیت"

موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور اس نے دو شعر اور پڑھے۔

ہم ہی میں متقیوں کے امام محمد ﷺ تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور مہذب جعفر، ہم میں علی (ع) تھے رسول کے داماد پاک و پاکیزہ۔

ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی (ع) سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں نوحہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملائکہ کو ایسے نوحہ سے (اشعار) اذیت نہ دو،

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق (ع) کا مکان چھوڑ کر اس مکان میں آنے کا موسیٰ نے کہا یہ دار السرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کرایا ہے ہمارے مہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا جو اپنے آپ کو مہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔

امام جعفر صادق (ع) جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جز تھا عبداللہ محض کے فرزند محمد جو مدعی مہدویت تھے)

عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کر لیا اور خدیجہ کو عاریتاً رہنے کے لئے دے دیا تھا۔

موسیٰ ابن عبداللہ نے کہا میں تم کو ایک عجیب بات سناتا ہوں جب میرے باپ نے محمد ابن عبداللہ کی امامت کے معاملہ کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کہ فرمایا اس معاملہ کے بغیر امام جعفر صادق (ع) کے میرے لئے کامیابی نہیں ہو سکتی درآنحالیکہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد نے ان کو ٹھرالیا اور بات چیت شروع کی انھوں نے فرمایا ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں انشاءاللہ ہم پھر ملیں گے میرے والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا تیسرے روز ہم پھر چلے اور حضرت کے پاس آئے میرے باپ میرے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات شروع ہوئی میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلحاظ سن میں آپ سے بڑا ہوں بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں. کیونکہ میں آپکی نیکی اور ایثار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو مجھ سے زیادہ اطاعت والا پاتیں ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخدا آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھائے اور میں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے پر بڑی مشقت و تکان و کوشش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتائے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کریگا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ تو جنگ کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہو اسی اثنا میں کچھ لوگ آگئے اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا اس کے بعد میرے باپ نے کہا آپ نے کیا فیصلہ کیا فرمایا ہم پھر انشاءاللہ ملیں گے انھوں نے کہا کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں فرمایا انشاءاللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی .

پھر میرے باپ اپنے گھر آگئے اور انھوں نے اپنے بیٹے کو محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ جہنیتہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلہ پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق (ع) سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام (ع) کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے پر آیا ہوں اور مجھے قوی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہو گی۔

امام (ع) نے فرمایا اے میرے چچازاد بھائی میں تم کو پناہ دیتا ہوں اللہ کی اس عمر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گذار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کے شر سے تعلق نہ ہو جائے اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہئے تھا وہ کہہ گذرے. انھوں نے کہا. امر امامت میں کس وجہ سے امام حسین کو امام حسن (ع) پر ترجیح ہوئی (یعنی کیا وجہ کہ امام کا سلسلہ بجائے امام حسن (ع) کے امام حسین (ع) کی اولاد کی طرف منتقل ہوا امام (ع) نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) پر اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں چلنی چاہئے تھی امام (ع) نے فرمایا خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو خدا نے اپنے رسول ﷺ کی طرف جو چاہا وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفی صلعم نے علی (ع) کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انھوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسول ﷺ خدا نے کہا۔ رسول ﷺ کی عظمت شان اور حضرت علی (ع) کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول ﷺ اور عمل علی (ع) کے خلاف اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے. اگر امر امامت حسین بلحاظ بزرگی سن ہوتا یا امر وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہوتا تو امام حسین (ع) ضرور ایسا کرتے اور ہمارے نزدیک امام حسین (ع) اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکم خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی اور دنیا سے رخصت ہوئی اور ان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ (انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے (از طرف مادر جد اور از طرف پدر عم

اگر تم ان کے لئے کلمہ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو اللہ تمہیں بخشے اے میرے ابن عم۔ میری اطاعت کرو میرا کلام سنو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کوتاہی نہیں کر رہا ہوں نصیحت کرنے میں اور حرص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پارہا۔ دیکھئے حکم خدا کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمد (جس کو آپ امام بنانا چاہتے ہیں) بھینگا اکشف واحضر ہے وہ اشجع کے بند پانی کے بھاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصہ پر بال نہ ہو۔ ایسے کو عرب والے منحوس جانتے تھے۔

توضیح: اخضر سے مراد سبز چشم، سدہ سے مراد وہ بندے ہیں جو دریا پر پتھر سے پانی کو روک کے لئے بنا دیا جائے اشجع پدر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا لیل پانی کے بھاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم اس کے دشمنوں سے بدلہ لے گا دن کا دن میں ساعت کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کرے گا لوگوں کو تمام اولاد ابو طالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے (اس کے بعد عبداللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام (ع) نے فرمایا خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈرایا حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیڑیئے کے سامنے جانے سے روکو)۔

تمہارے نفس نے خلوتوں میں ایسی آرزو کو پیدا کر کہ تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کو حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جد وجہد کے بعد طائف (کوہ احد) سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارہ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچہ کبک سے زیادہ شوم منحوس جانتا ہوں اصلاب آباء نے ارحام نساء میں اس سے زیادہ منحوس نطفہ نہیں ڈالا واللہ وہ مقتول ہو گا سدہ اشجع میں پانی کے بھاؤ کی جگہ، واللہ گویا زمین پر بچھاڑا ہوا ہے اس کا لباس اتارا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھ دی گئی ہے (تاکہ شرمگاہ کھلی رہے) اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبداللہ نے کہا حضرت کا یہ اشارہ میری طرف تھا پھر فرمایا یہ خروج کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور شکست کھائے گا اس ساتھی (محمد) قتل کیا جائے گا پھر یہ خروج کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ)

پس ان کا سردار قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر تتر بتر ہو جائے گا پس میری بات مانو اور بنی عباس سے امان طلب کرو اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والا نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیے کہ آپ کا بیٹا احول (بھینگا) سبز چشم اور اکشف ہے یہ سدہ اشجع میں اس پانی کے بھاؤ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور بطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائے گا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کہ اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روکا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا۔

فرمایا۔ امام (ع) نے اللہ جانتا ہے کہ میرا ارادا محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض تو کوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جانو اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں اٹھے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا امام (ع) ان کے قریب آئے اور فرمایا۔ میں نے

تمہارے چچا(امام محمد باقر(ع))اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو جن تدبیر سے ٹال سکتے ہو ٹال دو، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمن و رحیم اور اپنے مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ فدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میری اہل بیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مراد اسمعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کر رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ سے بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم و پیش گذرے ہوں گے ابو جعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انھوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں میں سلمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی ابن ابراہیم بن حسن، حسن بن جعفر بن حسن، طباطبائی ابراہیم بن اسمعیل بن حسن بن اور عبداللہ بن داؤد کو اور انھوں ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی محملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدّا نہ تھا خالی لکڑیاں تھیں یہ انھیں گرفتار کر کہ مدینہ کے مقام مصلے تک لے آئے لوگ ان کی شماتت کریں

پس لوگوں نے اپنے کو ان سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروزے پر آئے جس کو باب جبرائیل کہتے ہیں امام جعفر صادق(ع) اس طرح تشریف لائے آپ(ع) کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا تین بار آئے اگروہ انصار! کیا تم نے رسول ﷺ سے اس کا عہد لیا تھا اس پر بیعت کی تھی (تم نے رسول کی بیعت توڑ کر آئمہ ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم و ستم جو اولاد رسول پر ہو رہے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہو) خدا تم پر لعنت کرے واللہ ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے زمانہ سے میں مغلوب ہو گیا یہ فرما کر وہاں سے چلے، درآنحالیکہ ایک جوتا آپ کے ہاتھ میں تھا (اور ایک پیر میں یعنے انتہائی اضطرابی حالت میں) ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر کھینچ رہا تھا پھر حضرت اپنے گھر پر آئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلا بخار رہے اور رات دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی موت کا خوف ہونے لگا یہ خدیجہ کا بیان تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 333)

جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کُفر کی موت مرا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٍ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کُفر کی موت مرا. اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ میں ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔83، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 362)

امام کے بغیر عبادت گمراہی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يُجْهِدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَ هُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَ اللَّهُ شَانِئٌ لِأَعْمَالِهِ وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَ جَائِيَةً يَوْمَهَا فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مَعَ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبْضَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَإِنَّكِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَّةً لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا وَ كَذَلِكَ وَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ ظَاهِراً عَادِلًا أَصْبَحَ ضَالًّا تَائِهاً وَ إِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

راوی کہتا ہے امام محمد باقر (ع) نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو گئی اور دن بھر سر گرداں اور پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہو گئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انھی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنا گلہ ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا چرواہا چیخا کہ اپنے چرواہے اور گلہ کے پاس جا تو اپنے چرواہے اور گلہ سے الگ ہو کر حیران و سر گردان ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ دے جائے یا اس مقام تک پہنچائے اسی اثناء میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا واللہ اسے طرح اے محمد اس امت میں وہ شخص ہے جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور

ان کے تابعین، دین الٰہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا جو عمل وہ کرتے ہیں جو اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 368)

امام کو مان لینا دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے کافی ہے چاہے انسان میں امانت، وفا اور صدق نہ ہو

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَ يَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَ فُلَاناً لَهُمْ أَمَانَةٌ وَ صِدْقٌ وَ وَفَاءٌ وَ أَقْوَامٌ يَتَوَلَّوْنَكُمْ لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَ لَا الْوَفَاءُ وَ الصِّدْقُ قَالَ فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ثُمَّ قَالَ لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللَّهَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَ لَا عَتْبَ عَلَى مَنْ دَانَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ قُلْتُ لَا دِينَ لِأُولَئِكَ وَ لَا عَتْبَ عَلَى هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولَئِكَ وَ لَا عَتْبَ عَلَى هَؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ أَ لَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ يَعْنِي مِنْ ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ لِوَلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَ قَالَ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِياؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُماتِ إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَرَجُوا بِوَلَايَتِهِمْ إِيَّاهُ مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ فَ أُولئِكَ أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فِيها خالِدُونَ.

ابی یعفور سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق (ع) سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ (ع) کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے بر خلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا نہ صدق، یہ سن کر امام (ع) اُٹھ کر بیٹھ گئے اور میرے طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہئے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربت ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں فرمایا. ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، سبب ان کی محبت، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے

امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کے بناء پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آ گئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر369)

جنت اعمال سے نہیں ملتی بلکہ امام کو ماننے سے ملتی ہے

وَ عَنْهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَ لَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیز گار نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر370)

اگر امام منصوص من اللہ کی محبت دل میں نہیں تو اعمالِ صالحہ کسی کام کے نہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَ إِنَّ اللَّهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہئے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔85، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر371)

جو بغیر امام کے مر گیا وہ کفر کی موت مرا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَوْماً وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ فَقُلْتُ قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَقَالَ إِي وَ اللَّهِ قَدْ قَالَ قُلْتُ فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ.

راوی کہتا ہے ایک دن ابو عبد اللہ (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو کفر کی موت مرا میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا ہاں خدا کی قسم میں نے کہا ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 371)

جو بغیر امام کے مر گیا وہ کفر کی موت مرا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ مِيتَةُ كُفْرٍ قَالَ مِيتَةُ ضَلَالٍ قُلْتُ فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ فَقَالَ نَعَمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے اس قول رسول ﷺ کا مطلب پوچھا جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے فرمایا ہاں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 372)

جس نے امامِ زمانہ کو نہ پہچانا وہ کفر و نفاق و ضلالت کی موت مرے گا

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ أَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلَالٍ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کیا جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا ہاں میں نے کہا جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 372)

جس نے امام کی ہدایت کے بغیر اللہ کی عبادت کی وہ مشرک ہے

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَنْ دَانَ اللَّهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقٍ أَلْزَمَهُ اللَّهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ- وَ مَنِ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَ ذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللَّهِ الْمَكْنُونِ.

راوی کہتا ہے فرمایا عبداللہ (ع) نے جس نے اللہ کی عبادت کے بغیر امام بر حق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے عویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا (مراد امام)

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔86، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 372)

جو اولادِ فاطمہؑ میں سے جو امام سے عناد رکھتا ہے اس کیلئے دردناک عذاب ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَ سَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَقُولُ عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ.

میں نے امام رضا (ع) سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ علی ابن الحسین نے فرمایا اس کو دردناک عذاب ہوگا .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 373)

امر امامت کا انکار کرنے والے کیلئے عذاب ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع الْمُنْكِرُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِمْ سَوَاءٌ فَقَالَ لِي لَا تَقُلِ الْمُنْكِرُ وَ لَكِنْ قُلِ الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِمْ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ فَتَفَكَّرْتُ فِيهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ- فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم وغیرہ بنی ہاشم میں نے فکر کی تو یوسف (ع) کے بارے میں یہ بات یاد آئی یوسف نے پہچان لیا وہ نہ پہچانے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 373)

امرِ امامت کا انکار کرنے والا اگر اولادِ آئمہ سے ہو تو اس کیلئے دہرا گناہ ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا ع قُلْتُ لَهُ الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ فَقَالَ الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَ الْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

میں نے امام رضا (ع) سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہو گا اس منکر کا دوہرا گناہ ہو گا اور جو نیکی کرنے والا ہو گا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 374)

وصی کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ سابقہ امام فوت ہو گیا ہے اور اب تم امام ہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِمَامِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنَّ صَاحِبَهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمْضِي مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قُبِضَ بِبَغْدَادَ وَ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ يَعْلَمُ ذَلِكَ حِينَ يَمْضِي صَاحِبُهُ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ يُلْهِمُهُ اللَّهُ.

میں نے امام رضا (ع) سے کہا مجھے بتایئے کہ امام کو کب پتا چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جب کہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے فرمایا موت کے وقت ہی میں نے کہا کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 381)

وصی کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ سابقہ امام فوت ہو گیا ہے اور اب تم امام ہو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ ع فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ ع فَقِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ عَرَفْتَ قَالَ لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلَّهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا.

راوی کہتا ہے میں نے روز وفات امام محمد تقی (ع) (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی (ع) کو کہتے سنا انا للہ وانا الیہ راجعون، امام محمد تقی (ع) کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 381)

وصی کو اللہ کی طرف سے علم ہو جاتا ہے کہ امام فوت ہو گیا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع حِينَ أُخْرِجَ بِهِ- أَبَا الْحَسَنِ ع أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَداً مَا كَانَ حَيّاً إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَفْرُشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدِّهْلِيزِ ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ فَإِذَا أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ فَمَكَثَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي أَبْطَأَ عَنَّا وَ فُرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمَا كَانَ يَأْتِي فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَ ذُعِرُوا وَ دَخَلَنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى الدَّارَ وَ دَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَ قَصَدَ إِلَى أُمِّ أَحْمَدَ- فَقَالَ لَهَا هَاتِ الَّتِي أَوْدَعَكِ أَبِي فَصَرَخَتْ وَ لَطَمَتْ وَجْهَهَا وَ شَقَّتْ جَيْبَهَا وَ قَالَتْ مَاتَ وَ اللَّهِ سَيِّدِي فَكَفَّهَا وَ قَالَ لَهَا لَا تَكَلَّمِي بِشَيْءٍ وَ لَا تُظْهِرِيهِ حَتَّى يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوَالِي فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطاً وَ أَلْفَيْ دِينَارٍ أَوْ أَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ فَدَفَعَتْ ذَلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَ قَالَتْ إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ كَانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ احْتَفِظِي بِهَذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكِ لَا تُطْلِعِي عَلَيْهَا أَحَداً حَتَّى أَمُوتَ فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكِ مِنْ وُلْدِي فَطَلَبَهَا مِنْكِ فَادْفَعِيهَا إِلَيْهِ وَ اعْلَمِي أَنِّي قَدْ مِتُّ وَ قَدْ جَاءَنِي وَ اللَّهِ عَلَامَةُ سَيِّدِي فَقَبَضَ ذَلِكَ مِنْهَا وَ أَمَرَهُمْ بِالْإِمْسَاكِ جَمِيعاً إِلَى أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ وَ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا أَيَّاماً يَسِيرَةً حَتَّى جَاءَتِ الْخَرِيطَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَ تَفَقَّدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ ع مَا فَعَلَ مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَ قَبْضِهِ لِمَا قَبَضَ.

مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم (ع) کو بغداد لے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا (ع) کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازہ پر سویا کریں مسافر کہتا ہے ہم ہر روز رات کو دہلیز میں ان کے لئے فرش بچھاتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے یہ صورت چار سال تک رہی ایک رات آنے میں تاخیر ہوئی ہم نے فرش بچھا دیا لیکن جب حسبِ معمول نہ آئے سب گھر والے مضطر و پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے اور امّ احمد سے کہا جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو یہ سن کر وہ رونے لگیں منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا اور کہنے لگیں واللہ! میرا آقا مر گیا حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری اطلاع نہ آجائے پس ام احمد نے دو ہزار یا چار ہزار دینار سے بھری تھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور ام احمد امام موسیٰ کاظم (ع)

کے نزدیک عزیز اور گرامی تھیں حضرت نے ان سے کہا اس امانت کی حفاظت کرو اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا جب میں مر جاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مر گیا پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باقاعدہ خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے پس میّت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہیں ہوئی چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا(ع) کے رات کو سونے کے لئے نہ آنے کا تھا اور ام احمد سے امانت لینے کا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔89، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 381)

امام میرا بیٹا ہی بنے گا چاہے اس کی عمر تین سال ہی کیوں نہ ہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللَّهُ لَكَ- أَبَا جَعْفَرٍ ع فَكُنْتَ تَقُولُ يَهَبُ اللَّهُ لِي غُلَاماً فَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ فَقَرَّ عُيُونَنَا فَلَا أَرَانَا اللَّهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ هُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ قَالَ وَ مَا يَضُرُّهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَدْ قَامَ عِيسَى ع بِالْحُجَّةِ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا(ع) سے کہا قبل امام محمد تقی(ع) کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے دے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی پس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہو گا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی(ع) کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا کم سنی مانع امامت نہیں عیسیٰ(ع) تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 383)

پانچ سال سے کم عمر کا بچہ بھی امام ہو سکتا ہے

سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ فَقُلْتُ يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلَّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَ سَهْلٌ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ بِهَذَا فِي سَنَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر ع سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ ع نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 385)

پانچ سال سے کم عمر کا بچہ بھی امام ہو سکتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْخَيْرَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ ع بِخُرَاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ قَالَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ع رَسُولًا نَبِيّاً صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

راوی کہتا ہے میں خراساں میں امام ع کے پاس ٹھہرا ہوا تھا میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہو گا۔ فرمایا: میرا بیٹا ابو جعفر (گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی ع کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے) حضرت نے فرمایا: خدا نے عیسی ع کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابو جعفر کے سن سے بھی کم تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 385)

امامت میں بھی وہی حجت ہے جو نبوت میں ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع وَ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَ جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ وَ آتَيْناهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَ لَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَ هُوَ صَبِيٌّ وَ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی ع میرے پاس آئے تو میں نے غور سے ان کے سراپا پر نظر ڈالی تا کہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت بچپن میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا پس بچپن میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد (حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی سن پر نہیں یحیی بچپن میں نبی ہوئے یوسف چالیس سال بعد۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 385)

کم سن بچہ بھی امامت کا اہل ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ فَقَالَ وَ مَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ص- قُلْ هذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلى‏ بَصِيرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي فَوَ اللَّهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ ع وَ لَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَ أَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِين.

میں نے امام محمد تقی ع سے کہا کہ لوگ آپ ع کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا۔ تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم علی ع نے نو سال کی عمر میں پیروی رسول ص کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 386)

امام موسیٰ کاظمؑ کو جبریلؑ نے غسل دیا

وَ عَنْهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا ع إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ فَقَالَ أَ مَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِغُسْلِهِ قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبَوَاهُ وَ أَهْلُ بَيْتِهِ.

میں نے امام رضا(ع) سے کہا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو منکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملائکہ رحمت) جو غائب ہونے والوں (ملائکہ عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یوسف کے پاس کنویں میں جب کے ان کے باپ اور گھر والے موجود نہ تھے یعنی امام موسیٰ کاظم (ع) کو غسل دیا مدینہ میں اور جبرائیل نے بغداد میں لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے)

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔91، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 387)

فرشتے نے امام کو شربت پلا کر جماع کا حکم دیا جس سے بیٹا پیدا ہوا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الرَّزَامِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا ابْنُهُ مُوسَى ع فَلَمَّا نَزَلْنَا الْأَبْوَاءَ وَضَعَ لَنَا الْغَدَاءَ وَ كَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ لِأَصْحَابِهِ أَكْثَرَ وَ أَطَابَ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذْ أَتَاهُ رَسُولُ حَمِيدَةَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ حَمِيدَةَ تَقُولُ قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَ قَدْ وَجَدْتُ مَا كُنْتُ أَجِدُ إِذَا حَضَرَتْ وِلَادَتِي وَ قَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَسْتَبِقَكَ بِابْنِكَ هَذَا فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ سَرَّكَ اللَّهُ وَ جَعَلَنَا فِدَاكَ فَمَا أَنْتَ

صَنَعَتْ مِنْ حَمِيدَةَ قَالَ سَلَّمَهَا اللَّهُ وَ قَدْ وَهَبَ لِي غُلَاماً وَ هُوَ خَيْرُ مَنْ بَرَأَ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ وَ لَقَدْ أَخْبَرَتْنِي حَمِيدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَنَّتْ أَنِّي لَا أَعْرِفُهُ وَ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمَ بِهِ مِنْهَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الَّذِي أَخْبَرَتْكَ بِهِ حَمِيدَةُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَتْ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِهَا حِينَ سَقَطَ وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ذَلِكَ أَمَارَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَمَارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا هَذَا مِنْ أَمَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَمَارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ فَقَالَ لِي إِنَّهُ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا - بِجَدِّي أَتَى آتٍ جَدَّ أَبِي بِكَأْسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرَقُّ مِنَ الْمَاءِ وَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ فَسَقَاهُ إِيَّاهُ وَ أَمَرَهُ بِالْجِمَاعِ فَقَامَ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِجَدِّي وَ لَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِأَبِي أَتَى آتٍ جَدِّي فَسَقَاهُ كَمَا سَقَى جَدَّ أَبِي وَ أَمَرَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَمَرَهُ فَقَامَ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِأَبِي وَ لَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِي أَتَى آتٍ أَبِي فَسَقَاهُ بِمَا سَقَاهُمْ وَ أَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَقَامَ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِي وَ لَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِابْنِي أَتَانِي آتٍ كَمَا أَتَاهُمْ فَفَعَلَ بِي كَمَا فَعَلَ بِهِمْ فَقُمْتُ بِعِلْمِ اللَّهِ وَ إِنِّي مَسْرُورٌ بِمَا يَهَبُ اللَّهُ لِي فَجَامَعْتُ فَعُلِقَ بِابْنِي هَذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ فَهُوَ وَ اللَّهِ صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي إِنَّ نُطْفَةَ الْإِمَامِ مِمَّا أَخْبَرْتُكَ - وَ إِذَا سَكَنَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ أُنْشِئَ فِيهَا الرُّوحُ بَعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً يُقَالُ لَهُ - حَيَوَانُ فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ - وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلًا لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَ إِذَا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَأَمَّا وَضْعُهُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ لِلَّهِ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ أَمَّا رَفْعُهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ مُنَادِياً يُنَادِي بِهِ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْعِزَّةِ مِنَ الْأُفُقِ الْأَعْلَى بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اثْبُتْ تُثَبَّتْ فَلِعَظِيمٍ مَا خَلَقْتُكَ أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ عَيْبَةُ عِلْمِي وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي وَ خَلِيفَتِي فِي أَرْضِي لَكَ وَ لِمَنْ تَوَلَّاكَ أَوْجَبْتُ رَحْمَتِي وَ مَنَحْتُ (2) جِنَانِي وَ أَحْلَلْتُ جِوَارِي ثُمَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأُصْلِيَنَّ مَنْ عَادَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَ إِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي دُنْيَايَ مِنْ سَعَةِ رِزْقِي فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ صَوْتُ الْمُنَادِي أَجَابَهُ هُوَ وَاضِعاً يَدَيْهِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ - شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلائِكَةُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ قائِماً بِالْقِسْطِ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَ الْعِلْمَ الْآخِرَ وَ اسْتَحَقَّ زِيَارَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرُّوحُ لَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ إِنَّ جَبْرَئِيلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ إِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَ لَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَ الرُّوحُ.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کے ساتھ سفر حج کیا. جس سال اس کے فرزند امام موسیٰ کاظم (ع) پیدا ہوئے جب ہم مقام ابوا میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی ہم سب کے لئے سامنے رکھا گیا تو حمیدہ (مادر امام موسیٰ کاظم (ع)) کا قاصد آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہے کیا آپ (ع) نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پا رہی ہوں جو وقت ولادت پایا کرتی

ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام (ع) اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے اور جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا۔ خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سے سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں میں نے کہا حمیدہ نے کیا بات بتائی ہے فرمایا. انھوں نے کہا کہ جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اُٹھایا میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسول ﷺ اور اس کے بعد کے وصی کی میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسول ﷺ اور وصی رسول ﷺ سے ہے فرمایا وہ رات آئے جس میں میرے پر دادا کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایسا شربت لے کر آیا جو پانی سے زیادہ رقیق مسکہ سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید، وہ ان کو پلایا اور جماع کا حکم دیا پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا فرشتہ میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پر دادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پر دادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی میں نے بھی ایسا ہی کیا میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیگا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔.

امام کے استقرار حمل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا جب نطفہ قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں روح پڑ جاتی ہے پھر خدا حیوان نامے فرشتہ کو بھیجتا ہے وہ اس کے داہنے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے صدق وعد اللہ کا کلمہ تمام ہو گیا خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وہ سمیع و علیم ہے

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے تو رب خدا کی طرف سے ایک منادیٰ افق اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر ندا کرتا ہے اے فلاں ابن فلان تو امر دین میں ثابت قدم رہ تا کہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے میں نے تجھے کار عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔

اور میں نے اپنا جوار اس کے لئے جائز کیا. قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اس کو سخت عذاب دوں گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو جب منادیٰ کی یہ آواز رک جائیگی تو وہ جواب دیگا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اور ملائکہ اور صاحبان علم نے گواہی دی کہ وہ واحد یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ عزیز و حکیم ہے جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علم اولین و آخرین عطا فرمائے گا اور شب قدر میں زیارت روح کا مستحق ہو گا میں نے کہا

میں آپ پر فدا ہوں کیا جبرائیل روح نہیں ہے فرمایا جبرائیل ملائکہ سے ہے اور روح مخلوق عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نہیں فرماتا نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روح (یعنی اگر ملائکہ اور روح جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا)

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 387)

جب اللہ نے امام پیدا کرنا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ تحت عرش سے پانی لے کر اسے پلائے اس سے امام پیدا ہو جاتا ہے

امام لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَسْقِيهَا أَبَاهُ فَمِنْ ذَلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً فِي بَطْنِ أُمِّهِ لَا يَسْمَعُ الصَّوْتَ ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَإِذَا وُلِدَ بَعَثَ ذَلِكَ الْمَلَكَ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ- وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلًا لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهَذَا مَنَارٌ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ فَبِهَذَا يَحْتَجُّ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا اللہ تعالی جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلائے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اسی طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا تمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا الخ جب پہلا امام مر جائے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال خلائق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالی اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 390)

جب اللہ نے امام پیدا کرنا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ تحت عرش سے پانی لے کر اسے پلائے اس سے امام پیدا ہو جاتا ہے

امام لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ مِنَ الْإِمَامِ بَعَثَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ

الْعَرْشِ ثُمَّ أَوْقَعَهَا أَوْ دَفَعَهَا إِلَى الْإِمَامِ فَشَرِبَهَا فَيَمْكُثُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْماً لَا يَسْمَعُ الْكَلَامَ ثُمَّ يَسْمَعُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا وَضَعَتْهُ أُمُّهُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْمَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الشَّرْبَةَ فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلًا لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ فَإِذَا قَامَ بِهَذَا الْأَمْرِ رَفَعَ اللَّهُ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنَاراً يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تحت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا کرتا ہے تو خدا اسی فرشتہ کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت سنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارہ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعے سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 391)

امام ماں کے پیٹ میں سنتا ہے

امام لوگوں کے اعمال دیکھتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وُلِدَ خُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلًا لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَإِذَا صَارَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ عَمُوداً مِنْ نُورٍ يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلْدَةٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھتا ہے آیہ تمت بکلمۃ ربک الخ امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کے اعمال دیکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 391)

اماموں کی ماؤں کا دورانِ حمل احوال

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ الْأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا فَتْرَةٌ شِبْهُ الْغَشْيَةِ فَأَقَامَتْ فِي ذَلِكَ يَوْمَهَا ذَلِكَ إِنْ كَانَ نَهَاراً أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلًا ثُمَّ تَرَى فِي مَنَامِهَا رَجُلًا يُبَشِّرُهَا بِغُلَامٍ عَلِيمٍ حَلِيمٍ فَتَفْرَحُ لِذَلِكَ ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الْأَيْمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتاً يَقُولُ

حَمَلَتِ بِخَيْرٍ وَ تَصِيرِينَ إِلَى خَيْرٍ وَ جِئْتِ بِخَيْرٍ أَبْشِرِي بِغُلَامٍ حَلِيمٍ عَلِيمٍ وَ تَجِدُ خِفَّةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذَلِكَ امْتِنَاعاً مِنْ جَنْبَيْهَا وَ بَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لِتِسْعٍ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسّاً شَدِيداً فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِدُ فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِداً وَ تَفَتَّحَتْ لَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مُتَرَبِّعاً يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وُقُوعِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يُخْطِئُ الْقِبْلَةَ حَيْثُ كَانَتْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثاً يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ بِالتَّحْمِيدِ وَ يَقَعُ مَسْرُوراً مَخْتُوناً وَ رَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَ أَسْفَلَ وَ نَابَاهُ وَ ضَاحِكَاهُ وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِيكَةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَ يُقِيمُ يَوْمَهُ وَ لَيْلَتَهُ تَسِيلُ يَدَاهُ ذَهَباً وَ كَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا وُلِدُوا وَ إِنَّمَا الْأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی. پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے ایک گھر کے دہنی طرف ایک آواز سنائی دیتی ہے تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گذر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے جسے وہ دیکھتی ہے اور سوائے باپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا جب اس کو جنتی ہے بیٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کشادگی کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چاہے کسی طرف ہو اس کا رخ ہو۔

پھر تین بار چھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے حمد الٰہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور مختون پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دانت ادہر اُدہر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا قریبی تعلق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 392)

امام بطنِ مادر میں کلام کرتا ہے

امام ایک نورانی مینار کے ذریعے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا رہتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ قَالَ: لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الْإِمَامِ فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَ هُوَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وَضَعَتْهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ- وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَ عَدْلًا لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَإِذَا قَامَ بِالْأَمْرِ رُفِعَ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنَارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ.

ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب عہدہ امامت پر فائض ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 393)

امام بذریعہ فرشتہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا رہتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ ابْنُ فَضَّالٍ جُلُوساً إِذْ أَقْبَلَ يُونُسُ فَقَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْعَمُودِ قَالَ فَقَالَ لِي يَا يُونُسُ مَا تَرَاهُ أَ تَرَاهُ عَمُوداً مِنْ حَدِيدٍ يُرْفَعُ لِصَاحِبِكَ قَالَ قُلْتُ مَا أَدْرِي قَالَ لَكِنَّهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلْدَةٍ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ أَعْمَالَ تِلْكَ الْبَلْدَةِ قَالَ فَقَامَ ابْنُ فَضَّالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَ قَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا تَزَالُ تَجِيءُ بِالْحَدِيثِ الْحَقِّ الَّذِي يُفَرِّجُ اللَّهُ بِهِ عَنَّا.

راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں فرمایا اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا. فرمایا وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے یہ سن کر ابن فضیل نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا اے بو محمد اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 393)

امام جس طرح آگے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہے

امام کے فضلہ سے مشک کی خوشبو آتی ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لِلْإِمَامِ عَشْرُ عَلَامَاتٍ يُولَدُ مُطَهَّراً مَخْتُوناً وَ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلَى رَاحَتِهِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَ لَا يُجْنِبُ وَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَ لَا يَتَثَاءَبُ وَ لَا يَتَمَطَّى وَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ أَمَامِهِ وَ نَجْوُهُ كَرَائِحَةِ الْمِسْكِ وَ الْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسَتْرِهِ وَ ابْتِلَاعِهِ وَ إِذَا لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ ص كَانَتْ عَلَيْهِ وَفْقاً وَ إِذَا لَبِسَهَا غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ طَوِيلِهِمْ وَ قَصِيرِهِمْ زَادَتْ عَلَيْهِ شِبْراً وَ هُوَ مُحَدَّثٌ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا امام کی بارہ علامتیں ہیں اول یہ ہے کہ وہ پاک وطاہر پیدا ہوتا ہے ختنہ کیا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتین پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا نہ وہ جماہی لیتا ہے نہ انگڑائی وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضلہ میں مشک کی سی بو ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپالے اور نگل جائے اور جب وہ زرہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر پہنے تو چاہے لمبا ہو یا پست قد ایک بالشت اس سے زیادہ وہو اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔92، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 393)

آئمہ کرام اور شیعوں کی خلقت علیین سے ہے، یہی وجہ ہے کہ شیعے آئمہ کی طرف مائل ہوتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَ خَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذَلِكَ وَ خَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَ خَلَقَ أَجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْقَرَابَةُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ وَ قُلُوبُهُمْ تَحِنُّ إِلَيْنَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہماری خلقت علّیین سے ہے اور ہماری رُوح کی خلقت اس کے مافوق اور ہمارے شیعوں کی خلقت علّیین سے ہے اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری طرف مائل ہیں

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 394)

حج اس کا قبول ہوگا جو کعبہ کا طواف کر کے امام کی خدمت میں حاضر ہو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ هَكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّمَا أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْفِرُوا إِلَيْنَا فَيُعْلِمُونَا وَلَايَتَهُمْ وَ مَوَدَّتَهُمْ وَ يَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ- فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ.

راوی کہتا ہے امام محمد باقر (ع) نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کر کے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر

پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیم نے خانہ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 400)

حج میں امام کی خدمت میں حاضری دینے کا بھی حکم دیا گیا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع وَ هُوَ دَاخِلٌ وَ أَنَا خَارِجٌ وَ أَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ يَا سَدِيرُ إِنَّمَا أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هَذِهِ الْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُعْلِمُونَا وَلَايَتَهُمْ لَنَا وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ وَ إِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ صالِحاً ثُمَّ اهْتَدى ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ إِلَى وَلَايَتِنَا ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَأُرِيكَ الصَّادِّينَ عَنْ دِينِ اللَّهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ وَ هُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ هَؤُلَاءِ الصَّادُّونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ بِلَا هُدًى مِنَ اللَّهِ وَ لَا كِتَابٍ مُبِينٍ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَداً يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ عَنْ رَسُولِهِ ص حَتَّى يَأْتُونَا فَنُخْبِرَهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ عَنْ رَسُولِهِ ص.

امام محمد باقر (ع) نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجالاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم کو ان کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اسے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو دفاع کریں ہمارے پاس آئیں ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نفرت کو ہمارے سے پیش کریں .

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 401)

ملائکہ آئمہ سے مصافحہ کرتے ہیں اور آئمہ کے بچوں پر اس سے بھی زیادہ مہربانی کرتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مِسْمَعٍ كِرْدِينٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ لَا أَزِيدُ عَلَى أَكْلَةٍ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَرُبَّمَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ أَجِدُ الْمَائِدَةَ قَدْ رُفِعَتْ لَعَلِّي لَا أَرَاهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا دَخَلْتُ دَعَا بِهَا فَأُصِيبُ مَعَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَ لَا أَتَأَذَّى بِذَلِكَ وَ إِذَا عَقَّبْتُ بِالطَّعَامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَنْ أَقِرَّ وَ لَمْ أَنَمْ مِنَ النَّفْخَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَ أَخْبَرْتُهُ بِأَنِّي إِذَا أَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ أَتَأَذَّ بِهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّكَ تَأْكُلُ طَعَامَ قَوْمٍ

صَالِحِينَ تُصَافِحُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَ يَظْهَرُونَ لَكُمْ قَالَ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَى بَعْضِ صِبْيَانِهِ فَقَالَ هُمْ أَلْطَفُ بِصِبْيَانِنَا مِنَّا بِهِمْ.

راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں ایسے وقت میں جاتا جب دستر خوان اٹھ گیا ہو اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو. ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دستر خوان بچھایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھانا کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی. لیکن کسی اور کے ساتھ کھالیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی .اس کی خبر میں نے حضرت کو دی. فرمایا اے ابو سیّار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت امام (ع) نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 402)

آئمہ کے گھر کے تکیے ملائکہ استعمال کرتے ہیں،

آئمہ کے گھروں میں ملائکہ کے پروں کے ریزے بکھرے ہوتے تھے جنہیں آئمہ چن لیتے تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ يَا حُسَيْنُ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ مَسَاوِرُ طَالَ مَا اتَّكَتْ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَ رُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا.

راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 403)

آئمہ کے گھر کے تکیے ملائکہ استعمال کرتے ہیں،

آئمہ کے گھروں میں ملائکہ کے پروں کے ریزے بکھرے ہوتے تھے جنہیں آئمہ چن لیتے تھے

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع فَاحْتُبِسْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَ هُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئاً وَ أَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ

السِّتْرِ فَنَاوَلَهُ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ فَقَالَ فَضْلَةٌ مِنْ زَغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَّوْنَا نَجْعَلُهُ سَيْحاً لِأَوْلَادِنَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكُمْ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّهُمْ لَيُزَاحِمُونَّا عَلَى تُكَأَتِنَا.

ابو حمزہ ثمانی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی ابن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز ہے جو آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریشے ہیں ان کے جانے کے بعد ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کہ اطفال کے لئے تعویز بناتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کر پاتے کہ جو آجاتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 403)

امامِ وقت کے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں

زمین پر جو فرشتہ بھی کسی کام کیلئے آتا ہے وہ امام سے ملے بغیر نہیں جاتا

مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْ مَلَكٍ يُهْبِطُهُ اللَّهُ فِي أَمْرٍ مَا يُهْبِطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَإِنَّ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترا ہے وہ امام وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔96، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 403)

آئمہ جنّوں سے بھی کام لیتے ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ ع بِحَوَائِجَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ عَلَى رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي ثَوْبَهُ قَالَ فَمِلْتُ إِلَيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانُ فَنَاوَلْتُهُ الْإِدَاوَةَ فَقَالَ لِي لَا حَاجَةَ لِي بِهَا وَنَاوَلَنِي كِتَاباً طِينُهُ رَطْبٌ قَالَ فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقُلْتُ مَتَى عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ قَالَ السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا لَيْسَ عِنْدِي أَحَدٌ قَالَ ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَتَانِي بِكِتَابِكَ وَطِينُهُ رَطْبٌ فَقَالَ يَا سَدِيرُ إِنَّ لَنَا خَدَماً مِنَ الْجِنِّ فَإِذَا أَرَدْنَا السُّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ.

.وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ: إِنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْجِنِّ كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْإِنْسِ فَإِذَا أَرَدْنَا أَمْراً بَعَثْنَاهُمْ -

سدیر الصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر(ع) نے کچھ ضرورتوں میں مدینہ کے لئے بھیجا میں مکہ سے چلا جب درّ روحا پہنچا تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے ظرف آب اس کی طرف بڑھایا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دیکھائی جس کی مہر تازہ تھی میں نے مہر پر نظر ڈالی تو وہ امام محمد باقر(ع) کی مہر تھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا ابھی اس تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا میں امام محمد باقر(ع) کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہر تھی فرمایا اے سدیر ہمارے کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں

-

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا ہمارے پیرو جن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں تو ان کو بھی کسی کام کے لئے بھیج دیتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 405)

جو ایسی حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہیں تھا تو وہ کفر کی موت مرا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ فَضْلِ الْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: كُنَّا زَمَانَ أَبِي جَعْفَرٍ ع حِينَ قُبِضَ نَتَرَدَّدُ كَالْغَنَمِ لَا رَاعِيَ لَهَا فَلَقِينَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَنْ إِمَامُكَ فَقُلْتُ أَئِمَّتِي آلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ أَمَا سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً فَقُلْتُ بَلَى لَعَمْرِي وَلَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ أَوْ نَحْوِهَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَرَزَقَ اللَّهُ الْمَعْرِفَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ سَالِماً قَالَ لِي كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنَّا مَيِّتٌ حَتَّى يُخَلِّفَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ وَيَسِيرُ بِسِيرَتِهِ وَيَدْعُو إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَمْ يُمْنَعْ مَا أُعْطِيَ دَاوُدَ أَنْ أُعْطِيَ سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ ص حَكَمَ بِحُكْمِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ لَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً.

ابوعبید سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر(ع) کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا آل محمد کے امام۔ اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر(ع) فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی وہ تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق(ع) کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا اے ابوعبیدہ ہم سے جو کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو

چھوڑتا ہے جو اسی کے مثل عمل کرنے والا ہو اور اس کی سی سیرت رکھتا ہو اسی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو اے ابو عبیدہ جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا اس کے پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی پھر فرمایا اے ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہو گا تو وہ داؤد سلیمان (ع) کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔98، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 409)

ایک آنے والا آئے گا جو عدل کرے گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنِّي يَحْكُمُ بِحُكُومَةِ آلِ دَاوُدَ وَ لَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمے سے پہلے ظاہر ہو گا جو آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہو گی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔98، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 410)

امام جعفر صادقؑ جب کسی معاملہ کا فیصلہ کرتے تو روح القدس آپ کو بتا دیتی تھی کہ کیا فیصلہ کرنا ہے

مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ قَالَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ حُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا سے اسی طرح جیسے داؤد (ع) کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا علم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔98، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 410)

علی بن الحسین جب کسی معاملہ کا فیصلہ کرتے تو روح القدس آپ کو بتادیتی تھی کہ کیا فیصلہ کرنا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ جُعَيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ قَالَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ فَإِنْ أَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ.

راوی کہتا ہے میں نے علی ابن الحسین (ع) سے پوچھا کہ آپ (ع) کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتادیا جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔98، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 410)

امام جعفر صادقؑ جب کسی معاملہ کا فیصلہ کرتے تو روح القدس آپ کو بتادیتی تھی کہ کیا فیصلہ کرنا ہے

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مَا مَنْزِلَةُ الْأَئِمَّةِ قَالَ كَمَنْزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنْزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنْزِلَةِ آصَفَ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ قَالَ فَبِمَا تَحْكُمُونَ قَالَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَ حُكْمِ مُحَمَّدٍ ص وَ يَتَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ آئمہ کی منزلت کیا ہے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی. راوی کہتا ہے آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور، محمد مصطفیؐ کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔98، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 411)

کھوٹ سے خالی وہ ہیں جو آئمہ معصومین سے خلوص رکھتے ہیں اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص خَطَبَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقَالَ نَضَّرَ اللَّهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَ حَفِظَهَا وَ بَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَ النَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَ اللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مِنْ وَرَائِهِمْ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ.

وَرَوَاهُ أَيْضاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندے کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو در حقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہم السلام تین صورتیں ہیں جن کے دل کے اندر کھوٹ نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی اول اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ معصومین سے خلوص رکھتا ہو اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرتا ہے ان کے لئے جو تابعدار ہوں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور جو ان میں پست درجہ کے ہیں یعنی فقراء ہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعفور نے بھی ایسی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار ہوں مخالفوں کے مقابل اور یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجد خیف میں بیان فرمایا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 421)

مسلمان وہ ہیں جو آئمہ مسلمین سے خلوص رکھیں اور ان کی جماعت میں رہنا اپنے اوپر لازم کر لیں

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اذْهَبْ بِنَا إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ رَكِبَ دَابَّتَهُ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِحَدِيثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فِي حَاجَتِي فَإِنِّي قَدْ رَكِبْتُ فَإِذَا جِئْتُ حَدَّثْتُكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص لَمَّا حَدَّثْتَنِي قَالَ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ مُرْ لِي بِدَوَاةٍ وَقِرْطَاسٍ حَتَّى أُثْبِتَهُ فَدَعَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ * خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ نَضَّرَ اللَّهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَاللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مِنْ وَرَائِهِمْ الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ فَكَتَبَهُ سُفْيَانُ ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع وَجِئْتُ أَنَا وَسُفْيَانُ فَلَمَّا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ لِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ وَاللَّهِ أَلْزَمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَقَبَتَكَ شَيْئاً لَا يَذْهَبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَداً فَقَالَ وَأَيُّ شَيْءٍ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ

ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ- مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ قَدْ عَرَفْنَاهُ وَ النَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ يَجِبُ عَلَيْنَا نَصِيحَتُهُمْ - مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَ كُلُّ مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ عِنْدَنَا وَ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ خَلْفَهُمْ وَ قَوْلُهُ وَ اللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ فَأَيُّ الْجَمَاعَةِ- مُرْجِئٌ يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَ لَمْ يَصُمْ وَ لَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةٍ وَ هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَ نَكَحَ أُمَّهُ فَهُوَ عَلَى إِيمَانِ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ أَوْ قَدَرِيٌّ يَقُولُ لَا يَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَكُونُ مَا شَاءَ إِبْلِيسُ أَوْ حَرُورِيٌّ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ شَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ أَوْ جَهْمِيٌّ يَقُولُ إِنَّمَا هِيَ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَيْسَ الْإِيمَانُ شَيْءٌ غَيْرُهَا قَالَ وَيْحَكَ وَ أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُونَ فَقُلْتُ يَقُولُونَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع وَ اللّٰهِ الْإِمَامُ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْنَا نَصِيحَتُهُ وَ لُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ قَالَ فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْبِرْ بِهَا أَحَداً.

مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا مجھے جعفر بن محمد کے پاس لے چلیں سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس لے گیا حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا اے ابو عبداللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو رسول ﷺ اللہ نے اپنے خطبہ میں مسجد خیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا اب تو میں ایک ضرورت کے لئے جارہاہوں جب لوٹوں گا تو تم سے بیان کردوں گا سفیان نے کہا واسطہ قرابت رسول کا آپ ابھی بیان فرمادیجئے حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا ذرا ٹھہرئیے تاکہ کاغذ دوات لے لیں تاکہ لکھا جائے، جب یہ چیزیں آگئیں تو فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، مسجد خیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا بہجت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندے کو جو میری بات سنے اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچادیں ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی، لوگو! جو تم میں اس وقت موجود ہے وہ ان کو پہنچادیں جو موجود نہیں، آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتاً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو رجوع کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہے تین باتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا اول خدا کی عبادت میں اخلاص عمل، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اوپر لازم کرنا۔ کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے۔ مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار ہیں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے پست درجہ والوں یعنی فقراء کے لئے کوشش کرنے کے۔ سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ راوی کہتا ہے میں اور بوسفیان جب راستے میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اس حدیث پر غور کریں میں نے کہا واللہ حضرت ابو عبداللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا میں نے کہا وہی تین باتیں اللہ سے خلوص عمل اسے تو خیر ہم جانتے ہیں دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتا یہ کون ہیں جن سے خالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہے؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں (کیونکہ یہ عادل نہیں) نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، تیسری ان کی جماعت میں شامل رہنا تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجیہ فرقہ کی جماعت ہے جو یہ کہتی ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھائے اور اپنی ماں سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبرائیل و میکائیل کے برابر ہوگا یا قدریہ جماعت مراد ہے جو یہ کہتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا حروری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالب پر تبرا کرتی ہے اور ان کی کفر کی گواہی دیتی ہے یا جہنمی جماعت جو کہتی ہے کہ

ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں اس نے کہا یہ تم نے عجیب بات کہی اور یہ بتاؤ شیعہ لوگ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب (ع) ایسے امام ہیں جن سے خالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لے لیا اور چاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔102، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 422)

امام دنیا و آخرت کا مالک ہوتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ مَا عَلَى الْإِمَامِ زَكَاةٌ فَقَالَ أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَ يَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ جَائِزٌ لَهُ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَداً وَ لِلَّهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوۃ ہے فرمایا اے ابو محمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کی ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابو محمد، امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کو اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 431)

اللہ نے آدم کو روئے زمین کا مالک بنایا تھا پس جو کچھ آدم کیلئے تھا وہ سب حضور ﷺ کیلئے ہے اور جو رسول ﷺ کیلئے ہے وہ سب آئمہ آلِ محمد کا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَ أَقْطَعَهُ الدُّنْيَا قَطِيعَةً فَمَا كَانَ لِآدَمَ ع فَلِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ص.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا پس جو کچھ آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا ﷺ کے لئے ہے اور جو آنحضرت ﷺ کے لئے ہے وہ سب آئمہ آل محمد کے لئے ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 432)

امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے؟

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: عَطَسَ يَوْماً وَ أَنَا عِنْدَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا يُقَالُ لِلْإِمَامِ إِذَا عَطَسَ قَالَ يَقُولُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ.

راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی میں نے پوچھا جب امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہئے فرمایا یوں کہیں اللہ کا تم پر درود ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔106، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 436)

انبیا نے ولایتِ آئمہ کی دعوت بھی دی تھی

تکذیب سے مراد آئمہ کی تکذیب ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَ كَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَ خَلَقَ مَا أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَ كَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ فَقُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ قَالَ أَ لَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَ لَيْسَ بِشَيْءٍ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ وَ هُوَ قَوْلُهُ وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَ أَنْكَرَ بَعْضُهُمْ ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَ أَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَ هُوَ قَوْلُهُ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جس کو وہ دوست رکھتا اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انھیں پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شے نہیں یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں سمجھتے. وہ ایک غیر مادی چیز ہے) پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انھوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کے نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنھوں نے ہمیں دوست رکھا انھوں اقرار کیا اور جنھوں نے ہم سے بغض رکھا انھوں نے انکار کیا اور وہ لوگ جنھوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ تکذیب وہی ہوتی

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 481)

ہر نبی نے ہماری ولایت کی دعوت دی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ الْغُمْشَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: وَلَايَتُنَا وَلَايَةُ اللَّهِ الَّتِي لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِهَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 481)

ہر نبی نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَ تَفْضِيلِنَا عَلَى مَنْ سِوَانَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ کوئی نبی نہیں آیا مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 482)

آسمان میں ملائکہ کی کل ستر صفیں ہیں، اور یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ اللَّهِ إِنَّ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُمْ وَ إِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتی یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔108، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 482)

آئمہ کو کشف القلوب ہوتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔109، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 484)

خدا نے سب سے پہلی آئمہ کو تخلیق کیا جب کوئی ذی روح نہ تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا فِي ظُلَّةٍ خَضْرَاءَ نُسَبِّحُهُ وَ نُقَدِّسُهُ وَ نُهَلِّلُهُ وَ نُمَجِّدُهُ وَ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ لَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى بَدَا لَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ غَيْرِهِمْ ثُمَّ أَنْهَى عِلْمَ ذَلِكَ إِلَيْنَا.

مفضل نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا آپ ظل رحمت الٰہی کے تحت کس طرح رہے۔ فرمایا۔ ظل سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 9)

اللہ نے آئمہ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ.

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 197)

جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع حَدِّثْنِي عَمَّا بُنِيَتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَى عَمَلِي وَ لَمْ يَضُرَّنِي جَهْلُ مَا جَهِلْتُ بَعْدَهُ فَقَالَ

شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ص وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ حَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ وَ الْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَنْ مَاتَ وَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَكَانَ عَلِيٌّ ع ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ- الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ أَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَاهُنَا قَالَ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ يَقُولُ حِينَئِذٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ.

راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا مجھے بتایئے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کرکے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اورار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں وہ علی ہیں پھر حسن (ع) پھر حسین (ع) پھر علی (ع) بن الحسین (ع) پھر محمد ع بن علی ع، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں ہر سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہو گا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا (وقت مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 141، حدیث نمبر۔ 9، صفحہ نمبر 235)

جس دین کو خدا نے قائم کیا ہے اس میں ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا ضروری ہے

عَنْهُ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّتِي لَكُمْ وَ انْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَ مُوَالاتِي إِيَّاكُمْ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ-

فَقُلْتُ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ وَ لَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ أَنْتَ وَ أَهْلُ بَيْتِكَ لِأَدِينَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ وَ اللَّهِ لَأُعْطِيَنَّكَ دِينِي وَ دِينَ آبَائِي الَّذِي نَدِينُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ص وَ الْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ الْوَلَايَةَ لِوَلِيِّنَا وَ الْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا وَ التَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا وَ انْتِظَارَ قَائِمِنَا وَ الِاجْتِهَادَ وَ الْوَرَعَ.

ابوالجارود نے امام محمد باقر (ع) سے کہا یابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں۔ فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتائیے۔ جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کردے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار براءت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 236)

اللہ نے اپنے بندوں پر ولایت پر ایمان لانے کو فرض کیا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعِبَادِ مَا لَا يَسَعُهُمْ جَهْلُهُ وَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ مَا هُوَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ص وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ وَ الْوَلَايَةُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَ لَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَلَّا زِدْتَنِي عَلَى مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ وَ لَكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص سَنَّ سُنَناً حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا.

ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دوبارہ فرمایا ولایت پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہو گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 236)

ولایتِ اہل بیت پر ایمان لانا دین ہے

عَنْهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ع هَذِهِ صَحِيفَةُ مُخَاصِمٍ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي يُقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي أُرِيدُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً ص عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ تُقِرَّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ الْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَ التَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَ الْوَرَعُ وَ التَّوَاضُعُ وَ انْتِظَارُ قَائِمِنَا فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا شَاءَ اللَّهُ جَاءَ بِهَا.

ایک شخص امام محمد باقر (ع) کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی۔ حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور براءت ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیز گاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار، ہمارے لئے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر237)

ایمان سے مراد ہے کہ امر ولایت وامامت کی معرفت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ الْتَقَيَا فِي الطَّرِيقِ وَ قَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ رَحِيلٌ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ- الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ وَ قَالَ الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقَرَّ بِهَا وَ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِماً وَ كَانَ ضَالًّا.

امام جعفر صادق (ع) سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سر راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آکر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اس کے عبد و

رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر ولایت و امامت کی معرفت ہے جس نے اسے نہ پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔142، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 240)

ہم علاماتِ الٰہیہ ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ وَ عَلاماتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ قَالَ النَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ الْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع.

رسالت ماب ﷺ نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ رسول ﷺ اور علامات ہم آئمہ (ع) ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔74)

ہم علاماتِ الٰہیہ ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْثَمُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ عَلاماتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص النَّجْمُ وَ الْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ ع.

اسباط بن سالم راوی ہے کہ ابا عبداللہ (ع) نے فرمایا رسالتماب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔75)

ہم علاماتِ الٰہیہ ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَ عَلاماتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ قَالَ نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَ النَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ ص.

امام رضا (ع) نے فرمایا۔ رسول ﷺ اللہ نجم ہیں اور ہم علامات الٰہیہ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔75)

اللہ نے امام حسین کو موت اور زندگی کا اختیار دیا، امام نے موت کو پسند فرمایا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ ع حَتَّى كَانَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ النَّصْرَ أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین (ع) پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آ گئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقاتِ الٰہی کو اختیار کیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔157)

مخلوق پر واجب ہے کہ حرام حلال ہم سے پوچھیں (قرآن سے نہیں)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ فَأَمَّا النُّبُوَّةُ فَلَا.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال و حرام ہم سے معلوم کریں آئمہ ضلالت کی طرف نہ جائیں لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔52، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔171)

ہم معصوم ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ - يَتْلُونَ بِذَلِكَ عَلَيْنَا قُرْآناً - وَ هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَ فِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ فَقَالَ يَا سَدِيرُ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ شَعْرِي مِنْ هَؤُلَاءِ بِرَاءٌ وَ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُمْ مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَ لَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَ اللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَ إِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَ هُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ وَ عِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَءُونَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ قُرْآناً - يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّباتِ وَ اعْمَلُوا صالِحاً إِنِّي بِما تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ فَقَالَ يَا سَدِيرُ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بِرَاءٌ وَ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَ رَسُولُهُ مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَ لَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَ اللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَ إِيَّاهُمْ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَ هُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ فَمَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللَّهِ نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللَّهِ نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِطَاعَتِنَا وَ نَهَى عَنْ مَعْصِيَتِنَا نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَ فَوْقَ الْأَرْضِ.

سدیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور قرآن کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی، حضرت نے فرمایا اے سدیر میرا کان میری آنکھ میری جلد میرا بدن میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباواجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کریگا وہ ان پر غضبناک ہوگا، میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے آپ رسول ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس کی آیہ قرآنی سے اے رسولو! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو س جو تم کرتے ہوں میں جانتا ہوں فرمایا اے سدیر میرا کان میری آنکھ میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباواجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کریگا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الٰہی کے خزینہ دار ہیں ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم اللہ کی حجت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔52، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔173)

انبیا اور اوصیا میں پانچ روحیں ہوتی ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ كُنْتُمْ أَزْواجاً ثَلاثَةً فَأَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ ما أَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ وَ أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ ما أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللَّهِ ع وَ خَاصَّةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ فَبِهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فَبِهِ خَافُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فَبِهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فَبِهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ وَ جَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ خَافُوا اللَّهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ.

جعفر جعفی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اے جابر اللہ تعالی نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرمایا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہے (داہنی طرف والے) (باعتبار منازل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (باعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والی ہی ہے اور وہی مقربان بارگاہ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کی مخصوص بندے ہیں خدا نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے وہ اللہ سے ڈرتے

ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ اطاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس میں ان کی طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں۔ پانچویں ان کو روح دی جس سے وہ لوگوں سے ملتی ہے اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔54 حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔176)

انبیا اور اوصیا میں پانچ روحیں ہوتی ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْمُنَخَّلِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ إِنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٌ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُو وَ لَا تَلْعَبُ.

جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا، اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح الموت، (اور) روح شہوت۔ روح القدس سے انھوں نے پہچانا ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔54 حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔177)

آئمہ میں پانچ روحیں ہوتی ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ ص خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ - وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ ص انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَ لَا يَغْفُلُ وَ لَا يَلْهُو وَ لَا يَزْهُو وَ الْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحُ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

روای کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھروں میں ہوتے ہیں اور اصحاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں فرمایا۔اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اُٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح (یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کر دین ترک کرتی ہیں اور معاملات دنیا میں انہاک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔54 حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔178)

ہمارا حق صرف خمس ہی نہیں، تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَأَيْتُ مِسْمَعاً بِالْمَدِينَةِ وَ قَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَقُلْتُ لَهُ لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَقَالَ لِي إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنَ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَدْ جِئْتُكَ بِخُمُسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَ أَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَ هِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا فَقَالَ أَوَ مَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَ مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمُسُ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ أَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ يَا أَبَا سَيَّارٍ قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَ أَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ وَ كُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ أَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَ يُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً: "قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ مَا أَرَى أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ وَ لَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالاً غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذَلِكَ.

عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں مسمع کو مدینہ میں کہتے سنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق (ع) کے پاس لے گیا آپ (ع) نے اسے رد کر دیا میں نے پوچھا کیوں رد کیا اس نے حضرت سے کہا میں بحرین میں غوطہ خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس اسی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو برا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں جب کہ اللہ تعالی نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے آپ نے فرمایا کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق بس خمس ہی ہے۔اے ابوسیار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ اس زمین میں پیدا ہوں وہ سب ہمارے لئے ہے میں نے کہا میں کل حاضر کر دوں فرمایا اے ابو سیار ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو ذلت سے باہر کر دیں گے عمرو بن یزید کہتا ہے ابو سیار نے کہا میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے حاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئمہ نے حلال کر دیا ہو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 430)

حضرت جبریل نے زمین پر پانچ دریا بنائے

پانی کے تمام ذخائر کا مالک امام ہے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ ع كَرَى بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَ لِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ- الْفُرَاتَ وَ دِجْلَةَ وَ نِيلَ مِصْرَ وَ مِهْرَانَ وَ نَهْرَ بَلْخٍ فَمَا سَقَتْ أَوْ سُقِيَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَ الْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا لِلْإِمَامِ. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ "لَمْ يَكُنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئاً وَ كَانَ لَا يَغِبُّ إِتْيَانَهُ ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَ خَالَفَهُ وَ كَانَ سَبَبُ ذَلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ ع عَلَى جِهَةِ الْمِلْكِ وَ إِنَّهُ أَوْلَى بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ لَيْسَ كَذَلِكَ أَمْلَاكُ النَّاسِ لَهُمْ إِلَّا مَا حَكَمَ اللَّهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَ الْخُمُسِ وَ الْمَغْنَمِ فَذَلِكَ لَهُ وَ ذَلِكَ أَيْضاً قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ وَ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ فَتَرَاضَيَا بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَارَا إِلَيْهِ فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَى ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَغَضِبَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ هَجَرَ هِشَاماً بَعْدَ ذَلِكَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ زمین پر جبرائیل (ع) نے پانچ دریا پیدا کئے جن سے فرات و دجلہ و نیل و مہران و نہر بلخ پھوٹ نکلے پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لئے ہے اور وہ سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے

سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن الحکم کے برابر کسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطع تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو مالک خضری ہشام کا خاص آدمی تھا اور اس کے اور بو عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن عمیر کہتا ہے کہ روئے زمین کی ہر شے کا مالک امام ہے وہ ان سب کے لئے اولی ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابو مالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جو مالک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لئے دیا ہے جیسے مال فئے، خمس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے

کہ ہشام سے دریافت کریں چناچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 433)

اللہ نے پنجتن پاک اور آئمہ کو پیدا کیا اور ان سے عہد لیا

بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَ وَصِيَّهُ وَ ابْنَتَهُ وَ ابْنَيْهِ وَ جَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَ خَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَ أَنْ يَصْبِرُوا وَ يُصَابِرُوا وَ يُرَابِطُوا وَ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَ وَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَ الْحَرَمَ الْآمِنَ وَ أَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَ يُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَ يُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَ الْأَرْضِ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللَّهُ مِنَ السَّلَامِ وَ يُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالَ لَا خُصُومَةَ فِيهَا لِعَدُوِّهِمْ وَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ص عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَ شِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذَلِكَ وَ إِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَ تَجْدِيدٌ لَهُ عَلَى اللَّهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَ عَزَّ وَ يُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے پوچھا۔ السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالی نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو پیدا کیا اور ان سے عہد لیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن وامان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت وبرکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنی شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیئے ہوئے احکام لائیں گے) اور ایک بلند مقام ان کے لیئے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہو گا اور اس میں ایسی سلامتی ہو گی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہو گی اور وہ ان کے لیئے خالص ہو گی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہو گا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہو گا اور رسو اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد لے لیا ہے پس رسول صلعم پر سلام تذکرہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعجیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔39، صفحہ نمبر 27)

خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ ع عَلَيَّ فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ فِي النُّبُوَّةِ

فَقَالَ-وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا قَالَ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيّاً وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی (ع) میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قد و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے مصر میں کروں میں غور ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا۔اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا۔پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے (آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قد و قامت پر نہ جاؤ خدائی عہدہ کا تعلق کسی سن سے مخصوص نہیں)۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 106)

مومنین سے مراد آئمہ ہیں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيجَةِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى-وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ لا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هَاهُنَا فَرَجَعَ الْجَوَابُ الْوَلِيجَةُ الَّذِي يُقَامُ دُونَ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَ حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَهُمُ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ فَيُجِيزُ أَمَانَهُمْ.

راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری (ع) کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلعم اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا۔میں نے اپنے دل میں کہا۔کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ولیجہ وہ ہے جس کو ولیٔ امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارے دل میں خیال آیا۔تو وہ آئمہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 131)

بارہ آئمہ کا ایک اور ثبوت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عُمَرُ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَرَى بَيْنِي

وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ فَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِيَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ اسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ ابْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سُلَيْمٌ وَ قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ ذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص.

سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولی ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولی ہوں گے میرے بیٹا حسین (ع) اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہو گا اس کی شہادت کے بعد علی بن الحسین اولی ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہو گی بارہ پر، عبداللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسامہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ صلعم سے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 169)

رسول کے بعد بارہ امام ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ لِذَلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ.

امام محمد تقی (ع) سے مروی ہے کہ جناب امیر (ع) نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 175)

اس امت کے بارہ امام ہوں گے جو سب محدث ہوں گے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ الِاثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع- فَرَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلِيٌّ ع هُمَا الْوَالِدَانِ.

زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسول صلعم اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلعم اور حضرت علی (ع) دونوں ان کے باپ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر 176)

حسین بن علی کے بعد نو امام ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

فرمایا۔ امام محمد باقر (ع) نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 177)

کل بارہ امام ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ع.

زرارہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسین (ع) سے ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر 177)

میری اولاد میں بارہ نقیب، نجیب، محدث اور مفہم ہونگے اور ان میں آخری زمین کو عدل سے بھر دے گا

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ وُلْدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيباً نُجَبَاءُ مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً.

امام محمد باقر (ع) سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہو گا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر177)

اللہ نے بارہ اماموں کے ذریعے خونِ حسین کا بدلہ لیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: حَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَ نَفْسِي أَلَّا آكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ فَقُلْتُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ جَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ أَلَّا يَأْكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ فَصُمْ إِذاً يَا كَرَّامُ وَ لَا تَصُمِ الْعِيدَيْنِ وَ لَا ثَلَاثَةَ التَّشْرِيقِ وَ لَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِراً وَ لَا مَرِيضاً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ ع لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ مَنْ عَلَيْهِمَا وَ الْمَلَائِكَةُ فَقَالُوا يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتَّى نَجُدَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ وَ قَتَلُوا صَفْوَتَكَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَ يَا سَمَاوَاتِي وَ يَا أَرْضِيَ اسْكُنُوا ثُمَّ كَشَفَ حِجَاباً مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ ص وَ اثْنَا عَشَرَ وَصِيّاً لَهُ ع وَ أَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي وَ يَا سَمَاوَاتِي وَ يَا أَرْضِي بِهَذَا أَنْتَصِرُ لِهَذَا قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

کرّام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمد صلعم ہو، پس امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرّام! روزہ رکھو مگر عیدین اور ایام تشریق (۱۳/۱۲/۱۱ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو۔ روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہو گا۔ جب امام حسین (ع) شہید کئے گئے تو آسمان و زمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانو اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے بارہ وصی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانو اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر177)

آئمہ کی تعداد بارہ ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ- نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ- أَبُو بَصِيرٍ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع.

سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بصیر اور محمد بن عمران غلامان امام محمد باقر (ع) مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے کہ ہم شمار میں بارہ ہیں ابو بصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں ایسا ہی امام محمد باقر (ع) سے ایسا ہی سنا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر178)

امام کی صفات

1- أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرِّضَا ع بِمَرْوَ فَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنَا فَأَدَارُوا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَ ذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي ع فَأَعْلَمْتُهُ خَوْضَ النَّاسِ فِيهِ فَتَبَسَّمَ ع ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ جَهِلَ الْقَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ آرَائِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ ص حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَيَّنَ فِيهِ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ وَ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ وَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلًا فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ- مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ أَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمُرِهِ ص الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً وَ أَمْرُ الْإِمَامَةِ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَ لَمْ يَمْضِ ص حَتَّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيّاً ع عَلَماً وَ إِمَاماً وَ مَا تَرَكَ لَهُمْ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَهُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ

إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلُّ قَدْراً وَ أَعْظَمُ شَأْناً وَ أَعْلَى مَكَاناً وَ أَمْنَعُ جَانِباً وَ
أَبْعَدُ غَوْراً مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ
أَوْ يُقِيمُوا إِمَاماً بِاخْتِيَارِهِمْ إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا
إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ ع بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَ الْخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً
شَرَّفَهُ بِهَا وَ أَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً
فَقَالَ الْخَلِيلُ ع سُرُوراً بِهَا -وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى-
لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ فَأَبْطَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ ثُمَّ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ
جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلِ الصَّفْوَةِ وَ الطَّهَارَةِ فَقَالَ وَ وَهَبْنا لَهُ إِسْحاقَ
وَ يَعْقُوبَ نافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنا صالِحِينَ. وَ جَعَلْناهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ
بِأَمْرِنا وَ أَوْحَيْنا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْراتِ وَ إِقامَ الصَّلاةِ وَ إِيتاءَ
الزَّكاةِ وَ كانُوا لَنا عابِدِينَ فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ
بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتَّى وَرَّثَهَا اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيَّ ص فَقَالَ جَلَّ وَ
تَعَالَى -إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هذَا النَّبِيُّ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَ اللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَّدَهَا ص
عَلِيّاً ع بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى رَسْمِ مَا فَرَضَ اللَّهُ فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ
الْأَصْفِيَاءِ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَ الْإِيمَانَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى -وَ قالَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ الْإِيمانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتابِ اللَّهِ إِلى يَوْمِ
الْبَعْثِ فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ ع خَاصَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ
مُحَمَّدٍ ص فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَّالُ إِنَّ الْإِمَامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ
الْأَنْبِيَاءِ وَ إِرْثُ الْأَوْصِيَاءِ إِنَّ الْإِمَامَةَ خِلَافَةُ اللَّهِ وَ خِلَافَةُ
الرَّسُولِ ص وَ مَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ مِيرَاثُ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ ع إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ وَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ صَلَاحُ
الدُّنْيَا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْإِمَامَةَ أُسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَ فَرْعُهُ
السَّامِي بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ الْحَجِّ وَ الْجِهَادِ
وَ تَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ إِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَ الْأَحْكَامِ وَ مَنْعُ
الثُّغُورِ وَ الْأَطْرَافِ الْإِمَامُ يُحِلُّ حَلَالَ اللَّهِ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَ اللَّهِ وَ
يُقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَ يَذُبُّ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَ يَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ
الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَ هِيَ فِي الْأُفُقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا
الْأَيْدِي وَ الْأَبْصَارُ الْإِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَ السِّرَاجُ الزَّاهِرُ وَ
النُّورُ السَّاطِعُ وَ النَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَاهِبِ الدُّجَى وَ أَجْوَازِ
الْبُلْدَانِ وَ الْقِفَارِ وَ لُجَجِ الْبِحَارِ الْإِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَإِ
وَ الدَّالُّ عَلَى الْهُدَى وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدَى الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى
الْيَفَاعِ الْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلَى بِهِ وَ الدَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ مَنْ فَارَقَهُ
فَهَالِكٌ الْإِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَ الْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَ الشَّمْسُ
الْمُضِيئَةُ وَ السَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَ الْعَيْنُ
الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَ الرَّوْضَةُ الْإِمَامُ الْأَنِيسُ الرَّفِيقُ وَ الْوَالِدُ
الشَّفِيقُ وَ الْأَخُ الشَّقِيقُ وَ الْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَ مَفْزَعُ
الْعِبَادِ فِي الدَّاهِيَةِ النَّآدِ الْإِمَامُ أَمِينُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلَى
عِبَادِهِ وَ خَلِيفَتُهُ فِي بِلَادِهِ وَ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ وَ الذَّابُّ عَنْ حُرَمِ اللَّهِ
الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ الْمُبَرَّأُ عَنِ الْعُيُوبِ الْمَخْصُوصُ
بِالْعِلْمِ الْمَوْسُومُ بِالْحِلْمِ نِظَامُ الدِّينِ وَ عِزُّ الْمُسْلِمِينَ وَ غَيْظُ
الْمُنَافِقِينَ وَ بَوَارُ الْكَافِرِينَ الْإِمَامُ وَاحِدُ دَهْرِهِ لَا يُدَانِيهِ أَحَدٌ وَ
لَا يُعَادِلُهُ عَالِمٌ وَ لَا يُوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَ لَا لَهُ مِثْلٌ وَ لَا نَظِيرٌ
مَخْصُوصٌ بِالْفَضْلِ كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَ لَا اكْتِسَابٍ بَلِ
اخْتِصَاصٌ مِنَ الْمُفْضِلِ الْوَهَّابِ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَبْلُغُ مَعْرِفَةَ
الْإِمَامِ أَوْ يُمْكِنُهُ اخْتِيَارُهُ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ضَلَّتِ الْعُقُولُ وَ
تَاهَتِ الْحُلُومُ وَ حَارَتِ الْأَلْبَابُ وَ خَسَأَتِ الْعُيُونُ وَ تَصَاغَرَتِ
الْعُظَمَاءُ وَ تَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَ تَقَاصَرَتِ الْحُلَمَاءُ وَ حَصِرَتِ الْخُطَبَاءُ
وَ جَهِلَتِ الْأَلِبَّاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَ عَجَزَتِ الْأُدَبَاءُ وَ عَيِيَتِ
الْبُلَغَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ شَأْنِهِ أَوْ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ وَ
أَقَرَّتْ بِالْعَجْزِ وَ التَّقْصِيرِ وَ كَيْفَ يُوصَفُ بِكُلِّهِ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ
أَوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يُوجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ وَ يُغْنِي غِنَاهُ لَا
كَيْفَ وَ أَنَّى وَ هُوَ بِحَيْثُ النَّجْمُ مِنْ يَدِ الْمُتَنَاوِلِينَ وَ وَصْفِ
الْوَاصِفِينَ فَأَيْنَ الِاخْتِيَارُ مِنْ هَذَا وَ أَيْنَ الْعُقُولُ عَنْ هَذَا وَ أَيْنَ

يُوجَدُ مِثْلُ هَذَا أَ تَظُنُّونَ أَنَّ ذَلِكَ يُوجَدُ فِي غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ
ص كَذَبَتْهُمْ وَ اللَّهِ أَنْفُسُهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الْأَبَاطِيلَ فَارْتَقَوْا مُرْتَقًى
صَعْباً دَحْضاً تَزِلُّ عَنْهُ إِلَى الْحَضِيضِ أَقْدَامُهُمْ رَامُوا إِقَامَةَ
الْإِمَامِ بِعُقُولٍ حَائِرَةٍ بَائِرَةٍ نَاقِصَةٍ وَ آرَاءٍ مُضِلَّةٍ فَلَمْ يَزْدَادُوا
مِنْهُ إِلَّا بُعْداً قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ * وَ لَقَدْ رَامُوا صَعْباً وَ
قَالُوا إِفْكاً وَ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً وَ وَقَعُوا فِي الْحَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا
الْإِمَامَ عَنْ بَصِيرَةٍ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
السَّبِيلِ وَ كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ رَغِبُوا عَنِ اخْتِيَارِ اللَّهِ وَ اخْتِيَارِ
رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَى اخْتِيَارِهِمْ وَ الْقُرْآنُ يُنَادِيهِمْ - وَ
رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحانَ اللَّهِ وَ تَعالى
عَمَّا يُشْرِكُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لا مُؤْمِنَةٍ إِذا
قَضَى اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ الْآيَةَ وَ
قَالَ - ما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَمْ لَكُمْ كِتابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنَّ
لَكُمْ فِيهِ لَما تَخَيَّرُونَ أَمْ لَكُمْ أَيْمانٌ عَلَيْنا بالِغَةٌ إِلى يَوْمِ
الْقِيامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَما تَحْكُمُونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذلِكَ زَعِيمٌ أَمْ لَهُمْ
شُرَكاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكائِهِمْ إِنْ كانُوا صادِقِينَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ - أَ
فَلا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلى قُلُوبٍ أَقْفالُها أَمْ طَبَعَ اللَّهُ عَلى
قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهُونَ أَمْ قالُوا سَمِعْنا وَ هُمْ لا يَسْمَعُونَ إِنَّ
شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لا يَعْقِلُونَ وَ لَوْ عَلِمَ
اللَّهُ فِيهِمْ خَيْراً لَأَسْمَعَهُمْ وَ لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَ هُمْ مُعْرِضُونَ
أَمْ قالُوا سَمِعْنا وَ عَصَيْنا بَلْ هُوَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ
عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ وَ رَاعٍ لَا يَنْكُلُ مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهَارَةِ وَ
النُّسُكِ وَ الزَّهَادَةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْعِبَادَةِ مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ
ص وَ نَسْلِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ لَا مَغْمَزَ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَ لَا يُدَانِيهِ ذُو
حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ الذِّرْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَ الْعِتْرَةِ مِنَ
الرَّسُولِ ص وَ الرِّضَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ شَرَفُ الْأَشْرَافِ وَ الْفَرْعُ
مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ نَامِي الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ مُضْطَلِعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ

بِالسِّيَاسَةِ مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللَّهِ حَافِظٌ لِدِينِ اللَّهِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَئِمَّةَ ص يُوَفِّقُهُمُ اللَّهُ وَ يُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَ حِكَمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرَهُمْ فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدى فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ وَ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَ قَوْلِهِ فِي طَالُوتَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ص- أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً وَ قَالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَ عِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ ص أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً وَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اخْتَارَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ وَ أَلْهَمَهُ الْعِلْمَ إِلْهَاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَ لَا يُحَيَّرُ فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ قَدْ أَمِنَ مِنَ الْخَطَايَا وَ الزَّلَلِ وَ الْعِثَارِ يَخُصُّهُ اللَّهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ ذلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلَى مِثْلِ هَذَا فَيَخْتَارُونَهُ أَوْ يَكُونُ مُخْتَارُهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ تَعَدَّوْا وَ بَيْتِ اللَّهِ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللَّهِ وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْهُدَى وَ الشِّفَاءُ فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فَذَمَّهُمُ اللَّهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَى- وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ قَالَ فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ وَ قَالَ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللَّهِ وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً.

عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا(ع) کے ساتھ تھے ہم روز جمع اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا ہے میں امام رضا(ع) کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور وفکر کو بتایا۔ حضرت مسکرائے اور فرمایا۔ اے عبدالعزیز قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبی کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شی کا بیان ہے اور اس میں حلال اور حرام اور حدود واحکام کا بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔ اور امر امامت تمام دین سے ہے اور اور نہیں رحلت فرمائے حضرت نے یہاں تک کہ ظاہر کر دیا اپنی امت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا تو اس نے کتاب خدا کو رد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر ومنزلت بہت اجل وارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل ومقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کو آنے سے منع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالی نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا ہیں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائیگا فرمایا ظالم میرے عہد کو پا نہیں سکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالی نے شرف بخشا اور اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت وطہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب عطا کئے جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز قائم کرنے کی، اور زکوۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسری کی طرف چلا، صدیوں تک، یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہوگئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علی(ع) سے بامر خدا اس رسم کی بناء پر جو اللہ نے فرض کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم وایمان دیا۔

جیسا کہ فرماتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم وایمان دیا گیا اور روز قیامت ان سے کہا جائیگا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفی کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسول کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن اور حسین(ع) ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے امامت ترقی کرنے والا امام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ امام ہی سے نماز، کوٰۃ وصوم حج وجھاد کا تعق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود واحکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود واطراد اسکام کی حفاظت کرنے والا ہے امام حلال کرتا ہے حلالِ خدا کو اور حرام کرتا ہے حرامِ خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ راہ خدا کی پوری پوری حجت ہیں امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے علم کو جگمگا دیتا وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے تا نور ہے ہدایت کرنے والا اور ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں اور شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتانے والا امام چشمہ آب شیرین ہے پیاسے کے لئے رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں) اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دیکھانے کے لئے روشن کی جائے اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتانے والا ہے جو اس سے الگ رہا وہ ہلاک ہوا۔

امام برسنے والے بادل ہیں اور زور کی رد ڈالنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ اُبلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے شفیق باپ ہے اور اس کا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد اور مہربان ہے جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب وآلام میں،

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موصوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیض وغضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانے میں واحد یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل وکمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل ونظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون معرفت تامہ امام حاصل کر سکے یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہو گئی ہیں اور فہم وادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکما حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہو گئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان بلاغت عاجز آئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہیں کر سکے انھوں نے اپنی عجز کا اقرار کیا اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی

ایسا آدمی پاسکے کہ وہ امر دین میں سے اسے بے پرواکر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے، درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والا کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں، ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیا اور عقلوں کی رسائی کے ابرہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ یکساں کر سکتے ہو کہ یہ امامت آل رسول کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھسلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا تباہ کرنے والی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والے راویوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا، خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جارہے ہیں انھوں نے سخت کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسول اور اہل بیت رسول سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کو طے فرمادیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمھیں کیا ہو گیا۔ تم خو کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز ہے جس کو تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسول تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے شریکوں کو بلاؤ، فرماتا ہے کیا یہ لوگ آیات قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کر کہ بھاگ جاتے یا انھوں نے کہا ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں،

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا،

معدن قدس وطہارت ہوتا ہے،

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے،

صاحب علم وعبادت ہوتا ہے،

دعائے رسول سے مخصوص ہوتا ہے،

نسل سیدہ طاہرہ ومعصوم سے ہوتا ہے،

اس کے نصب میں کھوٹ نہیں ہوتی،

کوئی شرافت نصب میں اس کے برابر نہیں ہوتا ہے،

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے،

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسول سے ہوتا ہے

اور مرضی الٰہی کا چاہنے والا ہوتا ہے

وہ تمام اشرف کا شرف ہوتا ہے

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ حلم سے پر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے

وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے،

امر خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے،

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے

انبیاء وآئمہ (ع) موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم وحکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی ہے، پس ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے ہوتا ہے، جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حق دار پیروی ہے اس سے جو

محتاج ہدایت ہے پس تمہیں یہ کیا ہو گیا کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی (قول باری تعالی الطاغوت کے بارے میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے،

اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت وعترت وذرّیت کے متعلق فرمایا کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولاد ابراہیم (ع) کو کتاب وحکمت دی اور ان کو ملک عظیم دیا پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کا چشمہ اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے موید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشیوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوں اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو منتخب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں قسم ہے خانہ کعبہ کی انھوں نے کتاب خدا کو پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، در آنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفاء ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایت خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر وجبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمد اور ان کی اولاد پر۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔60)

امام کی صفات

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ ع وَ صِفَاتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَ أَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ص وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيمَانِهِ وَ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ إِسْلَامِهِ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ وَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ يُمَدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِجِهَةِ أَسْبَابِهِ وَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَ مُعَمَّيَاتِ السُّنَنِ وَ مُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ

الْحُسَيْنِ ع مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذَلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ وَ يَرْضَى بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ كُلَّمَا مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَماً بَيِّناً وَ هَادِياً نَيِّراً وَ إِمَاماً قَيِّماً وَ حُجَّةً عَالِماً أَئِمَّةً مِنَ اللَّهِ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ حُجَجُ اللَّهِ وَ دُعَاتُهُ وَ رُعَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهَدْيِهِمُ الْعِبَادُ وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ وَ مَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتُومِهَا فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَى وَ الْهَادِي الْمُنْتَجَى وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجَى اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَ اصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَأَهُ وَ فِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظِلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُوّاً بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَ انْتَجَبَهُ لِطُهْرِهِ بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ ع وَ خِيَرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ وَ مُصْطَفًى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ سُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ صَفْوَةً مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ ص لَمْ يَزَلْ مَرْعِيّاً بِعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَ يَكْلَؤُهُ بِسِتْرِهِ مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ مَدْفُوعاً عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ مَصْرُوفاً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا مَعْرُوفاً بِالْحِلْمِ وَ الْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ مُسْنَداً إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ صَامِتاً عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَ جَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ ع فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَ الْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمُ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضَهُ وَ حُدُودَهُ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَ الشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَ الْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ ع فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَ لَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَ لَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَ عَلَا.

امام جعفر صادق ع نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ (ع) کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا پس امت محمد میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان سے کھینچا ہوا ہے تاکہ وحی الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کو ہدایت کے لئے اولاد حسین (ع) سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کو اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوں ان سے اپنی مخلوق

کی ہدایت پر اوران کوان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تواس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی ہے اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہے وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہے ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں میں روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا امام خدا کا منتخب و پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا اور رسول ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان کی صفات کے ساتھ ازکمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جب کہ عالم ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنے طرف اوران کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالی نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوح (ع) سے ہے اور آل ابراہیم (ع) کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل (ع) کا خلاصہ ہے اور محمد ﷺ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کری ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتے ہیں اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے

اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت و علم و فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کی حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے، خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کو تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم کو اس پر حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس جو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کو طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض وحدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفاء دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آباء طاہرین وصادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔69)

قائم آلِ محمد بچپن سے ہی غائب ہو جائیں گے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع وَ هُوَ بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ لَهُ عَلَيَّ نَذْرٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ فَأَقَمْتُ ثَلَاثِينَ يَوْماً ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ يَا حَكَمُ وَ إِنَّكَ لَهَاهُنَا بَعْدُ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَ لَمْ تَنْهَنِي عَنْ شَيْءٍ وَ لَمْ تُجِبْنِي بِشَيْءٍ فَقَالَ بَكِّرْ عَلَيَّ غُدْوَةً الْمَنْزِلَ فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ع سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ فَقُلْتُ إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْراً وَ صِيَاماً وَ صَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا فَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ رَابَطْتُكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَنْتَ سِرْتُ فِي الْأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ فَقَالَ يَا حَكَمُ كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ قُلْتُ فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي إِلَى اللَّهِ قُلْتُ فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ قَالَ كُلُّنَا صَاحِبُ السَّيْفِ وَ وَارِثُ السَّيْفِ قُلْتُ فَأَنْتَ الَّذِي تَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللَّهِ وَ يَعِزُّ بِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَ يَظْهَرُ بِكَ دِينُ اللَّهِ فَقَالَ يَا حَكَمُ كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَ قَدْ بَلَغْتُ خَمْساً وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْداً بِاللَّبَنِ مِنِّي وَ أَخَفُّ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ.

حکم بن نعیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر (ع) کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا آپ قائم آل محمد ہیں حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم! تم ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتایا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ۔ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک معلوم نہ کرلوں گا کہ آپ قائم آل محمد صلعم ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تو کیا آپ مہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ اعدائے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے قوت حاصل کرے گا فرمایا وہ میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امامت ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔126، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 181)

تمام آئمہ قائم بامر اللہ ہیں جبکہ صاحبِ سیف نے ابھی آنا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كَانَ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم بامر اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحب سیف کا ظہور، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوئیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔126، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر182)

(کیا غائب بھی سامنے ہوتا ہے؟)

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ شِيعَتُنَا الرُّحَمَاءُ بَيْنَهُمُ الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللَّهَ إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ إِنَّا إِذَا ذُكِرْنَا ذُكِرَ اللَّهُ وَ إِذَا ذُكِرَ عَدُوُّنَا ذُكِرَ الشَّيْطَانُ.

علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ (ع) سے سنا ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر95)

ملائکہ کی گفتگو کہ فضیلتِ آلِ محمد کا ذکر کرنے والوں پر اللہ کا فضل ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ النَّخَعِيِّ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيَطَّلِعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَ الِاثْنَيْنِ وَ الثَّلَاثَةِ وَ هُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ فَتَقُولُ أَ مَا تَرَوْنَ إِلَى هَؤُلَاءِ فِي قِلَّتِهِمْ وَ كَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ ص قَالَ فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد (ص) کا۔ حضرت نے فرمایا وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد (ص) کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 96)

جب تین یا اس سے زائد مومنین جمع ہوتے ہیں تو اتنی ہی تعداد میں ملائکہ وہاں آ جاتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور اگر تین یا تین سے زائد منکرینِ امامت جمع ہوتے ہیں تو دس شیطان آجاتے ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِداً إِلَّا حَضَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِثْلُهُمْ فَإِنْ دَعَوْا بِخَيْرٍ أَمَّنُوا وَ إِنِ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرٍّ دَعَوُا اللَّهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَ إِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشَفَّعُوا إِلَى اللَّهِ وَ سَأَلُوهُ قَضَاءَهَا وَ مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاحِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشَرَةُ أَضْعَافِهِمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيْطَانُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَ إِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَ إِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذَلِكَ فَلْيَقُمْ وَ لَا يَكُنْ شِرْكَ شَيْطَانٍ وَ لَا جَلِيسَهُ فَإِنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَ لَعْنَتَهُ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ ص فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَ لْيَقُمْ وَ لَوْ حَلْبَ شَاةٍ أَوْ فُوَاقَ نَاقَةٍ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو ان سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتا ہے تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آئمہ کی ہجو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ سنتے ہیں تو وہ بھی سنتے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلیس نہ بنے۔ کیوں کہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے۔ پھر فرمایا وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر97)

جب دو مومن اہل بیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو شیطان اپنے چہرے کو نوچ ڈالتا ہے

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَى لِإِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللَّهِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللَّهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُضْغَةُ لَحْمٍ إِلَّا تَخَدَّدُ حَتَّى إِنَّ رُوحَهُ لَتَسْتَغِيثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتَحُسُّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَخُزَّانُ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ فَيَقَعُ خَاسِئاً حَسِيراً مَدْحُوراً.

حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز برادران ایمانی کا فی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہل بیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرے کو بری طرح نوچ ڈالتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔209، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر98)

انکارِ امامت گویا انکارِ ربوبیت ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْكِبْرِ قَالَ فَاسْتَرْجَعْتُ فَقَالَ مَا لَكَ تَسْتَرْجِعُ قُلْتُ لِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ فَقَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا أَعْنِي الْجُحُودَ إِنَّمَا هُوَ الْجُحُودُ.

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (ع) میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہو گا جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو گا راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر اناللہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا یہ کیوں کہا میں نے کہا آپ سے سن کر فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد ہے انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔252، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر258)

جو بھی رسول، آئمہ اور اہل بیت کے خلاف ہو گا، خدا اس سے جنگ کرے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَقَدْ أَسْرَى رَبِّي بِي فَأَوْحَى إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَى وَ شَافَهَنِي إِلَى أَنْ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتُهُ قُلْتُ يَا رَبِّ وَ مَنْ وَلِيُّكَ هَذَا فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ قَالَ لِي ذَاكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَ لِوَصِيِّكَ وَ لِذُرِّيَّتِكُمَا بِالْوَلَايَةِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا شب معراج پس پردہ خدا نے مجھ پر وحی کی جو چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا میں نے روز الست تمہاری اور تمہارے وصی اور تمہاری اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔273، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 316)

امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہو گا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی کیونکہ ابہوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْخَشَّابِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَا وَ اللَّهِ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَ الْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَبَداً وَ لَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَداً وَ لَا فِي وُلْدِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ أَبَداً وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ نَبَذُوا الْقُرْآنَ وَ أَبْطَلُوا السُّنَنَ وَ عَطَّلُوا الْأَحْكَامَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص- الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَ تِبْيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَ اسْتِقَالَةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ وَ نُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَ ضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَ عِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَ رُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَ بَيَانٌ مِنَ الْفِتَنِ وَ بَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَ فِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَ مَا عَدَلَ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہو گا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھا پن کو امور شرع میں بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے

فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب فضل القرآن، باب نمبر۔1، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 266)

قائم آلِ محمد ﷺ کا نام نہیں لیا جائے گا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ لَا يُرَى جِسْمُهُ وَ لَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا (ع) سے سنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد ﷺ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ (ع) نے فرمایا ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔76، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔285)

صاحب الامر کو ان کے نام سے پکارنا کفر ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

راوی کہتا ہے ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا کہ صاحب الامر (ع) کو ان کے نام سے نہ پکارے گا مگر کافر۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔76، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔285)

عروۃ الوثقی کا مطلب ہے ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مُذِيعُ السِّرِّ شَاكٌّ وَ قَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَ مَنْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ التَّسْلِيمُ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقی کیا ہے۔ فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔288، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر339)

باب نمبر۔19

ابو حنیفہ پر لعنت

اللہ کا فرمان ہے کہ مومن دوسرے مومنوں کیلیئے نرم خو ہوتے ہیں، یہ دلائل کے ساتھ عمدہ گفتگو کرتے ہیں، یہ آپس میں جھگڑا نہیں کرتے، اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ مومنوں کی نشانی ہی یہ ہے کہ ان میں باہم محبت ہو گی۔ مومن دوسروں کے بڑوں کو گالی گلوچ نہیں کرتے، نرم خوئی حضور ﷺ کی تعلیم بھی تھی اور دیگر انبیا کی بھی۔ اللہ نے جب موسیٰ وہارون کو وقت کے سب سے بڑے جابر و ظالم حکمران فرعون کے پاس بھیجا تو نصیحت کی کہ اس سے نرم خوئی سے بات کرنا۔

قرآن کی ان واضح ہدایات کے باوجود اصولِ کافی کی درج ذیل روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے ائمہ ایک دوسرے پر لعنتیں بھیجتے اور گالی گلوچ کرتے تھے، ملاحظہ کیجئے پہلے قرآن کی ہدایات اور اس کے بعد اصولِ کافی کا موقف:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے پیغمبر (ﷺ) آپ اپنے پروردگار کے راستے کی طرف (لوگوں کو) بلائیں حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے بہترین انداز میں بحث ومباحثہ کریں۔ آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا کون ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ ہدایت یافتہ کون ہے؟

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔125)

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور (ہر قسم کی مصیبت وتکلیف میں) صبر سے کام لو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔46)

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾

اور اسی نے ان (اہلِ ایمان) کے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اگر آپ تمام روئے زمین کی دولت بھی خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ مگر اللہ نے (اپنی قدرتِ کاملہ سے) ان کے درمیان الفت پیدا کر دی بے شک وہ غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔63)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے۔ ان کیلئے عنقریب خدائے رحمن (لوگوں کے دلوں میں) محبت قرار دے گا۔

(سورۃ مریم 19، آیت نمبر۔96)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾

اور (خبر دار) تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ یہ لوگ اپنی جہالت و نا سمجھی کی بنا پر حد سے گزر کر اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر گروہ کے عمل کو (اس کی نظروں میں) آراستہ کیا ہے۔ پھر ان کی بازگشت ان کے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔108)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾

(اے رسول (ص)) یہ اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے اتنے نرم مزاج ہو۔ ورنہ اگر تم درشت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ سب آپ کے گرد و پیش سے منتشر ہو جاتے۔ انہیں معاف کر دیا کریں۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ بھی لے لیا کریں۔ مگر جب کسی کام کے کرنے کا حتمی ارادہ ہو جائے تو پھر خدا پر بھروسہ کریں بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔159)

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

بے شک ابراہیمؑ نرم دِل بُردبار تھے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔114)

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ

بے شک ابراہیمؑ بردبار، نرم دِل رُجوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃ الھود 11، آیت نمبر۔75)

اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا کہ شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔

(سورۃ طہٰ 20، آیت نمبر۔43تا44)

اب آیئے اصولِ کافی کی احادیث کی طرف:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع جُعِلْتُ فِدَاكَ فُقِّهْنَا فِي الدِّينِ وَ أَغْنَانَا اللَّهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى إِنَّ الْجَمَاعَةَ مِنَّا لَتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ

تَحْضُرُهُ الْمَسْأَلَةُ وَ يَحْضُرُهُ جَوَابُهَا فِيمَا مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِنَا فِيهِ عَنْكَ وَ لَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَحْضُرُنَا وَ أَوْفَقِ الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَنَأْخُذُ بِهِ فَقَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فِي ذَلِكَ وَ اللَّهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَا ابْنَ حَكِيمٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ وَ قُلْتُ: " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ لِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ اللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي الْقِيَاسِ.

محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم ع سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آباء طاہرین سے پس ایسے موقع پر جو ہمیں آتا ہے اس کے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ اے ابن حکم افسوس افسوس کیا یہ صحیح ہے فرمایا: اس میں ہلاکت ہے۔ جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا پھر فرمایا:۔ خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں میں نے ہشام بن عبد الحکم سے کہا واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر۔117)

ابو حنیفہ پر اللہ کی لعنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّا نَجْتَمِعُ فَنَتَذَاكَرُ مَا عِنْدَنَا فَلَا يَرِدُ عَلَيْنَا شَيْءٌ إِلَّا وَ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ مُسَطَّرٌ وَ ذَلِكَ مِمَّا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْنَا بِكُمْ ثُمَّ يَرِدُ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الصَّغِيرُ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ فَيَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَ عِنْدَنَا مَا يُشْبِهُهُ فَنَقِيسُ عَلَى أَحْسَنِهِ فَقَالَ وَ مَا لَكُمْ وَ لِلْقِيَاسِ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ فَقُولُوا بِهِ وَ إِنْ جَاءَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهَا وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ وَ قُلْتُ أَنَا وَ قَالَتِ الصَّحَابَةُ وَ قُلْتُ ثُمَّ قَالَ أَ كُنْتَ تَجْلِسُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَ لَكِنْ هَذَا كَلَامُهُ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ص النَّاسَ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ فِي عَهْدِهِ قَالَ نَعَمْ وَ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ فَضَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَقَالَ لَا هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ.

رسول اللہ ص نے فرمایا: ہر بدعت ضلالت ہے۔ سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم ع سے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ ہم جب ایک جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب ان احادیث سے پا لیتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا

جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا۔اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔فرمایا: قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔اسی قیاس کی بناء پر تم سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔پھر فرمایا: جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھا کرو۔پھر فرمایا: اللہ لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا:۔کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو۔میں نے کہا نہیں۔لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے، میں نے کہا: خدا آپ کا نگہبان ہو کیا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اتنا بتادیا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کیلئے کافی ہوتا؟ فرمایا بے شک اتنا بتادیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہو گی۔میں نے کہا کیا اس سے کچھ ضائع ہو گیا؟ فرمایا نہیں وہ علم اس کے اہل یعنی ہمارے پاس ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔119)

ابو حنیفہ اور سفیان ثوری دینِ خدا سے روکنے والے ہیں

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ وَمَا يَعْمَلُونَ قَالَ فَقَالَ فِعَالٌ كَفِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أُمِرُوا بِهَذَا وَمَا أُمِرُوا إِلَّا أَنْ يَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ فَيَمُرُّوا بِنَا فَيُخْبِرُونَا بِوَلَايَتِهِمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ.

سدیر نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا۔جبکہ میں خانہ کعبہ میں نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔اے سدیر لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں. خدا فرماتا ہے میں گناہوں کو بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کریں اور عمل صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو، پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہماری ولایت کی طرف آئیں، پھر فرمایا اے سدیر ! میں تم کو دکھاؤں دینِ خدا سے روکنے والے کو پھر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا : اس زمانہ میں یہ ہیں، مسجدوں میں بیٹھے ہیں فرمایا : یہ ہیں دینِ خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول ﷺ کے متعلق۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔95، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 401)

باب نمبر۔20

دنیااور غربت

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے مختصر سے عرصے میں بہت بڑے علاقے پر اللہ کا نازل کردہ فلاحی نظام نافذ کر دیا تھا۔ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی اثرانگیزی کو روکنے کیلئے عالمِ کُفر نے اپنا پورا زور لگا دیا، جس کی ایک کڑی یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں دنیا سے نفرت پیدا کر دی جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی روایتیں بآسانی مل جاتی ہیں جن میں کہا جاتا ہے کہ دنیا ایک مردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں وغیرہ۔ اصولِ کافی کی درج ذیل روایتیں بھی اس کی ایک مثال ہے جن میں دنیا سے نفرت کا درس ملتا ہے جبکہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط (32/7)

ترجمہ: ''آپ فرمادیں کہ دنیاوی زینت کی چیزوں کو کون حرام قرار دے سکتا ہے۔ یہ یہاں بھی مومنوں کو ملیں گی اور آخرت میں تو صرف انہیں کیلئے مخصوص ہوں گی۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

قرآن:

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (64/10)

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور احکاماتِ خداوندی کی پیروی کی، ان کیلئے دنیا میں اور آخرت میں خوشگواریاں ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

{سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 64}

قرآن میں بہت سی آیات موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی خوشگواریاں مومنین کیلئے ہیں مثلاً :

قرآن:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201-200/2)

ترجمہ: ”بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 200 تا 201}

قرآن:

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ط قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (156/7)

ترجمہ: ”اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے، بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا،اس نے فرمایا میں اپنا عذاب جس کو چاہوں دوں،اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے، سو میں وہ عنقریب لکھ دوں گا اُن کیلئے جو ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 156}

قرآن:

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ط قَالُوْا خَيْرًا ط لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ط وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ط وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (30/16)

ترجمہ: ”اور پرہیزگاروں سے کہا گیا تمہارے ربّ نے کیا اُتارا وہ بولے بہترین (کلام) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کیلئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر (سب سے) بہتر ہے،اور کیا خوب ہے پرہیزگاروں کا گھر۔“(سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 30)

قرآن:

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (51/40)

ترجمہ: ”بے شک ہم ضرور مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور (اس دن بھی) جس دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔“

{ سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 51 }

قرآن:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ج وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (41/30-32)

ترجمہ: ''بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ تم خوف کھاؤ اور نہ غمگیں ہو، اور تم اس جنت پر خوش ہو جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے رفیق تھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) جو تمہارے دل چاہیں، اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) تم مانگو گے۔ یہ ضیافت ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔''(سورۃ حٰمٓ السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 30 تا 32)

قابل توجہ:

اسلام صرف اس صورت میں دنیا کو حقیر قرار دیتا ہے جب انسان حیاتِ اُخروی کو پسِ پشت ڈال کر دنیاوی مفاد کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لے چنانچہ قرآن میں ہے :

قرآن:

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (2/86)

ترجمہ: ''یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی، سو ان کیلئے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 86)

قرآن:

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ (74/4)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو دنیا کی زندگی بیچتے ہیں آخرت کے بدلے اور جو اللہ کے راستے میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے ہم عنقریب اسے بڑا اجر دیں گے۔''}سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 74)

قرآن:

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ط أُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ بَعِيدٍ (3/14)

ترجمہ: ”جو دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں آخرت پر، اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں یہی لوگ دُور کی گمراہی میں ہیں۔“ {سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 3}

قرآن:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (107/16)

ترجمہ: ”یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کیا اور یہ کہ اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 107}

قرآن:

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى (39-37/79)

ترجمہ: ”پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو یقیناً اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“

{سورۃ النازعٰت سورہ نمبر 79 آیت نمبر 37 تا 39}

قرآن:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (17-16/87)

ترجمہ: ”بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور (جبکہ) آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔“

{سورۃ الاعلٰی سورہ نمبر 87 آیت نمبر 16 تا 17}

قرآن کا نقطۂ نظر پڑھنے کے بعد ملاحظہ فرمائیے اصولِ کافی کی مسلمانوں کو خلافِ قرآن ترغیب:

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ اصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ ضَيِّقٌ مُنْتِنٌ وَ أَهْلُهُ بِأَسْوَإِ حَالٍ قَالَ فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ.

راوی کہتا ہے میں ابو عبداللہ (ع) کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کیا حال ہے اس نے کہا بہت تنگ بدبو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں فرمایا پس تو بھی دنیا کے قید خانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔233، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر184)

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔233، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر185)

میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَقُولُ إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ علی بن الحسین (ع) فرماتے تھے کہ میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔234، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر191)

جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں یعنی وہ کوئی مومن نہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع دُعِيَ النَّبِيُّ ص إِلَى طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَى دَجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاضَتْ فَتَقَعُ الْبَيْضَةُ عَلَى وَتِدٍ فِي حَائِطٍ فَثَبَتَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَنْكَسِرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ ص مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَ عَجِبْتَ مِنْ هَذِهِ الْبَيْضَةِ

فَوَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رُزِئْتُ شَيْئاً قَطُّ قَالَ فَنَهَضَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَ قَالَ مَنْ لَمْ يُرْزَأْ فَمَا لِلَّهِ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے حضرت رسول خدا (ص) کی ایک شخص نے دعوت کی جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر انڈا دیا ہے وہ انڈا دیوار کی ایک میخ پر تھا نہ تو وہاں سے گرا نہ ٹوٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا اس نے کہا کیا آ کو اس انڈے پر تعجب ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچتی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔234، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 191)

جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں

عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَا حَاجَةَ لِلَّهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَ بَدَنِهِ نَصِيبٌ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔234، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 192)

مسلمان کو غریب ہونا چاہیے تاکہ وہ جلدی جنت میں داخل ہو سکے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ قَالَ سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَ ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ سَفِينَتَيْنِ مُرَّ بِهِمَا عَلَى عَاشِرٍ فَنَظَرَ فِي إِحْدَاهُمَا فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً فَقَالَ أَسْرِبُوهَا وَ نَظَرَ فِي الْأُخْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْقُورَةٌ فَقَالَ احْبِسُوهَا.

فرمایا ابوعبداللہ عنے جنت کے باغوں میں فقرائے مسلمین اُمراسے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ دینی اغنیاء کو چونکہ زیادہ حساب ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 196)

ایمان زیادہ ہو تو روزی تنگ ہو جاتی ہے

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ دَاوُدَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كُلَّمَا ازْدَادَ الْعَبْدُ إِيمَاناً ازْدَادَ ضِيقاً فِي مَعِيشَتِهِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 197)

خدا مومن کو غریب کرنا چاہتا ہے لیکن یہ لوگ دعا شوا کر کے خدا سے اپنے معاشی حالات بہتر کر لیتے ہیں

وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَوْ لَا إِلْحَاحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى اللَّهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى حَالٍ أَضْيَقَ مِنْهَا.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح وزاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 197)

روزِ قیامت بھی غریب لوگوں کو سیکس کی حسرت ہو گی جو وہ دنیا میں نہ کر سکے

وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَلْتَفِتُ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ شَبِيهاً بِالْمُعْتَذِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَ لَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمُ الْيَوْمَ فَمَنْ زَوَّدَ أَحَداً مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفاً فَخُذُوا بِيَدِهِ فَأَدْخِلُوهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَنَكَحُوا النِّسَاءَ وَ لَبِسُوا الثِّيَابَ اللَّيِّنَةَ وَ أَكَلُوا الطَّعَامَ وَ سَكَنُوا الدُّورَ وَ رَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُمْ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَكَ وَ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتُ أَهْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا إِلَى أَنِ انْقَضَتِ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفاً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ خدائے تعالیٰ فقراء مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے اب تم دیکھو گے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس

نے تمھیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف لہذا انھوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے پس جو تو نے انھیں دیا تھا ہمیں بھی دے خدا فرمائے گا تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 198)

زمانۂ ابراہیمؑ سے مسلمانوں پر مالدار ہونے کی پابندی ختم ہوئی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا كَانَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا فَقِيراً وَ لَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيّاً حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ ع فَقَالَ- رَبَّنا لا تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا فَصَيَّرَ اللَّهُ فِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَ حَاجَةً وَ فِي هَؤُلَاءِ أَمْوَالًا وَ حَاجَةً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے اولاد آدم میں مومن فقیر رہے اور کافر غنی یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا انھوں نے کہا پروردگار اہم کو کافروں کے مقابل میں نہ ڈال پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 199)

خدا خود انسان کو غریب بناتا ہے۔ خدا کا اعتراف

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مُنَادِياً يُنَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ أَيْنَ الْفُقَرَاءُ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٌ فَيَقُولُ عِبَادِي فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أُفْقِرْكُمْ لِهَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَ لَكِنِّي إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ تَصَفَّحُوا وُجُوهَ النَّاسِ فَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً لَمْ يَصْنَعْهُ إِلَّا فِيَّ فَكَافُوهُ عَنِّي بِالْجَنَّةِ.

حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک منادی کو حکم دے آواز دے کہاں ہیں فقرا یہ سن کر بہت سے لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی خدا کہے گا اے میرے بندو وہ جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار اہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فقیر نہیں بنایا تھا کہ میں تمہیں ذلیل سمجھتا تھا میں نے تمہارا انتخاب آج کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب پہچانو لوگوں کے چہرے کو جس نے تم سے نیکی کی اس نے مجھ سے کی اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جنت میں لے جاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 200)

مومن کو چاہیے کہ بازار جاکران چیزوں کو بغور دیکھے جن کے خریدنے کی اس میں سکت نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے اسے نیکیاں ملتی ہیں۔ خبردار! ان اشیا کے حصول کیلئے کوئی کام، محنت مزدوری ہر گز نہ کرے، کیونکہ اس سے نیکیاں نہیں ملیں گی

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ لِي أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ أَمَا تَرَى الْفَاكِهَةَ تُبَاعُ وَ الشَّيْءَ مِمَّا تَشْتَهِيهِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَمَا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَا تَرَاهُ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى شِرَائِهِ حَسَنَةً.

راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ (ع) نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے؟ کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تمہاری خواہش کے مطابق چیزیں بک رہی ہیں؟ میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی ایک نیکی ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر 201)

دنیا میں غریب رکھنے پر خدا کی مومنوں سے معذرت خواہی

خدا خود انسان کو غریب بناتا ہے۔ خدا کا اعتراف

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيَعْتَذِرُ إِلَى عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ الْمُحْوِجِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَعْتَذِرُ الْأَخُ إِلَى أَخِيهِ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا أَحْوَجْتُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ فَارْفَعْ هَذَا السَّجْفَ فَانْظُرْ إِلَى مَا عَوَّضْتُكَ مِنَ الدُّنْيَا قَالَ فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَا ضَرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي مَعَ مَا عَوَّضْتَنِي.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کرتا ہے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا۔ پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلہ تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو مجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر 201)

بغیر حساب کتاب کے محض غریب ہونے کی بنا پر جنت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَأْتُوا بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُوا بَابَ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ فَيُقَالُ لَهُمْ أَ قَبْلَ الْحِسَابِ- فَيَقُولُونَ مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئاً تُحَاسِبُونَّا عَلَيْهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں ان سے کہا جائے گا حساب کے لئے چلو وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کہے گا یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر201)

خدا اپنی مرضی سے کسی کو غریب اور کسی کو امیر بناتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ مُبَارَكٍ غُلَامِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أُغْنِ الْغَنِيَّ لِكَرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَ لَمْ أُفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَ هُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَ لَوْ لَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ.

میں نے موسیٰ کاظم (ع) سے سنا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقراء کی وجہ سے اغنیا کی آزمائش کی اگر فقراء نہ ہوتے تو اغنیا جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔235، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر202)

جو گناہ کرتا ہے اس کا رزق کم ہو جاتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُزْوَى عَنْهُ الرِّزْقُ.

حضرت امام باقر (ع) نے فرمایا بندہ جب جب گناہ کرتا ہے تو اس کا رزق کم ہو جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر208)

جو گناہ کرتا ہے اس کا رزق کم ہو جاتا ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ الذَّنْبَ يَحْرِمُ الْعَبْدَ الرِّزْقَ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے گناہ بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 209)

جو گناہ کرتا ہے اس کا رزق کم ہو جاتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْرَأُ عَنْهُ الرِّزْقُ وَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّها مُصْبِحِينَ وَ لا يَسْتَثْنُونَ فَطافَ عَلَيْها طائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَ هُمْ نائِمُونَ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے ایک شخص گناہ کرتا ہے تو رزق اس سے روک لیا جاتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ہی وہ اپنے باغ میں خرمے جا چنیں گے (تاکہ مستحق محتاجوں کو خبر نہ ہو) اور انہوں نے استثنا نہ کیا تمہارے رب کے ایک گروہ نے جب کہ وہ لوگ سو رہے تھے (اس باغ کو جلا کر خاک کر دیا)۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر 209)

جو گناہ کرتا ہے اس کا رزق کم ہو جاتا ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَسْأَلُ اللَّهَ الْحَاجَةَ فَيَكُونُ مِنْ شَأْنِهِ قَضَاؤُهَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ أَوْ إِلَى وَقْتٍ بَطِيءٍ فَيُذْنِبُ الْعَبْدُ ذَنْباً فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِلْمَلَكِ لَا تَقْضِ حَاجَتَهُ وَ احْرِمْهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ تَعَرَّضَ لِسَخَطِي وَ اسْتَوْجَبَ الْحِرْمَانَ مِنِّي.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے ایک بندہ اللہ سے حاجت کا سوال کرتا ہے تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ جلد یا بدیر اس کی حاجت بر لائے لیکن جب بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا درشتہ سے کہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ کرو اور اسے محروم رکھا اس نے مجھے ناراض کیا اور محرومی کا مستحق ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر 209)

دنیا میں جو کچھ ہے سب رسول ﷺ کا ہے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ رُوِيَ لَنَا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمُسُ فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّ الدُّنْيَا وَ مَا عَلَيْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ص.

راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی (ع) کو لکھا ہم سے بیان کیا گیا کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسول ﷺ کا اور کوئی حق نہیں حضرت امام (ع) نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول ﷺ اللہ کا ہے.

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔104، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 432)

حضرت ابو طالب

مسلمانوں کے مختلف گروہ اپنی فرقہ وارانہ مجبوریوں کے تحت حضرت ابو طالب کو مسلمان یا کافر ثابت کرنے میں اپنی توانائیاں خرچ کر کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کرتے اور اپنے اپنے اہلِ فرقہ سے دادِ تحسین وصول کرتے رہتے ہیں، جبکہ اس سلسلے میں قرآن واضح طور پر فرماتا ہے کہ تم سے سابقہ لوگوں کے اعمال کی بابت سوال ہی نہیں کیا جائے گا بلکہ تم سے صرف تمہارے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی اس کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔141)

قرآن کی واضح ہدایت کے باوجود اہل فرقہ کی حالت ملاحظہ فرمائیے:

حضرت ابو طالبؑ نے حضور ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا اور قرآن پر ایمان رکھتے تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي دُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ ع أَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَحْجُوجاً بِأَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَا وَ لَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعاً لِلْوَصَايَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ص قَالَ قُلْتُ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَحْجُوجٌ بِهِ فَقَالَ لَوْ كَانَ مَحْجُوجاً بِهِ مَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَ بِمَا جَاءَ بِهِ وَ دَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم محکوم ابو طالب تھے (کیونکہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسول خدا صلعم کو دیں۔ میں نے کہا۔ جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی۔ میں نے کہا۔ پھر ابو طالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آن حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصائے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اسی روز مر گئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر 16)

ابو طالب ظاہری طور پر مشرک تھے لیکن دل سے مسلمان تھے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ أَسَرُّوا الْإِيمَانَ وَ أَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَآتَاهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ابو طالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے۔ انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر 22)

ابو طالب کافر نہیں تھے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِراً فَقَالَ كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِراً وَ هُوَ يَقُولُ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّا وَجَدْنَا مُحَمَّداً

نَبِيّاً كَمُوسَى خُطَّ فِي أَوَّلِ الْكُتُبِ

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ كَيْفَ يَكُونُ- أَبُو طَالِبٍ كَافِراً وَ هُوَ يَقُولُ

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مُكَذَّبٌ

- لَدَيْنَا وَ لَا يَعْبَأُ بِقِيلِ الْأَبَاطِلِ

وَ أَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

-. ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

امام جعفر صادق (ع) سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں ابو طالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمد کو پایا ہے۔

موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیوں کر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور بیواؤں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔29، صفحہ نمبر 22)

ابو طالب مسلمان تھے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ قَالَ بِكُلِّ لِسَانٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ ابو طالب اسلام لائے مطابق حساب جمل جو ہر زبان میں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔32، صفحہ نمبر 24)

ابو طالب مسلمان تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ وَ عَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثاً وَ سِتِّينَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ اسلام لائے ابو طالب بحساب جمل و عقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح: حساب جمل و عقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت ابو طالب نے ۶۳ شعر آنحضرت کی تعریف میں کہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔33، صفحہ نمبر 24)

ابو طالب نے ان اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلاتے رہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ ص مَكَثَ أَيَّاماً لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ فَأَلْقَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَبَناً فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّاماً حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابو طالب نے ان اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول صلعم کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابو طالب نے ان کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر22)

ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں کے منہ پر الائش مل کر بدلہ لے لیا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ص فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جُدُدٌ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَى نَاقَةٍ فَمَلَئُوا ثِيَابَهُ بِهَا فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَمِّ كَيْفَ تَرَى حَسَبِي فِيكُمْ فَقَالَ لَهُ وَ مَا ذَاكَ يَا ابْنَ أَخِي فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَمْزَةَ وَ أَخَذَ السَّيْفَ وَ قَالَ لِحَمْزَةَ خُذِ السَّلَى ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَ النَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشاً وَ هُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لِحَمْزَةَ أَمِرَّ السَّلَى عَلَى سِبَالِهِمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَسَبُكَ فِينَا.

فرمایا۔ امام جعفر صادق (ع) نے ایک روز حضرت رسول خدا صلعم مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے آئے۔ مشرکین نے آپ صلعم کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپ صلعم کے اوپر لاڈلی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ پاس اس سے آپ اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ کو بیان کیا۔ ابو طالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اٹھاؤ اور آنحضرت صلعم کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابو طالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپ صلعم نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا صلعم سے فرمایا۔ اے مرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔30، صفحہ نمبر23)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خبر پر ابو طالب نے فاطمہ بنت اسد سے کہا کہ تیس سال بعد میں تمہیں علیؑ کی پیدائش کی خوشخبری دونگا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِتُبَشِّرَهُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ص

فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ اصْبِرِي سَبْتاً أُبَشِّرْكِ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ قَالَ السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَ كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ص- وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع ثَلَاثُونَ سَنَةً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابو طالب کے پاس آئیں، ابو طالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور فرمایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المومنین کی عمر میں تیس سال کا فرق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 111، حدیث نمبر۔ 1، صفحہ نمبر 29)

حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت فاطمہ بنتِ اسد حاملہ تھیں (سابقہ کسی روایت میں ہے کہ رسول ﷺ اور علیؓ کی عمر میں تیس سال کا فرق تھا)

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ص فُتِحَ لِآمِنَةَ بَيَاضُ فَارِسَ وَ قُصُورُ الشَّامِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ آمِنَةُ فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ وَ تَتَعَجَّبِينَ مِنْ هَذَا إِنَّكِ تَحْبَلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَصِيِّهِ وَ وَزِيرِهِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنین (ع) ابو طالب (ع) کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابو طالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہو گا تم سے ان کا وصی اور وزیر۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 111، حدیث نمبر۔ 3، صفحہ نمبر 32)

باب نمبر۔22

آئمہ کرامؒ کے معجزے، کرامات اور علمِ غیب

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

قرآن:

(1)"خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر118)

(2)"ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔"(سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لاؤ۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔"(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اس سے کھاتا۔"(7/25-8)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کردیں۔"(90/17)

(7)آپؐ کیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپؐ بہت سی نہریں جاری کردیں۔"(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں۔"(92/17)

(9)آپؐ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔"(92/17)

(10)آپؐ کیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔"(93/17)

(11)آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں۔"(93/17)

(12)"ہم آپؐ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔" (93/17)

اللہ کا جواب :

"اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔"

{26/4}

نیز دیکھیے (11/14) اور (78/40)

لیکن کفّار کو درج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1) آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔" (93/17)

(2) کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلیئے ہادی ہیں۔" (7/13)

(3) انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔" (50/29)

(4) یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔" (25/6) (58/30)

(5) اگر ان پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔" (111/6)

(6) اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔" (15-14/15)

(7) معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔" (59/17) (6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس اصولِ کافی میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

قائمِ آلِ محمد کی آمد اور معجزہ

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ- وَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَ لَا شَرَاباً وَ يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ هُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَ مَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ.

فرمایا ابو جعفر (ع) نے کہ قائم آلِ محمد جب مکّہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا کرے گا تم میں کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے حضرت موسیٰ والا پتھر اُٹھا لیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کے بار کے برابر ہو گا پس جب آپ منزل پر اترے گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہو گا اس سے سیر ہو گا اور جو پیاس ہو گا وہ سیراب ہو گا یہی ان کے لئے زادِ راہ ہو گا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔112)

حضرت حسن کی کرامت۔ سوکھا ہوا درخت پھلدار ہو گیا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْقَاسِمِ النَّهْدِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع فِي بَعْضِ عُمَرِهِ وَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ فَنَزَلُوا فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ ع تَحْتَ نَخْلَةٍ وَ فُرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ لَوْ كَانَ فِي هَذَا النَّخْلِ رُطَبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ وَ إِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَاخْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطَباً فَقَالَ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ سِحْرٌ وَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الْحَسَنُ ع وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَ لَكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيٍّ مُسْتَجَابَةٌ قَالَ فَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ امام حسن (ع) اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زبیر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا قائل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سوکھے درخت کے نیچے، زبیری بیٹھے، زبیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے، امام حسن (ع) نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرمے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا ابھرا اپنی اصل حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل آئے اور اس ۔۔۔ آگئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جس کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے بلکہ یہ دعا تھی فرزند نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 46)

امام حسینؑ نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا، آپ صرف حضور ﷺ کا انگوٹھا چوس کر اپنی خوراک حاصل کر لیتے تھے

جبرائیل نے حضور ﷺ کو امام حسین کی بشارت دی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيَّاتِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ ع نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ص فَقَالَ لَهُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ

فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ وَ عَلَى رَبِّيَ السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ ع فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ وَ عَلَى رَبِّيَ السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَعَرَجَ جَبْرَئِيلُ ع إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَ الْوَلَايَةَ وَ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ قَدْ رَضِيتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُنِي بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ مِنِّي تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَ الْوَلَايَةَ وَ الْوَصِيَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ فَ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَ وَضَعَتْهُ كُرْهاً وَ حَمْلُهُ وَ فِصالُهُ ثَلاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلى والِدَيَّ وَ أَنْ أَعْمَلَ صالِحاً تَرْضاهُ وَ أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي فَلَوْ لَا أَنَّهُ قَالَ أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أَئِمَّةً- وَ لَمْ يَرْضَعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ ع وَ لَا مِنْ أُنْثَى كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيَّ فَيَضَعُ إِبْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمَصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهَا الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلَاثَ فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ ع مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَ دَمِهِ وَ لَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ع وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ع.

وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع أَنَّ النَّبِيَّ ص كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ فَيُلْقِمُهُ لِسَانَهُ فَيَمَصُّهُ فَيَجْتَزِئُ بِهِ وَ لَمْ- يَرْتَضِعْ مِنْ أُنْثَى.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ جبرئیل حضرت رسول خدا صلعم پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد صلعم اللہ آپ صلعم کو بشارت دیتا ہے ایک مولود کی جو بطن فاطمہ سے ہوگا۔ آپ صلعم کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطن فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے۔ جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا اسلام کہو اور کہنا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں۔ جبرئیل گے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ پر سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت ولایت ووصایت کو قرار دے گا یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپ صلعم نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے۔ حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جسے آپ صلعم کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت ووصایت وولایت کو قرار دیا ہے تب حضرت فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بحالت حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری وقت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تونے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمال صالح بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذریتی نہ فرماتے (اور صرف ذریتی فرماتے) تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔ امام حسین (ع) نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرت صلعم کے پاس لایا جاتا تھا آپ

اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسین (ع) اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسین (ع) کا گوشت رسول صلعم کے گوشت سے اگا ہے اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسی (ع) بن مریم اور حسین (ع) کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یحیی کا حمل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا (ع) نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کے پاس امام حسین کو لایا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسین (ع) اس کو چوستے اور یہ چوسنا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 51)

امام حسینؓ کی لاش کی حفاظت ایک شیر نے کی

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ع أَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوطِئُوهُ الْخَيْلَ فَقَالَتْ فِضَّةُ لِزَيْنَبَ يَا سَيِّدَتِي إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَسَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَ الْأَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاحِيَةٍ فَدَعِينِي أَمْضِي إِلَيْهِ وَ أُعْلِمُهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَداً قَالَ فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا أَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَتْ- أَ تَدْرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَلُوا غَداً بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع يُرِيدُونَ أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ قَالَ فَمَشَى حَتَّى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ ع فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فِتْنَةٌ لَا تُثِيرُوهَا انْصَرِفُوا فَانْصَرَفُوا.

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس قوم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال سم اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فضہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فضہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فضہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رخ کیا اور آواز دی۔ اے ابوالحارث، شیر نکلا۔ فضہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبداللہ الحسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس یہ سن کر مقتل کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاش حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامالی کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ پس وہ لوٹ گئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 55)

علی بن الحسین کا ناقہ ان کی قبر پر پہنچ کر رونے لگا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع نَاقَةٌ حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِينَ حَجَّةً مَا قَرَعَهَا قَرْعَةً قَطُّ قَالَ فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ مَا شَعَرْنَا بِهَا إِلَّا وَ قَدْ جَاءَنِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْبَرَكَتْ عَلَيْهِ فَدَلَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَ هِيَ تَرْغُو فَقُلْتُ أَدْرِكُوهَا أَدْرِكُوهَا وَ جِيئُونِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا قَالَ وَ مَا كَانَتْ رَأَتِ الْقَبْرَ قَطُّ.

راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر (ع) نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔115، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 57)

علی بن الحسین کا ناقہ ان کی قبر پر پہنچ کر رونے لگا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنَ الرَّعْيِ حَتَّى ضَرَبَتْ بِجِرَانِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَ تَمَرَّغَتْ عَلَيْهِ فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُدَّتْ إِلَى مَرْعَاهَا وَ إِنَّ أَبِي ع كَانَ يَحُجُّ عَلَيْهَا وَ يَعْتَمِرُ وَ لَمْ يَقْرَعْهَا قَرْعَةً قَطُّ. ابْنُ بَابَوَيْهِ

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جب میرے والد علی بن الحسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر رگڑتا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمر بجالاتے تھے اور اس آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ نے بھی نقل کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔115، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 57)

علی بن الحسین کا ناقہ ان کی قبر پر پہنچ کر رونے لگا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وُعِدَ فِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع قَالَ لِمُحَمَّدٍ ع يَا بُنَيَّ ابْغِنِي وَضُوءاً- قَالَ فَقُمْتُ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ قَالَ لَا أَبْغِي هَذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئاً مَيِّتاً قَالَ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ بِالْمِصْبَاحِ فَإِذَا فِيهِ فَأْرَةٌ مَيِّتَةٌ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ غَيْرِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُهَا فَأَوْصَى بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْظَرَ لَهَا حِظَارٌ وَ أَنْ يُقَامَ لَهَا عَلَفٌ فَجُعِلَتْ فِيهِ قَالَ فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ خَرَجَتْ حَتَّى أَتَتِ الْقَبْرَ فَضَرَبَتْ بِجِرَانِهَا وَ رَغَتْ وَ هَمَلَتْ عَيْنَاهَا فَأُتِيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَاهَا فَقَالَ صَهْ الْآنَ قُومِي بَارَكَ اللَّهُ فِيكِ فَلَمْ تَفْعَلْ فَقَالَ وَ إِنْ كَانَ لَيَخْرُجُ عَلَيْهَا إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقُ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَمَا يَقْرَعُهَا حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ قَالَ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ الصُّرَرُ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَ الدَّرَاهِمِ حَتَّى يَأْتِيَ بَاباً بَاباً فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنِيلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع فَقَدُوا ذَاكَ فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيّاً ع كَانَ يَفْعَلُهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین (ع) کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر (ع) سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا دیکھا کہ ظرف میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لا کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گڑ گڑایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے امام محمد باقر کو خبر دی گئی کہ ناقہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناقہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلا لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جاتے اسے کھٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے والے علی بن الحسین تھے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔115، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 58)

دیوار فضا میں معلق ہو گئی، امام باقر کی والدہ کی کرامت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارٍ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَ سَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً فَقَالَتْ بِيَدِهَا لَا وَ حَقِّ

الْمُصْطَفَى مَا أَذِنَ اللَّهُ لَكِ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقاً فِي الْجَوِّ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ وَ ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع جَدَّتَهُ أُمَّ أَبِيهِ يَوْماً فَقَالَ كَانَتْ صِدِّيقَةً لَمْ تُدْرَكْ فِي آلِ الْحَسَنِ امْرَأَةٌ مِثْلُهَا.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ۔

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں ناگاہ دیوار شق ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفی صلعم کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ ان کی دادی (ان کے باپ کی ماں) صدیقہ تھیں اولاد امام حسن (ع) میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبداللہ بن احمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔116، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 60)

چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے سورج زمین آسمان مکانات نظر آنے لگے، امام باقر کا کرتب

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقُلْتُ لَهُ أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ نَعَمْ قُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ ص وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلَّ مَا عَلِمُوا قَالَ لِي نَعَمْ قُلْتُ فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَ تُبْرِءُوا الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ قَالَ نَعَمْ بِإِذْنِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِيَ ادْنُ مِنِّي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِي وَ عَلَى عَيْنَيَّ فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَ السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَ الْبُيُوتَ وَ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ ثُمَّ قَالَ لِي أَ تُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا وَ لَكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَ لَكَ الْجَنَّةُ خَالِصاً قُلْتُ أَعُودُ كَمَا كُنْتُ فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيَّ فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ قَالَ فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ بِهَذَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ وارث رسول اللہ صلعم ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارثِ انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں کہا کیا آپ اس پر قادر ہیں کہ مردوں کو زندہ کر دیں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اِذن سے، اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) تم میرے قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ میں نے سورج آسمان و زمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیئے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت

نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ ابنِ ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔116، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 62)

پرندے اپنے مقدمات کے فیصلے امام باقر سے کراتے تھے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْماً إِذْ وَقَعَ- زَوْجُ وَرَشَانٍ عَلَى الْحَائِطِ وَ هَدَلَا هَدِيلَهُمَا فَرَدَّ أَبُو جَعْفَرٍ ع عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً ثُمَّ نَهَضَا فَلَمَّا طَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَدَلَ الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثَى سَاعَةً ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا هَذَا الطَّيْرُ قَالَ يَا ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَ أَطْوَعُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هَذَا الْوَرَشَانَ ظَنَّ بِامْرَأَتِهِ فَحَلَفَتْ لَهُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَتْ تَرْضَى بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَرَضِيَا بِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَالِمٌ فَصَدَّقَهَا.

راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ قمریوں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر (ع) کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور نر نے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بنِ علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ نر نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نر نے، اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔116، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 63)

امام جعفر صادق نے پاؤں مار کر سونے کی اینٹ نکال لی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْخَيْبَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ وَ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَ أَبِي سَلَمَةَ السَّرَّاجِ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ عِنْدَنَا خَزَائِنُ الْأَرْضِ وَ مَفَاتِيحُهَا وَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِحْدَى رِجْلَيَّ أَخْرِجِي مَا فِيكِ مِنَ الذَّهَبِ لَأَخْرَجَتْ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى رِجْلَيْهِ فَخَطَّهَا فِي الْأَرْضِ خَطّاً فَانْفَرَجَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ قَدْرَ شِبْرٍ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوا حَسَناً

فَنَظَرْنَا فَإِذَا سَبَائِكُ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَلَأْلَأُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا جُعِلْتُ فِدَاكَ أُعْطِيتُمْ مَا أُعْطِيتُمْ وَ شِيعَتُكُمْ مُحْتَاجُونَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَ يُدْخِلُ عَدُوَّنَا الْجَحِيمَ.

راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ (ع) نے فرمایا۔ میرے پاس خزائن زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال دے تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں شق ہو گئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک بالشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپ (ع) کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیجئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 68)

امام جعفر صادق نے میلوں دور ہونے والی گفتگو سن لی

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالَ لِي أَ تَدْرِي مَا كَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَ مَعْرِفَتِنَا بِهِ وَ مَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَ لَا مَعْرِفَةُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا ذَاكَ قَالَ إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّوَانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ يَا مُحَمَّدُ ابْغِ لِي رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي قَدْ أَصَبْتُهُ لَكَ هَذَا فُلَانُ بْنُ مُهَاجِرٍ خَالِي قَالَ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هَذَا الْمَالَ وَ أْتِ الْمَدِينَةَ وَ أْتِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ عِدَّةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَ بِهَا شِيعَةٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ وَجَّهُوا إِلَيْكُمْ بِهَذَا الْمَالِ وَ ادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرْطِ كَذَا وَ كَذَا فَإِذَا قَبَضُوا الْمَالَ فَقُلْ إِنِّي رَسُولٌ وَ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِي خُطُوطُكُمْ بِقَبْضِكُمْ مَا قَبَضْتُمْ فَأَخَذَ الْمَالَ وَ أَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِيقِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِيقِ مَا وَرَاءَكَ قَالَ أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَ هَذِهِ خُطُوطُهُمْ بِقَبْضِهِمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَإِنِّي أَتَيْتُهُ وَ هُوَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ص فَجَلَسْتُ خَلْفَهُ وَ قُلْتُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَأَذْكُرَ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ فَعَجَّلَ وَ انْصَرَفَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَ لَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قَرِيبُو الْعَهْدِ بِدَوْلَةِ بَنِي مَرْوَانَ وَ كُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ فَقُلْتُ وَ مَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ فَأَدْنَى رَأْسَهُ مِنِّي وَ أَخْبَرَنِي بِجَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَ فِيهِ مُحَدَّثٌ وَ إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَ كَانَتْ هَذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهَذِهِ الْمَقَالَةِ.

جعفر بن محمد اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امرِ امامت اہلِ بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کبھی اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث قاتلان حسین (ع) میں سے تھا) صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور دوانقی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے ابو محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میری طرف سے کر سکے۔

میرے باپ نے کہا۔ فلاں ابن مہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو اسے لے آؤ۔ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن مہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن (مثنیٰ) ابن حسن (ع) اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بنِ محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں ہر ایک کو دے دینا۔ جب مال لے لیں تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں کہ جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا۔ منصور نے کہا کہ کہو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے ملا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا۔ حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑ کر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دورِ حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارا خاندان تباہ کر دیا) اب وہ محتاج مال ہیں (لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے) پھر وہ میرے قریب ہوئے اور سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم تیسرے تھے۔ منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث (جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 71)

کنیز کا بیان کہ ایک شخص مجھ سے جماع کرنے لگا تو غیب سے ایک بزرگ نے آکر اس کو ڈنڈے مارے تو وہ بھاگ گیا، یہ کنیز خرید لی گئی جس سے امام موسیٰ پیدا ہوئے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع قَائِماً عِنْدَهُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِنَباً فَقَالَ حَبَّةً حَبَّةً يَأْكُلُهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَ الصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَ ثَلَاثَةً وَ أَرْبَعَةً يَأْكُلُهُ مَنْ يَظُنُّ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَ كُلْهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع لِأَيِّ شَيْءٍ لَا تُزَوِّجُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّزْوِيجَ قَالَ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَخَّاسٌ مِنْ أَهْلِ بَرْبَرَ- فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ فَنَشْتَرِي لَهُ بِهَذِهِ الصُّرَّةِ جَارِيَةً قَالَ فَأَتَى

لِذَلِكَ مَا أَتَى فَدَخَلْنَا يَوْماً عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّخَّاسِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ لَكُمْ قَدْ قَدِمَ فَاذْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ الصُّرَّةِ مِنْهُ جَارِيَةً قَالَ فَأَتَيْنَا النَّخَّاسَ فَقَالَ قَدْ بِعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْثَلُ مِنَ الْأُخْرَى قُلْنَا فَأَخْرِجْهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا فَقُلْنَا بِكَمْ تَبِيعُنَا هَذِهِ الْمُتَمَاثِلَةَ قَالَ بِسَبْعِينَ دِينَاراً قُلْنَا أَحْسِنْ قَالَ لَا أَنْقُصُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَاراً قُلْنَا لَهُ نَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهَذِهِ الصُّرَّةِ مَا بَلَغَتْ وَلَا نَدْرِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ قَالَ فُكُّوا وَزِنُوا فَقَالَ النَّخَّاسُ لَا تَفُكُّوا فَإِنَّهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبَّةً مِنْ سَبْعِينَ دِينَاراً لَمْ أُبَايِعْكُمْ فَقَالَ الشَّيْخُ ادْنُوا فَدَنَوْنَا وَفَكَكْنَا الْخَاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَاراً لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَدْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع وَجَعْفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا كَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا مَا اسْمُكِ قَالَتْ حَمِيدَةُ فَقَالَ- حَمِيدَةٌ فِي الدُّنْيَا مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ أَخْبِرِينِي عَنْكِ أَبِكْرٌ أَنْتِ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَتْ بِكْرٌ قَالَ وَكَيْفَ وَلَا يَقَعُ فِي أَيْدِي النَّخَّاسِينَ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَقَالَتْ قَدْ كَانَ يَجِيئُنِي فَيَقْعُدُ مِنِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَيُسَلِّطُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَجُلًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَتَّى يَقُومَ عَنِّي فَفَعَلَ بِي مِرَاراً وَفَعَلَ الشَّيْخُ بِهِ مِرَاراً فَقَالَ يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ فَوَلَدَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع.

عکاشہ راوی امام محمد باقر (ع) کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق (ع) بھی اس کے پاس کھڑے تھے آپ (ع) نے انگوروں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڈھا یا بچہ (اپنی کمزوری کی وجہ سے) کھاتا ہے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص ہے جو ڈرتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے کھاؤ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر (ع) سے کہا۔ آپ ابو عبداللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو دار میمون میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کنیز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گذرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ فروش جس کا میں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس کنیز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کنیزیں ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے، ہم نے کہا انہیں دکھاؤ، تو اس نے دکھائیں، ہم نے کہا یہ جو ان دونوں میں بہتر ہے اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ستر دینار۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہ اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیلی کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیلی کو کھول کر رقم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بڈھے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیلی کی مہر توڑ دو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینار تھے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر (ع) کے پاس آئے امام جعفر صادق (ع) ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر (ع) سے کل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کنیز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا ثیب انھوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے؟ نخاسوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انھوں نے کہا۔ یہ شخص میرے

پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ مسلط کیا۔ جس نے اس کو طمانچے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا۔ ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابو جعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر73)

امام موسیٰ کاظم نے گائے زندہ کردی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِمِنًى وَ هِيَ تَبْكِي وَ صِبْيَانُهَا حَوْلَهَا يَبْكُونَ وَ قَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقَرَةٌ فَدَنَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا مَا يُبْكِيكِ يَا أَمَةَ اللَّهِ قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا صِبْيَاناً يَتَامَى وَ كَانَتْ لِي بَقَرَةٌ مَعِيشَتِي وَ مَعِيشَةُ صِبْيَانِي كَانَ مِنْهَا وَ قَدْ مَاتَتْ وَ بَقِيتُ مُنْقَطَعاً بِي وَ بِوُلْدِي لَا حِيلَةَ لَنَا فَقَالَ يَا أَمَةَ اللَّهِ هَلْ لَكِ أَنْ أُحْيِيَهَا لَكِ فَأُلْهِمَتْ أَنْ قَالَتْ نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَتَنَحَّى وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هُنَيْئَةً وَ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَنَخَسَهَا نَخْسَةً أَوْ ضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ فَاسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ صَاحَتْ وَ قَالَتْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَخَالَطَ النَّاسَ وَ صَارَ بَيْنَهُمْ وَ مَضَى ع.

عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم (ع) منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کی گائے مر گئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں روتی ہے۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے یتیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مر گئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے بالہام ربانی۔ کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گائے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر88)

کرامت۔ امام رضا نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو دس چراغوں جتنی روشنی ہو گئی

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا ع فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلًا فَرَفَعَ يَدَهُ فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشَرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا(ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ(ع) کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ(ع) نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہوگئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریابی چاہا۔ تب آپ(ع) نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔119، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر93)

کرامت۔ قرضہ کتنا ہے، امام کو غیب سے پتا چل گیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ص يُقَالُ لَهُ طَيْسٌ عَلَيَّ حَقٌّ فَتَقَاضَانِي وَ أَلَحَّ عَلَيَّ وَ أَعَانَهُ النَّاسُ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ع ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا ع وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ بِالْعُرَيْضِ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى حِمَارٍ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ وَ رِدَاءٌ فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَفَ وَ نَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ كَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَقُلْتُ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ لِمَوْلَاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقّاً وَ قَدْ وَ اللَّهِ شَهَرَنِي وَ أَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالْكَفِّ عَنِّي وَ وَ اللَّهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَ لَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئاً فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَ أَنَا صَائِمٌ فَضَاقَ صَدْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَ حَوْلَهُ النَّاسُ وَ قَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَّالُ وَ هُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ فَمَضَى وَ دَخَلَ بَيْتَهُ ثُمَّ خَرَجَ وَ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ مَعَهُ فَجَلَسَ وَ جَلَسْتُ فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ كَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَ كَانَ كَثِيراً مَا أُحَدِّثُهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ لَا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ فَقُلْتُ لَا فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَ أَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِي فَأَصَبْتُ وَ الْغُلَامَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِيَ ارْفَعِ الْوِسَادَةَ وَ خُذْ مَا تَحْتَهَا فَرَفَعْتُهَا وَ إِذَا دَنَانِيرُ فَأَخَذْتُهَا وَ وَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَ أَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِي حَتَّى يُبْلِغُونِي مَنْزِلِي فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ طَائِفَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَ أَكْرَهُ أَنْ يَلْقَانِي وَ مَعِي عَبِيدُكَ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ الرَّشَادَ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتُهُمْ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَ آنَسْتُ رَدَدْتُهُمْ فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَ دَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَ نَظَرْتُ إِلَى الدَّنَانِيرِ وَ إِذَا هِيَ ثَمَانِيَةٌ وَ أَرْبَعُونَ دِينَاراً وَ كَانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمَانِيَةً وَ عِشْرِينَ دِينَاراً وَ كَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَ قَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ حَقُّ الرَّجُلِ ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُونَ دِينَاراً وَ مَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ وَ لَا وَ اللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَا لَهُ عَلَيَّ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّهُ.

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے غلام ابورافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا۔ طیس نام اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسول صلعم میں پڑھ کر امام رضا(ع) سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لا رہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے شرم

آئی، حضرت میرے قریب آکر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ (ع) اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چلدوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپ (ع) صدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ (ع) نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو۔ میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا ہے کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے سائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو عزت بخشی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔119، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 93)

کرامت۔ امام رضا نے کوڑا رگڑ کر سونے کی اینٹ بنا دی

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحَحْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع فِي شَيْءٍ أَطْلُبُهُ مِنْهُ فَكَانَ يَعِدُنِي فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِيَ الْمَدِينَةِ وَ كُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَ إِلَى قُرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَ نَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَ لَيْسَ مَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْعِيدُ قَدْ أَظَلَّنَا وَ لَا وَ اللَّهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَماً فَمَا سِوَاهُ فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكّاً شَدِيداً ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ ثُمَّ قَالَ انْتَفِعْ بِهَا وَ اكْتُمْ مَا رَأَيْتَ.

ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا (ع) پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ وعدہ فرما چکے تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نکلے میں بھی آپ (ع) کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا

میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی کو خبر دار نہ کرنا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔119، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 96)

کرامت۔ امام رضا کی انگلیوں سے سونا گرنے لگا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع مَالًا لَهُ خَطَرٌ فَلَمْ أَرَهُ سُرَّ بِهِ قَالَ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَ قُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ حَمَلْتُ هَذَا الْمَالَ وَ لَمْ يُسَرَّ بِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ الطَّسْتَ وَ الْمَاءَ قَالَ فَقَعَدَ عَلَى كُرْسِيٍّ وَ قَالَ بِيَدِهِ وَ قَالَ لِلْغُلَامِ صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءَ قَالَ فَجَعَلَ يَسِيلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ ذَهَبٌ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي مَنْ كَانَ هَكَذَا لَا يُبَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ.

راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا (ع) کے پاس کوئی بہت سامال لے کر آیا۔ آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ (ع) نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپ (ع) نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔119، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 101)

قیدی غائب

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ كَانَ زَيْدِيّاً قَالَ: كُنْتُ بِالْعَسْكَرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلٌ مَحْبُوسٌ أُتِيَ بِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولًا وَ قَالُوا إِنَّهُ تَنَبَّأَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَ دَارَيْتُ الْبَوَّابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ لَهُ فَهْمٌ فَقُلْتُ يَا هَذَا مَا قِصَّتُكَ وَ مَا أَمْرُكَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ فَبَيْنَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ بِنَا فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَقَالَ لِي تَعْرِفُ هَذَا الْمَسْجِدَ فَقُلْتُ نَعَمْ هَذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ قَالَ فَصَلَّى وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ص بِالْمَدِينَةِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ سَلَّمْتُ وَ صَلَّى وَ صَلَّيْتُ مَعَهُ وَ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَ قَضَيْتُ مَنَاسِكِي مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَ مَضَى الرَّجُلُ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ إِذَا أَنَا بِهِ فَعَلَ مِثْلَ فَعْلَتِهِ الْأُولَى فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَ رَدَّنِي إِلَى الشَّامِ وَ هَمَّ بِمُفَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَقْدَرَكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى قَالَ فَتَرَاقَى الْخَبَرُ

حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الزَّيَّاتِ فَبَعَثَ إِلَيَّ وَ أَخَذَنِي وَ كَبَّلَنِي فِي الْحَدِيدِ وَ حَمَلَنِي إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَارْفَعِ الْقِصَّةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَفَعَلَ وَ ذَكَرَ فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ فَوَقَّعَ فِي قِصَّتِهِ قُلْ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَ رَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ فَغَمَّنِي ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَ رَقَقْتُ لَهُ وَ أَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَ الصَّبْرِ قَالَ ثُمَّ بَكَّرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ- وَ صَاحِبُ الْحَرَسِ وَ صَاحِبُ السِّجْنِ وَ خَلْقُ اللَّهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي تَنَبَّأَ افْتُقِدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرَى أَ خَسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوِ اخْتَطَفَهُ الطَّيْرُ.

علی بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے عقیدتاً زیدی تھے بیان کیا۔ میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے ایک شخص قید کر کے لایا جارہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو ہٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگذشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کوراس الحسین کہتے ہیں اس حالت میں کہ مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کوفہ میں پایا۔ اس نے کہا جانتا ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسول صلعم میں پہنچ گئے اس نے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسول صلعم پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے۔ میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبدالملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتا ہے میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبدالملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کوفہ لے گیا اور کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹایا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر وضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ لشکر والے چوکیدار، پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعیٔ نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھا لے گیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 102)

امام تقی کی ڈانٹ سے گویئے کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: احْتَالَ الْمَأْمُونُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع بِكُلِّ حِيلَةٍ فَلَمْ يُمْكِنْهُ فِيهِ شَيْ‏ءٌ- فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ دَفَعَ إِلَى مِائَتَيْ وَصِيفَةٍ مِنْ أَجْمَلِ مَا يَكُونُ إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جَاماً فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقْبِلْنَ أَبَا جَعْفَرٍ ع إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ- مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَ عُودٍ وَ ضَرْبٍ طَوِيلُ اللِّحْيَةِ فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْ‏ءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفِيكَ أَمْرَهُ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَشَهَقَ مُخَارِقٌ شَهْقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَ جَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَ يُغَنِّي فَلَمَّا فَعَلَ سَاعَةً وَ إِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِيناً وَ لَا شِمَالًا ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا ذَا الْعُثْنُونِ قَالَ فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَ الْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ فَسَأَلَهُ الْمَأْمُونُ عَنْ حَالِهِ قَالَ لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ فَزِعْتُ فَزْعَةً لَا أُفِيقُ مِنْهَا أَبَداً.

راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی (ع) کے کردار کو آزمانے کے لئے مامون نے بہت سی تدبیریں کیں تا کہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شان امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب مامون اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مخارق گویئے کو جو دراز ریش تھا بلایا۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دنیوی خواہش ذرا سی بھی ہو گی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس مامون کے محل میں وہ امام محمد تقی (ع) کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گا رہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مگر حضرت نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا او مرد دراز ریش خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ مامون نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام (ع) نے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 107)

کرامت۔ایک ہی مجلس میں تیس ہزار سوالات کئے گئے اور ان کے جوابات دیئے گئے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشِّيعَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ ع وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی (ع) سے اطراف کے شیعیوں کے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور یک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 109)

(نوٹ: اگر ایک سوال اور ایک جواب کا دورانیہ ایک ایک منٹ لگایا جائے تو روایت میں مذکور مجلس کا وقت اکتالیس دن اور اکتالیس رات مسلسل بنتے ہیں۔)

کرامت۔امام تقی نے ایک سوکھے درخت کے نیچے وضو کیا تو وہ ہرا بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي مَسْجِدِ الْمُسَيَّبِ وَ صَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقِبْلَةِ سَوَاءً وَ ذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ فَدَعَا بِمَاءٍ وَ تَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتِ السِّدْرَةُ وَ أَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی (ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں) وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا۔ حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہرا بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 111)

کرامت۔امام علی نقی نے اپنی کرامت سے راوی کو جنت کا منظر دکھایا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ ع فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إِطْفَاءَ نُورِكَ وَ التَّقْصِيرَ بِكَ حَتَّى أَنْزَلُوكَ هَذَا الْخَانَ الْأَشْنَعَ خَانَ الصَّعَالِيكِ فَقَالَ هَاهُنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ وَ قَالَ انْظُرْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتٍ آنِقَاتٍ وَ رَوْضَاتٍ بَاسِرَاتٍ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ عَطِرَاتٌ وَ وِلْدَانٌ كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَ أَطْيَارٌ وَ ظِبَاءٌ وَ أَنْهَارٌ تَفُورُ فَحَارَ بَصَرِي وَ حَسَرَتْ عَيْنِي فَقَالَ حَيْثُ كُنَّا فَهَذَا لَنَا عَتِيدٌ لَسْنَا فِي خَانِ الصَّعَالِيكِ.

صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یہ دشمن (متوکل وغیرہ) آپ (ع) کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے عزت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ (ع) کو اس بدترین گھر میں مہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید یہاں آو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں لپٹیں اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طیور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 113)

کرامت۔امام علی نقی نے پلک جھپکنے میں راوی کو سامرہ سے بغداد پہنچا دیا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَّابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع غَنَماً كَثِيرَةً فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ إِصْطَبْلِ دَارِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ فَجَعَلْتُ أُفَرِّقُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَنِي بِهِ فَبَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَ إِلَى وَالِدَتِهِ وَ غَيْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الِانْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدِي وَ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ تُقِيمُ غَداً عِنْدَنَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَ بِتُّ لَيْلَةَ الْأَضْحَى فِي رِوَاقٍ لَهُ فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ أَتَانِي فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ قُمْ قَالَ فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَ أَنَا فِي أَصْحَابِي فَقُلْتُ لَهُمْ عَرَّفْتُ بِالْعَسْكَرِ وَ خَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعِيدِ.

اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرہ میں امام علی نقی (ع) کے لئے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اصطبل میں لے گئے جسے میں نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے

اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں ٹھہر گیا یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید الاضحی تھی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق اٹھ، میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر (سامرہ میں کیا اور عید بغداد میں کی)۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 113)

کرامت۔ متوکل اور علی نقی کے بھائی کو ملاقات کا موقع ہی نہ ملا

الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُثَنَّى يَعْقُوبُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ: كَانَ الْمُتَوَكِّلُ يَقُولُ وَيْحَكُمْ قَدْ أَعْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا أَبَى أَنْ يَشْرَبَ مَعِي أَوْ يُنَادِمَنِي أَوْ أَجِدَ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هَذَا فَقَالُوا لَهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَهَذَا أَخُوهُ مُوسَى قَصَّافٌ عَزَّافٌ- يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ قَالَ ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِيئُوا بِهِ حَتَّى نُمَوِّهَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَنَقُولَ ابْنُ الرِّضَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأُشْخِصَ مُكَرَّماً وَتَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَافَى أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً وَبَنَى لَهُ فِيهَا وَحَوَّلَ الْخَمَّارِينَ وَالْقِيَانَ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّهُ وَجَعَلَ لَهُ مَنْزِلًا سَرِيّاً حَتَّى يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ فَلَمَّا وَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةِ وَصِيفٍ وَهُوَ مَوْضِعٌ تُتَلَقَّى فِيهِ الْقَادِمُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِيَهْتِكَكَ وَيَضَعَ مِنْكَ فَلَا تُقِرَّ لَهُ أَنَّكَ شَرِبْتَ نَبِيذاً قَطُّ فَقَالَ لَهُ مُوسَى فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهَذَا فَمَا حِيلَتِي قَالَ فَلَا تَضَعْ مِنْ قَدْرِكَ وَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتْكَكَ فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ أَمَا إِنَّ هَذَا مَجْلِسٌ لَا تُجْمَعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَداً فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ تَشَاغَلَ الْيَوْمَ فَرُحْ فَيَرُوحُ فَيُقَالُ قَدْ سَكِرَ فَبَكِّرْ فَيُبَكِّرُ فَيُقَالُ شَرِبَ دَوَاءً فَمَا زَالَ عَلَى هَذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ.

راوی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا وائے ہو تم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ سہی جو نہایت لاابالی اور عیاش آدمی ہیں۔ شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں (جب ان کی یہ بدکاری مشہور ہو گی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں) متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عزت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوروں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہو نگی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ پہنچے تو امام علی نقی (ع) ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے

جانے والوں کا خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہر گز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبرو ریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکرر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جاتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دوا کھائے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر 119)

امام علی نقی نے اپنے علمِ غیب سے دوا بھیجی

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: مَرِضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لَيْلًا فَوَصَفَ لِي دَوَاءً بِلَيْلٍ آخُذُهُ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَلَمْ يُمَكِّنِّي فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقَارُورَةٍ فِيهَا ذَلِكَ الدَّوَاءُ بِعَيْنِهِ فَقَالَ لِي- أَبُو الْحَسَنِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ خُذْ هَذَا الدَّوَاءَ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرَأْتُ." قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْبَى الطَّاعِنُ أَيْنَ الْغُلَاةُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

راوئ حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دوا کے متعلق کہ اسے دن ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسے کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی (ع) نے سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ غالیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئمہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 120)

کرامت۔ کوڑا زمین پر رگڑ کر پانچ سو دینار نکال لئے

عَلِيٌّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع الْحَاجَةَ فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ قَالَ وَ أَحْسَبُهُ غَطَّاهُ بِمِنْدِيلٍ وَ أَخْرَجَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ فَقَالَ يَا أَبَا هَاشِمٍ خُذْ وَ أَعْذِرْنَا.

راوی کہتا ہے کہ میں امام حسن عسکری (ع) سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپ (ع) نے اپنا کوڑا زمین پر رگڑا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر130)

کرامت۔امام حسن عسکری کو درندوں نے کچھ نہ کہا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سُلِّمَ أَبُو مُحَمَّدٍ ع إِلَى نِحْرِيرٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَ يُؤْذِيهِ قَالَ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ وَيْلَكَ اتَّقِ اللَّهَ لَا تَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ وَ عَرَّفَتْهُ صَلَاحَهُ وَ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ فَقَالَ لَأَرْمِيَنَّهُ بَيْنَ السِّبَاعِ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِ فَرُئِيَ ع قَائِماً يُصَلِّي وَ هِيَ حَوْلَهُ.

علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو نحریر غلام مہتدی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو درندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان درندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر140)

امام حسن عسکری نے دم کیا تو اس کے بعد دائیں کروٹ نیند آنے لگی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِأَنْظُرَ إِلَى خَطِّهِ فَأَعْرِفَهُ إِذَا وَرَدَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَيَخْتَلِفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تَشُكَّنَّ ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَ جَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَى مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَ هُوَ يَكْتُبُ أَسْتَوْهِبُهُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يُحَدِّثُنِي وَ هُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِمِنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ هَاكَ يَا أَحْمَدُ فَنَاوَلَنِيهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يُقْضَ لِي ذَلِكَ فَقَالَ وَ مَا هُوَ يَا أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفِيَتِهِمْ وَ نَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ وَ نَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى شَمَائِلِهِمْ وَ نَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ فَقَالَ ع كَذَلِكَ هُوَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُمْكِنُنِي وَ لَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ أَدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخَلْتُهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَ أَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْسَرِ وَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ أَحْمَدُ فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذَلِكَ بِي ع وَ مَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلًا.

احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے

ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی لہذا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے عطا فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آبائے کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیاطین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کرو پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں کو بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو باہیں کروٹ نہ سوئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر140)

کرامت۔ حضرت حجت کو مال کی تفصیل کا علم تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّوَيْهِ السُّوَيْدَاوِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: شَكَكْتُ عِنْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ ع وَ اجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٌ جَلِيلٌ فَحَمَلَهُ وَ رَكِبَ السَّفِينَةَ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ مُشَيِّعاً فَوُعِكَ وَعْكاً شَدِيداً فَقَالَ يَا بُنَيَّ رُدَّنِي فَهُوَ الْمَوْتُ وَ قَالَ لِيَ اتَّقِ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَالِ وَ أَوْصَى إِلَيَّ فَمَاتَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِيَ بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحِيحٍ أَحْمِلُ هَذَا الْمَالَ إِلَى الْعِرَاقِ وَ أَكْتَرِي دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَ لَا أُخْبِرُ أَحَداً بِشَيْءٍ وَ إِنْ وَضَحَ لِي شَيْءٌ كَوُضُوحِهِ فِي أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ ع أَنْفَذْتُهُ وَ إِلَّا قَصَفْتُ بِهِ فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَ اكْتَرَيْتُ دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَ بَقِيتُ أَيَّاماً فَإِذَا أَنَا بِرُقْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا يَا مُحَمَّدُ مَعَكَ كَذَا وَ كَذَا فِي جَوْفِ كَذَا وَ كَذَا حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِي مِمَّا لَمْ أُحِطْ بِهِ عِلْماً فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَ بَقِيتُ أَيَّاماً لَا يُرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَ اغْتَمَمْتُ فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقَمْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللَّهَ.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری (ع) کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بصرہ واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عراق لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری (ع) کے وقت میں (اعجازی شان سے) ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک قاصد حضرت حجت (ع) کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں نے وہ سب امال اس قاصد

کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رقعہ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارے باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر149)

جس لڑکے کیلئے دعا فرمائی صرف وہی زندہ رہا

الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: وُلِدَ لِي عِدَّةُ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكْتُبُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ بِشَيْءٍ فَمَاتُوا كُلُّهُمْ فَلَمَّا وُلِدَ لِيَ الْحَسَنُ ابْنِي كَتَبْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَأُجِبْتُ يَبْقَى وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر (ع) کو لکھتا تھا۔ حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لڑکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جوب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر151)

معجزہ۔ مٹی ریت کی طرح بھر بھری ہو گئی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ص فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَإِذَا بِهِمْ لَمْ يَحْفِرُوا شَيْئاً وَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا فَقَالَ وَ لِمَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَحَسَنَ الْخُلُقِ ائْتُونِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ثُمَّ قَالَ احْفِرُوا قَالَ فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ فَكَأَنَّمَا كَانَ رَمْلًا يَتَهَايَلُ عَلَيْهِمْ.

فرمایا ابو عبد اللہ (ع) نے کہ عہد نبی میں ایک شخص مر گیا گور کن آئے مگر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ صلعم نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑ کا، مٹی ریت کی طرح بھر بھری ہو گئی اور گور کنوں نے قبر کھود لی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔177، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر355)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا، جب آپ کسی راستے سے گزرتے تو تین دن تک وہاں خوشبو رہتی، جب آپ کسی شجر و حجر کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کو سجدہ کرتے

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ص ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَيْءٌ وَ كَانَ لَا يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيُمَرُّ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لِطِيبِ عَرْفِهِ وَ كَانَ لَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَ لَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر 11)

معجزہ۔ کھانا ختم نہ ہوتا تھا

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ص لِفَاطِمَةَ ع يَا فَاطِمَةُ قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَ عُرَاقٌ يَفُورُ فَأَكَلَ النَّبِيُّ ص وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْماً ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتِ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا قَالَ إِنَّا لَنَأْكُلُهُ مُنْذُ أَيَّامٍ فَأَتَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ يَا فَاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمِّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَإِنَّمَا هُوَ لِفَاطِمَةَ وَ وُلْدِهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمِّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمُّ أَيْمَنَ وَ نَفِدَتِ الصَّحْفَةُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ص أَمَا لَوْ لَا أَنَّكِ أَطْعَمْتِهَا لَأَكَلْتِ مِنْهَا أَنْتِ وَ ذُرِّيَّتُكِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ الصَّحْفَةُ عِنْدَنَا يَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا ع فِي زَمَانِهِ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کانسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں ثرید (شوربہ میں روٹی چوری ہوئی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم۔) پس حضرت رسول خدا اور حضرت علی (ع) اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

ام ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں ام ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب ام ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو ام ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے

نکال کر امام ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ یہ کانسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 43)

علمِ غیب

قرآن میں اللہ کریم اعلان فرمارہے ہیں کہ غیب کا علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں تھا:

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾

اے رسول کہہ دیجیے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے کی جاتی ہے آپ کہیے! کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے؟ تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے؟

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔50)

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣١﴾

اور (دیکھو) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہو کہ اللہ انہیں کوئی بھلائی عطا نہیں کرے گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اگر میں ایسا کہوں تو ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

(سورۃ ھود 11، آیت نمبر۔31)

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب کا علم نہیں رکھتا۔ اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟

(سورۃ النمل 27، آیت نمبر۔65)

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾

(اے رسول (ص)) کہہ دو۔ کہ میں اپنے نفع و نقصان پر کوئی قدرت و اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے) اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور (زندگی میں) مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو بس (نافرمانوں کو) ڈرانے والا اور ایمانداروں کو خوشخبری دینے والا ہوں۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔188)

لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایات میں کہا جارہا ہے کہ آئمہ کو غیب کا علم تھا، ملاحظہ کیجئے:

حضرت حسنؑ کا علمِ غیب پر عبور

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ صَنْدَلٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِياً فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنَ عَنْكَ هَذَا الْوَرَمُ فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هَذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَ مَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِ مِنْهُ وَ لَا تُمَاكِسْهُ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَا قَدِمْنَا مَنْزِلًا فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هَذَا الدَّوَاءَ فَقَالَ لَهُ بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ فَسَارَا مِيلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ فَقَالَ الْحَسَنُ ع لِمَوْلَاهُ دُونَكَ الرَّجُلَ فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَ أَعْطِهِ الثَّمَنَ فَقَالَ الْأَسْوَدُ يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هَذَا الدُّهْنَ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ فَأَدْخَلَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي لَمْ أَعْلَمْ أَنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى هَذَا أَوْ تَرَى ذَلِكَ وَ لَسْتُ آخُذُ لَهُ ثَمَناً إِنَّمَا أَنَا مَوْلَاكَ وَ لَكِنِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَكَراً سَوِيّاً يُحِبُّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنِّي خَلَّفْتُ أَهْلِي تَمْخَضُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِكَ فَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ ذَكَراً سَوِيّاً وَ هُوَ مِنْ شِيعَتِنَا.

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس ورم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی تجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہو گا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔

فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہو گا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔ امام حسن نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ حبشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا۔ میں تو آپ کا غلام ہوں، چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیت (ع) کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو دردزہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر48)

امام موسیٰ کاظم غیب کا علم رکھتے تھے

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَنْعَى إِلَى رَجُلٍ نَفْسَهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَتَى يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ شِيعَتِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ فَقَالَ يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُشَيْدٌ الْهَجَرِيُّ يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ الْإِمَامُ أَوْلَى بِعِلْمِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْحَاقُ اصْنَعْ مَا

أَنْتَ صَانِعٌ فَإِنَّ عُمُرَكَ قَدْ فَنِيَ وَإِنَّكَ تَمُوتُ إِلَى سَنَتَيْنِ وَإِخْوَتَكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ لَا يَلْبَثُونَ بَعْدَكَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى تَتَفَرَّقَ كَلِمَتُهُمْ وَيَخُونُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتَّى يَشْمَتَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ فَكَانَ هَذَا فِي نَفْسِكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي فَلَمْ يَلْبَثْ إِسْحَاقُ بَعْدَ هَذَا الْمَجْلِسِ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بَنُو عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَفْلَسُوا.

اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم (ع) نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق رشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور بعض بعض کو خائن کو قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شماتت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے۔ میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہلکاروں کو اتنی رشوت دی کہ مفلس ہو گئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 88)

امام رضا کا علمِ غیب

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَى إِلَى جَبَلٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ- فَارِعٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ ثُمَّ قَالَ بَانِي فَارِعٍ وَهَادِمُهُ يُقَطَّعُ إِرْباً إِرْباً فَلَمْ نَدْرِ مَا مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلَّى وَافَى هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَأَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثَمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهَدْمِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِّعَ إِرْباً إِرْباً.

راوی کہتا ہے کہ امام رضا (ع) اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب وہ فارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنی نہ سمجھے۔ حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحیی برمکی اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے ایک مکان بنائیں تا کہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔119، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 95)

امامِ وقت لوگوں کے ارادوں سے بھی واقف ہوتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: كُنْتُ مُجَاوِراً بِالْمَدِينَةِ-مَدِينَةِ الرَّسُولِ ص وَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَجِي‏ءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ فِي الصَّحْنِ وَ يَصِيرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ ع فَيَخْلَعُ نَعْلَيْهِ وَ يَقُومُ فَيُصَلِّي فَوَسْوَسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِذَا نَزَلَ فَاذْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَفْعَلَ هَذَا فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ع عَلَى حِمَارٍ لَهُ فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ وَ جَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هَذَا أَيَّاماً فَقُلْتُ إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جِئْتُ فَأَخَذْتُ الْحَصَى الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمَيْهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَنَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَ لَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ أَيَّاماً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هَاهُنَا وَ لَكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ فَإِذَا دَخَلَ إِلَى الْحَمَّامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَّامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَّاماً بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ طَلْحَةَ فَتَعَرَّفْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْحَمَّامَ وَ صِرْتُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ وَ جَلَسْتُ إِلَى الطَّلْحِيِّ أُحَدِّثُهُ وَ أَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ع فَقَالَ الطَّلْحِيُّ إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَّامِ فَقُمْ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ قُلْتُ وَ لِمَ قَالَ لِأَنَّ ابْنَ الرِّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَّامِ قَالَ قُلْتُ وَ مَنِ ابْنُ الرِّضَا قَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ صَلَاحٌ وَ وَرَعٌ قُلْتُ لَهُ وَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامَ غَيْرُهُ قَالَ نُخَلِّي لَهُ الْحَمَّامَ إِذَا جَاءَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ع وَ مَعَهُ غِلْمَانٌ لَهُ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ الْمَسْلَخَ فَبَسَطَهُ وَ وَافَى فَسَلَّمَ وَ دَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارِهِ وَ دَخَلَ الْمَسْلَخَ وَ نَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ فَقُلْتُ لِلطَّلْحِيِّ هَذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّلَاحِ وَ الْوَرَعِ فَقَالَ يَا هَذَا لَا وَ اللَّهِ مَا فَعَلَ هَذَا قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَنَيْتُهُ-ثُمَّ قُلْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَلَعَلِّي أَنَالُ مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَ تَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأُدْخِلَ الْمَسْلَخَ وَ رَكِبَ مِنْ فَوْقِ الْحَصِيرِ وَ خَرَجَ ع فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ وَ اللَّهِ آذَيْتُهُ وَ لَا أَعُودُ وَ لَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَداً وَ صَحَّ عَزْمِي عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ ع وَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَ قَامَ يُصَلِّي.

راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسول صلعم میں مقیم تھا۔ میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی (ع) ہر روز وقت زوال مسجد رسول صلعم میں آتے، صحن میں اترتے اور قبر رسول کے پاس جا کر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جاتے، اپنے جوتے اتارتے اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری سے اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لوں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تا کہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضۂ رسول صلعم پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جوتا اتاریں گے تو میں کنکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقت زوال تشریف لائے اور پتھر پر اترے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ صلعم کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی (ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے) کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیئے جب آپ حمام داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام (ع) کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا البقیع والے حمام میں جو اولاد طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مرد طلحی سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحی نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزند امام رضا (ع) حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آل محمد صلعم سے ہیں صاحب زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جاسکتا؟ اس نے کہا ہم ان کیلئے حمام خالی کرادیتے ہیں ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباس اتارنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھا دیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریئے پر اترے۔ میں نے مرد طلحی سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیت نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیا ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آرہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوں۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلخ میں (کپڑے اتارنے کی جگہ) داخل کیا۔ آپ بوریئے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے۔ میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقت زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اترا کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیت فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جوتے اتار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر104)

کرامت۔ کون ساخط کس کا ہے؟ امام تقی کو غیب سے علم ہو گیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع وَ مَعِي ثَلَاثُ رِقَاعٍ غَيْرُ مُعَنْوَنَةٍ وَ اشْتَبَهَتْ عَلَيَّ فَاغْتَمَمْتُ فَتَنَاوَلَ إِحْدَاهُمَا وَ قَالَ هَذِهِ رُقْعَةُ زِيَادِ بْنِ شَبِيبٍ ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَذِهِ رُقْعَةُ فُلَانٍ فَبُهِتُّ أَنَا فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ قَالَ وَ أَعْطَانِي ثَلَاثَمِائَةِ دِينَارٍ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَ

قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ دُلَّنِي عَلَى حَرِيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً فَدُلَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِالدَّنَانِيرِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلَّنِي عَلَى حَرِيفٍ يَشْتَرِي لِي بِهَا مَتَاعاً فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَ كَلَّمَنِي جَمَّالٌ أَنْ أُكَلِّمَهُ لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ أُمُورِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لِأُكَلِّمَهُ لَهُ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ وَ مَعَهُ جَمَاعَةٌ وَ لَمْ يُمْكِنِّي كَلَامُهُ فَقَالَ يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلْ وَ وَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ يَا غُلَامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَّالِ الَّذِي أَتَانَا بِهِ أَبُو هَاشِمٍ فَضُمَّهُ إِلَيْكَ قَالَ وَ دَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَاناً فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمُولَعٌ بِأَكْلِ الطِّينِ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ابْتِدَاءً مِنْهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكَ أَكْلَ الطِّينِ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ.

داؤدنے کہا میں امام محمد تقی (ع) کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب الیہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگیں ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو لے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیب کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچازاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجربہ کار کو بتاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناول فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھانا رکھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کہے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابوہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائیں یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ تین دن خود ہی فرمایا۔ اے ابوہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابوہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابل نفرت نہ تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 108)

کرامت۔ امام تقی کو غیب سے علم ہو گیا کہ راوی پیاسا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع صَبِيحَةَ عُرْسِهِ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَ كُنْتُ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ دَوَاءً فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَ قَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَنَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فِي وَجْهِي وَ قَالَ أَظُنُّكَ عَطْشَانَ فَقُلْتُ أَجَلْ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةُ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي السَّاعَةَ يَأْتُونَهُ بِمَاءٍ يَسُمُّونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَ مَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضاً وَ كَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَ

مَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ ثُمَّ شَرِبَ فَنَاوَلَنِي وَ تَبَسَّمَ: "قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ وَ أَنَا أَظُنُّهُ كَمَا يَقُولُونَ.

محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی (ع) کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ (ع) کی شادی بنتِ مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوائی کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے تم پیاسے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لاتے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (شکی

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔120، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 109)

امام علی نقی علمِ غیب رکھتے تھے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ ع الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي مَا خَبَرُ الْوَاثِقِ عِنْدَكَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَّفْتُهُ فِي عَافِيَةٍ أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْداً بِهِ عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ قَالَ فَقَالَ لِي إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي النَّاسَ عَلِمْتُ أَنَّهُ هُوَ ثُمَّ قَالَ لِي مَا فَعَلَ جَعْفَرٌ قُلْتُ تَرَكْتُهُ أَسْوَأَ النَّاسِ حَالًا فِي السِّجْنِ قَالَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَ الْأَمْرُ أَمْرُهُ قَالَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ شُؤْمٌ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ وَ قَالَ لِي لَا بُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَحْكَامُهُ يَا خَيْرَانُ مَاتَ الْوَاثِقُ وَ قَدْ قَعَدَ الْمُتَوَكِّلُ جَعْفَرٌ وَ قَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ فَقُلْتُ مَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ.

خیران کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں از روئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہل مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔ جب امام (ع) نے فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برادر واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں برے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صاحب حکومت ہوگا۔ پھر فرمایا محمد بن عبد المالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا یہ جو مقدرات الٰہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اے خیران واثق مر گیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابن زیات قتل کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر112)

امام علی نقی کا علمِ غیب

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ يَعْنِي مُحَمَّداً قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَ قَدِ اسْتَقْبَلَ أَبَا الْحَسَنِ ع فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَ اعْتَلَّ مِنْ غَدٍ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ عَائِداً بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلَّتِهِ وَ قَدْ ثَقُلَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بِثَوْبٍ- فَأَخَذَهُ وَ أَدْرَجَهُ وَ وَضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ قَالَ فَكُفِّنَ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَا لَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى وُضِعَ الدَّهَقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نُعِيَ قَالَ رُوِيَ عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الدَّارِ الَّتِي يَطْلُبُهَا مِنْهُ بَعَثَ إِلَيْهِ لَأَقْعُدَنَّ بِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَقْعَداً لَا يَبْقَى لَكَ بَاقِيَةٌ فَأَخَذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ.

احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی (ع) کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار ہوا میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جائیے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جائے۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب (سردار سلطنت عباسیہ) کا پیر شکنجہ میں دے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آگئی۔ احمد نے یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام (ع) سے بجز مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا نے تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں کسا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔121، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر117)

امام حسن عسکری کا علمِ غیب

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْكُرْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُ قَدْ وُصِفَ عَنْهُ سَمَاحَةٌ فَقُلْتُ تَعْرِفُهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُ وَ لَا رَأَيْتُهُ قَطُّ قَالَ فَقَصَدْنَاهُ فَقَالَ لِي أَبِي وَ هُوَ فِي طَرِيقِهِ مَا أَحْوَجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدَّيْنِ وَ مِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَةٌ أَشْتَرِي بِهَا حِمَاراً وَ مِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَ مِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَ أَخْرُجَ إِلَى الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا وَافَيْنَا

الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدٌ ابْنُهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ سَلَّمْنَا قَالَ لِأَبِي يَا عَلِيُّ مَا خَلَّفَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ فَقَالَ يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْقَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاوَلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ هَذِهِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ وَ مِائَتَانِ لِلدَّيْنِ وَ مِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَ أَعْطَانِي صُرَّةً فَقَالَ هَذِهِ ثَلَاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي ثَمَنِ حِمَارٍ وَ مِائَةً لِلْكِسْوَةِ وَ مِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَ لَا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَ صِرْ إِلَى سُورَاءَ فَصَارَ إِلَى سُورَاءَ وَ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ فَدَخْلُهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَ مَعَ هَذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ أَ تُرِيدُ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هَذَا قَالَ فَقَالَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ.

محمد بن علی نے بیان کیا۔ کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا۔ چلو اس شخص یعنی امام حسن عسکری (ع) کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دو سو لباس کے لئے دو سو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خرد و نوش کروں اور سو میں کپڑے بنالوں اور کردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا، اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا، دو سو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا، پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور کردستان نہ جانا بلکہ سورا جانا، پس وہ سورا گیا اور ایک عورت سے شادی کی، اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے وہ فرقہ واقفیہ (جو امام موسیٰ کاظم (ع) کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں) ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ وائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفیہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 127)

امام حسن عسکری کا علمِ غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع ضِيقَ الْحَبْسِ وَ كَتَلَ الْقَيْدِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّي الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأُخْرِجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ ع وَ كُنْتُ مُضَيَّقاً فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَانِيرَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَ كَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْتَحْيِ وَ لَا تَحْتَشِمْ وَ اطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری (ع) سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم ظہرا پنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا حضرت نے فرمایا تھا۔ میں بہت تنگدست ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیادامنگیر ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو انشاءاللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر131)

آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ عَنِ الْأَقْرَعِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمَامِ هَلْ يَحْتَلِمُ وَ قُلْتُ فِي نَفْسِي بَعْدَ مَا فَصَلَ الْكِتَابُ الِاحْتِلَامُ شَيْطَنَةٌ وَ قَدْ أَعَاذَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ فَوَرَدَ الْجَوَابُ حَالُ الْأَئِمَّةِ فِي الْمَنَامِ حَالُهُمْ فِي الْيَقَظَةِ لَا يُغَيِّرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَ قَدْ أَعَاذَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ لَمَّةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ.

راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری (ع) کو لکھا۔ کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب دیا کہ آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر132)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرِيفٍ قَالَ: اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتَانِ أَرَدْتُ الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ ع إِذَا قَامَ بِمَا يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلْتُ خَبَرَ الْحُمَّى فَجَاءَ الْجَوَابُ سَأَلْتَ عَنِ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ ع لَا يَسْأَلُ الْبَيِّنَةَ وَ كُنْتَ أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأُنْسِيتَ فَاكْتُبْ فِي وَرَقَةٍ وَ عَلِّقْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ بِإِذْنِ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ- يا نار كُونِي بَرْداً وَ سَلاماً عَلى إِبْراهِيمَ فَعَلَّقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ ع فَأَفَاقَ.

حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی۔ میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں۔ پس میں نے امام حسن عسکری (ع) کو خط میں لکھا کہ قائم آل محمد صلعم کا ظہور ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں

کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہو گی کہاں، میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ قائم آل محمد صلعم اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو'' یانار کونی برداوسلاما علیٰ ابراہیم' انشاءاللہ صحت ہو گی۔ میں نے یہ تعویذ نے مریض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہو گئی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر132)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَعَدْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ ع عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِي شَكَوْتُ إِلَيْهِ الْحَاجَةَ وَ حَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ فَمَا فَوْقَهَا وَ لَا غَدَاءٌ وَ لَا عَشَاءٌ قَالَ فَقَالَ تَحْلِفُ بِاللَّهِ كَاذِباً وَ قَدْ دَفَنْتَ مِائَتَيْ دِينَارٍ وَ لَيْسَ قَوْلِي هَذَا دَفْعاً لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَعَكَ فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي إِنَّكَ تُحْرَمُهَا أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتُ وَ صَدَقَ ع وَ كَانَ كَمَا قَالَ- دَفَنْتُ مِائَتَيْ دِينَارٍ وَ قُلْتُ يَكُونُ ظَهْراً وَ كَهْفاً لَنَا فَاضْطُرِرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أُنْفِقُهُ وَ انْغَلَقَتْ عَلَيَّ أَبْوَابُ الرِّزْقِ فَنَبَّشْتُ عَنْهَا فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَ هَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ.

راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری (ع) کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے۔ حضرت نے فرمایا۔ تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دو سو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا۔ میں نے دو سو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہو گی تو ان سے مدد لوں گا۔ چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔ میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر133)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ لِي فَرَسٌ وَ كُنْتُ بِهِ مُعْجَباً أُكْثِرُ ذِكْرَهُ فِي الْمَحَالِّ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَوْماً فَقَالَ لِي مَا فَعَلَ فَرَسُكَ فَقُلْتُ هُوَ عِنْدِي وَ هُوَ ذَا هُوَ عَلَى بَابِكَ وَ عَنْهُ نَزَلْتُ

فَقَالَ لِيَ اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُشْتَرِي وَلَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَقُمْتُ مُتَفَكِّراً وَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أَخِي الْخَبَرَ فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا وَشَحَحْتُ بِهِ وَنَفِسْتُ عَلَى النَّاسِ بِبَيْعِهِ وَأَمْسَيْنَا فَأَتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فَقَالَ يَا مَوْلَايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَاغْتَمَمْتُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ عَنَى هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَيْتَهُ أَخْلَفَ عَلَيَّ دَابَّةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ نَعَمْ نُخْلِفُ دَابَّةً عَلَيْكَ يَا غُلَامُ أَعْطِهِ بِرْذَوْنِيَ الْكُمَيْتَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ فَرَسِكَ وَأَوْطَأُ وَأَطْوَلُ عُمُراً.

راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حُسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس نہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں اترا ہوں۔ فرمایا شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اثنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں بخل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے۔ سائیس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمت امام (ع) میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کمیت خچر ان کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 134)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع حِينَ أَخَذَ الْمُهْتَدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِي يَا سَيِّدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَغَلَهُ عَنَّا فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَتَهَدَّدُكَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ لَأُجْلِيَنَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ فَوَقَّعَ أَبُو مُحَمَّدٍ ع بِخَطِّهِ ذَاكَ أَقْصَرُ لِعُمُرِهِ عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَيُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ بَعْدَ هَوَانٍ وَاسْتِخْفَافٍ يَمُرُّ بِهِ فَكَانَ كَمَا قَالَ ع.

راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں مہتدی نے شیعیان علی (ع) کے قتل کی مہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری (ع) کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلاوطن کر دوں گا۔ امام (ع) نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت و حقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر134)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَ كَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَ الْأُخْرَى عَلَى شَرَفِ ذَهَابٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ حَبَسَ اللَّهُ عَلَيْكَ عَيْنَكَ فَأَفَاقَتِ الصَّحِيحَةُ وَ وَقَّعَ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجَرَكَ اللَّهُ وَ أَحْسَنَ ثَوَابَكَ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَ لَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَداً مَاتَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَتْنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيِّبٍ فَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْزِيَةَ لَهُ.

میں نے امام حسن عسکری (ع) سے درخواست کی کہ میری درد چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جا ہی چکی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صحیح سالم ہوگئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگیں ہوا۔ میرے خاندان میں کوئی مرا نہ تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعزیت تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر135)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرَّ مَنْ رَأَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ- يَتَظَلَّمُ إِلَى الْمُهْتَدِي فِي ضَيْعَةٍ لَهُ قَدْ غَصَبَهَا إِيَّاهُ- شَفِيعٌ الْخَادِمُ وَ أَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشَرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ ع لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَيْعَتُكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَ الْقَ الْوَكِيلَ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ وَ خَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ قَدْ كُتِبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ أَنْ أَطْلُبَكَ وَ أَرُدَّ الضَّيْعَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَ شَهَادَةِ الشُّهُودِ وَ لَمْ يَحْتَجْ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى الْمُهْتَدِي فَصَارَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ وَ فِي يَدِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ وَ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هَذَا قَالَ خَلَّفْتُ ابْناً لِي عَلِيلًا بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَ ابْناً لِي آخَرَ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيِّي وَ قَيِّمِي عَلَى عِيَالِي وَ فِي ضِيَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِيَ الْعَلِيلِ فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوفِيَ ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ وَ مَاتَ الْكَبِيرُ وَصِيُّكَ وَ قَيِّمُكَ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَ لَا تَجْزَعْ فَيَحْبَطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنِي قَدْ عُوفِيَ مِنْ عِلَّتِهِ وَ مَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ ع.

راوی کہتا ہے کہ سامرہ میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن اللیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا۔ مہتدی بادشاہ عباسی سے اس کے خادم شفیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری (ع) سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کر تیری زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ

اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنی خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہی شفیع نے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کردوں پس اس نے قاضی ابوالشوراب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کردی اور مہتدی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پاس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میں نے بیان کیا کہ جب مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میں نے امام (ع) کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بیٹا اچھا ہوگیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کرو اور نے قرار نہ ہو ورنہ ثواب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر 135)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقُشَيْرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تُسَمَّى قِيرَ قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ وَكِيلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَأَرَادَ الْوَكِيلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ بِنَبِيذٍ فَاحْتَالَ لَهُ بِنَبِيذٍ ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُغْلَقَةٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي الْوَكِيلُ قَالَ إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذْ أَنَا بِالْأَبْوَابِ تُفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ يَا هَؤُلَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ خَافُوا اللَّهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَ إِخْرَاجِي مِنَ الدَّارِ.

راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ قیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری (ع) کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید فام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب مہیا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام (ع) کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پرہیزگار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر 136)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّائِيُّ قَالَ: نَاظَرْتُ رَجُلًا مِنَ الثَّنَوِيَّةِ بِالْأَهْوَازِ ثُمَّ قَدِمْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَ قَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِنْ مَقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَى بَابِ أَحْمَدَ بْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ ع مِنْ دَارِ الْعَامَّةِ يَؤُمُّ الْمَوْكِبَ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَ أَشَارَ بِسَبَّاحَتِهِ أَحَدٌ أَحَدٌ فَرْدٌ فَسَقَطْتُ مَغْشِيّاً عَلَيَّ.

راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرہ آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری (ع) ایلچیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 137)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَوْماً وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَصُوغُ بِهِ خَاتَماً أَتَبَرَّكُ بِهِ فَجَلَسْتُ وَ أُنْسِيتُ مَا جِئْتُ لَهُ فَلَمَّا وَدَّعْتُ وَ نَهَضْتُ رَمَى إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ أَرَدْتَ فِضَّةً فَأَعْطَيْنَاكَ خَاتَماً رَبِحْتَ الْفَصَّ وَ الْكِرَاءَ هَنَأَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ وَ إِمَامِيَ الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِطَاعَتِهِ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ.

ابوہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری (ع) کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور نگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گوائی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے ولی ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی اطاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر 137)

امام حسن عسکری کا علم غیب

إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَتَاقَةً قَالَ: كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع فَأَعْطَشُ وَ أَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَيَقُولُ يَا غُلَامُ اسْقِهِ وَ رُبَّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنُّهُوضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا غُلَامُ دَابَّتَهُ.

راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری (ع) کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوتی۔ حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اے غلام سواری لا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر 137)

امام حسن عسکری کا علم غیب

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ دُلَفَ وَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كُفِيتَهُ وَ أَمَّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَ لَهُ مَقَاماً بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَمَاتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَ قَتَلَ يَزِيدُ مُحَمَّدَ بْنَ حُجْرٍ.

محمد بن حجر نے امام حسن عسکری (ع) سے شکایت کی۔ عبدالعزیز ولف اور یزید بن عبداللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبدالعزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبداللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا طے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور عزید بن محمد بن حجر قتل کر دیا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر 139)

حضرت صاحب الامر دلوں کے حال جانتے تھے

الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ زَيْدٍ الْيَمَانِيُّ قَالَ: كَتَبَ أَبِي بِخَطِّهِ كِتَاباً فَوَرَدَ جَوَابُهُ ثُمَّ كَتَبْتُ بِخَطِّي فَوَرَدَ جَوَابُهُ ثُمَّ كَتَبَ بِخَطِّهِ رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَصْحَابِنَا فَلَمْ يَرِدْ جَوَابُهُ فَنَظَرْنَا فَكَانَتِ الْعِلَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ تَحَوَّلَ قَرْمَطِيّاً قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ فَزُرْتُ الْعِرَاقَ وَ وَرَدْتُ طُوسَ وَ عَزَمْتُ أَنْ لَا أَخْرُجَ إِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ مِنْ أَمْرِي وَ نَجَاحٍ مِنْ حَوَائِجِي وَ لَوِ احْتَجْتُ أَنْ أُقِيمَ بِهَا حَتَّى أُتَصَدَّقَ قَالَ وَ فِي خِلَالِ ذَلِكَ يَضِيقُ صَدْرِي بِالْمُقَامِ وَ أَخَافُ أَنْ يَفُوتَنِيَ الْحَجُّ قَالَ فَجِئْتُ يَوْماً إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي صِرْ إِلَى مَسْجِدِ كَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ يَلْقَاكَ رَجُلٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ ضَحِكَ وَ قَالَ لَا تَغْتَمَّ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَ تَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِكَ وَ وُلْدِكَ سَالِماً قَالَ فَاطْمَأْنَنْتُ وَ سَكَنَ قَلْبِي وَ أَقُولُ ذَا مِصْدَاقُ ذَلِكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ ثُمَّ وَرَدْتُ الْعَسْكَرَ فَخَرَجَتْ إِلَيَّ صُرَّةٌ فِيهَا دَنَانِيرُ وَ ثَوْبٌ فَاغْتَمَمْتُ وَ قُلْتُ فِي نَفْسِي جَزَائِي عِنْدَ الْقَوْمِ هَذَا وَ اسْتَعْمَلْتُ الْجَهْلَ فَرَدَدْتُهَا وَ كَتَبْتُ رُقْعَةً

وَلَمْ يُشِرِ الَّذِي قَبَضَهَا مِنِّي عَلَيَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهَا بِحَرْفٍ ثُمَّ نَدِمْتُ بَعْدَ ذَلِكَ نَدَامَةً شَدِيدَةً وَ قُلْتُ فِي نَفْسِي كَفَرْتُ بِرَدِّي عَلَى مَوْلَايَ وَ كَتَبْتُ رُقْعَةً أَعْتَذِرُ مِنْ فِعْلِي وَ أَبُوءُ بِالْإِثْمِ وَ أَسْتَغْفِرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَنْفَذْتُهَا وَ قُمْتُ أَتَمَسَّحُ فَأَنَا فِي ذَلِكَ أُفَكِّرُ فِي نَفْسِي وَ أَقُولُ إِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ الدَّنَانِيرُ لَمْ أَحْلُلْ صِرَارَهَا وَ لَمْ أُحْدِثْ فِيهَا حَتَّى أَحْمِلَهَا إِلَى أَبِي فَإِنَّهُ أَعْلَمُ مِنِّي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِمَا شَاءَ فَخَرَجَ إِلَى الرَّسُولِ الَّذِي حَمَلَ إِلَيَّ الصُّرَّةَ أَسَأْتَ إِذْ لَمْ تُعْلِمِ الرَّجُلَ إِنَّا رُبَّمَا فَعَلْنَا ذَلِكَ بِمَوَالِينَا وَ رُبَّمَا سَأَلُونَا ذَلِكَ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ وَ خَرَجَ إِلَيَّ أَخْطَأْتَ فِي رَدِّكَ بِرَّنَا فَإِذَا اسْتَغْفَرْتَ اللَّهَ فَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عَزِيمَتُكَ وَ عَقْدُ نِيَّتِكَ أَلَّا تُحْدِثَ فِيهَا حَدَثاً وَ لَا تُنْفِقَهَا فِي طَرِيقِكَ فَقَدْ صَرَفْنَاهَا عَنْكَ فَأَمَّا الثَّوْبُ فَلَا بُدَّ مِنْهُ لِتُحْرِمَ فِيهِ قَالَ وَ كَتَبْتُ فِي مَعْنَيَيْنِ وَ أَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَ فِي الثَّالِثِ وَ امْتَنَعْتُ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْرَهَ ذَلِكَ فَوَرَدَ جَوَابُ الْمَعْنَيَيْنِ وَ الثَّالِثِ الَّذِي طَوَيْتُ مُفَسَّراً وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَابُورِيَّ- بِنَيْسَابُورَ عَلَى أَنْ أَرْكَبَ مَعَهُ وَ أُزَامِلَهُ فَلَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ بَدَا لِي فَاسْتَقَلْتُهُ وَ ذَهَبْتُ أَطْلُبُ عَدِيلًا فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهاً فَقَالَ لِي أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قِيلَ لِي إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ اطْلُبْ لَهُ عَدِيلًا وَ اكْتَرِ لَهُ.

حسن بن فضل بن زید یمانی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا، حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔ اس کا جواب نہ آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرمطی مذہب کا ماننے والا ہے حسن بن فضل نے کہا۔ میں سامرہ میں امام علی نقی اور خانۂ امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیا (لفظ طوس کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبٰے ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر (ع)) پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔ میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا حج فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکر میں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرلوگے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صحیح و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھیجی گئی۔ میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں غمگین ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور وہ واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادم ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفران نعمت کیا کہ اپنے مولا کے دیئے ہوئے مال کو رد کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان تصرف کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ

تم نے بہت برا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بغرض برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تیرا گناہ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے (کیونکہ تو ان میں تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا) لیکن کپڑے بھیجے ہیں تا کہ توجہ کے وقت ان سے احرام باندھے۔

اس نے کہا۔ میں نے دو حاجتوں کے لئے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا جو میرے دل میں تھی۔

حسن نے کہا۔ میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیحدگی اختیار کر لی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن دجنا سے ہوئی۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا۔ میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا۔ میں کئی روز سے تیری تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر 153)

حضرت صاحب الامر کا علمِ غیب

عَلِيٌّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: وُلِدَ لِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي طُهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَا تَفْعَلْ فَمَاتَ يَوْمَ السَّابِعِ أَوِ الثَّامِنِ ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَتُخْلَفُ غَيْرَهُ وَ غَيْرَهُ تُسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَ مِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَراً فَجَاءَ كَمَا قَالَ قَالَ وَ تَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَ وَدَّعْتُ النَّاسَ وَ كُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ نَحْنُ لِذَلِكَ كَارِهُونَ وَ الْأَمْرُ إِلَيْكَ قَالَ فَضَاقَ صَدْرِي وَ اغْتَمَمْتُ وَ كَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُغْتَمٌّ بِتَخَلُّفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَا يَضِيقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ وَ لَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَ أَنَا وَاثِقٌ بِدِيَانَتِهِ وَ صِيَانَتِهِ فَوَرَدَ الْأَسَدِيُّ نِعْمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَ عَادَلْتُهُ.

علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں صاحب الامر (ع) سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختنہ کرانے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوں گے جن نام احمد و جعفر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو وداع کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جانے کو اچھا نہیں جانتے آگے تمہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگیں ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ تنگ دل نہ ہو انشاء اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر

بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔اسدی اچھا عدیل ہے۔اگروہ آئے تواس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر157)

حضرت حجت کو علمِ غیب تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةَ شَيْئاً يُوصِلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفاً بِآبَةَ فَأَنْفَذَ مَا كَانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَا خَبَرُ السَّيْفِ الَّذِي نَسِيتَهُ.

علی بن محمد نے بیان کیا۔آبہ کے ایک شخص نے اہل آبہ سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر158)

حضرت حجت کو علمِ غیب تھا

الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ ص وَ مَعَهُمْ خَادِمَانِ وَ كَتَبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخَادِمَيْنِ مُسْكِراً فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَرَدَ كِتَابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَ عُزِلَ عَنِ الْخِدْمَةِ.

حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادم مدینۂ رسول صلعم بھیجے اور ان کا نگران اپنے خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔جب کوفہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کوفہ سے نکلے نہ تھے حضرت کا حکم سامرہ سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر158)

حضرت حجت کو علمِ غیب تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَلِيِّ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِدَابَّةٍ وَ سَيْفٍ وَ مَالٍ وَ أُنْفِذَ ثَمَنُ الدَّابَّةِ وَ غَيْرُ ذَلِكَ وَ لَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ أَوْ كَمَا قَالَ.

علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبداللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق۔ اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ ایک تلوار بھی تو تھی۔ وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر 159)

حضرت حجت کو علمِ غیب تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَأَنِفْتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسِمِائَةٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَوَزَنْتُ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَماً وَبَعَثْتُهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَا لِي فِيهَا فَوَرَدَ وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَماً.

ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے۔ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے جن میں تمہارے بھی بیس تھے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر 159)

حضرت حجت کو علمِ غیب تھا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجَباً بِهَا فَكَتَبْتُ أَسْتَأْمِرُ فِي اسْتِيلَادِهَا فَوَرَدَ اسْتَوْلِدْهَا وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ فَوَطِئْتُهَا فَحَبِلَتْ ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَمَاتَتْ.

محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کنیز تھی جس کے حُسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجئے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پس میں نے اس سے جماع کیا وہ حاملہ تو ہو گئی مگر حمل ساقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔123، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر 159)

ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان وزمین اور امر اولین وآخرین کا رجو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّصْدِيقُ لَهُ وَ الْقَبُولُ فَقَطْ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَ صِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُمْ رَحِمَ اللَّهُ عَبْداً اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ حَدِّثُوهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَ اسْتُرُوا عَنْهُمْ مَا يُنْكِرُونَ ثُمَّ قَالَ وَ اللَّهِ مَا النَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَئُونَةً مِنَ النَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُهُ فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِذَاعَةً فَامْشُوا إِلَيْهِ وَ رُدُّوهُ عَنْهَا فَإِنْ قَبِلَ مِنْكُمْ وَ إِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يَثْقُلُ عَلَيْهِ وَ يَسْمَعُ مِنْهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطُفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ فَالْطُفُوا فِي حَاجَتِي كَمَا تَلْطُفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قَبِلَ مِنْكُمْ وَ إِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَ لَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَ يَقُولُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْمَلُ عَلَيَّ وَ عَلَيْكُمْ أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَقْرَرْتُ أَنَّكُمْ أَصْحَابِي هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ وَ هَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ وَ أَنَا امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلِمْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَدْءِ الْخَلْقِ وَ أَمْرِ السَّمَاءِ وَ أَمْرِ الْأَرْضِ وَ أَمْرِ الْأَوَّلِينَ وَ أَمْرِ الْآخِرِينَ وَ أَمْرِ مَا كَانَ وَ أَمْرِ مَا يَكُونُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصْبَ عَيْنِي.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ (ع) سے سنا کہ ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیئے یہ کہ نااہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں ہمارے دوستوں سے ہمارا سلام کہو کہ رحم کرے اللہ کرے اللہ اس بندے پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی ہو جو اشاعت امر امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو اگر وہ مان جائے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولاد رسول (ص) سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لے

کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کار جو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔226، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر148)

ولی امر کو خدا کی طرف سے ہر روز علم حاصل ہوتا رہتا ہے

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - فِيها يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ يَقُولُ يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَ الْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ فِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَ كَذَا وَ إِنَّهُ لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذَلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْخَاصُّ وَ الْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ - مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ ثُمَّ قَرَأَ وَلَوْ أَنَّ ما فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلامٌ وَ الْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ ما نَفِدَتْ كَلِماتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتی بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے آیت تلاوت کی اگر روئے زمین میں کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہونگے بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔40، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔135)

اللہ کا امام سے مکالمہ " خود قتل ہونا پسند کرو گے یا تمہارے شیعوں کو قتل کر دوں؟"

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْ هُمْ فَوَقَيْتُهُمْ وَ اللَّهِ بِنَفْسِي.

امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا اللہ تعالی غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔46، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔156)

امام جعفر صادق کی ضمانت پر ایک شرابی جنت میں چلا گیا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ فَأَصَابَ مَالًا فَأَعَدَّ قِيَاناً وَ كَانَ يَجْمَعُ الْجَمِيعَ إِلَيْهِ وَ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤْذِينِي فَشَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَنْتَهِ فَلَمَّا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلًى وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُعَافًى فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِيَ اللَّهُ بِكَ فَوَقَعَ ذَلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ فَقَالَ لِي إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنَ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيمَنْ أَتَى فَاحْتَبَسْتُهُ عِنْدِي حَتَّى خَلَا مَنْزِلِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ ع فَقَالَ لِي إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنَ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ لِيَ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ فَقَالَ لِي حَسْبُكَ وَ مَضَى فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَ إِذَا هُوَ خَلْفَ دَارِهِ عُرْيَانٌ فَقَالَ لِي يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَ اللَّهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَ قَدْ أَخْرَجْتُهُ وَ أَنَا كَمَا تَرَى قَالَ فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ أَنِّي عَلِيلٌ فَأْتِنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَ أُعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً وَ هُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَغُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا ثُمَّ قُبِضَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَلَمَّا حَجَجْتُ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِيَ ابْتِدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَ إِحْدَى رِجْلَيَّ فِي الصَّحْنِ وَ الْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَيْنَا لِصَاحِبِكَ.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کراتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس

نے کہا۔ میں فسق وفجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بَری ہیں اگر آپ میرا معاملہ خدمتِ امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمتِ امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کوفہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمد (ع) نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کوفہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روکے رکھا جب خلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق (ع) سے کر دیا تھا انھوں نے فرمایا۔ جب کوفہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمد (ع) نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا بے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز بھی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس کو پہنانے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزاعی کیفیت طاری تھی ذرا افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی اس پر رحمت ہو، جب میں حج کو گیا تو امام (ع) کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اذن دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی ایک پیر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابو بصیر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔117، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 69)

امام حسن عسکری کو اللہ نے مختلف زبانیں سکھائی تھیں

إِسْحَاقُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَقْرَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ نُصَيْرٌ الْخَادِمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يُكَلِّمُ غِلْمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ- تُرْكٍ وَ رُومٍ وَ صَقَالِبَةٍ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ قُلْتُ هَذَا وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ وَ لَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ ع وَ لَا رَآهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا أُحَدِّثُ نَفْسِي بِذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَيَّنَ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ شَيْءٍ وَ يُعْطِيهِ اللُّغَاتِ وَ مَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَ الْآجَالِ وَ الْحَوَادِثِ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ الْمَحْجُوجِ فَرْقٌ.

راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری (ع) اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہی مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی (ع) کے مرنے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا۔ حضرت ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور

فرمایااللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات وانسان وآجال وحوادث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔122، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر131)

خود کلامی اور نفسیاتی مسائل

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْرَشٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى قَالَتْ رَأَيْتُ الرِّضَا ع وَاقِفاً عَلَى بَابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَ هُوَ يُنَاجِي وَ لَسْتُ أَرَى أَحَداً فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي فَقَالَ هَذَا عَامِرٌ الزَّهْرَائِيُّ أَتَانِي يَسْأَلُنِي وَ يَشْكُو إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ فَقَالَ لِي إِنَّكِ إِنْ سَمِعْتِ بِهِ حُمِمْتِ سَنَةً فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ- فَقَالَ لِيَ اسْمَعِي فَاسْتَمَعْتُ فَسَمِعْتُ شِبْهَ الصَّفِيرِ وَ رَكِبَتْنِي الْحُمَّى فَحُمِمْتُ سَنَةً.

راوی کہتا ہے حکیمہ بنت امام موسیٰ کاظم (ع) نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا (ع) کو لکڑی کی ٹال کے دروازہ پر کھڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے ہیں فرمایا یہ عامر زہزانی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں فرمایا اگر تم نے سنا تو ایک سال تک تم کو بخار آئے گا میں نے کہا میں تو سننا ہی چاہتی ہوں فرمایا اچھا سنو، میں نے بلبل کی سی باریک آواز سنی اور مجھے بخار آیا جو ایک سال تک رہا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر406)

باب نمبر۔24

ترکِ دنیا (رہبانیت)

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں رہبانیت یعنی ترکِ دنیا سے منع فرمایا ہے، عیسائیوں کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ یہ رَسم اُنہوں نے اپنے طور پر شروع کرلی تھی حالانکہ ہم نے اُن پر واجب نہیں کی تھی، قرآنِ مجید میں آتا ہے :

قرآن:

وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ج وَكَثِيْر" مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ(27/57)

ترجمہ: ''اور ترکِ دنیا (جس کی رَسم) خود اُنہوں نے نکالی ہم نے اُن پر واجب نہ کی تھی مگر اُنہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کیلئے اِختیار کی تو اُس کو (بھی) نہ نبایا جیسے اُس کے نباہنے کا حق تھا تو اُن میں سے جو لوگ اِیمان لائے (رہبانیت کو ترک کردیا) ہم نے اُنہیں اُن کا آجر دیا، اور اکثر اُن میں سے نافرمان ہیں۔''

{سورۃ الحدید سورہ نمبر 57 آیت نمبر 27}

اِس آیت کی روشنی میں ہمارا اِیمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں کبھی بھی رہبانیت اِختیار کرنے کا دَرس نہیں دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیوں کے مطالعے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایات میں رہبانیت کا دَرس دیا جارہا ہے :

اصل فقیہ تارک الدنیا ہوتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ وَ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ فِيهَا قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ الْفُقَهَاءَ لَا يَقُولُونَ هَذَا فَقَالَ يَا وَيْحَكَ وَ هَلْ رَأَيْتَ فَقِيهاً قَطُّ إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ص.

امام محمد باقر (ع) سے کسی نے ایک سوال کیا۔ آپ نے اس کا جواب دیا۔ اس نے کہا فقہا تو ایسا نہیں کہتے فرمایا وائے ہو تجھ پر تو نے کبھی فقیہ کو دیکھا ہے اصل فقیہ وہ ہے جو تارک الدنیا ہو آخرت کی طرف راغب ہو اور سنت نبی (ص) سے تمسک رکھنے والا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔23 حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔142)

مومن وہ ہے جو کثرتِ عبادت سے لاغر و کمزور ہو جائے

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع فِي بَعْضِ مَا أَتَيْتُهُ فَجَعَلَ يَقُولُ لَا تَعْجَلْ حَتَّى حَمِيَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ وَ جَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ الْأَفْيَاءَ فَمَا لَبِثَ أَنْ خَرَجَ عَلَيَّ قَوْمٌ كَأَنَّهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَيْهِمُ الْبُتُوتُ قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبَادَةُ قَالَ فَوَ اللَّهِ لَأَنْسَانِي مَا كُنْتُ فِيهِ مِنْ حُسْنِ هَيْئَةِ الْقَوْمِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي أَرَانِي قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَجَلْ وَ اللَّهِ لَقَدْ أَنْسَانِي مَا كُنْتُ فِيهِ قَوْمٌ مَرُّوا بِي لَمْ أَرَ قَوْماً أَحْسَنَ هَيْئَةً مِنْهُمْ فِي زِيِّ رَجُلٍ وَاحِدٍ كَأَنَّ أَلْوَانَهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبَادَةُ فَقَالَ يَا سَعْدُ رَأَيْتَهُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أُولَئِكَ إِخْوَانُكَ مِنَ الْجِنِّ قَالَ فَقُلْتُ يَأْتُونَكَ قَالَ نَعَمْ يَأْتُونَّا يَسْأَلُونَّا عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ.

سعد الاشکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر (ع) کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھر جاؤ اتنی دیر گذری کہ میرے اوپر دھوپ آگئے کہ میں ادھر اُدھر سایوں میں اپنے آپ کو بیٹھاتا رہا. تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری طرف سے گذری گویا وہ لاعمری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے انھیں انتہائی کمزور بنا دیا تھا اس قوم کے حسن صورت میں مجھے اپنی حالت سے غافل بنا دیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو تکلیف دی میں نے کہا میں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گذرے ٹڈیوں کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے انکو لاغر بنا دیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ (ع) کے آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا. ہاں آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 404)

دنیا سے نفرت ضروری ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَ جُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَا يَجِدُ الرَّجُلُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّى لَا يُبَالِيَ مَنْ أَكَلَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا.

فرمای احضرت ابوعبداللہ (ع) نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پرواہ نہ ہو اور حضرت ابوعبداللہ (ع) نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 10)

انبیا نے دنیا سے بے رغبتی رکھی

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَهُوَ يَقُولُ كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرُغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے ہر دل میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 11)

دنیا کو ترک کر دو

عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ص إِنَّ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً وَإِنَّ الْآخِرَةَ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ-وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا أَلَا وَ كُونُوا مِنَ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ أَلَا إِنَّ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بِسَاطاً وَ التُّرَابَ فِرَاشاً وَ الْمَاءَ طِيباً وَ قُرِّضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقْرِيضاً أَلَا وَ مَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ عِبَاداً كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ وَ كَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذَّبِينَ شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ-أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ صَبَرُوا أَيَّاماً قَلِيلَةً فَصَارُوا بِعُقْبَى رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ أَمَّا اللَّيْلَ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجْأَرُونَ إِلَى رَبِّهِمْ يَسْعَوْنَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ وَأَمَّا النَّهَارَ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ بَرَرَةٌ أَتْقِيَاءُ كَأَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَقُولُ مَرْضَى وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ أَمْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا.

فرمایا امام علی بن الحسین (ع) نے دنیا پیچھے کی طرف جارہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آرہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور ابنائے دنیا میں سے نہ بنو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع

تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کیا ور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے قلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا عقبی میں انھیں راحت طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع وزاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں دن میں وہ حلیم وعالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہین کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے مغالطہ میں ڈالا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکر جہنم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغ عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر 15)

تم سمجھ لو کہ اہل علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے

عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ يَا جَابِرُ وَ اللَّهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ وَ إِنِّي لَمَشْغُولُ الْقَلْبِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا شَغَلَكَ وَ مَا حَزَنَ قَلْبَكَ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ صَافِي خَالِصِ دِينِ اللَّهِ شُغِلَ قَلْبُهُ عَمَّا سِوَاهُ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَ مَا عَسَى أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوِ امْرَأَةٌ أَصَبْتَهَا يَا جَابِرُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَطْمَئِنُّوا إِلَى الدُّنْيَا بِبَقَائِهِمْ فِيهَا وَ لَمْ يَأْمَنُوا قُدُومَهُمُ الْآخِرَةَ يَا جَابِرُ الْآخِرَةُ دَارُ قَرَارٍ وَ الدُّنْيَا دَارُ فَنَاءٍ وَ زَوَالٍ وَ لَكِنْ أَهْلُ الدُّنْيَا أَهْلُ غَفْلَةٍ وَ كَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ هُمُ الْفُقَهَاءُ أَهْلُ فِكْرَةٍ وَ عِبْرَةٍ لَمْ يُصِمَّهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ مَا سَمِعُوا بِآذَانِهِمْ وَ لَمْ يُعْمِهِمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ مَا رَأَوْا مِنَ الزِّينَةِ بِأَعْيُنِهِمْ فَفَازُوا بِثَوَابِ الْآخِرَةِ كَمَا فَازُوا بِذَلِكَ الْعِلْمِ وَ اعْلَمْ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَى أَيْسَرُ أَهْلِ الدُّنْيَا مَئُونَةً وَ أَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً تَذْكُرُ فَيُعِينُونَكَ وَ إِنْ نَسِيتَ ذَكَّرُوكَ قَوَّالُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ قَوَّامُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَ وَحَشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِيكِهِمْ وَ نَظَرُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى مَحَبَّتِهِ بِقُلُوبِهِمْ وَ عَلِمُوا أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ لِعَظِيمِ شَأْنِهِ فَأَنْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَيْقَظْتَ وَ لَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنِّي [إِنَّمَا] ضَرَبْتُ لَكَ هَذَا مَثَلًا لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللُّبِّ وَ الْعِلْمِ بِاللَّهِ كَفَيْءِ الظِّلَالِ يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرْعَاكَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ مِنْ دِينِهِ وَ حِكْمَتِهِ وَ لَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَا لَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلَى دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ فَلَعَمْرِي لَرُبَّ حَرِيصٍ عَلَى أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ وَ لَرُبَّ كَارِهٍ لِأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ يَمْحَقَ الْكافِرِينَ.

جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر(ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکر مند ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی نا کہ کچھ کھا لیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندہ مومن تو دنیا میں بقاء کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جانے سے بے خوف ہوتا ہے اے جابر آخرت دار قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے۔ اور زوال کی جگہ لیکن اہل دنیا غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہاء اور اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (ارباب ضلالت کا بیان) اور نہیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثواب آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اے جابر جو لوگ اہل تقوی ہیں وہ بہ نسبت اہل دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدد سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بناء پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہل علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے اے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکم کے متعلق یہ سوال مت کرو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیا ہے یہ اتنا ہی ہو گا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہو گی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تخیل تمہارے دل میں تو خدا سے عذر خواہی کی طرف تو لو قسم اپنی عمر کی اکثر حریص کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعث شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کراہت کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعث سعادت بن جاتی ہے اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو گناہوں سے الگ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثواب آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر16)

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ص إِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ مَا أَلْيَنَ مَسَّهَا وَ فِي جَوْفِهَا السَّمُّ النَّاقِعُ يَحْذَرُهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ وَ يَهْوِي إِلَيْهَا الصَّبِيُّ الْجَاهِلُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کتاب حضرت علی (ع) میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے چھونے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل عاقل اس سے بچتا ہے اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر20)

ترک دنیا نیکی کی علامت ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَعِظُهُ أُوصِيكَ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى مَنْ لَا تَحِلُّ مَعْصِيَتُهُ وَ لَا يُرْجَى غَيْرُهُ وَ لَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ وَ قَوِيَ وَ شَبِعَ وَ رَوِيَ وَ رُفِعَ عَقْلُهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَبَدَنُهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ قَلْبُهُ وَ عَقْلُهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ فَأَطْفَأَ بِضَوْءِ قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَذِرَ حَرَامَهَا وَ جَانَبَ شُبُهَاتِهَا وَ أَضَرَّ وَ اللَّهِ بِالْحَلَالِ الصَّافِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْ كِسْرَةٍ مِنْهُ يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَ ثَوْبٍ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَ أَخْشَنِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ ثِقَةٌ وَ لَا رَجَاءٌ فَوَقَعَتْ ثِقَتُهُ وَ رَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ فَجَدَّ وَ اجْتَهَدَ وَ أَتْعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَتِ الْأَضْلَاعُ وَ غَارَتِ الْعَيْنَانِ فَأَبْدَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَ شِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَ مَا ذُخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ فَارْفُضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْمِي وَ يُصِمُّ وَ يُبْكِمُ وَ يُذِلُّ الرِّقَابَ فَتَدَارَكْ مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِكَ وَ لَا تَقُلْ غَداً أَوْ بَعْدَ غَدٍ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانِيِّ وَ التَّسْوِيفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللَّهِ بَغْتَةً وَ هُمْ غَافِلُونَ فَنُقِلُوا عَلَى أَعْوَادِهِمْ إِلَى قُبُورِهِمُ الْمُظْلِمَةِ الضَّيِّقَةِ وَ قَدْ أَسْلَمَهُمُ الْأَوْلَادُ وَ الْأَهْلُونَ فَانْقَطِعْ إِلَى اللَّهِ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ مِنْ رَفْضِ الدُّنْيَا وَ عَزْمٍ لَيْسَ فِيهِ انْكِسَارٌ وَ لَا انْخِزَالٌ أَعَانَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَ وَفَّقَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكَ لِمَرْضَاتِهِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ امیر المومنین (ع) نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے غیر خدا سے نہیں ملتا جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی قوی ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے اللہ وتبارک و تعالی نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیتا ہے پس وہ برا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور کنارہ کش ہو جاتا ہے شبہات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوت لاموت کے جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ستر عورتیں ہو جائے وہ بھی موٹا اور کھرا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہیں ہوتی اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس نے ریاضت میں بدن کو بہت تعب میں ڈالا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکل آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں خدا اس کے بدلے میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ آخرت کو اور بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا

کیونکہ حب دنیا آدمی کو اندھا گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے لہذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کمی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اٹھا نہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آ گیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے لوگ ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں جاتے ہیں ایسے قلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا اور ارادہ ہی رہا تھا خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے اپنے اطاعت میں اور توفیق دے ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔189، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر20)

نبی ﷺ کا پسندیدہ آدمی وہ ہے جو تنگدست ہو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلًا خَفِيفَ الْحَالِ ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ بِالْغَيْبِ وَ كَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ جُعِلَ رِزْقُهُ كَفَافاً فَصَبَرَ عَلَيْهِ عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ.

فرمایا حضرت امام باقر (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی مین خدا نے فرمایا کہ اپنے اولیاء میں مجھے سے زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تو کہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گمنام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔192، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر26)

جو اسلام لایا اور غریب رہا اس کیلئے خوشخبری ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَ كَانَ عَيْشُهُ كَفَافاً.

رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔192، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر27)

غربت سے انسان اللہ کے قریب ہو جاتا ہے

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَحْزَنُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ قَتَّرْتُ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي وَ يَفْرَحُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔192، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر28)

مومن کی نشانی یہ ہے کہ اسے اس کا پڑوسی تنگ کرے گا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا كَانَ وَ لَا يَكُونُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہو گا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستانے والا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔233، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر186)

ختمِ نبوت

آلِ ابراہیم میں نبی، رسول اور امام تھے، اسی طرح آلِ محمد میں بھی نبی، رسول اور امام ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں قیامت تک کیلئے اعلان فرمادیا کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں البتہ وہ اللہ کے رسول (ص) اور خاتم النبیین (ص) (سلسلۂ انبیاء کے ختم کرنے والے اور مہرِ اختتام) ہیں اور خدا ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔40)

لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایت میں ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے کیا کہا جارہا ہے؟ ملاحظہ فرمائیے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى- فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً قَالَ جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ ع وَ يُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ ص قَالَ قُلْتُ- وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً قَالَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیہ فقد آتینا آل ابراہیم الخ سے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم (ع) میں نبی رسول اور امام ابنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد ﷺ میں انکار کرتے ہیں اور اس آیہ میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔16، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔74)

درج بالا روایت میں قرآن کی جس آیت کا حوالہ دے کر ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے اس میں سرے سے ایسی کوئی بات موجود ہی نہیں، ملاحظہ کیجئے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

یا پھر وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔(اگر یہ بات ہے) تو ہم نے آلِ ابراہیم (ع) کو کتاب و حکمت عطا کی ہے اور ان کو بہت بڑی سلطنت عطا کی۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔54)

باب نمبر۔26

صحابہ کرامؓ

اللہ تعالٰی نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا کہ یہ سچے مومن ہیں یہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

قرآن :

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (100/9)

ترجمہ: ”اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدّم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“(سورۃ توبہ سورہ نمبر9آیت نمبر100)

قرآن :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (74/8)

ترجمہ: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔“(سورۃ الانفال سورہ نمبر8آیت نمبر74)

اللہ تعالٰی نے صحابہ کرامؓ کو سچا مومن قرار دیا ہے لیکن درج ذیل روایت میں مختلف بات کی جارہی ہے، ملاحظہ فرمائیے:

معاویہ میں نکرا تھا

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا الْعَقْلُ قَالَ مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ قَالَ قُلْتُ فَالَّذِي كَانَ فِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ تِلْكَ النَّكْرَاءُ تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ وَهِيَ شَبِيهَةٌ بِالْعَقْلِ وَلَيْسَتْ بِالْعَقْلِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی نے صادق آلِ محمد سے پوچھا: عقل کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا جس سے رحمٰن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے۔ پوچھا معاویہ میں کیا چیز تھی؟ فرمایا نکرا۔ نکرا سے مراد وہ چیز ہے جس سے دور بھاگنا چاہیے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔1 حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔36)

فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِينَ ز (54/5)

"مومن دوسرے مومنوں کیلئے نرم دل اور کافروں کیلئے سخت ہوتے ہیں۔"(مفہوم سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 54)

قرآن:

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (29/48)

ترجمہ:" مومن کفّار کیلئے سخت، مومنین کیلئے رحم دل (نرم خو) ہوتے ہیں۔"

{مفہوم سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 29}

قرآن فرمارہاہے کہ صحابہ کرامؓ آپس میں نرم خو تھے لیکن درج ذیل روایت میں صحابہؓ کو لڑتے ہوئے دکھایا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

علی و معاویہ کی جنگ

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً رَفَعَاهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع اسْتَنْهَضَ النَّاسَ فِي حَرْبِ مُعَاوِيَةَ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيباً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الْمُتَفَرِّدِ الَّذِي لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَ لَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ قُدْرَةٌ بَانَ بِهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ وَ بَانَتِ الْأَشْيَاءُ مِنْهُ فَلَيْسَتْ لَهُ صِفَةٌ تُنَالُ وَ لَا حَدٌّ تُضْرَبُ لَهُ فِيهِ الْأَمْثَالُ كَلَّ دُونَ صِفَاتِهِ تَحْبِيرُ اللُّغَاتِ وَ ضَلَّ هُنَاكَ تَصَارِيفُ الصِّفَاتِ وَ حَارَ فِي مَلَكُوتِهِ عَمِيقَاتُ مَذَاهِبِ التَّفْكِيرِ وَ انْقَطَعَ دُونَ الرُّسُوخِ فِي عِلْمِهِ جَوَامِعُ التَّفْسِيرِ وَ حَالَ دُونَ غَيْبِهِ الْمَكْنُونِ حُجُبٌ مِنَ الْغُيُوبِ تَاهَتْ فِي أَدْنَى أَدَانِيهَا طَامِحَاتُ الْعُقُولِ فِي لَطِيفَاتِ الْأُمُورِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا يَبْلُغُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ وَ لَا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ وَ تَعَالَى الَّذِي لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ مَعْدُودٌ وَ لَا أَجَلٌ مَمْدُودٌ وَ لَا نَعْتٌ مَحْدُودٌ سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ أَوَّلٌ مُبْتَدَأٌ وَ لَا غَايَةٌ مُنْتَهًى وَ لَا آخِرٌ يَفْنَى سُبْحَانَهُ هُوَ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ وَ الْوَاصِفُونَ لَا يَبْلُغُونَ نَعْتَهُ وَ حَدَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا عِنْدَ خَلْقِهِ إِبَانَةً لَهَا مِنْ شَبَهِهِ وَ إِبَانَةً لَهُ مِنْ شَبَهِهَا لَمْ يَحْلُلْ فِيهَا فَيُقَالَ هُوَ فِيهَا كَائِنٌ وَ لَمْ يَنْأَ عَنْهَا فَيُقَالَ هُوَ مِنْهَا بَائِنٌ وَ لَمْ يَخْلُ مِنْهَا فَيُقَالَ لَهُ أَيْنَ لَكِنَّهُ سُبْحَانَهُ أَحَاطَ بِهَا عِلْمُهُ وَ أَتْقَنَهَا صُنْعُهُ وَ أَحْصَاهَا حِفْظُهُ لَمْ يَعْزُبْ عَنْهُ خَفِيَّاتُ غُيُوبِ الْهَوَاءِ وَ لَا غَوَامِضُ مَكْنُونِ ظُلَمِ الدُّجَى وَ لَا مَا فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى إِلَى الْأَرَضِينَ السُّفْلَى لِكُلِّ شَيْءٍ مِنْهَا حَافِظٌ وَ رَقِيبٌ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهَا بِشَيْءٍ مُحِيطٌ وَ الْمُحِيطُ بِمَا أَحَاطَ مِنْهَا الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَا يُغَيِّرُهُ صُرُوفُ الْأَزْمَانِ وَ لَا يَتَكَأَّدُهُ صُنْعُ شَيْءٍ كَانَ إِنَّمَا قَالَ لِمَا شَاءَ كُنْ* فَكَانَ ابْتَدَعَ مَا خَلَقَ بِلَا مِثَالٍ سَبَقَ وَ لَا تَعَبٍ وَ لَا نَصَبٍ وَ كُلُّ صَانِعِ شَيْءٍ فَمِنْ شَيْءٍ صَنَعَ وَ اللَّهُ لَا مِنْ شَيْءٍ صَنَعَ مَا خَلَقَ وَ كُلُّ عَالِمٍ فَمِنْ بَعْدِ جَهْلٍ تَعَلَّمَ وَ اللَّهُ لَمْ يَجْهَلْ وَ لَمْ يَتَعَلَّمْ أَحَاطَ بِالْأَشْيَاءِ عِلْماً قَبْلَ كَوْنِهَا فَلَمْ يَزْدَدْ بِكَوْنِهَا عِلْماً عِلْمُهُ بِهَا

قَبْلَ أَنْ يُكَوِّنَهَا كَعِلْمِهِ بَعْدَ تَكْوِينِهَا لَمْ يُكَوِّنْهَا لِتَشْدِيدِ سُلْطَانٍ وَلَا خَوْفٍ مِنْ زَوَالٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا اسْتِعَانَةٍ عَلَى ضِدٍّ مُنَاوٍ وَلَا نِدٍّ مُكَاثِرٍ وَلَا شَرِيكٍ مُكَابِرٍ لَكِنْ خَلَائِقُ مَرْبُوبُونَ وَعِبَادٌ دَاخِرُونَ فَسُبْحَانَ الَّذِي لَا يَئُودُهُ خَلْقُ مَا ابْتَدَأَ وَلَا تَدْبِيرُ مَا بَرَأَ وَلَا مِنْ عَجْزٍ وَلَا مِنْ فَتْرَةٍ بِمَا خَلَقَ اكْتَفَى عَلِمَ مَا خَلَقَ وَخَلَقَ مَا عَلِمَ - لَا بِالتَّفْكِيرِ فِي عِلْمٍ حَادِثٍ أَصَابَ مَا خَلَقَ وَلَا شُبْهَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيمَا لَمْ يَخْلُقْ لَكِنْ قَضَاءٌ مُبْرَمٌ وَعِلْمٌ مُحْكَمٌ وَأَمْرٌ مُتْقَنٌ تَوَحَّدَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَخَصَّ نَفْسَهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَاسْتَخْلَصَ بِالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ وَتَفَرَّدَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ وَتَوَحَّدَ بِالتَّحْمِيدِ وَتَمَجَّدَ بِالتَّمْجِيدِ وَعَلَا عَنِ اتِّخَاذِ الْأَبْنَاءِ وَتَطَهَّرَ وَتَقَدَّسَ عَنْ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ وَعَزَّ وَجَلَّ عَنْ مُجَاوَرَةِ الشُّرَكَاءِ فَلَيْسَ لَهُ فِيمَا خَلَقَ ضِدٌّ وَلَا لَهُ فِيمَا مَلَكَ نِدٌّ وَلَمْ يَشْرَكْهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْمُبِيدُ لِلْأَبَدِ وَالْوَارِثُ لِلْأَمَدِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَحْدَانِيّاً أَزَلِيّاً قَبْلَ بَدْءِ الدُّهُورِ وَبَعْدَ صُرُوفِ الْأُمُورِ الَّذِي لَا يَبِيدُ وَلَا يَنْفَدُ بِذَلِكَ أَصِفُ رَبِّي فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ عَظِيمٍ مَا أَعْظَمَهُ وَمِنْ جَلِيلٍ مَا أَجَلَّهُ وَمِنْ عَزِيزٍ مَا أَعَزَّهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوّاً كَبِيراً.

وَهَذِهِ الْخُطْبَةُ مِنْ مَشْهُورَاتِ خُطَبِهِ ع حَتَّى لَقَدِ ابْتَذَلَهَا الْعَامَّةُ وَهِيَ كَافِيَةٌ لِمَنْ طَلَبَ عِلْمَ التَّوْحِيدِ إِذَا تَدَبَّرَهَا وَفَهِمَ مَا فِيهَا فَلَوِ اجْتَمَعَ أَلْسِنَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَيْسَ فِيهَا لِسَانُ نَبِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَيِّنُوا التَّوْحِيدَ بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ بِأَبِي وَأُمِّي مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْ لَا إِبَانَتُهُ ع مَا عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ يَسْلُكُونَ سَبِيلَ التَّوْحِيدِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ فَنَفَى بِقَوْلِهِ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ مَعْنَى الْحُدُوثِ وَكَيْفَ أَوْقَعَ عَلَى مَا أَحْدَثَهُ صِفَةَ الْخَلْقِ وَالِاخْتِرَاعِ بِلَا أَصْلٍ وَلَا مِثَالٍ نَفْياً لِقَوْلِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مُحْدَثَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَإِبْطَالًا لِقَوْلِ الثَّنَوِيَّةِ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّهُ لَا يُحْدِثُ شَيْئاً إِلَّا مِنْ أَصْلٍ وَلَا يُدَبِّرُ إِلَّا بِاحْتِذَاءِ مِثَالٍ فَدَفَعَ ع بِقَوْلِهِ لَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ جَمِيعَ حُجَجِ الثَّنَوِيَّةِ وَشُبَهِهِمْ لِأَنَّ أَكْثَرَ مَا يَعْتَمِدُ الثَّنَوِيَّةُ فِي حُدُوثِ الْعَالَمِ أَنْ يَقُولُوا لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ الْخَالِقُ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ مِنْ شَيْءٍ أَوْ مِنْ لَا شَيْءٍ فَقَوْلُهُمْ مِنْ شَيْءٍ خَطَأٌ وَقَوْلُهُمْ مِنْ لَا شَيْءٍ مُنَاقَضَةٌ وَإِحَالَةٌ لِأَنَّ مِنْ تُوجِبُ شَيْئاً وَلَا شَيْءٍ تَنْفِيهِ فَأَخْرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع هَذِهِ اللَّفْظَةَ عَلَى أَبْلَغِ الْأَلْفَاظِ وَأَصَحِّهَا فَقَالَ لَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ فَنَفَى مِنْ إِذْ كَانَتْ تُوجِبُ شَيْئاً وَنَفَى الشَّيْءَ إِذْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مَخْلُوقاً مُحْدَثاً لَا مِنْ أَصْلٍ أَحْدَثَهُ الْخَالِقُ كَمَا قَالَتِ الثَّنَوِيَّةُ إِنَّهُ خَلَقَ مِنْ أَصْلٍ قَدِيمٍ فَلَا يَكُونُ تَدْبِيرٌ إِلَّا بِاحْتِذَاءِ مِثَالٍ ثُمَّ قَوْلُهُ ع - لَيْسَتْ لَهُ صِفَةٌ تُنَالُ وَلَا حَدٌّ تُضْرَبُ لَهُ فِيهِ الْأَمْثَالُ كَلَّ دُونَ صِفَاتِهِ تَحْبِيرُ اللُّغَاتِ فَنَفَى ع أَقَاوِيلَ الْمُشَبِّهَةِ حِينَ شَبَّهُوهُ بِالسَّبِيكَةِ وَالْبِلَّوْرَةِ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْ أَقَاوِيلِهِمْ مِنَ الطُّولِ وَالِاسْتِوَاءِ وَقَوْلَهُمْ مَتَى مَا لَمْ تَعْقِلِ الْقُلُوبُ مِنْهُ عَلَى كَيْفِيَّةٍ وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَى إِثْبَاتِ هَيْئَةٍ لَمْ تَعْقِلْ شَيْئاً فَلَمْ تُثْبِتْ صَانِعاً فَفَسَّرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَّهُ وَاحِدٌ بِلَا كَيْفِيَّةٍ وَأَنَّ الْقُلُوبَ تَعْرِفُهُ بِلَا تَصْوِيرٍ وَلَا إِحَاطَةٍ ثُمَّ قَوْلُهُ ع الَّذِي لَا يَبْلُغُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ وَلَا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ وَتَعَالَى الَّذِي لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ مَعْدُودٌ وَلَا أَجَلٌ مَمْدُودٌ وَلَا نَعْتٌ مَحْدُودٌ ثُمَّ قَوْلُهُ ع لَمْ يَحْلُلْ فِي الْكَلِمَتَيْنِ صِفَةَ الْأَعْرَاضِ وَالْأَشْيَاءِ فَيُقَالَ هُوَ فِيهَا كَائِنٌ وَلَمْ يَنْأَ عَنْهَا فَيُقَالَ هُوَ مِنْهَا بَائِنٌ فَنَفَى ع بِهَاتَيْنِ الْأَجْسَامِ لِأَنَّ مِنْ صِفَةِ الْأَجْسَامِ التَّبَاعُدَ وَالْمُبَايَنَةَ وَمِنْ صِفَةِ الْأَعْرَاضِ الْكَوْنَ فِي الْأَجْسَامِ بِالْحُلُولِ عَلَى غَيْرِ مُمَاسَّةٍ وَمُبَايَنَةُ الْأَجْسَامِ عَلَى تَرَاخِي الْمَسَافَةِ ثُمَّ قَالَ ع لَكِنْ أَحَاطَ بِهَا عِلْمُهُ وَأَتْقَنَهَا صُنْعُهُ أَيْ هُوَ فِي الْأَشْيَاءِ بِالْإِحَاطَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَعَلَى غَيْرِ مُلَامَسَةٍ.

امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ امیر المومنین ع نے دوسری بار (بعد جنگ صفین) لوگوں کو معاویہ سے لڑنے کے لئے ابھارنا چاہا تو لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:۔ حمد ہے اس خدا کی جو واحد و یگانہ اور بے نیاز و تنہا ہے وہ نہ کسی چیز سے بنا ہے اور نہ کسی مادہ سے خلق ہوا وہ

قدرت محض ہے وہ اشیاء سے الگ ذات ہے اور اشیاء اس سے الگ ہیں اس کی صفت کا ادراک نہیں ہوتا نہ کوئی ایسی تعریف ہے کہ اس کی مثال بیان کی جائے۔ تھک کر رہ گئی ہے اس کی صفات کے بیان میں اہل زبان کی طاقت لسانی اور گم ہو گئے اللہ کے بارے میں ان صفات کے خصوصیات واقسام جو لوگوں کے اذہان میں ہے اور حیران ہو کر رہ گئیں اس کی قدرت کے بارے میں غور وفکر کی گہرائیاں (یعنی قدرت باری کے اقسام پر غور کرنے سے حیران و سر گرداں ہوئے کہ آخر گمراہ ہو کر منکر قدرت ہو گئے) اور اس کے علم کے بارے میں وہ تمام صفات عاجز و درماندہ ہو گئے جو بڑے وسیع المعنی تھے اور اس کے چھپے ہوئے اسرار تک غیب کے بہت سے پردے حائل ہیں یعنی اس کے رازہائے قدرت کو انسانی عقول پا نہیں سکتیں اور اس کے لطیف و نازک امور کے دریافت کرنے میں دور رس عقول حیران ہو کر رہ گئیں۔

پاک ہے وہ اللہ کہ دریاؤں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور عقل و شعور کی گہرائیاں اس کو پا نہیں سکتیں صاحب عظمت و بزرگی ہے وہ ذات جس کے لئے نہ شمار آنے والا وقت ہے اور نہ کوئی لمبی مدت اس کی صفات بغیر انبیاء کے بتائے کوئی نا نہیں سکتا وہ ایسا اول ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ایسا آخر ہے کہ اس کہ اس سے آخر ہے کہ اس سے آخر کوئی نہیں وہ پاک ذات ویسی ہی ہے جیسی اس نے اپنے نفس کی تعریف خود کی ہے ورنہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف کو پا نہیں سکتے۔ تمام اشیاء کی حد اس تک ختم ہو جاتی ہے وہ ان سب سے جدا ہے اور ان میں حلول کئے ہوئے نہیں کہ کہا جائے کہ وہ وہاں ہے بلکہ اس پاک ذات کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کی صنعت کو مضبوط بنائے ہوئے ہے اور اس کا حفظ ان کا احصا کئے ہوئے ہے کرہ ہوا کی باریک سے باریک پوشیدگیاں اس پوشیدہ نہیں اور تاریک راتوں کی ہر شے اس پر ظاہر ہے آسمانوں کی بلندیوں سے لے کر زمین کی نیچائی تک وہ ہر شے کا حافظ و نگہبان ہے اس کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ واحد و صمد ہے زمانوں کی گردشیں اس میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتیں اور نہ کسی شئے کی صنعت اسے تھکاتی ہے وہ کسی شئے کو خلق کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس ہو جاتی ہے اور اس نے بغیر کسی سابق مثال کے ہر شئے کو ایجاد کیا اور نہ اسے کوئی تھکان محسوس ہوئی اور نہ رنج پہنچا۔ اس کے سوا ہر صانع جو کچھ بناتا ہے وہ کسی صنعت کو پیش نظر رکھ کر بناتا ہے عالم جہالت کے بعد عالم ہوتا ہے کبھی جاہل نہ تھا اور نہ کبھی حصول علم کا محتاج ہوا اس کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اشیاء کے پیدا ہونے سے پہلے وہ ان کا عالم ہے ان کے پیدا ہونے سے اس کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اس کا علم قبل تکوین بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ ان کی اشیاء کی تکوین کے بعد اس نے چیزوں کو پیدا نہیں کیا۔ اپنی سلطنت کو مضبوط بنانے کے لئے نہ خوف زوال و نقصان سے اسے کسی حملہ آور دشمن کے مقابل مدد کی ضرورت نہیں اور نہ کسی ساتھی اور شریک کی۔ تمام مخلوق کا رب وہی ہے اور سب اس کے سامنے ذلیل و حقیر ہیں۔

پاک ومنزہ ہے وہ ذات جسے نہیں تھکاتا ابتداً کسی چیز کا پیدا کرنا اور نہ تدبیر کرنا اس مخلوق کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس نے خلق کیا نہ اس میں عجز کو دخل ہے نہ سستی کو جو اس نے پیدا کیا اس کا علم رکھتا ہے اور جو علم رکھتا ہے اس کو پیدا کیا علم حادث میں اسے فکر کی ضرورت نہیں۔ جو پیدا کیا اس میں نہ غلطی کا امکان ہے نہ شبہ کی گنجائش جو کچھ اس کا حکم ہے لازم ہے علم محکم اور امر متقن ہے وہ اکیلا رب ہے اس نے اپنے نفس کو وحدانیت سے خالص کیا ہے اور جو مجد و ثنا کو اپنے لئے رکھا ہے وہ یکتا و یگانہ ہے توحید و بزرگی و شان میں وہ واحد ہے حمد کرنے کے ساتھ بزرگ ہے اپنی عظمت کے ساتھ وہ بزرگ و برتر ہے کہ اس کے اولاد ہو اور پاک و پاکیزہ ہے اس سے کہ اس سے عورتوں کی مجامعت ہو یا شرکاء کی مصاحبت ہو نہ کوئی اس کی ضد ہے نہ کوئی اس کی مثل ہے اس کے مالک میں کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ وہ واحد و یگانہ ہے بے نیاز ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یکتائی والا ہے ازلی ہے زمانوں کی ابتداء سے قبل ہے اور امور دنیا کی گردش کے بعد ہے وہ نہ ہلاک ہونے والا ہے نہ ختم ہونے والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی شان سب سے عظیم ہے وہ بڑا جلیل الشان ہے اور سب سے زیادہ عزیز ہے ظالم لوگ جو کچھ اس کے متعلق کہتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔

یہ جناب امیر ع کے خطبوں میں سے ایک خطبہ ہے یہاں تک کہ دشمنوں نے اسے حقارت کی نظر سے دیکھا ہے حالانکہ وہ کافی ہے اس شخص کے لئے جو علم توحید کا طالب ہو بشرطیکہ اس میں غور و فکر کرے اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھے۔ اگر نبی ص کو چھوڑ کر دنیا کے تمام جن وانس جمع ہو کر مسائل توحید بیان کریں تو ایسا واضح اور مکمل بیان کرنے پر ہرگز قادر نہ ہوں گے اگر امیر المومنین ع ان مسائل کو بیان نہ فرماتے تو لوگ جانتے ہی نہیں کہ توحید کا راستہ کیا ہے تم نے حضرت کے اس قول پر غور نہیں کیا کہ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا اور نہ اس کی پیدا کرنے کے لئے کسی کی مدد لی ہو یا پہلے سے ہونے کی ضرورت تھی اس قول سے ثابت ہوا کہ ذات باری تعالی حادث نہیں بلکہ قدیم ہے اور اس کے سوا جتنی مخلوق ہے وہ سب حادث ہے خدا کی تمام ایجادات بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے ہوئے ہے امیر المومنین کے اس قول سے نفی ہوئی اس عقیدہ کی کہ اشیائے عالم میں ایک چیز نے دوسری کو پیدا کیا ہے اور ابطال ہے دو خدا ہونے کے عقیدے کا جنھوں نے یہ گمان کیا ہے کہ کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر کسی اصل سے اور نہیں تدبیر کی جاتی اس میں مگر جب کہ اس کے مقابل کوئی مثال ہو۔ پس حضرت کے اس ارشاد نے لا من شی خلق ماکان شنویہ (دو خدا ماننے والو) کی تمام دلیلوں کو باطل کر دیا کیوں کہ حدوث عالم میں اکثر شنویہ فرقہ والے اس عقیدہ کے ہیں کہ خالق کے لئے ضروری ہے خلق اشیاء کسی شے سے کرے۔ (یعنی مادہ اس کی ذات کے ساتھ ہونا چاہیئے) یا کسی ایسی چیز سے جو لا شی ہے۔ پس ان کا من شی (کسی چیز سے پیدا کرنا) کہنا غلطی ہے اور من لا شی کہنا۔ دوسرے عقیدے کی ضد اور محال ہے کیونکہ من شی تو وجود خلق کسی شے سے واجب ہو گا اور من لا شی سے نفی لازم آئے گی امیر المومنین ع نے نہایت بلیغ الفاظ میں اس عقیدہ کا ابطال کیا بایں طور کہ فرمایا: لا من شی خلق ماکان۔ پس اس سے نفہ ہوئی شنویہ کے اس عقیدہ کی کہ خدا نے ہر شے کو ایک مادہ سے پیدا کیا ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قدیم و قائم ہے۔ پھر امیر المومنین ع نے فرمایا: اس کے لئے کوئی صفت ایسی نہیں کہ عقول پالیں اور نہ کوئی ایسی حد ہے کہ اس کی مثال دی جائے اس کی صفات کے معاملے میں لوگوں کی زبانیں قاصر ہیں حضرت نے نفی کی ہے مشبہ کے اقوال کی۔ جبکہ انھوں نے تشبیہ دی ہے خدا کو پگھلی ہوئی چاندی اور بلور وغیرہ سے اور رد کیا ان کی باتوں کو خدا کے طور و عرض کے متعلق اور تردید کی ان کے اس قول کی کہ جب تک قلوب انسانی کی وابستگی خدا کی کسی کیفیت اور اثبات ہیئت سے نہ ہو گی وجود صانع ثابت نہ ہو گا۔ امیر المومنین نے بیان فرمایا: کہ وہ واحد ہے بغیر کسی کیفیت کے اور قلوب اس کو بغیر کسی صورت اور حد کے پہچانتے ہیں۔

پھر امیر المومنین ع نے فرمایا: اللہ وہ ہے کہ بلند سے بلند ہمتیں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کو پا سکتی ہیں اس کے لئے شمار کیا ہوا کوئی وقت ہے اور نہ کوئی صفت معین ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ کوئی صفت محدود صورت میں نہیں ہے پھر فرمایا: وہ اشیاء میں حلول کئے ہوئے نہیں۔ اس لئے اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں شئ کے اندر ہے اور نہ وہ اشیاء سے دور ہے پس اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا ہے وہ فلاں شے سے جدا ہے امیر المومنین نے ان دو کلموں سے اس سے اعراض و اجسام کی نفی کر دی۔ کیونکہ اجسام کی صفت ایک دوسرے سے دور ہونا الگ رہنا ہے اور اعراض کی صفت ہے اور اجسام کے اندر حلول کئے ہوئے ہوں اور اجسام سے الگ نہ ہوں پھر حضرت نے فرمایا: کہ اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی صنعت نے ہر شے کو مضبوط کیا ہے اشیاء میں احاطہ تدبیر سے پایا جاتا ہے نہ کہ ان سے متصل ہو کر۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔22، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔255)

صحابہؓ کی ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: بَعَثَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ص وَ قَالا لَهُ إِنَّا نَبْعَثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسِّحْرِ وَ الْكِهَانَةِ وَ أَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ بِحَضْرَتِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مِنْ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذَلِكَ وَ أَنْ تُحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى تَقِفَهُ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلَا يَكْسِرَنَّكَ ذَلِكَ عَنْهُ وَ مِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْعَسَلُ وَ الدُّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِيَ الرَّجُلَ فَلَا تَأْكُلْ لَهُ طَعَاماً وَ لَا تَشْرَبْ لَهُ شَرَاباً وَ لَا تَمَسَّ لَهُ عَسَلًا وَ لَا دُهْناً وَ لَا تَخْلُ مَعَهُ وَ احْذَرْ هَذَا كُلَّهُ مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السُّخْرَةِ وَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ كَيْدِهِ وَ كَيْدِ الشَّيْطَانِ فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كُلِّهِ وَ لَا تَسْتَأْنِسْ بِهِ ثُمَّ قُلْ لَهُ إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَ ابْنَيْ عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَاشِدَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولَانِ لَكَ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ- مُنْذُ قَبَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّداً ص فَلَمَّا نِلْتَ أَدْنَى مَنَالٍ ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا- ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أَفْعَالَنَا فِيكَ وَ قُدْرَتَنَا عَلَى النَّأْيِ عَنْكَ (1) وَ سَعَةَ الْبِلَادِ دُونَكَ وَ أَنَّ مَنْ كَانَ يَصْرِفُكَ عَنَّا وَ عَنْ صِلَتِنَا كَانَ أَقَلَّ لَكَ نَفْعاً وَ أَضْعَفَ عَنْكَ دَفْعاً مِنَّا وَ قَدْ وَضَحَ الصُّبْحُ لِذِي عَيْنَيْنِ وَ قَدْ بَلَغَنَا عَنْكَ انْتِهَاكٌ لَنَا وَ دُعَاءٌ عَلَيْنَا فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ أَ تَتَّخِذُ اللَّعْنَ لَنَا دِيناً وَ تَرَى أَنَّ ذَلِكَ يَكْسِرُنَا عَنْكَ فَلَمَّا أَتَى خِدَاشٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ ع وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ ضَحِكَ وَ قَالَ هَاهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَقَالَ مَا أَوْسَعَ الْمَكَانَ أُرِيدُ أَنْ أُؤَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً قَالَ بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَحُلُّ ثِيَابَكَ وَ تَدَّهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَنْبَرُ فَأَنْزِلْهُ قَالَ مَا بِي إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةٌ قَالَ فَأَخْلُو بِكَ قَالَ كُلُّ سِرٍّ لِي عَلَانِيَةٌ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ الْحَائِلِ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ أَ تَقَدَّمَ إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ بِمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ لَوْ كَتَمْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتُكَ- مَا ارْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ عَلَّمَكَ كَلَاماً تَقُولُهُ إِذَا أَتَيْتَنِي قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ ع- آيَةَ السُّخْرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ ع يُكَرِّرُهَا وَ يُرَدِّدُهَا وَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ الرَّجُلُ مَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَمْرَهُ بِتَرَدُّدِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَهُ أَ تَجِدُ قَلْبَكَ اطْمَأَنَّ قَالَ إِي وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَ فَمَا قَالا لَكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ قُلْ لَهُمَا كَفَى بِمَنْطِقِكُمَا حُجَّةً عَلَيْكُمَا وَ لَكِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ* زَعَمْتُمَا أَنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَ ابْنَا عَمِّي فِي النَّسَبِ فَأَمَّا النَّسَبُ فَلَا أُنْكِرُهُ وَ إِنْ كَانَ النَّسَبُ مَقْطُوعاً إِلَّا مَا وَصَلَهُ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَ أَمَّا قَوْلُكُمَا إِنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقَيْنِ فَقَدْ فَارَقْتُمَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَصَيْتُمَا أَمْرَهُ بِأَفْعَالِكُمَا فِي أَخِيكُمَا فِي الدِّينِ وَ إِلَّا فَقَدْ كَذَبْتُمَا وَ افْتَرَيْتُمَا بِادِّعَائِكُمَا أَنَّكُمَا

أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَ أَمَّا مُفَارَقَتُكُمَا النَّاسَ مُنْذُ قَبَضَ اللَّهُ مُحَمَّداً ص فَإِنْ كُنْتُمَا فَارَقْتُمَاهُمْ بِحَقٍّ فَقَدْ نَقَضْتُمَا ذَلِكَ الْحَقَّ بِفِرَاقِكُمَا إِيَّايَ أَخِيراً وَ إِنْ فَارَقْتُمَاهُمْ بِبَاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِثْمُ ذَلِكَ الْبَاطِلِ عَلَيْكُمَا مَعَ الْحَدَثِ الَّذِي أَحْدَثْتُمَا مَعَ أَنَّ صَفْقَتَكُمَا بِمُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِطَمَعِ الدُّنْيَا زَعَمْتُمَا وَ ذَلِكَ قَوْلُكُمَا فَقَطَعْتَ رَجَاءَنَا لَا تَعِيبَانِ بِحَمْدِ اللَّهِ مِنْ دِينِي شَيْئاً وَ أَمَّا الَّذِي صَرَفَنِي عَنْ صِلَتِكُمَا فَالَّذِي صَرَفَكُمَا عَنِ الْحَقِّ وَ حَمَلَكُمَا عَلَى خَلْعِهِ مِنْ رِقَابِكُمَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَرُونُ لِجَامَهُ وَ هُوَ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً فَلَا تَقُولَا أَقَلَّ نَفْعاً وَ أَضْعَفَ دَفْعاً فَتَسْتَحِقَّا اسْمَ الشِّرْكِ مَعَ النِّفَاقِ وَ أَمَّا قَوْلُكُمَا إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ وَ هَرَبُكُمَا مِنْ لَعْنِي وَ دُعَائِي فَإِنَّ لِكُلِّ مَوْقِفٍ عَمَلًا إِذَا اخْتَلَفَتِ الْأَسِنَّةُ وَ مَاجَتْ لُبُودُ الْخَيْلِ وَ مَلَأَ سَحْرَاكُمَا أَجْوَافَكُمَا فَثَمَّ يَكْفِينِيَ اللَّهُ بِكَمَالِ الْقَلْبِ وَ أَمَّا إِذَا أَبَيْتُمَا بِأَنِّي أَدْعُو اللَّهَ فَلَا تَجْزَعَا مِنْ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيْكُمَا رَجُلٌ سَاحِرٌ مِنْ قَوْمٍ سَحَرَةٍ زَعَمْتُمَا اللَّهُمَّ أَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ وَ اسْفِكْ دَمَهُ عَلَى ضَلَالَةٍ وَ عَرِّفْ طَلْحَةَ الْمَذَلَّةَ وَ ادَّخِرْ لَهُمَا فِي الْآخِرَةِ شَرّاً مِنْ ذَلِكَ إِنْ كَانَا ظَلَمَانِي وَ افْتَرَيَا عَلَيَّ وَ كَتَمَا شَهَادَتَهُمَا وَ عَصَيَاكَ وَ عَصَيَا رَسُولَكَ فِيَّ قُلْ آمِينَ قَالَ خِدَاشٌ آمِينَ ثُمَّ قَالَ خِدَاشٌ لِنَفْسِهِ وَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ لِحْيَةً قَطُّ أَبْيَنَ خَطَأً مِنْكَ حَامِلَ حُجَّةٍ يَنْقُضُ بَعْضُهَا بَعْضاً لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهَا مِسَاكاً أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمَا قَالَ عَلِيٌّ ع ارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَ أَعْلِمْهُمَا مَا قُلْتُ قَالَ لَا وَ اللَّهِ حَتَّى تَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّنِي إِلَيْكَ عَاجِلًا وَ أَنْ يُوَفِّقَنِي لِرِضَاهُ فِيكَ فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنِ انْصَرَفَ وَ قُتِلَ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللَّهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ خداش نامے ایک شخص کو طلحہ وزبیر نے امیر المومنین (ع) کے پاس بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر و کہانت والے ہیں یعنی معاذاللہ بڑے فریب دینے والے ہیں تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہار پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثبات دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیل تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دام فریب میں پھانستے ہیں وہ کھان کھلانا شہد چٹانا اور بدن و سر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہیں کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جا جب ان کو دیکھنا تو آیہ سخرہ (سورہ اعراف) لشمس والقمر والنجم مسخرات بامرہ پڑھنا اور اللہ سے پناہ مانگنا، ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارے اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلق کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہارے خاطر ان لوگوں سے ترک تعلق کیا اور اپنے قبیلہ والوں سے مخالفت مول لی۔ حضرت رسول خدا کے انتقال کے بعد، لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی دولت مل گئی تو تم نے ہماری عزت و حرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے ساز باز کر کہ تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت و طاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمھیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت وقوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتا چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک وحرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بددعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر اُبھارا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر رہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ دینداری جانتے ہیں اور آپ کا یہ خیال ہے کہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خداش امیر المومنین (ع) کے پاس آیا تو وہی کیا س جوان کے دونوں نے حکم دیا تھا جب امیر المومنین ع نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا (آیہ سخرہ) حضرت ہنسے اور فرمایا اے بھائی عبد قیس یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجود جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہچانے آیا ہوں، فرمایا ٹھیک لیکن کچھ کھاؤ پیئو، کپڑے اتارو تیل کی مالش کرو۔ پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ اے قنبر اُٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا خلوت میں چل کر بات کر، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کھلم کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو تیرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے اور تیرے دل کے درمیان حائل ہے اور جو آنکھوں کی چوری اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بتا کیا زبیر تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کی ہیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپایا تو چشم زدن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زبیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تمہیں جو تو نے بیان کی اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے،

فرمایا کیا آیہ سخرہ بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہاں تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیر المومنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو نے اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا اب بیان کرو جو انھوں نے کہا س ان دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت ہونے کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور از روئے نسب میرے چچا زاد بھائی ہو۔

رہا نسب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور جو تم نے کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کر کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیحدہ ہو کر توڑ دیا کہ یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے

احدث فی الدین کیا پھر یہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طمع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا ہے۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور امر دین میں الحمد اللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امر حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کے بناء پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا ہے جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی لجام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک قرار نہیں دیا پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شرک ہوئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے) (کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کہ مرتکب شرک و نفاق ہوتے ہو۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشجاع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بددعا سے بچنا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہر مقام کے لئے ایک جداگانہ عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنائے ٹکرا رہی ہو اور گھوڑون کی گردنوں کے بال کھرے ہوں اور تمہارے پھیپڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت دیتا ہے اور میں ڈٹ کر جنگ کرتا ہوں۔ لیکن جب تم نے امر حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تو پھر میں نے خدا سے دعا کی پس اب اس شخص کی بددعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد ساحر ہے اور جادوگروں کی قوم سے ہے۔

خدایا جلد ہلاک کر زبیر کو بدترین ہلاکت کے ساتھ اور گمراہی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو ذلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بدترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر افتراپردازی کی ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے میرے بارے میں خداش سے کہا۔ کہو آمین، اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپ سے زیادہ الزام ہٹانے والا نہیں دیکھا، آپ(ع) نے ان کی ایک ایک دلیل کو توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برأت چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا واپس جا۔ اور جو میں نے کہا ہے وہ انھیں سنا دے۔ اس نے کہا جب جاؤں گا کہ جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں پس حضرت نے دعا کی وہ گیا اور واپس آگیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔79، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔303)

صحابہؓ کا ایک دوسرے کے متعلق تقیہ

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْماً عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع فَقَالَ وَ اللَّهِ لَوْ عَلِمَ أَبُو ذَرٍّ مَا فِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَ لَقَدْ آخَى رَسُولُ اللَّهِ ص بَيْنَهُمَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ فَقَالَ وَ إِنَّمَا صَارَ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلِذَلِكَ نَسَبْتُهُ إِلَى الْعُلَمَاءِ.

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین (ع) سے تقیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ (ع) نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو ان کو قتل کر دیتے درآنحالیکہ رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کر دیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علماء کا علم صعب و متصعب ہے نہیں برداشت کر سکتا اس کو مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لیا ہو، سلمان علماء میں سے تھے اور وہ ہم اہل بیت میں سے تھے اس لئے کہ ان کی نسبت علماء سے ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔101، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 416)

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

رسول ﷺ کے بعد سوائے چند آدمیوں کے سب مرتد ہو گئے

علیؓ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جیسے رسول کی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَ مَعَنَا شَيْخٌ مُتَأَلِّهٌ مُتَعَبِّدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَ مَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ فَمَرِضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ لَوْ عَرَضْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمِّكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ فَقَالَ كُلُّهُمْ دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى حَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرِ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ يَا عَمِّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا نَفَراً يَسِيراً وَ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَ الطَّاعَةُ لَهُ قَالَ فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَ شَهَقَ وَ قَالَ أَنَا عَلَى هَذَا وَ خَرَجَتْ نَفْسُهُ فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَعَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ تِلْكَ قَالَ فَتُرِيدُونَ مِنْهُ مَا ذَا قَدْ دَخَلَ وَ اللَّهِ الْجَنَّةَ.

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا (جو یہ امر نہیں جانتا تھا) یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نماز پڑھتا جارہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننے والا تھا شیخ بیمار ہوگیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کے گلو خلاصی کردے اور لوگوں نے کہا چھوڑ دو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسول (ص) کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہوگئے اور علی (ع) کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول (ص) کی اور رسول (ص) کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں آئے بن سری نے یہ واقعہ بیان کیا فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امام نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے اور کچھ چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔321، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 41)

تالیفِ قلوب کے معاملہ میں صحابہ کا حضور ﷺ سے اختلاف۔ بطور سزا صحابہ کے چہروں کا نور اڑا دیا گیا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ص وَ هُمْ فِي ذَلِكَ شُكَّاكٌ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ص فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّهُ ص أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَ الْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسُنَ إِسْلَامُهُمْ وَ يَثْبُتُوا عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَ أَقَرُّوا بِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص- يَوْمَ حُنَيْنٍ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ سَائِرِ مُضَرَ مِنْهُمْ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْفَزَارِيُّ وَ أَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ وَ اجْتَمَعَتْ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَانْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ تَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئاً أَنْزَلَهُ اللَّهُ رَضِينَا وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ نَرْضَ قَالَ زُرَارَةُ وَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَ كُلُّكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ فَقَالُوا سَيِّدُنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ نَحْنُ عَلَى مِثْلِ قَوْلِهِ وَ رَأْيِهِ قَالَ زُرَارَةُ فَسَمِعْتُ- أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ فَحَطَّ اللَّهُ نُورَهُمْ وَ فَرَضَ اللَّهُ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ سَهْماً فِي الْقُرْآنِ.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق پوچھا. فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا کی دید کا تو اقرار کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت (ص) جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں بعض باتوں میں انھیں شک ہو۔ خدا نے رسول (ص) کو حکم دیا کہ مال و عطیات سے ان کی تالیف قلب

کریں تاکہ ان کا اسلام پختہ ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول(ص) اللہ نے یوم حنین روساء عرب، قریش اور قبیلہ مفر کے لوگوں کی تالیف قلب جیسے ابو سفیان اور عینیہ بن الحصین فنزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا اور سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو لے کر رسول(ص) اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسول(ص) اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا ہاں اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپنے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر(ع) سے سنا کہ رسول(ص) اللہ نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم سب کا یہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انھوں نے کہا ہمارا سردار اللہ ہے اور اس کا رسول(ص) ہے تکرار کے بعد تیسری بار انھوں نے کہا ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام(ع) نے فرمایا خدا نے (رسول(ص) پر اعتراض کرنے کی وجہ) ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔304، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر6)

اہلِ بیت

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جب پانی میں ڈوبنے لگا تو شفقتِ پدری میں خدا سے عرض کی ''میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے'' اللہ نے فرمایا کہ یہ تیرے اہل میں سے نہیں کیونکہ اس کے عمل غیر صالح ہیں۔ خدا کی اس وضاحت سے پتا چلتا ہے کہ اہل بیت کا مطلب قوانین خداوندی پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں، قرآن میں ہے:

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٤٦﴾

اور نوح (ع) نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور یقینا تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اے نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے وہ تو مجسم عملِ بد ہے پس جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کر میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے نہ ہو جانا۔

(سورۃ الھود 11، آیت نمبر۔45تا46)

قرآن کی اس وضاحت کے مقابلے میں اصولِ کافی میں اہلِ بیت کو ایک الگ مخلوق قرار دیا گیا ہے مثلاً اہل بیت کو الگ مٹی سے بنایا گیا ہے، اہل بیت میں سے بعض کو دس قسم کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے، اہل بیت میں دو روحیں ہوتی ہیں۔ اہل بیت کی معرفت سے ہی انسان مومن بنتا ہے۔ ساری کائنات میں جو علم بھی کسی کو ملا ہے وہ اہل بیت سے ملا ہے۔ اہل بیت کے سوا علم حاصل کرنا محال ہے۔ حضور ﷺ قرآن اور اہل بیت چھوڑ کر گئے۔ جس نے اہل بیت کو چھوڑا وہ گمراہ ہوا وغیرہ۔ ملاحظہ کیجئے:

اہلِ بیت اور غیر اہلِ بیت کی خلقت جدا جدا ہے

آئمہ کی خلقت دس طینتوں سے ہوتی ہے اور ان میں دو روحیں ہوتی ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ غَيْرِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنَّ لِلَّهِ نَهَراً دُونَ عَرْشِهِ وَ دُونَ النَّهَرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نَوَّرَهُ وَ إِنَّ فِي حَافَتَيِ النَّهَرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ- رُوحُ الْقُدُسِ وَ رُوحٌ مِنْ أَمْرِهِ وَ إِنَّ لِلَّهِ عَشْرَ طِينَاتٍ خَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَ خَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ فَفَسَّرَ الْجِنَانَ وَ فَسَّرَ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ وَ لَا مَلَكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَبَلَهُ إِلَّا نَفَخَ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرُّوحَيْنِ وَ جَعَلَ النَّبِيَّ ص مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ع مَا الْجَبَلُ فَقَالَ الْخَلْقُ غَيْرَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتٍ وَ نَفَخَ فِينَا مِنَ الرُّوحَيْنِ جَمِيعاً

فَأَطِيبُ بِهَا طِيباً وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ طِينُ الْجِنَانِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَ جَنَّةُ الْمَأْوَى وَ جَنَّةُ النَّعِيمِ وَ الْفِرْدَوْسُ وَ الْخُلْدُ وَ طِينُ الْأَرْضِ مَكَّةُ وَ الْمَدِينَةُ وَ الْكُوفَةُ وَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَ الْحَائِرُ.

امیر المومنین (ع) نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتین خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہے اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے نبی بنایا جاتا ہے اور راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت جدا ہے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماویٰ، جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینیت ارض سے مراد مکّہ، مدینہ، کوفی، بیت المقدس اور حائرؑ (کربلا) ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔93، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر395)

میرے بعد اہل بیت میں سے ایک شخص ہو گا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ عِنْدَ كُلِّ بِدْعَةٍ تَكُونُ مِنْ بَعْدِي يُكَادُ بِهَا الْإِيمَانُ وَلِيّاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مُوَكَّلًا بِهِ يَذُبُّ عَنْهُ يَنْطِقُ بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ وَ يُعْلِنُ الْحَقَّ وَ يُنَوِّرُهُ وَ يَرُدُّ كَيْدَ الْكَائِدِينَ يُعَبِّرُ عَنِ الضُّعَفَاءِ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَ تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ.

فرمایا: حضرت رسول خدا ص نے ہر بدعت پر جو واقع ہو گی میرے بعد تو اس پر جنگ کی جائے گی خدا اور رسول ص کی طرف مائل کرنے کے لئے اور اس کے لئے ولی ہو گا، میرے اہل بیت سے ایک شخص جو نگہبان دین و موکل ہو گا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کرے گا امر حق کا اعلان کرے گا اور مطابق الہام الٰہی کلام کرے گا اور مکاروں کے مکر و فریب کو دفع کرے گا ضعیفوں کی طرف سے گفتگو کرے گا پس اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔114)

اہل بیت کی معرفت سے ہی بندہ مومن بنتا ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَ عَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ مَنْ لَا يَعْرِفِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا يَعْرِفِ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ هَكَذَا وَ اللَّهِ ضَلَالًا.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر(ع) سے سنا ہے کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہل بیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔31)

جس نے اہل بیت کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ امْرَأَتَهُ وَ بَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ ع لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ.

راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا(ع) سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم وزاہد و مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔87، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر373)

مشرق و مغرب میں جو علم بھی پایا جاتا ہے وہ اہل بیت سے ہی لوگوں کو ملا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع لِسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ شَرِّقَا وَ غَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْماً صَحِيحاً إِلَّا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر(ع) نے ''سلمہ'' اور ''حکم'' سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب۔ جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہل بیت (ع) ہی سے لوگوں کو ملا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔100، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر413)

اہلِ بیت کے سوا علم حاصل ہونا محال ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع- عَنْ شَهَادَةِ وَلَدِ الزِّنَا تَجُوزُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَزْعُمُ أَنَّهَا تَجُوزُ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ ذَنْبَهُ مَا قَالَ اللَّهُ لِلْحَكَمِ- إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ فَلْيَذْهَبِ الْحَكَمُ يَمِيناً وَ شِمَالًا فَوَ اللَّهِ لَا يُؤْخَذُ الْعِلْمُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ ع.

خدا کی قسم علم حاصل نہیں ہو گا الاّ اہلبیت (ع) نبوت، جن کے اوپر جبرائیل نازل ہوئے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔100، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 414)

حضرت عائشہؓ اہلِ بیت کے خلاف تھیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ الْكُلَيْنِيُّ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ع الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ ع يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا إِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَى أُمِّي ع ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ وَ النَّاسُ صَنِيعُهَا وَ عَدَاوَتُهَا لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ عَدَاوَتُهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ ع وَ وُضِعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ص الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ ع وَ حُمِلَ وَ أُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص ذَهَبَ ذُو الْعُوَيْنَيْنِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوا مَعَ النَّبِيِّ ص فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَغْلٍ بِسَرْجٍ فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً فَقَالَتْ نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِي بَيْتِي وَ يُهْتَكُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ ع قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَ أَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ قُرْبَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ سَائِلُكِ عَنْ ذَلِكِ يَا عَائِشَةُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا کہ جب امام حسن (ع) کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین (ع) سے کہا۔اے برادر میں تم کو وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ تیار کر نا میرا رخ قبر رسول ﷺ کی طرف کرنا تاکہ ان سے اپنے عہد کو تازہ کروں پھر میرا رخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا۔ پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے ایسی تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتا ہے اور وہ لوگ بھی اس کی کار گزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہم اہلبیت (ع) سے جو عداوت ہے پس جب امام حسن (ع) کا انتقال ہو گیا اور جنازہ تیار ہوا ان کو لے گئے مسجد رسول میں اس مقام پر جہاں آنحضرت

مردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسین (ع) نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبر رسول ﷺ کی طرف چلے تو ایک ابلیس صفت نے جا کر عائشہ کو خبر کر دی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔224)

حضرت عائشہؓ نے حضرت حسنؓ کی لاش کو حضور ﷺ کی قبر کے قریب دفن کرنے سے منع کر دیا تھا

امامت بھی وراثت ہے

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَمَّا حَضَرَتِ

الكافي (ط - الإسلامية)، ج 1، ص: 301

الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ع الْوَفَاةُ قَالَ يَا قَنْبَرُ انْظُرْ هَلْ تَرَى مِنْ وَرَاءِ بَابِكَ مُؤْمِناً مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ ع فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ رَسُولُهُ وَ ابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي قَالَ ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ هَلْ حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ قُلْتُ أَجِبْ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلَى شِسْعِ نَعْلِهِ فَلَمْ يُسَوِّهِ وَ خَرَجَ مَعِي يَعْدُو فَلَمَّا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يَحْيَا بِهِ الْأَمْوَاتُ وَ يَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَ مَصَابِيحَ الْهُدَى فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَأُ مِنْ بَعْضٍ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْرَاهِيمَ ع أَئِمَّةً وَ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ آتَى دَاوُدَ زَبُوراً وَ قَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّداً ص - يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَ إِنَّمَا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ الْكَافِرِينَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ - كُفَّاراً حَسَداً مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ ما تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَاناً يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَ لَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ قَالَ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَاكَ ع يَقُولُ يَوْمَ الْبَصْرَةِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبَرَّنِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَلْيَبَرَّ مُحَمَّداً وَلَدِي يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكَ وَ أَنْتَ نُطْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَأَخْبَرْتُكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ع بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَ مُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ وِرَاثَةً مِنَ النَّبِيِّ ص أَضَافَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ فِي وِرَاثَةِ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ خِيَرَةُ خَلْقِهِ فَاصْطَفَى مِنْكُمْ مُحَمَّداً ص وَ اخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً ع وَ اخْتَارَنِي عَلِيٌّ ع بِالْإِمَامَةِ وَ اخْتَرْتُ أَنَا الْحُسَيْنَ ع فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنْتَ إِمَامٌ وَ أَنْتَ وَسِيلَتِي إِلَى مُحَمَّدٍ ص وَ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هَذَا الْكَلَامَ أَلَا وَ إِنَّ فِي رَأْسِي كَلَاماً لَا تَنْزِفُهُ الدِّلَاءُ وَ لَا تُغَيِّرُهُ

نَغمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعجِمِ فِي الرَّقِّ الْمُنَمنَمِ أَهُمٌّ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سُبِقتُ إِلَيهِ سَبَقَ الْكِتَابِ الْمُنْزَلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُّ بِهِ

لِسَانُ النَّاطِقِ وَيَدُ الْكَاتِبِ حَتَّى لَا يَجِدَ قَلَماً وَيُؤتَوا بِالْقِرطَاسِ حُمَماً فَلَا يَبلُغُ إِلَى فَضلِكَ وَكَذَلِكَ يَجزِي اللَّهُ الْمُحسِنِينَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ- الْحُسَيْنُ أَعلَمُنَا عِلماً وَأَثقَلُنَا حِلماً وَأَقرَبُنَا مِن رَسُولِ اللَّهِ ص رَحِماً كَانَ فَقِيهاً قَبلَ أَنْ يُخلَقَ وَقَرَأَ الْوَحيَ قَبلَ أَنْ يَنطِقَ وَلَو عَلِمَ اللَّهُ فِي أَحَدٍ خَيراً مَا اصطَفَى مُحَمَّداً ص فَلَمَّا اختَارَ اللَّهُ مُحَمَّداً وَاختَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً وَاختَارَكَ عَلِيٌّ إِمَاماً وَاختَرتَ الْحُسَيْنَ سَلَّمنَا وَرَضِينَا مَن هُوَ بِغَيرِهِ يَرضَى وَمَن غَيرُهُ كُنَّا نَسلَمُ بِهِ مِن مُشكِلَاتِ أَمرِنَا.

اس نے کہا کہ لوگ امام حسن (ع) کا جنازہ لے کر آئے ہیں تا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں اور اسلام میں سب سے پہلی بیوی تھیں جو زین پر سوار ہوئی اور انھوں نے کہا تم اے بنی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہونگے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہو گا۔

امام حسین (ع) نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلو رسول میں ان کو جگہ دی چکیں جن کا قرب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہو گا۔

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ جناب (ع) کی وفات کا وقت قریب آیا تو قنبر سے فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی اور تو نہیں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جا کر محمد حنفیہ کو بلاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین (ع) نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دوڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا امام حسین (ع) نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سنے جس سے مردہ زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں تم ظرف علم بنے رہو اور چراغ ہدایت دن کی روشنی بعض حصّہ کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کیا اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد ابن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا کہ وہ کافر ہیں حسد کرتے ہیں اپنوں سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد ابن علی اللہ تعالی تم پر شیطان کو قابو نہ دے کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کہتے سنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چاہیئے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد ابن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کر دوں اس وقت سے جب تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے اے محمد ابن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد یہ امام ہیں میرے بعد اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسین (ع)

کو اللہ نے ان کے ماں باپ کی طرف سے خدا کے علم یہ تھا کہ اے بنی ہاشم تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہوں پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمد ﷺ کا انتخاب کیا اور محمد ﷺ نے علی (ع) کو منتخب کیا اور امام حسن (ع) نے فرمایا علی (ع) نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسین کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد ابن علی (ع) نے کہا آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسول خدا تک پہنچنے کا واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر پانی والے کنویں کی مانند ہے جس پانی کثیر ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوائیں لو نہیں پیدا کرتی (یعنی کاش کہ میں حسد کو اپنی طرف دئے جانے سے پہلے مر جاتا اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونے والے نہیں)۔

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزین کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کرو، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتاب خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسول ان کو پڑھ چکے ہیں بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کاتبوں کے قلم شکستہ، بلکہ وہ قلم ان کے فضائل کے لئے پاتی ہی نہیں اور لکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا آپ کی فضیلت کوئی نہیں پہنچ سکتا خدا محسنوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اور نہیں ہے قوت مگر جو اللہ دیتا ہے۔

حسین (ع) نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول ﷺ اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین (ع) فقیہ ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا خیر میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد ﷺ مصطفی کو انتخاب نہ کرتا خدا نے محمد کا انتخاب کیا اور انھوں نے علی (ع) کا اور علی (ع) نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین (ع) کو انتخاب کیا اور ہم نے تسلیم کر لیا اور راضی ہو گئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انھی کو تسلیم کر لیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔225)

حضرت عائشہؓ کو اللہ کے رسول ﷺ سے اور ہم اہلبیت (ع) سے عداوت ہے

حضرت عائشہؓ نے حضرت حسنؓ کی لاش ہو حضور ﷺ کی قبر کے قریب دفن کرنے سے منع کر دیا تھا

حضور ﷺ حضرت ابو بکرؓ کو دوست نہیں رکھتے تھے

حضرت امام حسینؓ کے ابو بکر و عمرؓ پر سخت ترین الزامات

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَهْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ لَمَّا احْتُضِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع قَالَ لِلْحُسَيْنِ يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَى أُمِّي فَاطِمَةَ ع ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَ عَدَاوَتِهَا لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ ص وَ عَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ ع وَ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ص الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَى الْحَسَنِ ع فَلَمَّا أَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حُمِلَ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبَرُ وَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَغْلٍ بِسَرْجٍ فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً فَوَقَفَتْ وَ قَالَتْ نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُهْتَكُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَ أَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ وَ أَدْخَلْتِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولُ اللَّهِ قُرْبَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ سَائِلُكِ عَنْ ذَلِكِ يَا عَائِشَةُ إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أُقَرِّبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ ص لِيُحْدِثَ بِهِ عَهْداً وَ اعْلَمِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ سِتْرَهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ- يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَ قَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ص الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْواتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتِ أَنْتِ لِأَبِيكِ وَ فَارُوقِهِ عِنْدَ أُذُنِ رَسُولِ اللَّهِ ص الْمَعَاوِلَ وَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْواتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوى وَ لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكِ وَ فَارُوقُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص بِقُرْبِهِمَا مِنْهُ الْأَذَى وَ مَا رَعَيَا مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللَّهُ بِهِ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ص إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتاً مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءً وَ تَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ هَذَا الَّذِي كَرِهْتِيهِ مِنْ دَفْنِ الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ ص جَائِزاً فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللَّهِ لَعَلِمْتِ أَنَّهُ سَيُدْفَنُ وَ إِنْ رَغِمَ مَعْطِسُكِ قَالَ

ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَ قَالَ يَا عَائِشَةُ يَوْماً عَلَى بَغْلٍ وَ يَوْماً عَلَى جَمَلٍ فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكِ وَ لَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةً لِبَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ هَؤُلَاءِ الْفَوَاطِمِ يَتَكَلَّمُونَ فَمَا كَلَامُكَ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ ع وَ أَنَّى تُبْعِدِينَ مُحَمَّداً مِنَ الْفَوَاطِمِ فَوَ اللَّهِ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ - فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُومٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حُجْرِ بْنِ عَبْدِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحُسَيْنِ ع نَحُّوا ابْنَكُمْ وَ اذْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ قَالَ فَمَضَى الْحُسَيْنُ ع إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ.

راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق (ع) کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسن (ع) کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسین سے فرمایا اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مر جاؤں تو مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رخ کر دینا تا کہ میں اپنا عہد ان سے تازہ کروں، پھر میرا رخ میرے والد ماجد کی طرف کر دینا پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسول ﷺ سے اور ہم اہلبیت (ع) سے عداوت ہے جب امام حسن (ع) کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول ﷺ اللہ جنازہ نماز پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسن بن علی (ع) کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زین کے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلی عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا تم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں ہٹے گا امام حسین (ع) نے کہا یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کہ کر چکیں اور جن کو رسول اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کریگا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسول اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلومہ ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسول کے سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کے تاویل کے سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کے تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسول ﷺ کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھر میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت ﷺ سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا (یعنی ابو بکر و عمر کو دفن کرا دیا) حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول ﷺ اللہ کے سامنے نیچے رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقوا سے امتحان لیا ہے تم ان دونوں کو رسول ﷺ اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی جس رسول ﷺ اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر خدا کی قسم اے عائشہ دفن حسن (ع) جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہو ناضروری ہو تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے پھر محمد حنفیہ نے کہا آپ ایک دن خچر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر پس اس پر بھی

اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئے یہ سن کر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسین ع) تو کئی فاطموں سے نسبت رکھتے ہیں مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسین (ع) نے فرمایا تم محمد کو فواطم سے کیسے ہٹاتی ہو واللہ ان کو بھی تین فاطموں نے پیدا کیا ہے فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب فاطمہ بنت اسد مادر علی (ع) اور فاطمہ عامری نے عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد باقر (ع) نے فرمایا پس امام حسین (ع) جنازے کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجہ، باب نمبر۔65، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔228)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزیں چھوڑی ہیں قرآن اور اہل بیت، جس نے انہیں چھوڑا وہ گمراہ ہوا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً ص يَقُولُ وَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً وَ أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً وَ أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا فَقَالَ لَهُ قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَنْ يُعَرِّفَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَفْسَهُ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَ يُعَرِّفَهُ نَبِيَّهُ ص فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَ يُعَرِّفَهُ إِمَامَهُ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ قُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ قَالَ نَعَمْ إِذَا أُمِرَ أَطَاعَ وَ إِذَا نُهِيَ انْتَهَى وَ أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَيْئاً نَهَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِهِ وَ نَصَبَهُ دِيناً يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ وَ إِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ وَ أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ شَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِطَاعَتِهِ وَ فَرَضَ وَلَايَتَهُ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِنَفْسِهِ وَ نَبِيِّهِ فَقَالَ- يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ أَوْضِحْ لِي فَقَالَ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا- كِتَابَ اللَّهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ مُسَبِّحَتَيْهِ وَ لَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسَبِّحَةِ وَ الْوُسْطَى فَتَسْبِقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزِلُّوا وَ لَا تَضِلُّوا وَ لَا تَقَدَّمُوهُمْ فَتَضِلُّوا.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی (ع) سے سنا در آنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کم سے کم وہ چیز کیا ہے جس سے ایک شخص مومن کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ، کم سے کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہوتا ہے معرفت باری تعالی ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی حاصل کر کے ان کی اطاعت کا اقرار کرے، اور اپنے امام کی

معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المومنین (ع) اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کی اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہو گا فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجالائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنی وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے در حقیقت گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ پر فدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول (ص) کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی میں نے کہا یا امیر المومنین (ع) ذرا اور وضاحت فرمائیں فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول (ص) خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا۔ میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عترت میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دنوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے

۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔307، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 11)

~~~~~~
~~~~~~

باب نمبر-28

قیاس

دنیامیں آئے روز مسلمانوں کو نئے نئے مسائل سے واسطہ پڑتا رہتا ہے،ان میں بعض مسئلے ایسے ہوتے ہیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں ملتا،ایسی صورت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا حل نکالا جاتا ہے۔یہ ایک مبنی بر عقل بات ہے لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایات کے مطابق جن مسائل کا حل قرآن وحدیث میں موجود نہیں،انہیں عقل وفکر کی بنیاد پر حل کرنا کفر کے برابر قرار دیا جارہا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

جو مسئلہ قرآن وحدیث میں نہ ہو اس پر بھی قیاس نہ کرنا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا فَقَالَ لَا أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُؤْجَرْ وَإِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق ع سے کہا کہ ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کیئے جاتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے نہ حدیث میں۔پس ہم خود ہی غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔فرمایا: خبردار ایسا نہ کرنا اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالی پر جھوٹ بولا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر-20، حدیث نمبر-11، صفحہ نمبر-118)

دین میں قیاس کا دخل نہیں

عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ ضَلَّ عِلْمُ ابْنِ شُبْرُمَةَ عِنْدَ الْجَامِعَةِ إِمْلَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ خَطِّ عَلِيٍّ ع بِيَدِهِ إِنَّ الْجَامِعَةَ لَمْ تَدَعْ لِأَحَدٍ كَلَاماً فِيهَا عِلْمُ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ إِنَّ أَصْحَابَ الْقِيَاسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْقِيَاسِ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً إِنَّ دِينَ اللَّهِ لَا يُصَابُ بِالْقِيَاسِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق ع سے سنا فرمایا: کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضائع ہو گیا جامعہ سے (مصحف فاطمہ) جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی ع نے۔اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو۔ اس میں علم حلال وحرام ہے قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں کیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔خدا کے دین میں قیاس کا دخل نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔120)

یہ قیاس ہے کہ عورت دورانِ حیض نماز نہیں پڑھ سکتی؟

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ لَا تُقَاسُ أَلَا تَرَى أَنَّ امْرَأَةً تَقْضِي صَوْمَهَا وَلَا تَقْضِي صَلَاتَهَا يَا أَبَانُ إِنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيسَتْ مُحِقَ الدِّينُ.

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق ع نے فرمایا: کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔120)

قیاس کی بھونڈی مثال

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَقِيلِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ حِينَ قَالَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ *فَقَاسَ مَا بَيْنَ النَّارِ وَالطِّينِ وَلَوْ قَاسَ نُورِيَّةَ آدَمَ بِنُورِيَّةِ النَّارِ عَرَفَ فَضْلَ مَا بَيْنَ النُّورَيْنِ وَصَفَاءَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ.

ابو حنیفہ نے ایک روز امام جعفر صادق ع کے پاس آئے حضرت نے فرمایا: میں نے سنا ہے تم شرع میں قیاس کرتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہاں فرمایا: قیاس نہ کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ اس نے آگ اور مٹی کی درمیان قیاس کیا اگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر تو دونوں کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب فضل علم، باب نمبر۔20، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر۔122)

باب نمبر۔29

گالیاں

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ج (151/6)

"اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ، جو ان میں سے کھلی ہو یا چھپی ہوئی ہو۔" (سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151)

قرآن:

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ (33/7)

"آپ فرمادیں میرے ربّ نے تو حرام قرار دیا ہے بے حیائیوں کو، ان میں جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 33}

ایمان والوں کے بارے میں فرمایا :

قرآن:

وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ (37/42)

"اور جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے اور جب وہ غصے میں ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

قرآن:

اَلَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ط (32/53)

قرآن:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِي الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ فِي الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ط (19/24)

ترجمہ: ”بے شک جولوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے،ان کیلئے دنیااورآخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

{سورۃالنور سورہ نمبر24آیت نمبر19}

تحریر کو مختصر کرنے کیلئے چند مزید آیات کے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃآلِ عمران سورہ نمبر3آیت نمبر135۔سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت نمبر3۔سورۃالقصص سورہ نمبر28آیت نمبر55۔سورۃ الفرقان سورہ نمبر25آیت نمبر72۔

جنتی زندگی کاذکر کرتے ہوئے فرمایاکہ اس میں بھی لغویت نہیں ہوگی،ملاحظہ فرمایئے :

سورۃمریم سورہ نمبر19آیت نمبر62۔سورۃالطور سورہ نمبر52آیت نمبر23۔سورۃالواقعہ سورہ نمبر56آیت نمبر25۔سورۃالنبا سورہ نمبر78آیت نمبر35۔

ان آیات میں آپ نے ایک خاص بات نوٹ کی ہوگی کہ بے حیائی کاکام کرناتوبڑی دُور کی بات ہے،اللہ تعالیٰ نے سورۃالقصص آیت نمبر55میں بے حیائی کی بات سننے سے بھی منع فرمایاہےاور سورۃالانعام آیت نمبر151میں تویہاں تک فرمادیاکہ بے حیائی کے قریب بھی مت جاؤ۔لیکن درج ذیل احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کی گئی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے تھے۔کیاایسی حدیثوں کاردّ کرکے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کادفاع کرنے والامنکرِحدیث ہوتاہے؟

سوال کرنے والے کوگالیاں

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّكَ فَقَالَ لَهُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَ مَتَى لَمْ يَكُنْ حَتَّى يُقَالَ مَتَى كَانَ كَانَ رَبِّي قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ وَ بَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَ لَا غَايَةَ وَ لَا مُنْتَهَى لِغَايَتِهِ انْقَطَعَتِ الْغَايَاتُ عِنْدَهُ فَهُوَ مُنْتَهَى كُلِّ غَايَةٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَ فَنَبِيٌّ أَنْتَ فَقَالَ وَيْلَكَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ مُحَمَّدٍ ص وَ رُوِيَ أَنَّهُ سُئِلَ ع أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ سَمَاءً وَ أَرْضاً فَقَالَ ع أَيْنَ سُؤَالٌ عَنْ مَكَانٍ وَ كَانَ اللَّهُ وَ لَا مَكَانَ.

امام جعفر صادق ع سے مروی ہے کہ یہودیوں کاایک عالم امیرالمومنین ع کے پاس آیااورکہنے لگایہ بتایئے کہ آپ کارب کب سے ہے فرمایا: تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے وہ کب نہ تھاکہ یہ کہاجائے کہ وہ کب سے ہے وہ ہرشئے سے پہلے ہے اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ہرشئے کے بعد ہے اس کے بعد کوئی نہیں۔اس کے لئے انتہانہیں۔اس نے کہاکہ آپ نبی ہیں فرمایا: وائے ہو تجھ پر میں محمد ص کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا ہمارا رب کہاں تھا۔ زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے فرمایا: یہ سوال مکان سے ہے اور خدا کے لئے مکان نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔176)

وائے ہو تجھ پر

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ حِينَ عَبَدْتَهُ قَالَ فَقَالَ وَيْلَكَ مَا كُنْتُ أَعْبُدُ رَبّاً لَمْ أَرَهُ قَالَ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ وَيْلَكَ لَا تُدْرِكُهُ الْعُيُونُ فِي مُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَ لَكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ.

امام جعفر صادق ع نے فرمایا: کہ ایک یہودی عالم امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین جب سے آپ نے عبادت کی ہے کبھی اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا: وائے ہو تجھ پر میں اس رب کی کیوں عبادت عبادت کرتا جس کو نہیں دیکھا اس نے کہا کیسا دیکھا فرمایا: وائے ہو تجھ پر یہ آنکھیں اپنی بینائیوں سے اسے نہیں پاتیں لیکن دل اسے دیکھتے ہیں حقائق ایمان کے ساتھ۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔9، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔188)

یہودی عالم کو گالیاں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: أَتَى حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّكَ قَالَ وَيْلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ مَتَى كَانَ لِمَا لَمْ يَكُنْ فَأَمَّا مَا كَانَ فَلَا يُقَالُ مَتَى كَانَ كَانَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ وَ بَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَ لَا مُنْتَهَى غَايَةٍ لِتَنْتَهِيَ غَايَتُهُ فَقَالَ لَهُ أَ نَبِيٌّ أَنْتَ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْهَبَلُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ رَسُولِ اللَّهِ ص.

حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا: کہ ایک یہودی عالم حضرت علی ع کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ بتایئے کہ آپ کا رب کب سے ہے فرمایا: وائے ہو تجھ پر کب کا سوال تو اس کے لئے ہو گا جو پہلے نہ ہو اور جو پہلے سے ہو۔ اس کے لئے کب کیسا وہ ہر پہلے سے پہلے اور ہر بعد سے بعد ہے اس کی حد و انتہا نہیں وہ ہر انتہا کی انتہا ہے اس نے کہا کیا آپ نبی ہیں۔ فرمایا: نہیں۔ فرمایا: تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے ہیں تو غلامان محمد ص میں سے ایک غلام ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔178)

انبیا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے متعلق فرمایا کہ یہ دیگر انسانوں کی طرح ایک انسان (بشر) ہیں، البتہ تم میں اور ان میں فرق صرف یہ ہے کہ ان پر میری طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

اللہ نے نبی اور عام انسان میں فرق صرف وحی کا بتایا ہے لیکن اصولِ کافی کا بیان ہے کہ نبی کو الگ طینت سے خلق کیا گیا ہے، جنتی مٹی سے بنایا گیا ہے، نبی میں پانچ روحیں ہوتی ہیں وغیرہ ملاحظہ کیجئے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾

کسی ایسے انسان کو یہ بات زیب نہیں دیتی جسے خدا کتاب، حکمت (یا اقتدار) اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (میری عبادت کرو) بلکہ (وہ تو یہ کہے گا کہ) تم اللہ والے ہو جاؤ۔ اس بنا پر کہ تم کتابِ الٰہی کی تعلیم دیتے ہو۔ اور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔79)

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾

کہہ دیجئے پاک ہے میرا پروردگار میں پیغام پہنچانے والا انسان کے سوا کیا ہوں؟

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔93)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾

(اے رسول (ص)) کہہ دیجئے! کہ میں (بھی) تمہاری طرح ایک بشر (انسان) ہوں البتہ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے پس جو کوئی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ نیک عمل کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

(سورۃ الکہف 18، آیت نمبر۔110)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾

آپ (ص) کہہ دیجئے! کہ میں بھی تمہاری ہی طرح بشر ہوں (مگر فرق یہ ہے) کہ مجھے وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ (خدا) بس ایک ہی الٰہ (خدا) ہے تو تم سیدھے اسی کی طرف رخ رکھو اور اس سے مغفرت طلب کرو اور بربادی ہے ان مشرکوں کیلئے۔

(سورۃ فصلت 41، آیت نمبر۔6)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾

اور کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے یا وہ کوئی پیغام بر (فرشتہ) بھیجے اور اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بزرگ و برتر (اور) بڑا حکمت والا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔ 51)

انبیاء مرسلین میں اللہ نے پانچ روحیں پیدا کی ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ص فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ نَاساً زَعَمُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَأْكُلُ الرِّبَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هَذَا وَ حَرِجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعُمُ أَنَّ هَذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَ يَدْعُو دُعَائِي وَ يُنَاكِحُنِي وَ أُنَاكِحُهُ وَ يُوَارِثُنِي وَ أُوَارِثُهُ وَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ وَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِ كِتَابُ اللَّهِ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَ أَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْكِتَابِ فَأَصْحابُ الْمَيْمَنَةِ وَ أَصْحابُ الْمَشْئَمَةِ وَ السَّابِقُونَ فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَإِنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَ غَيْرُ مُرْسَلِينَ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ وَ رُوحَ الْبَدَنِ فَبِرُوحِ الْقُدُسِ بُعِثُوا أَنْبِيَاءَ مُرْسَلِينَ وَ غَيْرَ مُرْسَلِينَ وَ بِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَ بِرُوحِ الْإِيمَانِ عَبَدُوا اللَّهَ وَ لَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ بِرُوحِ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَ عَالَجُوا مَعَاشَهُمْ وَ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا لَذِيذَ الطَّعَامِ وَ نَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ وَ بِرُوحِ الْبَدَنِ دَبُّوا وَ دَرَجُوا فَهَؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنا بَعْضَهُمْ عَلى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجاتٍ وَ آتَيْنا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّناتِ وَ أَيَّدْناهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ثُمَّ قَالَ فِي جَمَاعَتِهِمْ- وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ يَقُولُ أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ فَهَؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً *بِأَعْيَانِهِمْ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ وَ رُوحَ الْبَدَنِ فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هَذِهِ الْأَرْوَاحَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ حَالَاتٌ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذِهِ الْحَالَاتُ فَقَالَ أَمَّا أُولَاهُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً فَهَذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَرْوَاحِ وَ لَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللَّهِ لِأَنَّ الْفَاعِلَ بِهِ رَدَّهُ إِلَى أَرْذَلِ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ لِلصَّلَاةِ وَقْتاً وَ لَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَ لَا بِالنَّهَارِ وَ لَا الْقِيَامَ فِي الصَّفِّ مَعَ النَّاسِ فَهَذَا نُقْصَانٌ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَ لَيْسَ يَضُرُّهُ شَيْئاً وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَ لَا يَسْتَطِيعُ طَلَبَ الْمَعِيشَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِنَّ إِلَيْهَا وَ لَمْ يَقُمْ وَ تَبْقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدِبُّ وَ يَدْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَهَذَا الْحَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الْفَاعِلُ بِهِ وَ قَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ حَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَ شَبَابِهِ فَيَهُمُّ بِالْخَطِيئَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَ يُزَيِّنُ لَهُ

رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقُودُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تُوقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَإِذَا لَامَسَهَا نَقَصَ مِنَ الْإِيمَانِ وَ تَفَصَّى مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ فَإِذَا تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ عَادَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ فَهُمُ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ آتَيْناهُمُ الْكِتابَ يَعْرِفُونَهُ كَما يَعْرِفُونَ أَبْناءَهُمْ يَعْرِفُونَ مُحَمَّداً وَ الْوَلَايَةَ فِي التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ- وَ إِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ- فَلا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ فَسَلَبَهُمْ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ أَسْكَنَ أَبْدَانَهُمْ ثَلَاثَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ وَ رُوحَ الْبَدَنِ ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ فَقَالَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعامِ لِأَنَّ الدَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَ تَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَ تَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ أَحْيَيْتَ قَلْبِي بِإِذْنِ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین (ع) کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان یہ ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناحق کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ (ص) سے سنا ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں: روح قدس، روح ایمان، روح شہوت، اور روح بدن۔ روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین و غیر مرسلین مبعوث ہوئے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روح ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قوت انھوں نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور اپنی معاش حاصل کی اور روح شہوت سے لذت بعام حاصل کی اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فروگذاشتوں سے در گذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے فرمایا ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جس سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسی بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کی فضیلت دی یہ فروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فروگذاشتوں سے درگزر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے بہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار روحیں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن عبد خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جاننے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روحوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے لیکن وجود اس کمی کے وہ دین خدا سے خارج نہیں ہوتا کیوں کہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوال عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بوڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن

اس سے اس کو نقصان رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہوئے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کر گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا کیا جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک تک توبہ نہیں کرتا ایمان اس کی طرف نہیں کوٹا جب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ عور کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے جار جہنم میں داخل کرتا رہے بائیں طرف والے لوگ تو یہود و نصاری ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب خدا دی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنی محمد رسول اللہ (ص) کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروی نے حق کو چھپالیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرت (ص) کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے "پس تم انکار کرنے والے نہ بنو" جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین روحیں رکھیں روح قوت، روح شہوت اور رح بدن اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور فرمایا وہ چوپاؤں کی طرح ہیں کیونکہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روح شہوت سے چراتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب سائل نے امیر المومنین (ع) سے یہ جواب سنا تو کہنے لگا اے امیر المومنین (ع) آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔240، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر 221)

نبی و رسول کی کنہ و حقیقت کے متعلق اللہ نے جتنا قرآن میں بتایا ہے صرف وہی صحیح ہے، اس سے زائد تفصیلات محض من گھڑت کہانیاں اور اللہ کی چادر میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے، اللہ نے فرمایا کہ جبریل اللہ کا کلام نبی کے قلب پر نازل کرتا ہے اور دوسری بات یہ کہ نبی اور رسول ایک ہی شخصیت کے نام ہیں، اللہ نے ہر رسول یا نبی کو کتاب دی ہے۔ باقی جہاں تک اماموں کا معاملہ ہے تو ان کے متعلق عرض ہے کہ وحی کا معاملہ انسان اور خدا کے درمیان ہوتا ہے، دیگر انسان اس کے ادراک سے قاصر ہوتے ہیں لہٰذا اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ان پر بھی وحی نازل ہوتی ہے تو یہ بات ختم نبوت پر حملے سے کم نہیں۔ جبکہ اصولِ کافی میں نبی، رسول اور امام پر نزول وحی کی مختلف کیفیات بیان کی جا رہی ہیں، ملاحظہ کیجئے پہلے قرآن کی وضاحت اور اس کے بعد اصول کافی کا بیان:

جبریل نے نبی ﷺ کے دل پر قرآن اتارا

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾

(اے رسول (ص)) کہہ دیجئے! کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہے (ہوا کرے) اس نے تو وہ (قرآن) خدا کے حکم سے آپ کے دل میں اتارا ہے، جو اپنے سے پہلے (نازل شدہ) کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور کامیابی کی بشارت ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔97)

انبیا کو کتابیں دی گئیں

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢١٣﴾

(پہلے) سب انسان ایک ہی دین (فطرت) پر تھے، (پھر جب ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوئے) تو خدا نے انبیاء بھیجے۔ (جو نیکو کاروں کو خوشخبری دینے والے (اور بدکاروں) کو ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی (جس میں قانون تھا)۔ تاکہ لوگوں کے اختلاف کا فیصلہ کرے اور یہ اختلاف انہی لوگوں نے کیا جن کو وہ (کتاب) دی گئی تھی اور وہ بھی تب کہ جب کھلی ہوئی دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں۔ محض بغاوت اور زیادتی کی بنا پر۔ تو خدا نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو ان اختلافی باتوں میں راہِ حق کی طرف راہنمائی فرمائی۔ اور خدا جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 213)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

اور (یاد کرو) جب خدا نے تمام پیغمبروں سے یہ عہد و اقرار لیا تھا کہ میں نے جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے۔ اس کے بعد جب تمہارے پاس ایک عظیم رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیزوں (کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا ارشاد ہوا۔ کیا تم اقرار کرتے ہو؟ اور اس پر میرے عہد و پیمان کو قبول کرتے ہو اور یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا۔ تم سب گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 81)

رسولوں کو کتابیں دی گئیں

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿١٨٤﴾

(اے رسول) اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (آزردہ خاطر نہ ہوں) آپ سے پہلے بہت سے رسول (ص) جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزات، صحیفے اور روشن کتاب (آئین حیات) لے کر آئے تھے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 184)

نبی، رسول اور امام پر وحی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا ع- جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَ النَّبِيِّ وَ الْإِمَامِ قَالَ فَكَتَبَ أَوْ قَالَ الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَ النَّبِيِّ وَ الْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَ يَسْمَعُ كَلَامَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا

إِبْرَاهِيمَ ع وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَ الْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَ لَا يَرَى الشَّخْصَ.

حسن عباس معروفی نے امام رضا(ع) کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق رسول و نبی اور امام میں، آپ (ع) نے جواب میں فرمایا رسول وہ ہے جس پر جبرائیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم (ع) کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔22)

نبی، رسول اور محدث میں فرق

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنِ الرَّسُولِ وَ النَّبِيِّ وَ الْمُحَدَّثِ قَالَ الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ قُبُلًا فَيَرَاهُ وَ يُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ وَ أَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ وَ نَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ ع مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِالرِّسَالَةِ وَ كَانَ مُحَمَّدٌ ص حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ جَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَ يُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلًا وَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ يَأْتِيهِ الرُّوحُ وَ يُكَلِّمُهُ وَ يُحَدِّثُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقَظَةِ وَ أَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَ لَا يُعَايِنُ وَ لَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرائیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم (ع) نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب حضرت مصطفی پر نبوت و رسالت جمع ہوئی تو جبرائیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اس کو دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔3، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔23)

اقسامِ نبی۔ نبی اور امام میں فرق

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع الْأَنْبِيَاءُ وَ الْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ فَنَبِيٌّ مُنَبَّأٌ فِي نَفْسِهِ لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَ نَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَ

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقَظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ وَعَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَى لُوطٍ ع وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلُّوا أَوْ كَثُرُوا كَيُونُسَ قَالَ اللَّهُ لِيُونُسَ- وَ أَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفاً وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَ الَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ يُعَايِنُ فِي الْيَقَظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولِي الْعَزْمِ وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ع نَبِيّاً وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللَّهُ- إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً قالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي فَقَالَ اللَّهُ لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ مَنْ عَبَدَ صَنَماً أَوْ وَثَناً لَا يَكُونُ إِمَاماً.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا۔ تیسرے وہ ہیں جو خواب میں فرشتوں کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم (ع) لوط پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہیں جو بحالت خواب فرشتہ کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا کہ میری ذریت سے بھی امام بنائیگا۔ فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی کی ہو گی وہ امام نہیں ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔20)

حضرت اسماعیلؑ نے ایک آدمی سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، وہ ایک سال تک نہ آیا، آپ ایک سال تک وہاں ٹھہرے رہے اس کے انتظار میں

قرآن میں اللہ نے حضرت اسماعیلؑ کے متعلق فرمایا:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾

اور (اے پیغمبر (ص)) آپ کتاب (قرآن) میں اسماعیل (ع) کا ذکر کیجئے جو وعدہ کے سچے اور نبی مرسل تھے۔

(سورۃ مریم 19، آیت نمبر۔54)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں اصولِ کافی کا بیان:

ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ إِسْمَاعِيلُ صَادِقَ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلًا فِي مَكَانٍ فَانْتَظَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً فَسَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَادِقَ الْوَعْدِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ مَا زِلْتُ مُنْتَظِراً لَكَ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الوعد ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الوعد فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔179، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 360)

ابراہیمؑ کی درجہ بدرجہ ترقی کی منازل

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا وَ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً قَالَ فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ قَالَ لَا يَكُونُ السَّفِيهُ إِمَامَ التَّقِيِّ.

زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے حضرت ابراہیم (ع) کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہذا عرض کی میری اولاد سے بھی امام بنائیگا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پا سکیں گے بیوقوف انسان امام پرہیز گاری پر نہیں ہو سکتا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجہ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔21)

انبیا میں پانچ سردار ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَ هُمْ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ عَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى- نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ (ع) سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں اولوالعزم رسول ہیں وہی مرکز ہیں حضرت نوح (ع)، حضرت ابراہیم (ع)، حضرت موسی (ع)، حضرت عیسی (ع) اور حضرت محمد ﷺ اور اسی پر انبیاء کی تعلیمات ہیں

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجہ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔21)

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَ اتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا وَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَ قَبَضَ يَدَهُ قَالَ لَهُ- يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ ع قَالَ يَا رَبِّ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام باقر (ع) نے فرمایا ہے۔

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر حدیث ۳ میں گزرا ہے)

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔2، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔21)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلیمانؑ کے وارث ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَ إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ وَ تِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ قَالَ لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔102)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلیمانؑ کے وارث ہیں

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً ص وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً ص وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَى فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمَ إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ.

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاء (ع) کے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔32، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔103)

حضرت سلیمانؑ کی نبوت کے انتخاب کیلئے اللہ کا چیلنج۔۔۔ کٹی ہوئی لکڑیوں پر ایک رات میں پتے بھی اگیں اور پھل بھی لگیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَ هُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُبَّادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ عُلَمَاؤُهُمْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُدَ ع أَنْ خُذْ عَصَا الْمُتَكَلِّمِينَ وَ عَصَا سُلَيْمَانَ وَ اجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَ اخْتِمْ عَلَيْهَا بِخَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَ أَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ فَقَالُوا قَدْ رَضِينَا وَ سَلَّمْنَا.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی (ع) سے کہا کہ لوگ آپ (ع) کی کم سنی کی وجہ سے چہ میگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد (ع) کو وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں اور درآنحالیکہ وہ بچہ تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے عابدوں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد ع کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاٹھی لو۔ اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہریں لگا دوں۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاٹھی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد ع نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہو گئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔90، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 384)

تخت سے نہ اترنے کی وجہ سے یوسفؑ کی نسل سے نبوت ختم ہو گئی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ يُوسُفَ ع لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ ع دَخَلَهُ عِزُّ الْمُلْكِ فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ ع فَقَالَ يَا يُوسُفُ ابْسُطْ رَاحَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ فَصَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ فَقَالَ يُوسُفُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا هَذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَاحَتِي فَقَالَ نُزِعَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ عَقِبِكَ عُقُوبَةً لِمَا لَمْ تَنْزِلْ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَقِبِكَ نَبِيٌّ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ یوسف (ع) کے پاس جب یعقوب (ع) آئے تو عزت ملوکیت کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نہ اترے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے یوسف (ع) اپنی ہتھیلی کھولو، کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے افق آسمان روشن ہو گیا یوسف (ع) نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیونکہ کہ تم یعقوب (ع) کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔252، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر260)

\-

معرفت

معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

اللہ رسول کی تصدیق، علیؑ سے دوستی، ائمہ کو ھدی ماننا اور دشمنوں سے اظہارِ برات کرنا، یہ ہے معرفت

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هَكَذَا ضَلَالًا قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ قَالَ تَصْدِيقُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَصْدِيقُ رَسُولِهِ ص وَ مُوَالاةُ عَلِيٍّ ع وَ الِائْتِمَامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى ع وَ الْبَرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ هَكَذَا يُعْرَفُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر (ع) نے فرمایا عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کے اور اس کے رسول ص کی تصدیق اور علی (ع) سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا اس طرح معرفت الٰہی باری تعالی حاصل ہوتی ہے

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔29)

جس کے دل میں اللہ نے معرفت ڈالی صرف وہ مومن ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً ص إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَ حُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَ اتَّبَعَهُ وَ صَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ لَمْ يَتَّبِعْهُ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُ وَ يَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَ هُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ يَعْرِفُ حَقَّهُمَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ يُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ قَالَ نَعَمْ أَ لَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَاناً وَ فُلَاناً قُلْتُ بَلَى قَالَ أَ تَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ وَ اللَّهِ مَا أَوْقَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ لَا وَ اللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر (ع) سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیں کہ کیسا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر، فرمایا اللہ تعالی نے محمد ﷺ مصطفی کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ ان کا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کو حق پہنچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہو گی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ص پر ایمان لایا اور جو کچھ رسول پر نازل ہوا ہے اس کی کیا آپ لوگوں کو حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں، میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا 0 تصدیق کی ہو تو اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔7، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔30)

امام کی معرفت کرائے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہوتی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ع قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ.

فرمایا امام باقر (ع) نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے، خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔24)

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ.

فرمایا امام رضا (ع) نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔24)

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ.

امام رضا (ع) نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔24)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَ مَعَ الْخَلْقِ وَ بَعْدَ الْخَلْقِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے حجت خلق کے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔4، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔25)

باب نمبر۔32

لوگوں کے اعمال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کئے جاتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

اللہ تعالیٰ جو کچھ ان کے سامنے ہے اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی واقف ہے اور سارے معاملات اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔76)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾

کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا دیا جائے، اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔210)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔109)

لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾

آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔5)

اللہ کا فرمان ہے کہ تمام کام اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جبکہ اصولِ کافی کا دعویٰ ہے کہ اعمال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کئے جاتے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا لَكُمْ تَسُوءُونَ رَسُولَ اللَّهِ ص فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ نَسُوؤُهُ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَهُ ذَلِكَ فَلَا تَسُوءُوا رَسُولَ اللَّهِ وَسُرُّوهُ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے سنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا ہم کیسے آزردہ کرتے ہیں فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضور پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بُرے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آزردہ نہیں کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔94)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص أَبْرَارَهَا وَ فُجَّارَهَا.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا(ع) سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔28، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔95)

حضور ﷺ کو امرِ دین میں مختار کل بنا دیا گیا تھا

اللہ تعالٰی نے قرآن حکیم میں حضور ﷺ کی زبان مبارک سے کہلوایا کہ میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا جاتا ہے:

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

(سورۃ الانعام 6،آیت نمبر۔50)

(سورۃ یونس 10،آیت نمبر۔15)

(سورۃ الاحقاف 46،آیت نمبر۔9)

قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي
کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے
(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔203)

اللہ و رسول کے فرامین کے باوجود اصولِ کافی کا اصرار ہے کہ حضور ﷺ کو امر دین میں مختار کل بنایا گیا ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ ص فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ قَالَ لَهُ إِنَّكَ لَعَلى‏ خُلُقٍ عَظِيمٍ فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ وَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَ لَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَطْعَمَهُ السُّدُسَ فَأَجَازَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذَلِكَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- هذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ.

فرمایا امام جعفر صادق(ع) نے اللہ تعالٰی نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب منشائے الٰہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلق عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالٰی میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا خدا نے اسے منظور کیا

۔اسی لئے خدانے فرمایا ہے یہ ہماری عطاہے چاہئے کسی کو دے ڈالو یا روک لو تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی سلیمان کی طرح آنحضرت کو امر دین میں مختار کل بنادیا گیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر۔169)

جو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حضور ﷺ نے حرام قرار دیا (یہ چیزیں تو قرآن میں پہلے سے حرام تھیں)

اللہ نے قرآن میں شراب کو حرام قرار دیا ہے جبکہ کتب روایات کو قرآن پر فوقیت دینے کی خاطر اصولِ کافی میں وضعی روایتوں کو حضور ﷺ سے منسوب کرکے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ شراب کو حضور ﷺ نے حرام کیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت (یا آستانے، اور پانسے) سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سے اجتناب کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔90)

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ص دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام (ع) سے سوال کیا جو قرآن میں تھا کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا، ہاں تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔51، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔170)

باب نمبر۔33

علم بطور میراث علیؓ کی نسل میں چلا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

اے رسول! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے۔اسے (لوگوں تک) پہنچا دیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (پھر یہ سمجھا جائے گا کہ) آپ نے اس کا کوئی پیغام پہنچایا ہی نہیں۔اور اللہ آپ کی لوگوں (کے شر) سے حفاظت کرے گا بے شک خدا کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

{سورۃ المائدہ 5 آیت 67}

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کام اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔

قرآن:

____________ ایضاً ____________ (سورہ آل عمران 3 آیت 20)

____________ ایضاً ____________ (سورہ المائدہ 5 آیت 92)

____________ ایضاً ____________ (سورہ المائدہ 5 آیت 99)

____________ ایضاً ____________ (سورہ الرعد 13 آیت 40)

____________ ایضاً ____________ (سورہ النحل 16 آیت 35)

____________ ایضاً ____________ (سورہ النحل 16 آیت 82)

____________ ایضاً ____________ (سورہ النور 24 آیت 54)

حج کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے خطاب کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوال کیا تھا کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے تو سب نے بہ یک زُبان ہو کر جواب دِیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے۔تمام مسلمانوں کا اِیمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام جہان کے اِنسانوں تک پہنچا دیا ہے

لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایتوں میں حضور ﷺ پر الزام لگایا جارہا ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کا پیغام تمام انسانوں تک نہیں پہنچایا بلکہ صرف علیؓ اور ان کے ائمہ کرام کو پہنچایا، ملاحظہ کیجیے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً ع كَانَ عَالِماً وَ الْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَ لَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ علی (ع) عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرا تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہو گا اور جتنا علم خدا نے چاہا اسے دیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔98)

علم خاندانِ علیؓ کی میراث ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ ع لَمْ يُرْفَعْ وَ الْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَ كَانَ عَلِيٌّ ع عَالِمَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ إِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنَّا عَالِمٌ قَطُّ إِلَّا خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھا نہیں لیا گیا علم میراث ہے چلتا ہے علی (ع) اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہئے اور دے دے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔98)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَ لَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا وَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے علم میراث ہے چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔98)

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ فِي عَلِيٍّ ع سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ ع لَمْ يُرْفَعْ وَ مَا مَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَ الْعِلْمُ يُتَوَارَثُ.

راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق (ع) کو کہتے سنا علی (ع) انبیا میں سے ہزار نبیوں کے عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ آٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا ہوں علم میراث میں چلتا ہے

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔99)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ فَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا بے شک علم میں تووارث ہوتا ہے کوئی (مراد امام)، نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ قائم نہ ہو جائے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔100)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ ع لَمْ يُرْفَعْ وَ مَا مَاتَ عَالِمٌ إِلَّا وَ قَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَبْقَى بِغَيْرِ عَالِمٍ.

میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ جو علم آدم (ع) کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اُٹھایا نہیں گیا، نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔31، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر۔100)

خدا

خدا کے پاس تہتّر (73) اسم اعظم ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بہتّر (72)

قرآنِ کریم میں ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو :

قرآن:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ج (11/42)

ترجمہ: " اس کے مثل کوئی شے نہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 11}

اور انسان کو حکم دیا گیا کہ خدا کے متعلق مثال بھی مت بناؤ:

قرآن:

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط (74/16)

ترجمہ: " پس اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں نہ بناؤ۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 74}

ایک مقام پر فرمایا:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔ 91)

اللہ کی مثل کوئی شے نہیں اور واقعی ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جنہوں نے کہا کہ اللہ اور محمد میں بس تھوڑا سا ہی فرق ہے یعنی اللہ کے پاس تہتر (73) اسم اعظم ہیں اور محمد کے پاس بہتّر (72) اسم اعظم ہیں۔ اصولِ کافی نے خدا کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ع أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَ أُعْطِيَ مُوسَى أَرْبَعَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ ثَمَانِيَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ أُعْطِيَ آدَمُ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ حَرْفاً وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ ص- وَ إِنَّ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ ص- اثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ حَرْفاً وَ حُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے عیسیٰ ابن مریم کے پاس دو حروف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھاتے تھے اور موسیٰ (ع) کو صرف چار دئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ آدم (ع) کو پچیس اور حضرت مصطفی ﷺ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دئے، خدا کے اسم اعظم میں 73 حروف ہیں ان میں سے آنحضور ﷺ کو 72 دئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔35، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔110)

(2)

شہادتِ حسین پر ملائکہ کا گریہ۔ خدا کا عزم کہ اس ظلم کا انتقام لیا جائے گا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ع مَا كَانَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ يُفْعَلُ هَذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيِّكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ قَالَ فَأَقَامَ اللَّهُ لَهُمْ ظِلَّ الْقَائِمِ ع وَ قَالَ بِهَذَا أَنْتَقِمُ لِهَذَا.

فرمایاامام جعفر صادق (ع) نے جب شہادت امام حسین (ع) کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسین (ع) پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جارہا ہے خدا نے قائم آل محمد کا پر تو انھیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خون ناحق کا انتقام لوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 53)

(3)

اللہ پر غور سے ہلاکت

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمَيَّاحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَنْ نَظَرَ فِي اللَّهِ كَيْفَ هُوَ هَلَكَ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے جس نے اللہ کی کیفیت پر غور کیا وہ ہلاک ہوا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔182)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِيَّاكُمْ وَ التَّفَكُّرَ فِي اللَّهِ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى عَظَمَتِهِ فَانْظُرُوا إِلَى عَظِيمِ خَلْقِهِ.

فرمایا: امام محمد باقر ع کے خدا کے بارے میں تفکر سے بچو لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی عظمت پر غور کرو تو اس کی عظیم مخلوق کو دیکھو۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔8، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر۔182)

(4)

انسانوں کے نیک و بد اعمال پر خدا کے بدلتے ارادے

عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ فَلْيُعَجِّلْهُ وَ لَا يُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ لَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئاً أَبَداً وَ مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ لَا وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیئے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیوں کہ بسا اوقات ایسے گناہ کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔193، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 30)

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا هَمَمْتَ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَ هُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَداً وَ إِذَا هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلْهَا فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى الْعَبْدِ وَ هُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الٰہی میں کوئی نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے مبتلائے عذاب نہ کروں گا، اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے عمل میں نہ لاؤ بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الٰہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھے نہ بخشوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔193، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر30)

(5)

بعض اوقات بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ قسم کھا کر کہتا ہے کہ تجھے نہیں بخشوں گا

عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَيَقُولُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَداً.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیئے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی بد کو خفیف سمجھ کر بجالاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھے ہر گز نہ بخشوں گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر210)

(6)

جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تا کہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کردے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعْصَى فِي دَارٍ إِلَّا أَضْحَاهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهِّرَهَا.

حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تا کہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کردے اور اس کو گزیندہ جانوروں سے بھر دے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔239، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر211)

(7)

خدا کے طعنے،یعقوب کو

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ يَعْقُوبَ ع لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنْيَامِينُ نَادَى يَا رَبِّ أَ مَا تَرْحَمُنِي أَذْهَبْتَ عَيْنَيَّ وَ أَذْهَبْتَ ابْنَيَّ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَوْ أَمَتُّهُمَا لَأَحْيَيْتُهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمَا وَ لَكِنْ تَذْكُرُ الشَّاةَ الَّتِي ذَبَحْتَهَا وَ شَوَيْتَهَا وَ أَكَلْتَ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تُنِلْهُ مِنْهَا شَيْئاً.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے کہ جب یعقوب (ع) کے بیٹے بنیامین کو عزیز مصر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب میری بصارت لے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا وہ عمل تو یاد کرو کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 362)

(8)

اللہ اپنے لئے مال نہیں چاہتا بلکہ اپنے ولی کیلئے چاہتا ہے

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ صَاحِبِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضاً مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ وَ مَا كَانَ لِلَّهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لِوَلِيِّهِ.

حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزاوار ہے وہ اپنے ولی کے لئے چاہتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔127، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 183)

(9)

خدا کی دانیال کو وارننگ، دانیال کا بار بار گناہ کرنے کا اعلان

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ ع أَنِ ائْتِ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ فَأَتَاهُ دَاوُدُ ع فَقَالَ يَا دَانِيَالُ إِنَّنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يَقُولُ لَكَ إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ قَدْ أَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ قَامَ دَانِيَالُ فَنَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي قَدْ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَأَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي إِنْ عَصَيْتُكَ الرَّابِعَةَ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَوَعِزَّتِكَ لَئِنْ لَمْ تَعْصِمْنِي لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ خدا نے داؤد (ع) کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا. پھر کیا میں نے معاف کیا. پھر کیا میں نے معاف کیا. اگر چوتھی بار ایسا کیا تو معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرماتا ہے تو نے گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، اب اگر چوتھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا اے نبی خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد (ع) نے مجھے خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگر چوتھی بار ایسا کر دوں گا تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے تیری عزت کی اگر تو نے مجھے بچایا تو میں گناہ کروں گا اور پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔319، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر35)

امامت کا سامان

تبرکاتِ رسول کی وجہ سے امامت ملی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے کہتے سنا سلاح رسول ﷺ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکات رسول ہیں ان کو امامت ملی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔120)

تبرکاتِ رسول کی وجہ سے امامت ملی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ فَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

میں نے ابوعبداللہ (ع) سے سنا تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہی حکومت و سلطنت بھی جاتی تھی پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہی دارالعلم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔120)

تبرکاتِ رسول کی وجہ سے امامت ملی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ ع يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَ حَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ قُلْتُ فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَائِلًا لِلْعِلْمِ قَالَ لَا.

امام رضا(ع) سے مروی ہے کہ امام محمد باقر(ع) نے فرمایا ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہی ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے میں کہا کیا تبرکات مفارق علم ہے فرمایا نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر۔121)

تبرکاتِ رسول کی وجہ سے امامت ملی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَ أَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

امام باقر(ع) نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسول ﷺ ہیں وہیں امامت ہے وہی علم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔38، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر۔121)

عصائے موسیٰؑ کا سفر

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُجَاشِعٍ عَنْ مُعَلًّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ ع فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ إِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَ إِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَ هِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَ إِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا ع يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ * وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ إِنَّهَا حَيْثُ أَقْبَلَتْ- تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ * يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا فِي الْأَرْضِ وَ الْأُخْرَى فِي السَّقْفِ وَ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا.

ابو جعفر(ع) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا عصائے موسیٰ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہو گا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئیگا تو ہڑپ کر جائیگا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہو گا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔111)

الواحِ موسیٰ اور عصائے موسیٰ آئمہ کے پاس ہیں

أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَلْوَاحُ مُوسَى ع عِنْدَنَا وَ عَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَ نَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصاے موسی ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر۔112)

ابراہیمؑ کو آگ سے بچانے کیلئے جنتی قمیض پہنائی گئی جو مختلف واسطوں سے ہوتی ہوئی آلِ محمد تک پہنچی

مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَ تَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ ع قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ع لَمَّا أُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ ع بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَ لَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ ع عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَ هُوَ قَوْلُهُ- إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْ لا أَنْ تُفَنِّدُونِ فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ ص.

مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کیا تم جانتے ہوں کہ قمیض یوسف (ع) کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم (ع) کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرائیل (ع) جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے ان کا تعویض بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کو بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا جب یوسف مصر میں اس تعویز کو نکالتے تھے تو یعقوب اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسف کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سھیانہ سمجھو یہ وہی قمیض تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیض پھر کہاں گئی فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد (ع) پر ہوئی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر۔113)

رسول ﷺ کی تلوار، عصائے موسیٰ والواحِ موسیٰ، خاتم سلیمان، اسمِ اعظم سب ہمارے پاس ہیں، زیدیہ جھوٹ بولتے ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالا لَهُ أَ فِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ قَالَ فَقَالَ لَا قَالَ فَقَالا لَهُ قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَ تُقِرُّ وَ تَقُولُ بِهِ وَ نُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ هُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَ تَشْمِيرٍ وَ هُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ مَا أَمَرْتُهُمْ بِهَذَا فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا فَقَالَ لِي أَ تَعْرِفُ هَذَيْنِ قُلْتُ نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَ هُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَ هُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ص عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ فَقَالَ كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللَّهُ وَ اللَّهِ مَا رَآهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَ لَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَ لَا رَآهُ أَبُوهُ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ وَ مَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرَبِهِ وَ إِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ دِرْعَهُ وَ لَامَتَهُ وَ مِغْفَرَهُ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص الْمِغْلَبَةَ وَ إِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسَى وَ عَصَاهُ وَ إِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ إِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَ إِنَّ عِنْدِي الِاسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَ إِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ وَ مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَ مَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ وَ لَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَخَطَّتْ عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَ كَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

سعید روغن فروش سے روایت ہیں کہ میں ابوعبداللہ (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرت (ع) نے (مصلحت وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتویٰ دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد وورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا فرمایا، میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو میں کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبداللہ ابن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو نہ عبداللہ ابن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی آنکھ جاتی

رہی تھی)اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہوا نھوں نے اس کو دیکھا تھا علی ابن الحسین (ع) نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا، بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایت رسول ﷺ ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الوح موسیٰ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰ (ع) نزدیکی الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول ﷺ اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جسے ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوت سکینہ تھا بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول ﷺ اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسول ﷺ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں نے بھی پہنی بس وہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاءاللہ اسے پورا کردے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔37، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر۔114)

جھوٹ

اللہ نے جھوٹ کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا:

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ [16-النحل:105]

ترجمہ: ''جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہی جھوٹے ہیں.''

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔105)

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [22-الحج:30]

ترجمہ: ''تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔''

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔30)

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ [39-الزمر:3]

ترجمہ: ''دیکھو خالص عبادت خدا ہی کے لئے (زیبا ہے) اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا۔ بے شک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔''

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔3)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ [9-التوبة:119]

ترجمہ: ''اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔''

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔119)

اللہ نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے لیکن اصولِ کافی میں جھوٹ کی ترغیب دی جا رہی ہے، ملاحظہ فرمایئے:

امام رضا کا حکم کہ جھوٹ بولو اور کہو کہ مجھے خواب آیا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُسَافِرٍ وَعَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ع اذْهَبْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ لَا تَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَداً هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا فَقُلْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا تَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا فَقُلْتُ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَغْسِلِ اسْتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَقُتِلَ أَصْحَابُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع بِمِنًى فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ فَغَطَّى رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ مَسَاكِينُ لَا يَدْرُونَ مَا يَحُلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ثُمَّ قَالَ وَأَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ قَالَ مُسَافِرٌ فَوَ اللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَّاهُ مَعَهُ.

مسافر غلام امام رضا(ع) کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیب حاکم مدینہ نے چاہا کہ جنگ کرکے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں خروج کیا تھااور زیدیہ فرقہ کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی)امام رضا(ع) نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤاور اس سے کہو کہ ۔کل خروج نہ کرناورنہ شکست کھائے گااور تیرے اصحاب قتل کردیئے جائیں گے۔اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھاہے میں اس کے پاس گیااور کہا کل آپ خروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہوجائیں گے اس نے کہا مجھے کیسے معلوم ہوامیں نے کہاخواب میں دیکھاہے اس نے ازراہ تمسخر کہا۔غلام بغیرآب دست لئے سوگیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الا عتبار سمجھا۔نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خروج کی اور ہار گیا۔مسافر نے کہا کہ امام رضا(ع) کے پاس تھا۔یحیی بن خالد برمکی ادہر سے گزرااس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گردآلود ہوگیا۔آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا(فضل بن یحیی کا قتل)پھر مسافر نے کہا۔حضرت نے فرمایااس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے پامیں پارہی۔

(اصولِ کافی،جلد سوم،کتاب الحجۃ،باب نمبر۔119،حدیث نمبر۔9،صفحہ نمبر 101)

خدا نے عمران کو وحی کی جو جھوٹی ثابت ہوئی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً سَوِيّاً مُبَارَكاً يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَ جَاعِلُهُ رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَنَّةَ بِذَلِكَ وَ هِيَ أُمُّ مَرْيَمَ فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَامٌ- فَلَمَّا وَضَعَتْها قالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُها أُنْثى ...وَ لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثى أَيْ لَا يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِما وَضَعَتْ فَلَمَّا وَهَبَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَ وَعَدَهُ إِيَّاهُ فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنَّا شَيْئاً وَ كَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ.

امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا۔اللہ تعالی نے وحی کی عمران کو۔میں تمھیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو کوڑھیوں اور مبرصوں کو اچھا کرے گااور بہ اذن الٰہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔لیکن جب وضع حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یااللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدا نے کہا جو جنی ہو اللہ اسے جانتا ہے۔جب اللہ نے مریم سے عیسیٰ کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

(اصولِ کافی،جلد سوم،کتاب الحجۃ،باب نمبر۔125،حدیث نمبر۔1،صفحہ نمبر 179)

آئمہ اگر کسی شخص کے بارے میں کوئی بات کریں اور وہ جھوٹی ثابت ہو جائے تو تم اسے جھوٹی مت کہو بلکہ اس شخص کے بیٹوں یا پوتوں وغیرہ میں تلاش کرو

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلاً فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَ كَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔125، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 180)

ایک شخص ظلم کرتا ہے تو وہ اس کے باپ یا دادا کی طرف منسوب ہوتا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِعَدْلٍ أَوْ بِجَوْرٍ وَ يُنْسَبُ إِلَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوِ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ هُوَ.

ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مجازاً نہ حقیقتاً۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔125، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 180)

یوسفؑ اور ابراہیم جھوٹ بولتے تھے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ۔ قُلْتُ مِنْ دِينِ اللَّهِ قَالَ إِي وَ اللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَ لَقَدْ قَالَ يُوسُفُ ع۔ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسارِقُونَ وَ اللَّهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَ لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ع إِنِّي سَقِيمٌ وَ اللَّهِ مَا كَانَ سَقِيماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے تقیہ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے یوسف نے کہا تھا قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم (ع) نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 140)

اگر خدا، رسول یا آئمہ کرام کے علاوہ جھوٹ بولا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا بصورتِ دیگر ٹوٹ جاتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْكَذِبَةَ لَتُفَطِّرُ الصَّائِمَ قُلْتُ وَ أَيُّنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبْتَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى الْأَئِمَّةِ ص.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا اور رسول (ص) اور آئمہ (ع) پر جھوٹ بولنا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 298)

جھوٹ بولنے کی اجازت

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ صِدْقٌ وَ كَذِبٌ وَ إِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ قِيلَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَاماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقَاهُ فَتَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فِيكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَ كَذَا خِلَافَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ.

راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد (ص) نے فرمایا کلام تین ہیں، سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا تم کسی سے ایسی بات سنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر 299)

جھوٹ بولنے کی اجازت

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّا قَدْ رُوِّينَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ يُوسُفَ ع- أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسارِقُونَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا سَرَقُوا وَ مَا كَذَبَ وَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ع- بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذا فَسْئَلُوهُمْ إِنْ كانُوا يَنْطِقُونَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا فَعَلُوا وَ مَا كَذَبَ قَالَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَا صَيْقَلُ قَالَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَحَبَّ اثْنَيْنِ وَ أَبْغَضَ اثْنَيْنِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَ أَحَبَّ الْكَذِبَ فِي الْإِصْلَاحِ وَ أَبْغَضَ الْخَطَرَ فِي

الطُّرُقَاتِ وَ أَبْغَضَ الْكَذِبَ فِي غَيْرِ الْإِصْلَاحِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ع إِنَّمَا قَالَ- بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذا إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ وَ دَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ وَ قَالَ يُوسُفُ ع إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ.

فرمایا ابو جعفر (ع) نے حضرت یوسف (ع) کے اس قول کے متعلق " اے قافلہ والو تم چور ہو" کہ واللہ نہ وہ چور تھے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا۔" اور حضرت ابراہیم (ع) کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو" کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے صقیل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارہ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ متکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جب کہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبران رفتار کو شہر کے عملی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم (ع) نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مقصود ان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کے بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف (ع) نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر300)

جھوٹ بولنے کی اجازت

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ السَّرَّاجِ عَنْ عِيسَى بْنِ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ كُلُّ كَذِبٍ مَسْئُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْماً إِلَّا كَذِباً فِي ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ كَائِدٌ فِي حَرْبِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ أَوْ رَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هَذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هَذَا يُرِيدُ بِذَلِكَ الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ رَجُلٌ وَعَدَ أَهْلَهُ شَيْئاً وَ هُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يُتِمَّ لَهُمْ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے اول دشمن سے حرب میں از راہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر300)

اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر301)

اصلاح کیلئے بولا گیا جھوٹ جھوٹ نہیں کہلاتا

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَا كَذِبَ عَلَى مُصْلِحٍ ثُمَّ تَلَا أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسارِقُونَ ثُمَّ قَالَ وَ اللَّهِ مَا سَرَقُوا وَ مَا كَذَبَ ثُمَّ تَلَا - بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هذا فَسْئَلُوهُمْ إِنْ كانُوا يَنْطِقُونَ ثُمَّ قَالَ وَ اللَّهِ مَا فَعَلُوهُ وَ مَا كَذَبَ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا پھر یہ آیت پڑھی " اے قافلہ والو تم چور ہو، پھر فرمایا واللہ نہ وچور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے" پھر یہ آیت تلاوت کی " بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔267، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر302)

جو لوگوں سے انصاف کرتا ہے تو لوگ بھی اس سے انصاف کرتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رُضِيَ بِهِ حَكَماً لِغَيْرِهِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔194، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر35)

جھوٹا، وعدہ خلاف اور امانت میں خیانت کرنے والا کافر نہیں ہو جاتا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ وَ إِنِ ائْتُمِنَ خَانَ مَا مَنْزِلَتُهُ قَالَ هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَ لَيْسَ بِكَافِرٍ.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ (ع) سے پوچھا کہ ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیا ہے فرمایا یہ کفر کی ادنی منزلت ہے ایسا شخص کافر نہیں ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔243، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر232)

صدقہ میل کچیل، سادات پر حرام

اللہ نے قرآن کریم میں صدقات کے مصارف بیان فرمائے تو اس میں کسی استثنا کا ذکر نہیں کیا، فقیر، مسکین، غلام، لونڈی، مقروض، مسافر وغیرہ کا تعلق کسی بھی خاندان سے ہو، وہ صدقات کا مستحق قرار دیا گیا:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

صدقات (مالِ زکوٰۃ) تو اور کسی کے لئے نہیں صرف فقیروں کے لئے ہے مسکینوں کے لئے ہے اور ان کارکنوں کے لئے ہے جو اس کی وصولی کے لئے مقرر ہیں۔ اور ان کے لئے ہے جن کی (دلجوئی) مطلوب ہے۔ نیز (غلاموں اور کنیزوں کی) گردنیں (چھڑانے) کے لئے ہے اور مقروضوں (کا قرضہ ادا کرنے) کے لئے ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہے اور مسافروں (کی مدد) کے لئے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔60)

دوسرے مقام پر فرمایا کہ خاندان اور قبائل میں تقسیم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد (آدم (ع)) اور ایک عورت (حوا (ع)) سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہیں مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز و مکرم وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے، بڑا باخبر ہے۔

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔13)

صدقات کے مصارف اور خاندان قبیلے بنانے کا مقصد بیان کرنے کے باوجود اصولِ کافی کی ضد ہے کہ سید برادری کو قرآن کی ان آیات سے مستثنیٰ حاصل ہے اور ان پر صدقہ حرام ہے کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے، گویا دیگر مسلمانوں کیلئے لوگوں کا میل کچیل حلال ہے، اللہ کی ان واضح ہدایات کے مقابلے میں اصولِ کافی کا متکبرانہ بیان ملاحظہ ہو:

صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے، یہ سادات پر حرام ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع يَقُولُ نَحْنُ وَ اللَّهِ الَّذِينَ عَنَى اللَّهُ بِذِي الْقُرْبَى الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَ نَبِيِّهِ

ص فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ مِنَّا خَاصَّةً وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْماً فِي الصَّدَقَةِ أَكْرَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَ أَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْسَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ فرما کر اپنی ذات اور نبی صلعم کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فئے میں اللہ نے جو اہل قریہ سے حاصل ہو حق قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچایا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر186)

صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے جو کہ سادات پر حرام ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ع قَالَ: الْخُمُسُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَ الْغَوْصِ وَ مِنَ الْكُنُوزِ وَ مِنَ الْمَعَادِنِ وَ الْمَلَّاحَةِ يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ هَذِهِ الصُّنُوفِ الْخُمُسُ فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ وَ يُقْسَمُ الْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسِ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ وَ يُقْسَمُ بَيْنَهُمُ الْخُمُسُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ- سَهْمٌ لِلَّهِ وَ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ وَ سَهْمٌ لِذِي الْقُرْبَى وَ سَهْمٌ لِلْيَتَامَى وَ سَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ وَ سَهْمٌ لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ فَسَهْمُ اللّٰهِ وَ سَهْمُ رَسُولِ اللّٰهِ لِأُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ص وِرَاثَةً فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ سَهْمَانِ وِرَاثَةً وَ سَهْمٌ مَقْسُومٌ لَهُ مِنَ اللّٰهِ وَ لَهُ نِصْفُ الْخُمُسِ كَمَلًا وَ نِصْفُ الْخُمُسِ الْبَاقِي بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِ فَسَهْمٌ لِيَتَامَاهُمْ وَ سَهْمٌ لِمَسَاكِينِهِمْ وَ سَهْمٌ لِأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ شَيْءٌ فَهُوَ لِلْوَالِي وَ إِنْ عَجَزَ أَوْ نَقَصَ عَنِ اسْتِغْنَائِهِمْ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يُنْفِقَ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ وَ إِنَّمَا صَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُونَهُمْ لِأَنَّ لَهُ مَا فَضَلَ عَنْهُمْ وَ إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ هَذَا الْخُمُسَ خَاصَّةً لَهُمْ دُونَ مَسَاكِينِ النَّاسِ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ عِوَضاً لَهُمْ مِنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ تَنْزِيهاً مِنَ اللّٰهِ لَهُمْ لِقَرَابَتِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ص وَ كَرَامَةً مِنَ اللّٰهِ لَهُمْ عَنْ أَوْسَاخِ النَّاسِ فَجَعَلَ لَهُمْ خَاصَّةً مِنْ عِنْدِهِ مَا يُغْنِيهِمْ بِهِ عَنْ أَنْ يُصَيِّرَهُمْ فِي مَوْضِعِ الذُّلِّ وَ الْمَسْكَنَةِ وَ لَا بَأْسَ بِصَدَقَاتِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمُ الْخُمُسَ هُمْ قَرَابَةُ النَّبِيِّ ص الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فَقَالَ وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَ هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْفُسُهُمُ الذَّكَرُ مِنْهُمْ وَ الْأُنْثَى لَيْسَ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ بُيُوتَاتِ قُرَيْشٍ وَ لَا مِنَ الْعَرَبِ أَحَدٌ وَ لَا فِيهِمْ وَ لَا مِنْهُمْ فِي هَذَا الْخُمُسِ مِنْ مَوَالِيهِمْ وَ قَدْ تَحِلُّ صَدَقَاتُ النَّاسِ لِمَوَالِيهِمْ وَ هُمْ وَ النَّاسُ سَوَاءٌ وَ مَنْ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ أَبُوهُ مِنْ سَائِرِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الصَّدَقَاتِ تَحِلُّ لَهُ وَ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْءٌ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ وَ لِلْإِمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ صَفْوَهَا الْجَارِيَةَ الْفَارِهَةَ وَ الدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَ الثَّوْبَ وَ الْمَتَاعَ بِمَا يُحِبُّ أَوْ يَشْتَهِي فَذَلِكَ لَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَ قَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمُسِ وَ لَهُ أَنْ يَسُدَّ بِذَلِكَ الْمَالِ جَمِيعَ مَا يَنُوبُهُ مِنْ مِثْلِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَنُوبُهُ فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ أَخْرَجَ الْخُمُسَ مِنْهُ فَقَسَمَهُ فِي أَهْلِهِ وَ قَسَمَ الْبَاقِيَ عَلَى مَنْ وَلِيَ

ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ بَعْدَ سَدِّ النَّوَائِبِ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ وَلَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرَضِينَ وَلَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ
إِلَّا مَا احْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَلَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْقِسْمَةِ شَيْءٌ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْوَالِي لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص صَالَحَ
الْأَعْرَابَ أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَا يُهَاجِرُوا عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَهِمَ رَسُولَ اللَّهِ ص مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ
فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ وَسُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَفِي غَيْرِهِمْ وَالْأَرَضُونَ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً
بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فَهِيَ مَوْقُوفَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَعْمُرُهَا وَيُحْيِيهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ
طَاقَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ النِّصْفِ أَوِ الثُّلُثِ أَوِ الثُّلُثَيْنِ وَعَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَلَاحاً وَلَا يَضُرُّهُمْ فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْهَا مَا
أُخْرِجَ بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْعُشْرَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحاً وَنِصْفَ الْعُشْرِ مِمَّا سُقِيَ بِالدَّوَالِي وَ
النَّوَاضِحِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي فَوَجَّهَهُ فِي الْجِهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللَّهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ثَمَانِيَةَ أَسْهُمٍ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ فِي
مَوَاضِعِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِلَا ضِيقٍ وَلَا تَقْتِيرٍ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ رُدَّ إِلَى الْوَالِي وَإِنْ نَقَصَ
مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُونَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا وَيُؤْخَذُ بَعْدُ مَا
بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ فَيُقْسَمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَأَكَرَتُهَا فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصِبَاؤُهُمْ
عَلَى مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَيُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقَ أَعْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَفِي مَصْلَحَةِ مَا يَنُوبُهُ مِنْ تَقْوِيَةِ
الْإِسْلَامِ وَتَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وُجُوهِ الْجِهَادِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ
وَلَهُ بَعْدَ الْخُمُسِ الْأَنْفَالُ وَالْأَنْفَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَكُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ
وَلَكِنْ صَالَحُوا صُلْحاً وَأَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ رُءُوسُ الْجِبَالِ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَالْآجَامُ وَكُلُّ أَرْضٍ
مَيْتَةٍ لَا رَبَّ لَهَا وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ الْغَصْبِ لِأَنَّ الْغَصْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَهُوَ وَارِثُ
مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعُولُ مَنْ لَا حِيلَةَ لَهُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً مِنْ صُنُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَى كُلَّ
ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ وَالْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ وَكُلَّ صِنْفٍ مِنْ صُنُوفِ النَّاسِ فَقَالَ لَوْ عُدِلَ فِي النَّاسِ
لَاسْتَغْنَوْا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَدْلَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَقْسِمُ
صَدَقَاتِ الْبَوَادِي فِي الْبَوَادِي وَصَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ عَلَى ثَمَانِيَةٍ حَتَّى
يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثُمُناً وَلَكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَى قَدْرِ مَا يُقِيمُ كُلَّ صِنْفٍ
مِنْهُمْ يُقَدِّرُ لِسَنَتِهِ لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْقُوتٌ وَلَا مُسَمًّى وَلَا مُؤَلَّفٌ إِنَّمَا يَضَعُ ذَلِكَ عَلَى قَدْرِ مَا يَرَى وَمَا يَحْضُرُهُ
حَتَّى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَضْلٌ عَرَضُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلَى غَيْرِهِمْ وَالْأَنْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ
كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ص إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ افْتِتَاحاً بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَأَهْلِ الْعَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ
رَسُولِ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ- الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى
بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمُسِ زَكَاةٌ لِأَنَّ فُقَرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلَى ثَمَانِيَةِ
أَسْهُمٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَجَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةِ الرَّسُولِ ص نِصْفَ الْخُمُسِ فَأَغْنَاهُمْ بِهِ عَنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ

وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ص وَوَلِيِّ الْأَمْرِ فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا وَقَدِ اسْتَغْنَى فَلَا فَقِيرَ وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَالِ النَّبِيِّ ص وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءُ تَنُوبُهُمْ مِنْ وُجُوهٍ وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ.

فرمایاامام موسیٰ کاظم (ع) نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتاہے۔مال غنیمت اور غوطہ لگانے سے جواز قسم در و گوہر وغیرہ دریاؤں سے نکلے،اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گااور اس کی تقسیم بہ حکم خدایوں ہوگی۔خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر حصوں میں تقسیم ہوگا۔ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسول صلعم کا اور ایک سہم ذوالقربیٰ کا اور ایک سہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسول صلعم کا حصہ رسول صلعم کے بعد اولی الامر کو ملے گا ورثۃً پس امام کے تین حصے ہوں گے۔دو ورثۃً پس امام کے تین حصے ہوں گے۔دو ورثۃً اور ایک اللہ کی طرف مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب وسنت کے مطابق ان کو اتنا دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقہ کے لئے کافی ہوا گر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملتا ہے خمس خاص طور سے آل رسول صلعم کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسول صلعم کی وجہ سے خدانے ان کو میل کچیل سے بچایا اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدانے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تا کہ بے پروا کردے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعث ذلت و توہین و گداگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدانے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدانے یوں کیا ہے۔اے رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد عبدالمطلب ہے عورت ہو یا مرد،ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس خمس کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدانے فرمایا ہے۔ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوبرو کنیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے۔مثلاً مؤلفۃ القلوب کو دے دیا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنھوں نے لشکریوں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان لشکریوں کے لئے جنھوں نے جنگ کی ہے۔مشرکین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انھوں نے جمع کیا اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ

جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زرخیز بنائیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا بہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث جیسا مناسب ہوتا کہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے بعد امام سب پیداوار میں دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت بارش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور بیسواں حصہ لے اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق بہ حکم الٰہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مؤلفہ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرش سے بے نیاز ہو جائیں۔

اور جو اس سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان شرکاء کار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس حسب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امامہ، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فے میں خمس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و پیکار حاصل ہوئی ہو۔ خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک شلوک کے وہ قطعات جو بدوں غصب کئے گئے یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے ورثاء کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام وارث ہوگا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم (ع) نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقراء و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا۔ مگر وہی جو خوبیٔ عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقات بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو آٹھواں حصہ مل جائے۔ بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں معین نہ تھی ورنہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفل حق امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانۂ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہل جور سے لی گئی ہو یا اہل عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون بلحاظ قدر و قیمت برابر ہیں۔ جو فقراء و مساکین

ہیں ان کی خبر گیری امراء کے ذمہ ہے جو مال خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقراء جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حصہ اموال مردم سے پا چکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقراء اور قرابتدان رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے بے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقراء و عوام میں اور قرابتداران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پا چکے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 187)

باغِ فدک، بحکمِ خدا فاطمہؓ کا ہے

مالِ فے کیا ہوتا ہے؟ اسلامی اصطلاح میں جو مال دشمن سے بغیر جنگ کے حاصل ہو مالِ فے کہلاتا ہے۔ بلا تفریقِ مسلک و مذہب تمام علماء کا اتفاق ہے کہ فدک کی حیثیت 'مالِ فے' کی تھی۔ مالِ فے کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ O لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ O وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ ط

جو (اَموالِ فے) اللہ نے (قُرَیظہ، نَضِیر، فدَک، خَیبر، عُرَینہ سمیت دیگر بغیر جنگ کے مفتوحہ) بستیوں والوں سے (نکال کر) اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر لوٹائے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے ہیں اور (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) قرابت داروں (یعنی بنو ہاشم اور بنو مطّلب) کے لئے اور (معاشرے کے عام) یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے ہیں، (یہ نظامِ تقسیم اس لئے ہے) تاکہ (سارا مال صرف) تمہارے مال داروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے (بلکہ معاشرے کے تمام طبقات میں گردش کرے)۔ اور جو کچھ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم و عطا پر کبھی زبانِ طعن نہ کھولو)، بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مذکورہ بالا مالِ فے) نادار مہاجرین کے لئے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال (اور جائیدادوں) سے باہر نکال دیئے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضاء و خوشنودی چاہتے ہیں اور (اپنے مال و وطن کی قربانی سے) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مؤمن ہیں۔ (یہ مال اُن انصار کے لئے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں

(سورۃ الحشر 59، آیت نمبر۔ 7تا9)

درج بالا تین آیات میں اموالِ فے کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ یعنی اللہ و رسول، رسول اللہ کے قرابت دار، یتیم، محتاج اور مسافر' نادار مہاجرین اور سابقینِ انصار ۔ نیز اس سے اگلی آیت میں تابعین کو بھی ان مصارف میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ آیات محکم اور اپنے معنی میں نہایت واضح و غیر مبہم ہیں۔ یہ مصارف نہ رسول اللہ ﷺ سے مخفی رہے ہیں' نہ خلفائے راشدین سے اور نہ ہی حضرت فاطمہؓ اور دیگر صحابہؓ سے۔ چنانچہ قرآنِ مجید کے اس حکم کے مطابق فدک سمیت اموالِ فے کی آمدن سے مذکورہ مصارف کی کفالت کی جاتی تھی' لیکن مالِ غنیمت کے برعکس اموالِ فے کی ملکیت کسی کو منتقل نہیں کی گئی بلکہ یہ ریاست کی ملکیت (State Prosperity) تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور سربراہِ ریاست اموالِ فے کی آمدنی وصول کرتے اور اس کے مصارف تک پہنچا دیتے' ان مصارف کو اموالِ فے سے حقِ استفادہ (Beneficiary Right) تھا مگر حقِ ملکیت (Proprietary Right) نہیں تھا' کیونکہ فے ریاست کی ملکیت تھی۔ اس لیے اموالِ فے کو نہ ہبہ کیا گیا اور نہ ہی یہ وراثت بنی۔

قرآن کی اس جامع وضاحت کے بعد بلا تفریقِ مسلک مجموعہ روایات کی مسئلہ فدک کی تمام خلافِ قرآن کہانیاں وضعی قرار پاجاتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ قرآن کو ہم سے بہتر سمجھتی تھیں لہٰذا انہوں نے کبھی باغِ فدک کا مطالبہ نہیں کیا۔ جب مطالبہ ہی نہیں کیا تو انکار اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کی تمام روایات من گھڑت ہیں، ملاحظہ کیجئے اصولِ کافی کی مسئلہ فدک کے متعلق وضعی کہانیاں:

خدا نے حکم دیا کہ باغِ فدک فاطمہؓ کو دے دو

ابو بکرؓ نے تحریر لکھ دی تھی، عمرؓ نے فاطمہؓ سے وہ تحریر زبردستی چھین کر تھوک سے مٹادی اور پھر پھاڑ دی

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَظُنُّهُ السَّيَّارِيَّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَرَدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ع عَلَى الْمَهْدِيِّ رَآهُ يَرُدُّ الْمَظَالِمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلِمَتِنَا لَا تُرَدُّ فَقَالَ لَهُ وَ مَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا فَتَحَ عَلَى نَبِيِّهِ ص فَدَكاً وَ مَا وَالاهَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ص وَ آتِ ذَا الْقُرْبى‏ حَقَّهُ فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ هُمْ فَرَاجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرَئِيلَ وَ رَاجَعَ جَبْرَئِيلُ ع رَبَّهُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنِ ادْفَعْ فَدَكاً إِلَى فَاطِمَةَ ع فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكِ فَدَكاً فَقَالَتْ قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ وَ مِنْكَ فَلَمْ يَزَلْ وُكَلَاؤُهَا فِيهَا - حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وُكَلَاءَهَا فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا ائْتِينِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكِ بِذَلِكِ فَجَاءَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ أُمِّ أَيْمَنَ فَشَهِدَا لَهَا فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ التَّعَرُّضِ فَخَرَجَتْ وَ الْكِتَابُ مَعَهَا فَلَقِيَهَا عُمَرُ فَقَالَ مَا هَذَا مَعَكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَتْ كِتَابٌ كَتَبَهُ لِيَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ قَالَ أَرِينِيهِ فَأَبَتْ فَانْتَزَعَهُ مِنْ يَدِهَا وَ نَظَرَ فِيهِ ثُمَّ تَفَلَ فِيهِ وَ مَحَاهُ وَ خَرَقَهُ فَقَالَ لَهَا هَذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ أَبُوكِ بِخَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ فَضَعِي الْحِبَالَ فِي رِقَابِنَا فَقَالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ يَا أَبَا الْحَسَنِ حُدَّهَا لِي فَقَالَ حَدٌّ مِنْهَا جَبَلُ أُحُدٍ وَ حَدٌّ مِنْهَا عَرِيشُ مِصْرَ وَ حَدٌّ مِنْهَا سِيفُ الْبَحْرِ وَ حَدٌّ مِنْهَا دُومَةُ الْجَنْدَلِ فَقَالَ لَهُ كُلُّ هَذَا قَالَ نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كُلُّهُ إِنَّ هَذَا كُلَّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَهْلِهِ - رَسُولُ اللَّهِ ص بِخَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ فَقَالَ كَثِيرٌ وَ أَنْظُرُ فِيهِ.

علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم (ع) مہدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غصب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غصب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور بغیر جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۔ اور (دیکھو) قریبی رشتہ دار کو اس کا حق دے دو اور مسکین و مسافر کو بھی اور (خبردار) فضول خرچی نہ کرو۔ سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔ 26) جبرئیل سے حضرت نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسول صلعم نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول

کیا۔پس حضرت فاطمہ کے وکلاء حیات رسول صلعم تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابو بکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیر المومنین اور ام ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابو بکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں راہ میں عمر ملے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ(ع) نے فرمایا۔ یہ تحریر ابو بکر نے مجھ لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ مہدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہ احد ہے دوسری عریش مصر، تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر191)

فاطمہؑ کا حق چھینا گیا، اور والد کی میراث نہ دی گئی

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُرْمُزَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ: لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ ع دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرّاً وَ عَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَ زَائِرَتِكَ وَ الْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِبُقْعَتِكَ وَ الْمُخْتَارِ اللَّهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ قَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَ عَفَا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلُّدِي إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّأَسِّي بِسُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَ فَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي بَلَى وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لِي أَنْعَمُ الْقَبُولِ- إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ قَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَ أُخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَ أُخْلِسَتِ الزَّهْرَاءُ فَمَا أَقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَ الْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ وَ أَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ وَ هَمٌّ لَا يَبْرَحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارَ اللَّهُ لِي دَارَكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ كَمَدٌ مُقَيِّحٌ وَ هَمٌّ مُهَيِّجٌ سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللَّهِ أَشْكُو وَ سَتُنْبِئُكَ ابْنَتُكَ بِتَظَافُرِ أُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْفِهَا السُّؤَالَ وَ اسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَثِّهِ سَبِيلًا وَ سَتَقُولُ وَ يَحْكُمُ اللَّهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحاكِمِينَ* سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَ لَا سَئِمٍ فَإِنْ أَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ أُقِمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الصَّابِرِينَ وَاهاً وَاهاً وَ الصَّبْرُ أَيْمَنُ وَ أَجْمَلُ وَ لَوْ لَا غَلَبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمُقَامَ وَ اللَّبْثَ لِزَاماً مَعْكُوفاً وَ لَأَعْوَلْتُ إِعْوَالَ الثَّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ فَبِعَيْنِ اللَّهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرّاً وَ تُهْضَمُ حَقَّهَا وَ تُمْنَعُ إِرْثَهَا وَ لَمْ يَتَبَاعَدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلَقْ مِنْكَ الذِّكْرُ وَ إِلَى اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَ فِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَنُ الْعَزَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ الرِّضْوَانُ.

امام حسین (ع) نے فرمایا۔ جب جناب فاطمہ کا انتقال ہوا تو امیر المومنین (ع) نے پوشیدہ طور پر دفن کیا اور نشان قبر کو مٹا دیا تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنا منہ قبر رسول صلعم کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ ص، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں۔ اپنی قبر میں جو آپ صلعم کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسول اللہ آپ کی پیاری بیٹی سید نساء العالمین کے غم میں میرا صبر کمزور ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ صلعم کی تاسی کی آپ صلعم کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا صبر آزما وہ وقت تھا جب میں نے آپ صلعم کو لحدِ قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبول صبر ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے برے ہو گئے میرا یہ حزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ مقیم ہیں یہ وہ ملال ہے دم بہ دم بے تاب کرنے والا ہے اور پے در پے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپ صلعم کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ صلعم کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپ صلعم ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی۔ ان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں روگردانی کروں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے سوظنی کی بناء پر نہیں، آہ آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسر مردہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپ صلعم کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراث پدر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپ صلعم کے سامنے اللہ آپ صلعم کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپ صلعم کی بیٹی پر۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر40)

بنات الانبیا کو حیض نہیں آتا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ ع صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَثْنَ.

فرمایا امام رضا (ع) نے کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض نہیں آتا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر39)

حضرت فاطمہؓ و حضرت عمرؓ کی لڑائی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالا إِنَّ فَاطِمَةَ ع لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَ اللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ.

فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کر چکے تو آپ نے عمر کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا۔ اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور قہر الٰہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بد دعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 42)

فاطمہؓ کی پیدائش پر اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا تا کہ حضور ﷺ ان کا نام فاطمہ رکھیں

وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ ع أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ ص فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكِ مِنَ الطَّمْثِ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ اللَّهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللَّهُ بِالْعِلْمِ وَ عَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِيثَاقِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسول خدا صلعم کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا۔ میں تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذریت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر (ع) نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا قرار دیا۔ یوم میثاق۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔112، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 42)

باب نمبر۔39

خمس

خمس اللہ رسول اور اہل بیت کا ہے

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى- وَ اعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبى قَالَ هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ الْخُمُسُ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لَنَا.

امام محمد باقر (ع) نے آیہ واعلمو من غنمتم کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ صلعم ہے اور خمس اللہ کا اور رسول صلعم کا اور ہمارا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 186)

مسلمانوں کی ہر جنگ میں آئمہ کا حصہ یعنی خمس ہے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا خُمُسَهُ وَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقُّنَا.

ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول صلعم کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر 195)

خمس ادا نہ کرنے سے معاشرے میں زنا عام ہو جاتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزِّنَا قُلْتُ لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ خُمُسِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَّا شِيعَتَنَا الْأَطْيَبِينَ فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ لِمِيلَادِهِمْ.

راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ (ع) نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ معلوم نہیں۔ فرمایا وہ ہم اہل بیت کے خمس ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے (لوگ کنیزوں کو خریدتے ہیں اور خمس ادا نہیں کرتے) لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر 196)

خمس شیعوں کیلئے پاک ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمُسِ فَيَقُولَ يَا رَبِّ خُمُسِي وَ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلَادَتُهُمْ وَ لِتَزْكُوَ وِلَادَتُهُمْ.

راوی نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس! یعنی اپنا حق طلب کریں گے اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک وصاف ہو۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔128، حدیث نمبر۔20، صفحہ نمبر 197)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ولایت اہم

یہ ہمارا مجموعی المیہ ہے کہ ہم لکیر کے فقیر واقع ہوئے ہیں، کسی زمانے میں کسی نے اگر کوئی وضعی روایت بیان کر دی تو سادہ لوح مسلمانوں نے اس پر غور و فکر کرنے کی زحمت گوارنہ کی اور پھر وہ لوگوں میں ایسی معروف ہوئی کہ بالآخر ایمان کا حصہ بنالی گئی، ملا علی قاریؒ کی کتاب موضوعاتِ کبیر ایسی باتوں سے بھری پڑی ہے، یہی حال اس روایت کا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس حوالے سے سنیوں اور شیعوں کی وہ پانچ چیزیں الگ الگ ہیں، سنیوں کی پاچ چیزوں میں کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ شامل ہیں جبکہ شیعوں کے نزدیک ولایت، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ اسلام کی بنیاد ہیں۔ ذرا سا غور کرنے سے بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ کلمہ، نماز، روزہ، حج ، زکوۃ، اور ولایت یہ سب کی سب چیزیں قرآن سے مستنبط ہیں لہٰذا یہ کس طرح اسلام کی بنیاد کہلا سکتی ہیں، بنیاد تو وہ ہے جس سے یہ ساری چیزیں اخذ کی گئیں۔ یعنی اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے لیکن اصولِ کافی کی درج ذیل روایات میں قرآن سے ماخوذ چیزوں کو بنیاد کا درجہ دیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ان میں سب سے اہم چیز ولایت ہے

حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزِّيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَ الْوَلَايَةِ وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوہ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 230)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ان میں سب سے اہم چیز ولایت ہے

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَ الْوَلَايَةِ وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَ تَرَكُوا هَذِهِ يَعْنِي الْوَلَايَةَ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 231)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور ان میں سب سے افضل چیز ولایت ہے

طوافِ کعبہ کے بعد دو رکعات پڑھنے سے تمام گناہ معاف

عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ عَنْ أَبِیهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِیعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ حَرِیزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسَةِ أَشْیَاءَ عَلَی الصَّلَاةِ وَ الزَّکَاةِ وَ الْحَجِّ وَ الصَّوْمِ وَ الْوَلَایَةِ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ وَ أَیُّ شَیْءٍ مِنْ ذَلِکَ أَفْضَلُ فَقَالَ الْوَلَایَةُ أَفْضَلُ لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ وَ الْوَالِی هُوَ الدَّلِیلُ عَلَیْهِنَّ قُلْتُ ثُمَّ الَّذِی یَلِی ذَلِکَ فِی الْفَضْلِ فَقَالَ الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ الصَّلَاةُ عَمُودُ دِینِکُمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ الَّذِی یَلِیهَا فِی الْفَضْلِ قَالَ الزَّکَاةُ لِأَنَّهُ قَرَنَهَا بِهَا وَ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الزَّکَاةُ تُذْهِبُ الذُّنُوبَ قُلْتُ وَ الَّذِی یَلِیهَا فِی الْفَضْلِ قَالَ الْحَجُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لِلَّهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطاعَ إِلَیْهِ سَبِیلًا وَ مَنْ کَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعالَمِینَ- وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَحَجَّةٌ مَقْبُولَةٌ خَیْرٌ مِنْ عِشْرِینَ صَلَاةً نَافِلَةً وَ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَیْتِ طَوَافاً أَحْصَی فِیهِ أُسْبُوعَهُ وَ أَحْسَنَ رَکْعَتَیْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَ قَالَ فِی یَوْمِ عَرَفَةَ وَ یَوْمِ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ قُلْتُ فَمَا ذَا یَتْبَعُهُ قَالَ الصَّوْمُ قُلْتُ وَ مَا بَالُ الصَّوْمِ صَارَ آخِرَ ذَلِکَ أَجْمَعَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْیَاءِ مَا إِذَا فَاتَکَ لَمْ تَکُنْ مِنْهُ تَوْبَةٌ دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَیْهِ فَتُؤَدِّیَهُ بِعَیْنِهِ إِنَّ الصَّلَاةَ وَ الزَّکَاةَ وَ الْحَجَّ وَ الْوَلَایَةَ لَیْسَ یَقَعُ شَیْءٌ مَکَانَهَا دُونَ أَدَائِهَا وَ إِنَّ الصَّوْمَ إِذَا فَاتَکَ أَوْ قَصَّرْتَ أَوْ سَافَرْتَ فِیهِ أَدَّیْتَ مَکَانَهُ أَیَّاماً غَیْرَهَا وَ جَزَیْتَ ذَلِکَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَ لَا قَضَاءَ عَلَیْکَ وَ لَیْسَ مِنْ تِلْکَ الْأَرْبَعَةِ شَیْءٌ یُجْزِیکَ مَکَانَهُ غَیْرُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَ سَنَامُهُ وَ مِفْتَاحُهُ وَ بَابُ الْأَشْیَاءِ وَ رِضَا الرَّحْمَنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُولُ- مَنْ یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللَّهَ وَ مَنْ تَوَلَّی فَما أَرْسَلْناکَ عَلَیْهِمْ حَفِیظاً- أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَیْلَهُ وَ صَامَ نَهَارَهُ وَ تَصَدَّقَ بِجَمِیعِ مَالِهِ وَ حَجَّ جَمِیعَ دَهْرِهِ وَ لَمْ یَعْرِفْ وَلَایَةَ وَلِیِّ اللَّهِ فَیُوَالِیَهُ وَ یَکُونَ جَمِیعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَیْهِ مَا کَانَ لَهُ عَلَی اللَّهِ جَلَّ وَ عَزَّ حَقٌّ فِی ثَوَابِهِ وَ لَا کَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِیمَانِ ثُمَّ قَالَ أُولَئِکَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ یُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوۃ گناہوں کو دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پرواہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو خانہَ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت صلعم نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارۂ کار نہیں لیکن روزا گر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہِ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الٰہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمن طاعت امام ہے اس کی معرفت کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول صلعم کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسول ص! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہوا گر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 141، حدیث نمبر۔ 5، صفحہ نمبر 231)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوۃ، رمضان کا اور حج

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ الْوَلَايَةِ وَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ الْحَجِّ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوۃ، رمضان کا اور حج۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 141، حدیث نمبر۔ 7، صفحہ نمبر 234)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوۃ، رمضان کا اور حج

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَ الْوَلَايَةِ وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ.

امام محمد باقر (ع) سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوۃ، روزہ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر235)

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے، نماز، زکوۃ اور ولایت

ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے، نماز، زکوۃ اور ولایت پر، ملاحظہ کیجئے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الصَّادِقِ ع قَالَ قَالَ: أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ الصَّلَاةُ وَ الزَّكَاةُ وَ الْوَلَايَةُ لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا.

فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز، زکوۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے مکمل نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر231)

اسلام کی بنیاد اہل بیت کی محبت ہے

ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی بنیاد اہلِ بیت کی محبت پر ہے، ملاحظہ کیجئے:

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ فَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ وَ زِينَتُهُ الْوَقَارُ وَ مُرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَ عِمَادُهُ الْوَرَعُ وَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَ أَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع - مِثْلَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیا ہے اور ان کی زینت وقار اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیز گاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی حدیث امام جعفر صادق (ع) نے بیان کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔150، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر275)

ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا حدود ایمان میں شامل ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ صَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حِجُّ الْبَيْتِ وَ وَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَ عَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَ الدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ.

راوی کہتا ہے، میں نے ابو عبد اللہ سے کہا۔ مجھے حدود وایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔141، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 231)

اللہ نے حکم دیا ہے ولایتِ آلِ محمد کے اقرار کرنے کا

جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسَعُ أَحَداً التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا الَّذِي مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَ دِينُهُ وَ لَمْ يَقْبَلِ [اللَّهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ وَ مَنْ عَرَفَهَا وَ عَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دِينُهُ وَ قَبِلَ مِنْهُ عَمَلَهُ وَ لَمْ يَضِقْ بِهِ مِمَّا هُوَ فِيهِ لِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهِلَهُ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ الْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ص وَ الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ حَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةُ وَ الْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ ص قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ - يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ مَاتَ وَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ كَانَ عَلِيّاً ع وَ قَالَ الْآخَرُونَ كَانَ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ ع ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ ع وَ قَالَ الْآخَرُونَ - يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ لَا سَوَاءَ وَ لَا سَوَاءَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكَ فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ الْأَعْوَرُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ ثُمَّ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَ كَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَاسِكَ حَجِّهِمْ وَ حَلَالَهُمْ وَ حَرَامَهُمْ حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ

مَنَاسِكَ حَجِّهِمْ وَ حَلَالَهُمْ وَ حَرَامَهُمْ حَتَّى صَارَ النَّاسُ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّاسِ وَ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ- وَ الْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ أَحْوَجُ مَا تَكُونُ إِلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَذِهِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ وَ انْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ.

.أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع مِثْلَهُ-

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتایئے جس میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہوا اور تنگ نہ ہو۔ کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمد صلعم کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا۔ میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول صلعم کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر رسول صلعم اور علی (ع) تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علی (ع) کے حسن (ع) اور پھر حسین (ع) اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآنحالیکہ امام حسین (ع) موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اعور نے کہا۔ ضرور۔ فرمایا حسین (ع) کے بعد ابو جعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے ابو جعفر نے یہ دروازہ ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ ان کی طرف محتاج ہو گئے اور کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کھینچ کر کہاں تک (اشاری کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعیت کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے۔ میں امر حسن (اچھے معاملے) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی صادق آل محمد صلعم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 141، حدیث نمبر۔ 6، صفحہ نمبر 233)

اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرْصَةً وَ جَعَلَ لَهُ نُوراً وَ جَعَلَ لَهُ حِصْناً وَ جَعَلَ لَهُ نَاصِراً فَأَمَّا عَرْصَتُهُ فَالْقُرْآنُ وَ أَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ وَ أَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ وَ أَمَّا أَنْصَارُهُ فَأَنَا وَ أَهْلُ بَيْتِي وَ شِيعَتُنَا فَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي وَ شِيعَتَهُمْ وَ أَنْصَارَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَسَبَنِي جَبْرَئِيلُ ع لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَطَ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَسَبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ حُبِّي وَ حُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي فَمُؤْمِنُو أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدِيعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبَدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عُمُرَهُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُبْغِضاً لِأَهْلِ بَيْتِي وَ شِيعَتِي مَا فَرَّجَ اللَّهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ النِّفَاقِ.

حضرت ابو جعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا۔ اس کے لئے وسعت پیدا کی۔ اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا۔ اس کے ناصر بنائے۔ عرصہ (صحن خانہ) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیکی ہے اور ہمارے اہلبیت اس کے ناصر ہیں پس میرے اہلبیت اور انکے شیعوں اور ناصروں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیل (ع) سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبرئیل نے زمین پر مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہوا اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلبیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ نہ کرے گا مگر نفاق سے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔150، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر 275)

باب نمبر۔41

صلہ رحمی سے عمر بڑھتی ہے

ارشاد باری تعالی ہے:

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾

اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ اور رشتہ قرابت کے بارے میں بھی ڈرو۔ بے شک اللہ تعالی تم پر حاضر وناظر ہے

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔1)

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق اور مسافر، اپنے مملوکہ (غلاموں کنیزوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ بے شک اللہ مغرور و متکبر اور شیخی بگھارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔36)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

بے شک اللہ عدل، احسان اور قرابتداروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے

(سورۃ النحل16،آیت نمبر۔90)

اللہ نے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن پورے قرآن میں یہ کہیں نہیں ملتا کہ اس سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو (سورۃ البقرہ2،آیت نمبر۔42، سورۃ آل عمران3،آیت نمبر۔71) واضعینِ روایات نے قرآن کے سچ کے ساتھ اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر خدا کے کلام کو متنازعہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، ملاحظہ کیجئے:

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

وَعَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ع يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَحِمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثُ سِنِينَ فَيُصَيِّرُهَا اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ

فرمایا امام رضا(ع) نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر41)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

وَ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَ تُنْمِي الْأَمْوَالَ وَ تَدْفَعُ الْبَلْوَى وَ تُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَ تُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر41)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

وَ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَ تُسَمِّحُ الْكَفَّ وَ تُطَيِّبُ النَّفْسَ وَ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ تُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر42)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع صِلْ رَحِمَكَ وَ لَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَ أَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا وَ صِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَجَلِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے صلہ رحمی کرو اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر42)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَ تُسَمِّحُ الْكَفَّ وَ تُطَيِّبُ النَّفْسَ وَ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ تُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ.

فرمایا ابو جعفر (ع) نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحبِ کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر43)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَ تَدْفَعُ الْبَلْوَى وَ تُنْمِي الْأَمْوَالَ وَ تُنْسِئُ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَ تُوَسِّعُ فِي رِزْقِهِ وَ تُحَبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَ لْيَصِلْ رَحِمَهُ.

فرمایا محمد باقر (ع) نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے اور صلہ رحم کرنا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر43)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْحَكَمِ الْحَنَّاطِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع صِلَةُ الرَّحِمِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَ يَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر44)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَ الزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیے کہ صلہ رحم کرے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر44)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا نَعْلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا صِلَةَ الرَّحِمِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولًا لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ثَلَاثِينَ

سَنَةً فَيَجْعَلُهَا ثَلَاثاً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَكُونُ أَجَلُهُ ثَلَاثاً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنْقُصُهُ اللَّهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ يَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَى ثَلَاثِ سِنِينَ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع مِثْلَهُ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحم بجالائے تو اللہ تعالی تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۰ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر44)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَنْهُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فَجَرَةً وَ لَا يَكُونُونَ بَرَرَةً فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَ تَطُولُ أَعْمَارُهُمْ فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَاراً بَرَرَةً.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق وفاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجالائیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر47)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ وَ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ فَإِنَّ الرَّحِمَ لَهَا لِسَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَلْقٌ تَقُولُ يَا رَبِّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَ اقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي فَالرَّجُلُ لَيُرَى بِسَبِيلِ خَيْرٍ إِذَا أَتَتْهُ الرَّحِمُ الَّتِي قَطَعَهَا فَتَهْوِي بِهِ إِلَى أَسْفَلِ قَعْرٍ فِي النَّارِ.

فرمایا حضرت علی بن الحسین (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحم کرے رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا خداوندا رحمت نازل کر اس پر جس نے صلہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بناء پر یہ سمجھے کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہو گا اور وہ اس کی وجہ سے تو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔29، صفحہ نمبر49)

صلہ رحمی کرنے سے عمر بڑھتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هِيَ مَنْسَأَةٌ فِي الْعُمُرِ وَ تَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ وَ صَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے صلہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور قیامت اور عمر زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔196، حدیث نمبر۔32، صفحہ نمبر50)

بوسہ

نبی یا وصی کے علاوہ کسی کے ہاتھ کو بوسہ دینا درست نہیں

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدٍ النَّرْسِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَزْيَدٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِنَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ.

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا فرمایا سوائے نبی یا وصی نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔208، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر94)

درج بالا روایت میں نبی اور وصی کے علاوہ بوسہ دینے سے منع کیا جا رہا ہے جبکہ درج ذیل روایتوں میں بوسے کی اجازت دی جا رہی ہے:

رشتہ دار کے چہرے یا ہاتھ پر بوسہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ قُبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَ قُبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

فرمایا امام موسیٰ کاظم (ع) نے اگر کوئی اپنے نسبی رشتہ دار کے چہرے یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔208، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر95)

ہاتھ، سر اور پیر پر بوسہ دینا جائز ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع نَاوِلْنِي يَدَكَ أُقَبِّلْهَا فَأَعْطَانِيهَا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَفَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلَاكَ فَقَالَ أَقْسَمْتُ أَقْسَمْتُ أَقْسَمْتُ ثَلَاثاً وَ بَقِيَ شَيْءٌ وَ بَقِيَ شَيْءٌ وَ بَقِيَ شَيْءٌ.

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ (ع) سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیجئے تاکہ میں بوسہ دوں پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی میں نے اس پر بھی بوسہ دیا میں نے کہا اور پیر بھی فرمایا تو نے قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز (پس اسے بھی بوسہ دینا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔208، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 95)

مومن جب آپس میں ملیں تو چاہیے کہ ایک دوسرے کی پیشانی کو بوسہ دیں

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنُوراً تُعْرَفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَبْهَتِهِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے تمھارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔208، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 94)

زوجہ کے دہن پر بوسہ دینا چاہیے

وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَيْسَ الْقُبْلَةُ عَلَى الْفَمِ إِلَّا لِلزَّوْجَةِ أَوِ الْوَلَدِ الصَّغِيرِ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔208، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 95)

باب نمبر۔43

گناہ کے بعد مہلت سات گھنٹے کی یا بارہ گھنٹے کی

فرمانِ خداوندی ہے:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾

توبہ قبول کرنے کا حق اللہ کے ذمہ صرف انہی لوگوں کا ہے جو جہالت (نادانی) کی وجہ سے کوئی برائی کرتے ہیں پھر جلدی توبہ کر لیتے ہیں یہ ہیں وہ لوگ جن کی توبہ خدا قبول کرتا ہے۔اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

(سورۃ النسا 4،آیت نمبر۔17)

درج بالا آیت میں قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی جہالت کی وجہ سے برائی کر بیٹھے اور پھر جلدی توبہ کر لے اللہ صرف اس بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، جبکہ اصولِ کافی میں ہے کہ بندہ برائی کرے تو سات گھنٹے کے اندر اندر کوئی نیکی کر لے تو برائی مٹا دی جاتی ہے، اگر نیکی نہیں کرتا تو استغفار کی دعا پڑھ لے تو بھی برائی ختم کر دی جاتی ہے،اس فارمولے میں جہالت یا نادانی میں گناہ کرنے کی کوئی شرط نہیں۔دوسری بات یہ کہ اللہ نے فرمایا کہ ''یتوبون من قریب'' یعنی جلدی توبہ کر لیتے ہیں،اس حوالے سے صاحبِ اصولِ کافی نے ناپ تول کر سات گھنٹے کا ٹائم دیا ہے،ایک اور روایت میں بارہ گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے، یہ بہر حال اللہ اور رسول پر ایک افترا سے کم نہیں ،ملاحظہ کیجئے:

اگر بندہ برائی کرے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے،اس دوران استغفار کر لے تو برائی مٹا دی جاتی ہے ورنہ نامہ اعمال میں درج کر دی جاتی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ فَضْلِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ- يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً بِحُسْنِ نِيَّتِهِ وَ إِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْراً وَ يَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَ هُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ لَا تَعْجَلْ عَسَى أَنْ يُتْبِعَهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- إِنَّ الْحَسَناتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئاتِ أَوِ الِاسْتِغْفَارِ فَإِنْ هُوَ قَالَ- أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيزَ الْحَكِيمَ الْغَفُورَ الرَّحِيمَ ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ مَضَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ وَ لَمْ يُتْبِعْهَا بِحَسَنَةٍ وَ اسْتِغْفَارٍ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ اكْتُبْ عَلَى الشَّقِيِّ الْمَحْرُومِ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گے وہ ان کے بعد اللہ کو ناراض کر کے ہلاک ہو گا سوائے بدبخت و بدنصیب کے جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لا سکے تو اس کی نیک نیتی کے بناء پر اللہ تعالی اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آتا ہے تو دس لکھتا ہے اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے اور عزت والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت اور بزرگی کرنے والا ہے اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گذر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی کرنے والا بدی والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔318، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر30)

جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے استغفار کیلئے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر استغفار کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔320، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر37)

جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے استغفار کیلئے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر استغفار کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أَجَّلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَ لَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذَكَّرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ.

فرمایا صادق آل محمد (ص) نے بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے ہی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گذر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کہ استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔320، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر38)

جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے استغفار کیلئے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر استغفار کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُذَكَّرُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ فَيَغْفِرُ لَهُ وَ إِنَّمَا يُذَكِّرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔320، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر39)

جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے توبہ کیلئے بارہ گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جب بندہ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو مہلت دی جاتی ہے صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔320، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر37)

جب مومن گناہ کرتا ہے تو اسے توبہ کیلئے بارہ گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلَّا أَجَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ هُوَ تَابَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَيِّئَةً فَأَتَاهُ عَبَّادٌ الْبَصْرِيُّ فَقَالَ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّكَ قُلْتَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلَّا أَجَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قُلْتُ وَ لَكِنِّي قُلْتُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَ كَذَلِكَ كَانَ قَوْلِي.

حضرت صادق آلِ محمد (ص) نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے مہلت دی جاتی ہے دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بصری آپ سے کہنے لگا مجھے خبر ملی ہے کہ

آپ (ع) نے فرمایا ہے جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔320، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 39)

جمائی شیطان کی طرف سے اور چھینک خدا کی طرف سے ہوتی ہے

ماہرینِ سائنس کہتے ہیں کہ جب سانس کی نالی میں جسے حنجرہ کہا جاتا ہے بلغم یا دھول وغیرہ آجانے سے جسم میں ایک دم جھٹکے کے ساتھ لرزش اور ہلکی سی گدگدی ہوتی ہے تو جسم کا مدافعتی نظام اس حالت کو دور کرنے کیلئے ہوا کا ایک تیز جھونکا یا جھٹکا جسم کے اندر سے سانس کی نالی کے ذریعے باہر نکالتا ہے، اس عمل کو ہم چھینک کہتے ہیں۔ چھینک کا عمل پورے جسم کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اور چھینک کے بعد ہم تازگی اور سکون سا محسوس کرتے ہیں، یہ اس لئے کہ سانس کی نالی سے ارتعاش دور ہو چکا ہوتا ہے۔ چھینکنے کے دوران سانس کی نالی سے باہر نکلنے والی ہوا کی رفتار ایک سو ساٹھ میل فی گھنٹہ کے برابر ہوتی ہے۔ الیکٹرونک مائیکروسکوپ کے مطابق چھینک کے دوران ایک سیکنڈ میں گیارہ لاکھ ذرات ہوا میں خارج ہوتے ہیں، محققین کے مطابق ان ذرات میں انیس ہزار جراثیمی نوآبادیات (بیکٹیریل کالونیز) قائم ہو سکنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور یہ ذرات تیرہ تا تیس فٹ فاصلے تک پھیلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نصف گھنٹے تک فضا میں تیرتے رہتے ہیں۔

مختصر یہ کہ چھینک انسان کے مدافعتی نظام کا ایک عمل ہے لیکن اصولِ کافی میں اس کے متعلق کیا کیا لطیفے گھڑے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ الْعَطْسَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام رضا (ع) نے فرمایا۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 342)

چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور محمد ﷺ اور اہل بیت پر درود بھیجو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَلَمْ يُسَمِّتْهُ أَبُو جَعْفَرٍ ع وَ قَالَ نَقَصْنَا حَقَّنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَسَمَّتَهُ أَبُو جَعْفَرٍ.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی (ع) کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد (ص) واہل بیتہ اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر343)

چھینک کی آواز سریلی ہونی چاہیے جو کانوں کو بری نہ لگے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْواتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ قَالَ الْعَطْسَةُ الْقَبِيحَةُ.

میں نے صادق آل محمد (ع) سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے فرمایا وہ بھونڈی چھینک (کہ وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بری معلوم ہوتی ہے۔)

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر346)

چھینکنے پر الحمدللہ پڑھنے سے ناک سے ایک پرندہ نکلتا ہے جو قیامت تک اس کیلئے استغفار کرتا ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ* الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَنْخِرِهِ الْأَيْسَرِ طَائِرٌ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَ أَكْبَرُ مِنَ الذُّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے بانسہ پر رکھ کر کہے الحمدللہ رب العالمین الحمدللہ حمداً کثیراً کما ھو اہلہ و صلی اللہ علی محمد آلہ و سلم تو اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکلے گا ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر346)

چھینکنے والے کو سات دن تک موت نہیں آسکتی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَّةِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع فَلَا وَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِساً أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْعَطْسَةُ فَقُلْتُ مِنَ الْأَنْفِ فَقَالَ لِي أَصَبْتَ الْخَطَأَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ فَقَالَ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ

الْبَدَنِ وَ مَخْرَجُهَا مِنَ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ أَ مَا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نُفِضَ أَعْضَاؤُهُ وَ صَاحِبُ الْعَطْسَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ.

راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق (ع) کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی ایک دن مجھ سے فرمایا بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہ ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں فرمایا تمام بدن سے اسی طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے مگر خارج ہوتا ہے سوراخ ذکر سے پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔23، صفحہ نمبر347)

بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

حضرت رسول خدا (ص) نے فرمایا بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہو گی)۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر347)

بات کے دوران چھینکنے والا گواہِ حق ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عَاطِسٌ فَهُوَ شَاهِدُ حَقٍّ.

فرمایا حضرت رسول خدا (ص) نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہِ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر347)

بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

(ترجمہ ۲۴ نمبر میں گزرا)

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر348)

جہل کو کھاری پانی سے بنایا اور پچھتر فوجیوں کا لشکر دیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ
السَّلام) وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَى ذِكْرُ الْعَقْلِ وَالْجَهْلِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) اعْرِفُوا الْعَقْلَ
وَجُنْدَهُ وَالْجَهْلَ وَجُنْدَهُ تَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لا نَعْرِفُ إِلا مَا عَرَّفْتَنَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ
السَّلام) إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوَّلُ خَلْقٍ مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ
فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقْتُكَ خَلْقاً عَظِيماً وَكَرَّمْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي قَالَ ثُمَّ
خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الاجَاجِ ظُلْمَانِيّاً فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ اسْتَكْبَرْتَ
فَلَعَنَهُ ثُمَّ جَعَلَ لِلْعَقْلِ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَلَمَّا رَأَى الْجَهْلُ مَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ الْعَقْلَ وَمَا أَعْطَاهُ أَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ
فَقَالَ الْجَهْلُ يَا رَبِّ هَذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَقَوَّيْتَهُ وَأَنَا ضِدُّهُ وَلا قُوَّةَ لِي بِهِ فَأَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا
أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذَلِكَ أَخْرَجْتُكَ وَجُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ قَدْ رَضِيتُ فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ
جُنْداً فَكَانَ مِمَّا أَعْطَى الْعَقْلَ مِنَ الْخَمْسَةِ وَالسَّبْعِينَ الْجُنْدَ الْخَيْرُ وَهُوَ وَزِيرُ الْعَقْلِ وَجَعَلَ ضِدَّهُ الشَّرَّ وَهُوَ وَزِيرُ
الْجَهْلِ وَالايمَانُ وَضِدَّهُ الْكُفْرَ وَالتَّصْدِيقُ وَضِدَّهُ الْجُحُودَ وَالرَّجَاءُ وَضِدَّهُ الْقُنُوطَ وَالْعَدْلُ وَضِدَّهُ الْجَوْرَ وَالرِّضَا
وَضِدَّهُ السُّخْطَ وَالشُّكْرُ وَضِدَّهُ الْكُفْرَانَ وَالطَّمَعُ وَضِدَّهُ الْيَأْسَ وَالتَّوَكُّلُ وَضِدَّهُ الْحِرْصَ وَالرَّأْفَةُ وَضِدَّهَا الْقَسْوَةَ
وَالرَّحْمَةُ وَضِدَّهَا الْغَضَبَ وَالْعِلْمُ وَضِدَّهُ الْجَهْلَ وَالْفَهْمُ وَضِدَّهُ الْحُمْقَ وَالْعِفَّةُ وَضِدَّهَا التَّهَتُّكَ وَالزُّهْدُ وَضِدَّهُ
الرَّغْبَةَ وَالرِّفْقُ وَضِدَّهُ الْخُرْقَ وَالرَّهْبَةُ وَضِدَّهُ الْجُرْأَةَ وَالتَّوَاضُعُ وَضِدَّهُ الْكِبْرَ وَالتُّؤَدَةُ وَضِدَّهَا التَّسَرُّعَ وَالْحِلْمُ
وَضِدَّهَا السَّفَهَ وَالصَّمْتُ وَضِدَّهُ الْهَذَرَ وَالاسْتِسْلامُ وَضِدَّهُ الاسْتِكْبَارَ وَالتَّسْلِيمُ وَضِدَّهُ الشَّكَّ وَالصَّبْرُ
وَضِدَّهُ الْجَزَعَ وَالصَّفْحُ وَضِدَّهُ الانْتِقَامَ وَالْغِنَى وَضِدَّهُ الْفَقْرَ وَالتَّذَكُّرُ وَضِدَّهُ السَّهْوَ وَالْحِفْظُ وَضِدَّهُ النِّسْيَانَ
وَالتَّعَطُّفُ وَضِدَّهُ الْقَطِيعَةَ وَالْقُنُوعُ وَضِدَّهُ الْحِرْصَ وَالْمُؤَاسَاةُ وَضِدَّهَا الْمَنْعَ وَالْمَوَدَّةُ وَضِدَّهَا الْعَدَاوَةَ وَالْوَفَاءُ
وَضِدَّهُ الْغَدْرَ وَالطَّاعَةُ وَضِدَّهَا الْمَعْصِيَةَ وَالْخُضُوعُ وَضِدَّهُ التَّطَاوُلَ وَالسَّلامَةُ وَضِدَّهَا الْبَلاءَ وَالْحُبُّ وَضِدَّهُ
الْبُغْضَ وَالصِّدْقُ وَضِدَّهُ الْكَذِبَ وَالْحَقُّ وَضِدَّهُ الْبَاطِلَ وَالامَانَةُ وَضِدَّهَا الْخِيَانَةَ وَالاخْلاصُ وَضِدَّهُ الشَّوْبَ
وَالشَّهَامَةُ وَضِدَّهَا الْبَلادَةَ وَالْفَهْمُ وَضِدَّهُ الْغَبَاوَةَ وَالْمَعْرِفَةُ وَضِدَّهَا الانْكَارَ وَالْمُدَارَاةُ وَضِدَّهَا الْمُكَاشَفَةَ
وَسَلامَةُ الْغَيْبِ وَضِدَّهَا الْمُمَاكَرَةَ وَالْكِتْمَانُ وَضِدَّهُ الافْشَاءَ وَالصَّلاةُ وَضِدَّهَا الاضَاعَةَ وَالصَّوْمُ وَضِدَّهُ الافْطَارَ
وَالْجِهَادُ وَضِدَّهُ النُّكُولَ وَالْحَجُّ وَضِدَّهُ نَبْذَ الْمِيثَاقِ وَصَوْنُ الْحَدِيثِ وَضِدَّهُ النَّمِيمَةَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَضِدَّهُ الْعُقُوقَ
وَالْحَقِيقَةُ وَضِدَّهَا الرِّيَاءَ وَالْمَعْرُوفُ وَضِدَّهُ الْمُنْكَرَ وَالسَّتْرُ وَضِدَّهُ التَّبَرُّجَ وَالتَّقِيَّةُ وَضِدَّهَا الاذَاعَةَ وَالانْصَافُ
وَضِدَّهُ الْحَمِيَّةَ وَالتَّهْيِئَةُ وَضِدَّهَا الْبَغْيَ وَالنَّظَافَةُ وَضِدَّهَا الْقَذَرَ وَالْحَيَاءُ وَضِدَّهَا الْجَلَعَ وَالْقَصْدُ وَضِدَّهُ الْعُدْوَانَ
وَالرَّاحَةُ وَضِدَّهَا التَّعَبَ وَالسُّهُولَةُ وَضِدَّهَا الصُّعُوبَةَ وَالْبَرَكَةُ وَضِدَّهَا الْمَحْقَ وَالْعَافِيَةُ وَضِدَّهَا الْبَلاءَ وَالْقَوَامُ
وَضِدَّهُ الْمُكَاثَرَةَ وَالْحِكْمَةُ وَضِدَّهَا الْهَوَاءَ وَالْوَقَارُ وَضِدَّهُ الْخِفَّةَ وَالسَّعَادَةُ وَضِدَّهَا الشَّقَاوَةَ وَالتَّوْبَةُ وَضِدَّهَا
الاصْرَارَ وَالاسْتِغْفَارُ وَضِدَّهُ الاغْتِرَارَ وَالْمُحَافَظَةُ وَضِدَّهَا التَّهَاوُنَ وَالدُّعَاءُ وَضِدَّهُ الاسْتِنْكَافَ وَالنَّشَاطُ
وَضِدَّهُ الْكَسَلَ وَالْفَرَحُ وَضِدَّهُ الْحَزَنَ وَالالْفَةُ وَضِدَّهَا الْفُرْقَةَ وَالسَّخَاءُ وَضِدَّهُ الْبُخْلَ فَلا تَجْتَمِعُ هَذِهِ الْخِصَالُ

كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلاَّ فِي نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ أَوْ مُؤْمِنٍ قَدِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَأَمَّا سَائِرُ ذَلِكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لاَ يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ هَذِهِ الْجُنُودِ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ وَيَنْقَى مِنْ جُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ فِي الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ وَإِنَّمَا يُدْرَكُ ذَلِكَ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَجُنُودِهِ وَبِمُجَانَبَةِ الْجَهْلِ وَجُنُودِهِ وَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ لِطَاعَتِهِ وَمَرْضَاتِهِ.

سماعہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کی خدمت میں آپ کے دوستوں کی ایک جماعت موجود تھی اور عقل و جہل کا ذکر ہو رہا تھا، حضرت نے فرمایا: عقل اور اس کے لشکر کو اور جہل اور اس کے لشکر کو پہچانو، ہدایت پا جاؤ گے۔ سماعہ نے کہا: میری جان آپ پر فدا ہو ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتایا ہے۔ حضرت نے فرمایا خدائے عزوجل نے عقل کو پیدا کیا اور وہ روحانیین میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے یمین عرش سے پیدا کیا، اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی، پھر کہا آگے آ، وہ آگے آئی۔ خدا نے فرمایا: میں نے تجھ کو خلقتِ عظیم کے ساتھ پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی۔ پھر جہل کو پیدا کیا، کھاری دریا سے جو ظلماتی تھا۔ اس سے کہا پیچھے ہٹ، وہ پیچھے ہٹ گیا پھر کہا آگے آ، وہ آگے نہ آیا۔ خدا نے کہا تو نے تکبر کیا اور اس پر لعن کی۔ پھر خدا نے عقل کیلئے پچھتر خوبیوں کا لشکر عطا کیا۔ جب جہل نے عقل کا یہ عزت و اکرام دیکھا تو عقل کی عداوت اس کے دل میں سما گئی۔ جہل نے کہا: اے معبود تو نے میری طرح عقل کو بھی پیدا کیا ہے، تو نے اس کو صاحب کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی ضد ہوں، میرے لئے کوئی قوت نہیں۔ پس جیسا لشکر اسے دیا ہے اپنی رحمت سے مجھے بھی دے۔ خدا نے فرمایا: اچھا اگر تو نے اس لشکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔ اس نے کہا میں راضی ہوں، پس خدا نے اسے بھی پچھتر فوجی دیئے۔

اجناد عقل کی یہ تمام قسمیں نہیں جمع ہوتیں مگر نبی یا وصیٔ نبی میں، اس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا امتحان خدا نے لے لیا ہو، رہے باقی ہمارے موالی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس میں جنود عقل سے کوئی چیز نہ پائی جاتی ہو مگر جنود جہل سے بھی اس میں کچھ ہوگا لہٰذا وہ بلند درجہ میں انبیا اور اوصیا کے ساتھ ہوگا اور وہ یہ درجہ پائے گا، عقل اور اس کے لشکر کی معرفت اور جہل سے دور کر دینے کی بنا پر خدا ہم کو اور تم کو اپنی اطاعت اور مرضی کی توفیق دے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔1 حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔53)

باب نمبر۔46

بدا کے متعلق گفتگو مت کرو

عَلِيٌّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے اگر لوگ جانتے کہ اقرار بداء میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو کرنے سے رو گردانی کرتے کیوں کہ وہ ایمان بالغیب ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔12، صفحہ نمبر۔280)

حدیث نمبر۔13

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيِّ أَخِي يَحْيَى عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ مَا تَنَبَّأَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُقِرَّ لِلَّهِ بِخَمْسِ خِصَالٍ بِالْبَدَاءِ وَ الْمَشِيئَةِ وَ السُّجُودِ وَ الْعُبُودِيَّةِ وَ الطَّاعَةِ.

فرمایا: امام جعفر صادق ع نے کہ کوئی نبی نہیں بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بداء مشیئت سجدہ و بندگی اور اطاعت۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔13، صفحہ نمبر۔280)

بدا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا ع يَقُولُ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَ أَنْ يُقِرَّ لِلَّهِ بِالْبَدَاءِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام رضاع کو فرماتے سنا خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ اس پر شراب کو حرام کیا اور بداء کا اس سے اقرار لیا۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب التوحید، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر۔280)

نمازِ نبوی

رسول اللہ صلعم پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے

حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُتْعِبُ نَفْسَكَ وَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَقُومُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى -طه ما أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقى.

فرمایا ابو جعفر (ع) نے رسول اللہ صلعم عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں درآنحالیکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گذار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمائی اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔176، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر345)

سیاسی روایات

یہ بات متفق علیہ ہے کہ ایک دور ایسا گزرا ہے جب مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے دیگر مقاصد کے ساتھ ساتھ سیاسی مقاصد کیلئے بھی روایتیں وضع کی گئیں جن میں اپنی اپنی پارٹی کے فضائل اور فریق مخالف پر لعنتیں احادیث سے ثابت کی گئیں (یہ ایک لمبی تفصیلی بحث ہے)۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اللہ کے پیغام کو پس پشت ڈال دیا تھا، اللہ نے تو فرمایا تھا کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل سے روک نہ دے لہٰذا عدل کرو، یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

اے ایمان والو! اللہ کے لیے پوری پابندی کرنے والے اور راستی پر قائم رہنے والے۔ اور عدل وانصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو (خبردار) کسی قوم سے دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ اور عدل سے پھر جاؤ۔ عدل کرو۔ کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ سے ڈرو بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر-8)

لیکن جب انسان کے مقصد دین وآخرت کی بجائے دنیا بن جائے تو نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

خدا کی لعنت ہو عباسیوں پر (سیاسی روایت)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى بْنِ النُّعْمَانِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ: وَ اللَّهِ لَقَدْ نَصَرَ اللَّهُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ع فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ إِي وَ اللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلَيْهِ إِخْوَتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِي وَ اللَّهِ وَ نَحْنُ عُمُومَتُهُ بَغَيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ قَالَ قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَ نَحْنُ أَيْضاً مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا ع هُوَ ابْنِي قَالُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَدْ قَضَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ الْقَافَةُ قَالَ ابْعَثُوا أَنْتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا وَ لَا تُعْلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُمُوهُمْ وَ لْتَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ فَلَمَّا جَاءُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَ اصْطَفَّ عُمُومَتُهُ وَ إِخْوَتُهُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ أَخَذُوا الرِّضَا ع وَ أَلْبَسُوهُ جُبَّةَ صُوفٍ وَ قَلَنْسُوَةً مِنْهَا وَ وَضَعُوا عَلَى عُنُقِهِ مِسْحَاةً وَ قَالُوا لَهُ ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ثُمَّ جَاءُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالُوا أَلْحِقُوا هَذَا الْغُلَامَ بِأَبِيهِ فَقَالُوا لَيْسَ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ وَ لَكِنَّ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّهُ وَ هَذِهِ عَمَّتُهُ وَ إِنْ يَكُنْ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ ع قَالُوا هَذَا أَبُوهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ فَقُمْتُ فَمَصَصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ ع ثُمَّ قُلْتُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى الرِّضَا ع ثُمَّ قَالَ يَا عَمِّ أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص بِأَبِي ابْنُ خِيَرَةِ الْإِمَاءِ ابْنُ النُّوبِيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْفَمِ الْمُنْتَجَبَةِ الرَّحِمِ وَيْلَهُمْ لَعَنَ

اللهُ الْأُعَيْبِسَ وَذُرِّيَّتَهُ صَاحِبَ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَشُهُوراً وَأَيَّاماً يَسُومُهُمْ خَسْفاً وَيَسْقِيهِمْ كَأْساً مُصَبَّرَةً وَهُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَجَدِّهِ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ يُقَالُ مَاتَ أَوْ هَلَكَ أَيَّ وَادٍ سَلَكَ أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمِّ إِلَّا مِنِّي فَقُلْتُ صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ.

راوی کہتا ہے میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے کہا کہ اس نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا(ع) کی انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں ہم نے بھی ان پر زیادتی کی حسن نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود نہ تھا انھوں نے کہا امام رضا(ع) کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا امام(ع) نے فرمایا (امام محمد تقی(ع)) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں رسول اللہ نے قیافہ شناسوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیافہ سے فیصلہ ہو جائے حضرت نے فرمایا تم ان کو بلا لو مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئیں تو انھوں نے ہم کو باغ میں بٹھایا اور امام رضا(ع) کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا(ع) کی ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گردن پر بیلچہ رکھا (کاشتکاروں اور دہکانوں کے سے لباس میں آپ کو نمایاں کیا)

اور کہا آپ باغ میں اسی طرح داخل ہوں گویا آپ اس کے مالی ہیں اور قیافہ شناسوں سے کہا بتاؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا ان میں سے کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی پھوپھی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا(ع) چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ یہ اس کے باپ ہیں علی بن جعفر نے کہا میں اُٹھا اور میں نے امام محمد تقی(ع) کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا(ع) نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم نے میرے باپ کو کہتے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند آئیگا وہ اس زن جشیہ کا فرزند ہو گا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہو گی اور طیب الراحم ہو گی اور الہام کیا جائے گا اس پر خدا کی لعن ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر (جنھوں نے اولاد سے دشمنی کی) وہ (امام عصر) کو قتل کریں گے ان کو برسوں مہینوں اور دنوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچے گے اور وہ دور رہیں گے اپنے اب وجد سے وہ صاحب غنیمت ہوں گے اور اے چچا سب میری نسل سے ہو گا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ آپ نے سچ کہا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔71، حدیث نمبر۔14، صفحہ نمبر۔266)

سیاسی خبریں مذہبی رنگ میں

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ مُزَامِلاً لِجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَوَدَّعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ

حَتَّى وَرَدْنَا الْأُخَيْرِجَةَ أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ مِنْ فَيْدَ إِلَى الْمَدِينَةِ- يَوْمَ جُمُعَةٍ فَصَلَّيْنَا الزَّوَالَ فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طُوَالٍ آدَمَ مَعَهُ كِتَابٌ فَنَاوَلَهُ جَابِراً فَتَنَاوَلَهُ فَقَبَّلَهُ وَ وَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَ إِذَا هُوَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ وَ عَلَيْهِ طِينٌ أَسْوَدُ رَطْبٌ فَقَالَ لَهُ مَتَى عَهْدُكَ بِسَيِّدِي فَقَالَ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَفَكَّ الْخَاتَمَ وَ أَقْبَلَ يَقْرَؤُهُ وَ يَقْبِضُ وَجْهَهُ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِ ثُمَّ أَمْسَكَ الْكِتَابَ فَمَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكاً وَ لَا مَسْرُوراً حَتَّى وَافَى الْكُوفَةَ فَلَمَّا وَافَيْنَا الْكُوفَةَ لَيْلًا بِتُّ لَيْلَتِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُهُ إِعْظَاماً لَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ وَ فِي عُنُقِهِ كِعَابٌ قَدْ عَلَّقَهَا وَ قَدْ رَكِبَ قَصَبَةً وَ هُوَ يَقُولُ أَجِدُ مَنْصُورَ بْنَ جُمْهُورٍ أَمِيراً غَيْرَ مَأْمُورٍ وَ أَبْيَاتاً مِنْ نَحْوِ هَذَا فَنَظَرَ فِي وَجْهِي وَ نَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً وَ لَمْ أَقُلْ لَهُ وَ أَقْبَلْتُ أَبْكِي لِمَا رَأَيْتُهُ وَ اجْتَمَعَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِ الصِّبْيَانُ وَ النَّاسُ وَ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ الرَّحَبَةَ وَ أَقْبَلَ يَدُورُ مَعَ الصِّبْيَانِ وَ النَّاسُ يَقُولُونَ جُنَّ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ جُنَّ فَوَ اللَّهِ مَا مَضَتِ الْأَيَّامُ حَتَّى وَرَدَ كِتَابُ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى وَالِيهِ أَنِ انْظُرْ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ- جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَ ابْعَثْ إِلَيَّ بِرَأْسِهِ فَالْتَفَتَ إِلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ قَالُوا أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَانَ رَجُلًا لَهُ عِلْمٌ وَ فَضْلٌ وَ حَدِيثٌ وَ حَجَّ فَجُنَّ وَ هُوَ ذَا فِي الرَّحَبَةِ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى الْقَصَبِ يَلْعَبُ مَعَهُمْ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَعَ الصِّبْيَانِ يَلْعَبُ عَلَى الْقَصَبِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِنْ قَتْلِهِ قَالَ وَ لَمْ تَمْضِ الْأَيَّامُ حَتَّى دَخَلَ مَنْصُورُ بْنُ جُمْهُورٍ الْكُوفَةَ وَ صَنَعَ مَا كَانَ يَقُولُ جَابِرٌ.

راوی کہتا ہے میں اور یزید جعفی سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر (ع) سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش و خرم تھے جب ہم منزل اخیر جہ پر پہنچے جو اتنی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ سے منزل فید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا جس کے پاس ایک خط تھا جو اس نے جابر کو دیا، جابر نے لے کر اسے چوما اور آنکھوں سے لگایا یہ خط امام محمد باقر (ع) کا تھا جس پر تازہ مہر لگی ہوئی تھی، جابر نے اس سے پوچھا تم امام کے پاس سے کب چلے تھے اس نے کہا ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن سے تھا) جابر نے کہا قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا بعد نماز، جابر نے مہر توڑی اور خط پڑھنے لگا اس کے چہرہ سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اس نے خط کو اپنے پاس رکھ لیا اس کے بعد میں نے اس کو ہنستے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس کے بعد ہم کوفہ کی طرف چلے جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے گیا میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلا لٹکا ہے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جمہور کو میں دیکھ رہا ہوں ایسا امیر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اس مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو دیکھا لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا میرے پاس اور جابر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے کہ جابر دیوانے ہو گئے وہ اس حال میں کوفہ کے محلہ رحبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادھر ادھر گھومنے لگے چند روز نہ گذرے تھے کہ ہشام بن عبدالملک نے والی کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم و فضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنون ہو گیا ہے کوفہ کے محلے

رحبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے حاکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رحبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنی لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، یہ دیکھ کر اس نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا چند روز گذرے تھے کہ منصور عباسی (غالباً کاتب نے ابن جمہور غلطی سے لکھا) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کہا تھا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔97، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر407)

جعفر کی مخالفت سے کام خراب ہو گیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَآهُ أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْ لَا الطَّرْدُ:" أَوْ كَلَامٌ هَذَا نَحْوُهُ.

راوی کہتا ہے مجھے ابوجنانی نے ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے صاحب الامر کو دیکھا، قبل وفات امام حسن عسکری (ع) دس روز پہلے اور فرمایا خداوند تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جاتیں۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔75، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔282)

بنوامیہ جاہل لوگ تھے (سیاسی روایت)

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَ لَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لِكَيْ إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی جیسے نماز روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو متقضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ متقضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں کہ یہی متقضائے ایمان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔308، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر13)

ابوالخطاب عاریتی ایمان والے تھے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَ غَيْرِهِ عَنْ عِيسَى شَلَقَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ع وَ مَعَهُ بَهْمَةٌ قَالَ قُلْتُ يَا غُلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ أَبُوكَ يَأْمُرُنَا بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانَا عَنْهُ أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنَا أَنْ نَلْعَنَهُ وَ نَتَبَرَّأَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع وَ هُوَ غُلَامٌ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا

زَوَالَ لَهُ وَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ وَ خَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ أَعَارَهُ الْإِيمَانَ يُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَ كَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع وَ مَا قَالَ لِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّهُ نَبْعَةُ نُبُوَّةٍ.

راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم (ع) ادھر سے گذرے۔آپ کے ساتھ بکری تھی میں نے کہا اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں ۔پہلے کہا ابوالخطاب سے دوستی کرلو پھر کہا اس پر لعن کرو اور بیزاری کا اظہار کرو آپ اس وقت کم سن تھے۔فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ابوالخطاب انہی عاریتہ ایمان والوں میں ہے میں یہ سن کر امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا اور جو امام موسیٰ کاظم (ع) نے فرمایا تھا بیان کیا فرمایا وہ سرچشمہ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔310، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر16)

حسن و حسین

خدا کے دو شہر جن کے بارے میں حسنؑ و حسینؑ کے سوا کوئی نہیں جانتا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ ع قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَ الْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ وَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفِ مِصْرَاعٍ وَ فِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفِ لُغَةٍ يَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَ أَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَ مَا فِيهِمَا وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ غَيْرِي وَ غَيْرُ الْحُسَيْنِ أَخِي.

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ امام حسن نے فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے لوہے کی۔ یعنی بہت مضبوط اور ان دونوں میں ہزار ہزار در ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسین (ع) کے اور کوئی نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔113، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر47)

حسنؑ و حسینؑ کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ولادت میں چھ ماہ کا فرق تھا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: كَانَ بَيْنَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ع طُهْرٌ وَ كَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر50)

امام حسینؑ کو ”مدد“ یا ”لقاالٰہی“ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی خدائی پیشکش، امام نے ”لقاالٰہی“ کو اختیار کیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ النَّصْرَ أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے جب امام حسین کے لئے مدد مابین آسمان وزمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقاالٰہی کے پس حضرت نے لقاالٰہی کو اختیار کیا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر 54)

امام حسینؑ پر دیر تک گریہ کرنے کی خاطر ستو کا شربت پی لیا

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ع أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً وَ بَكَتْ وَ بَكَيْنَ النِّسَاءُ وَ الْخَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَ ذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَ دُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا مَا لَكِ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكِ قَالَتْ إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ قَالَ فَأَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَ الْأَسْوِقَةِ فَأَكَلَتْ وَ شَرِبَتْ وَ أَطْعَمَتْ وَ سَقَتْ وَ قَالَتْ إِنَّمَا نُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ نَتَقَوَّى عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ ع قَالَ وَ أُهْدِيَ إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوناً لِتَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ ع فَلَمَّا رَأَتِ الْجُونَ قَالَتْ مَا هَذِهِ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا فُلَانٌ لِتَسْتَعِينِي عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ فَقَالَتْ لَسْنَا فِي عُرْسٍ فَمَا نَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ كَأَنَّمَا طِرْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ لَمْ يُرَ لَهُنَّ بِهَا بَعْدَ خُرُوجِهِنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرٌ.

راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین (ع) آپ کی بی بی (رباب) جو بنی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو بلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور ستو پینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسین (ع) پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھا یہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ

انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین (ع) پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔114، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر 55)

فرقہ بندی

اللہ نے فرقہ پرستوں کی ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ یہ اپنے علاوہ باقی تمام فرقوں کو صاحب ایمان ہی نہیں سمجھتے اور جن عقائد پر خود عمل پیرا ہوتے ہیں صرف اسی کو حق سمجھتے ہیں اور اپنے باطل مذہب پر فرحت محسوس کرتے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾

مگر ان لوگوں نے اپنے (دینی) معاملہ کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پس ہر گروہ کے پاس جو (دین) ہے وہ اس پر خوش ہے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔53)

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾

جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ ہو گئے۔ (پھر) ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔32)

اللہ نے ایسے عقائد کے حامل گروہ کے متعلق فرمایا کہ ان کا نبی ﷺ سے کوئی تعلق نہیں:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ بس اللہ کے حوالہ ہے۔ پھر وہ انہیں بتلائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے؟

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔159)

آیاتِ درج بالا کے مطالعے کے بعد ملاحظہ فرمایئے اصولِ کافی کی احادیث جن میں دوسرے فرقوں پر لعنتیں برسائی جا رہی ہیں:

قدریہ لعنتی، مرجیہ لعنتی، خارجی لعنتی، سب لعنتی، صرف ہم مومن ہیں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ قَالَ قُلْتُ لَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَ لَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ إِنَّ قَتَلَتَنَا مُؤْمِنُونَ فَدِمَاؤُنَا مُتَلَطِّخَةٌ بِثِيَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ- أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَنا بِقُرْبانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّناتِ وَ بِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ قَالَ كَانَ بَيْنَ الْقَاتِلِينَ وَ الْقَائِلِينَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ فَأَلْزَمَهُمُ اللَّهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے خدا لعنت کرے قدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول

مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لتھڑے رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائیں جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اے رسول (ص) تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسول (ص) معجزات لیکر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا وہ معجزہ دکھایا پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلام نے) ان کو قتل کیوں کیا اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔303، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر3)

مرجیہ، قدریہ اور حروریہ پر خدا کی لعنت ہو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مَا هُمْ فَقُلْتُ مُرْجِئَةٌ وَ قَدَرِيَّةٌ وَ حَرُورِيَّةٌ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

ابن مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (ع) نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے میں نے کہا وہ مرجیہ، قدریہ اور حروریہ (خارجی) فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی خدا کی لعنت ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔303، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر4)

سب فرقے برے ہیں، بس ہمارا فرقہ حق پر ہے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الرُّومِ وَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَ أَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے اہل شام بدتر ہیں رومیوں سے اور اہل مدینہ بدتر ہیں اہل مکہ سے اور اہل مکّہ کفر کرتے ہیں ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی امیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے باطن دلوں میں کفر چھپائے ہوتے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المومنین (ع) کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے) اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقا بدتر ہیں کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کی رسوخ کے لحاظ سے ہے مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہل بیت (ع) سے منحرف، خاص کر کہ مکہ مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں

اور ناصبیت میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ برا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک باقی ہے جو یوم عاشورہ عید مناتے ہیں بلکہ یہ ان کی سب سے بڑی عید ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔303، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر4)

طلاق بحکمِ والدین

اگر والدین حکم دیں تو بیوی کو طلاق دے دو

اللہ کا فرمان ہے کہ عدل وانصاف سے کام لو خواہ اس کا نتیجہ خود تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو یا تمہارے والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہو، اور یہ عدل وانصاف سے عاری بات ہے کہ والدین کے کہنے پر بلا وجہ بیوی کو طلاق دے دی جائے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لئے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔135)

ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ص فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئاً وَ إِنْ حُرِّقْتَ بِالنَّارِ وَ عُذِّبْتَ إِلَّا وَ قَلْبُكَ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَ وَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَ بَرَّهُمَا حَيَّيْنِ كَانَا أَوْ مَيِّتَيْنِ وَ إِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ.

میں نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ (ص) کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلایا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزر یہ علامت ایمان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔197، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر52)

گناہوں کی وجہ سے بارشیں رک جاتی ہیں

لوگ گناہ کرتے ہیں تو اللہ بارش روک لیتا ہے

اللہ نے قرآن میں بارش کا پورا سائیکل بیان فرمایا ہے، ظاہر ہے اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جو قرآن کا مطالعہ کرے گا، بصورتِ دیگر من گھڑت عقیدوں کا وہی حال ہو گا جو اس باب میں درج اصولِ کافی کی روایت کا ہو رہا ہے، ملاحظہ فرمائیے پہلے قرآن کی وضاحت اور اس کے بعد اصولِ کافی کی روایت:

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾

اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو

(سورۃ الحجر 15،آیت نمبر۔22)

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ﴿٩﴾

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے

(سورۃ الفاطر 35،آیت نمبر۔9)

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾

اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں، اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں

(سورۃ الروم 30،آیت نمبر۔48)

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں، تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔57)

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾

اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔ تاکہ اس کے ذریعے سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان 25، آیت نمبر۔ 48تا49)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے، پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، اس میں عقل مندوں کے لئے بہت زیادہ نصیحت ہے۔

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔ 21)

ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلَّ مَطَراً مِنْ سَنَةٍ وَ لَكِنَّ اللَّهَ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَ إِلَى الْفَيَافِي وَ الْبِحَارِ وَ الْجِبَالِ وَ إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِي جُحْرِهَا بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلَّتِهَا بِخَطَايَا مَنْ بِحَضْرَتِهَا وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسْلَكٍ سِوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے بارش کو ہٹا لیتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جس کیڑے کو عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس قصور پر کہ وہ اپنا سوراخ وہاں سے کیوں نہیں ہٹاتا جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشادہ کر دی ہے جو اہل معاصی سے جدا ہے حضرت نے فرمایا اے بابصیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔ 239، حدیث نمبر۔ 15، صفحہ نمبر 210)

زکوۃ نہ دینے سے بارش رک جاتی ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْهُنَّ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَ الْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَ لَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَ شِدَّةِ الْمَئُونَةِ وَ جَوْرِ السُّلْطَانِ وَ لَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ

السَّمَاءِ وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَلَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالا علان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تولا جائے نہ کم ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور عہد رسول (ص) کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کا کچھ مال لوٹ لے گا (۵) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف وہراس پیدا کر دے گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔290، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 341)

باب نمبر۔53

بد گوئی کرنے والے کی ماں سے شیطان کا زنا

جو بد گوئی کرے سمجھ لو اس کی ماں سے شیطان نے زنا کیا ہے

قرآن میں اللہ نے مومنوں کی ایک نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾

جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(سورۃ المومنون 23،آیت نمبر۔3)

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان 25،آیت نمبر۔72)

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ (19/24)

ترجمہ:" جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے،اُن کیلئے دُنیا وآخرت میں دَردناک عذاب ہے۔"

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 19}

قرآن:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (33/7)

ترجمہ:" اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپؐ فرمادیں کہ اللہ نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 33}

قرآن:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ (151/6)

ترجمہ:" اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ یہ کھلی ہو یا چھپی ہو۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151}

قرآن:

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (37/42)

ترجمہ:" اِیمان والے کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

مزید حوالہ جات:(72/55,25/3,28/135,23/3)

جنّت میں بھی لغویت نہ ہوگی۔(35/25,78/23,56/62,52/19)

اِن آیات میں آپ نے ایک خاص بات نوٹ کی ہوگی کہ بے حیائی کا کام کرنا تو بڑی دُور کی بات ہے، اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی بات سننے سے بھی منع فرمایا ہے لیکن اصولِ کافی کی مندرجہ ذیل روایت دیکھ کر سخت حیرانگی ہوتی ہے کہ حدیث کی کتاب میں اِس قسم کی من گھڑت باتیں جن کا کوئی سر پیر نہیں داخل کرنے کا آخر کیا مقصد تھا :

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ شِرْكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَّاشاً لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ بے شک ایک علامت اس کو کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا یہ ہے وہ بد گو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔259، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 276)

جو بد گوئی کرے سمجھ لو اس کی ماں سے شیطان نے زنا کیا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ زنا زادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔259، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 276)

جو بد گوئی کرے سمجھ لو اس کی ماں سے شیطان نے زنا کیا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيءٍ قَلِيلِ الْحَيَاءِ- لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَ لَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ فِي النَّاسِ شِرْكُ شَيْطَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَ مَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ شارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ قَالَ وَ سَأَلَ رَجُلٌ فَقِيهاً هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قِيلَ لَهُ قَالَ مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتِمُهُمْ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتْرُكُونَهُ فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَ لَا مَا قِيلَ فِيهِ.

فرمایا حضرت امیر المومنین (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بد گو بد زبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کروگے تو معلوم ہوگا کہ وہ یا زنازادہ ہے یا اس کے نطفہ میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا (سورہ بنی اسرائیل) خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن (تیرے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے) اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے تو یہی ان کا لاابالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی پرواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔259، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر276)

وعدہ خلافی کی اجازت ہے

کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل کرو، لیکن اصولِ کافی کا مشورہ ہے کہ معاہدہ توڑنا کوئی بڑی بات نہیں، ملاحظہ کیجئے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔8)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَرْيَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَى حِدَةٍ اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرَ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَغْزُوَ مَعَهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْغَدْرِ وَلَا يُقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلَكِنَّهُمْ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ.

فرمایا حضرت صادق آل محمد (ص) نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کیا اور وہ مسلمان کے پاس آیا ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو عذر نہ کرنا چاہئے اور نہ دوسروں کو عذر کا حکم دینا چاہئے عذر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔266، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 295)

دعا

اگر چالیس آدمی جمع ہو کر دعا کریں تو وہ قبول ہو جاتی ہے، اگر چار بندے ہوں تو وہ دس دس مرتبہ دعا کر کے چالیس کا فگر پورا کر لیں تو بھی دعا قبول ہو جائے گی

دعا کے معنی کسی کو پکارنا یا آواز دینا ہیں۔پوری کائنات میں اللہ نے ہر چیز کیلئے قوانین مقرر کر رکھے ہیں، حضرتِ انسان کو ان قوانین کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہیں وہ اس کے خوشگوار نتائج حاصل کر لیتے ہیں اور جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس کا نقصان انہی کو ہوتا ہے۔اگر کوئی انسان قوانین خداوندی کے خلاف کام کرنا شروع کر دے اور جلد ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اسے چاہیے کہ فوراً وہ غلط کام ترک کر کے اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرے اور اس سے مدد طلب کرے یعنی اللہ کے قانون کے مطابق عمل کرے۔اللہ کے قانون کو اس طرح پکارنا یا مدد طلب کرنا دعا کہلاتا ہے۔جب انسان ایسی دعا کرتا ہے جس کا ذکر سطورِ سابقہ میں کیا گیا ہے تو اسے اس کے خوشگوار نتائج حاصل ہوتے ہیں، اسے دعا کا قبول ہونا کہتے ہیں۔

جب انسان کسی کام کو سرانجام دینے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے تو انسانی جسم کے اندر زائد انرجی اور ہمت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔اگر کوئی انسان کوئی کام کرنے سے پہلے اللہ کے قانون کا مطالعہ کر کے اچھی طرح اطمینان کر لے کہ جو کام وہ کرنے جا رہا ہے وہ قوانین خداوندی کے مطابق ہے تو اس سے اس کے خوابیدہ جذبات بیدار ہو جاتے ہیں اور اس کی قوتِ عمل میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔اس طرح ہر لمحے ہر کام کو سرانجام دینے سے پہلے اللہ (کے قانون) کو پکارنا دعا کہلاتا ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ''اپنے ہر ارادے اور عمل کو قانون خداوندی سے ہم آہنگ رکھنے کی شدتِ آرزو دعا کہلاتی ہے اور اس کے نتائج اس کی قبولیت۔''

اسی طرح کسی دوسرے انسان کے کسی کام میں اس کی تائید کرنا، اس کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرنا دعا دینا کہلاتا ہے اور یہ گویا دوسرے انسان کی مدد کے مترادف ہوتا ہے، کیونکہ اس سے اسے اس بات کا اطمینان ہو جاتا ہے کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں معاشرے کی اخلاقی مدد میرے ساتھ ہے لہٰذا میں نے کسی غلط کام کا انتخاب نہیں کیا۔

قرآن میں بعض انبیا کی دعاؤں کا ذکر ہے، یہ ایک بالکل الگ معاملہ ہے، یہ اللہ اور انبیائے کرام کے درمیان تعلق اور رابطے کی بات تھی جسے نبی کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا اس لئے ہم نہیں جان سکتے کہ انبیا کے خدا کو پکارنے کی ماہیت کیا تھی اور خدا کی طرف سے اس کے جواب کی حقیقت کیا۔نبی کریم ﷺ کے بعد سلسلہ انبیا ختم ہو چکا ہے۔

قرآن سے کچھ حوالہ جات ملاحظہ کیجئے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔ 60)

فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

پس تم اسی کی محکومیت اختیار کرتے ہوئے اسے پکارو

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔ 65)

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وہ دعائیں قبول کرتا ہے اس کی جو ایمان لائیں اور اعمال صالحہ کریں

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔ 26)

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 55)

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 56)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 186)

قرآن کی وضاحت کے باوجود اصولِ کافی کا بیان ہے کہ اگر چالیس دفعہ دعا کے الفاظ دہرائے جائیں تو دعا قبول ہو جاتی ہے چاہے چالیس آدمی ایک ایک دفعہ دعا کریں یا چار بندے دس دس مرتبہ کر لیں:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلًا اجْتَمَعُوا فَدَعَوُا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ

لَهُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَأَرْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةً فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ لَهُ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس بار دعا کرے خدائے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 102)

اگر چار آدمی ایک ہی مقصد کیلئے دعا کریں تو قبول ہو جائے گی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَوُا اللَّهَ إِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ إِجَابَةٍ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔17، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 102)

دعا بیس سال بعد قبول ہوتی ہے

ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ يُسْتَجَابُ لِلرَّجُلِ الدُّعَاءُ ثُمَّ يُؤَخَّرُ قَالَ نَعَمْ عِشْرِينَ سَنَةً.

میں نے حضرت ابوعبداللہ (ع) سے کہا. بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے فرمایا ہاں بیس سال تک۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 105)

دعا ایک ہفتے کے اندر قبول ہو جاتی ہے

ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِجَابَتُهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

فرمایا ابوعبداللہ (ع) نے مومن کو دعا کرنی چاہیئے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر106)

خدا کو مسلمانوں کی آہ وزاری کی آوازیں پسند ہیں

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلَّهِ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيَقُولُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اقْضِ لِعَبْدِي حَاجَتَهُ وَ لَا تُعَجِّلْهَا فَإِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَ صَوْتَهُ وَ إِنَّ الْعَبْدَ الْعَدُوَّ لِلَّهِ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيُقَالُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اقْضِ لِعَبْدِي حَاجَتَهُ وَ عَجِّلْهَا فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَ صَوْتَهُ قَالَ فَيَقُولُ النَّاسُ مَا أُعْطِيَ هَذَا إِلَّا لِكَرَامَتِهِ وَ لَا مُنِعَ هَذَا إِلَّا لِهَوَانِهِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس دعا پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز و پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلدی پوری کر دے کیوں کہ اس کی آواز اور فریاد سننا پسند نہیں کرتا. جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔19، حدیث نمبر۔7، صفحہ نمبر106)

دعا کا الارم لگاؤ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ص مَنْ أَرَادَ شَيْئاً مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَ أَخَذَ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ- بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَ لَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ وَ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ أَقُومُ سَاعَةَ كَذَا وَ كَذَا إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَلَكاً يُنَبِّهُهُ تِلْكَ السَّاعَةَ.

حضرت ابوعبداللہ (ع) نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستر چھوڑنا چاہتا ہو اس کو کہنا چاہئے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔49، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر176)

مومن

مومن اگر موت سے کراہت کرے تو اللہ موت کو ہٹا دیتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنِ اسْتَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ- وَ إِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا جس نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ میرا تردد کسی شے جس میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندہ مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور موت سے کراہت کرتا ہے میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔273، حدیث نمبر۔11، صفحہ نمبر317)

مومن سے لڑنا کفر ہے

(اس روایت کی رو سے جمل و صفین میں شریک سب کافر ہو گئے)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ وَ أَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ وَ حُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔279، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر324)

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے جو مومن برادر مومن کے اذن دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کردے گا ایک دیوار کا فاصلہ دیوار سے ایکہزار برس کی راہ کا ہو گا۔

باب نمبر۔57

وقتِ جماع صلوٰت نہ پڑھنے پر لعنت

جو جماع کے وقت محمد وآلِ محمد پر صلوات نہ بھیجے اس پر خدا کی لعنت

عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْعَطْسَةِ وَ عِنْدَ الذَّبِيحَةِ وَ عِنْدَ الْجِمَاعِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع مَا لَهُمْ وَيْلَهُمْ نَافَقُوا لَعَنَهُمُ اللَّهُ.

راوی کہتا ہے میں حضرت محمد باقر (ع) سے کہا لوگ تین موقعوں پر محمد وآل محمد (ص) پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اوّل چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت تیسرے جماع کے وقت حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت ہو اور پر خدا کی لعن ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر 343)

فرمانِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد (آدم (ع)) اور ایک عورت (حوا (ع)) سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہیں مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز و مکرم وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے، بڑا باخبر ہے۔

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔ 13)

اللہ نے فرمایا کہ خاندان اور قبائل میں تقسیم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو لیکن جب مقصد محض یہ ہو کہ اپنے خاندان اور پارٹی کے لوگوں کی سبقت ثابت کرنی ہے تو ایسی روایتیں اصولِ کافی سے بآسانی مل جاتی ہیں :

ہمارے خاندان کے لوگ افضل ہیں، جو اس بات کا انکار کرے وہ کافر ہے

روزِ قیامت حمزہ اور جعفر کے دو سبز پَر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے پھریں گے

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ- أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَنَغِيبُ فَقَالَ إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْحَدُ بِهِ إِلَّا جَاحِدٌ فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِّهِمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ الرُّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ ص وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيُّ نَبِيِّهَا حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيٌّ أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ- حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُنْحَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ شَيْءٌ كَرَّمَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّداً ص وَشَرَّفَهُ وَالسِّبْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ ع يَجْعَلُهُ اللَّهُ مَنْ شَاءَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ- وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولئِكَ رَفِيقاً. ذلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفى بِاللَّهِ عَلِيماً.

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ روز فتح بصرہ امیر المومنین رسول صلعم کے خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوایوب انصاری نے کہا۔ ضرور اے امیر المومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ

مجلس رسول صلعم میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے۔ فرمایا روز قیامت بہترین مخلوق اولاد عبد المطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور نہیں منکر ہو گا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمار رحمۃ اللہ نے کہا۔ اے امیر المومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد مصطفی ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصیٔ نبی ہو گا افضل اوصیائے وصیٔ نبی محمد صلعم ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیأ کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور جعفر بن ابو طالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو دو بازو نہیں دیئے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ نے محمد مصطفی صلعم کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسول صلعم کے دونوں نواسے حسن (ع) و حسین (ع) ہیں اور مہدی ہیں۔ خدا نے ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں۔ صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔110، حدیث نمبر۔34، صفحہ نمبر 24)

حدیث نمبر۔5

5-: عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ع وَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَ مَعَهُ رَاهِبَةٌ فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ فَقَالَ لَهُ إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِ بِهِمَا عِنْدَ بِئْرِ أُمِّ خَيْرٍ قَالَ فَوَافَيْنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَافَوْا فَأَمَرَ بِخَصَفَةِ بَوَارِيَّ ثُمَّ جَلَسَ وَ جَلَسُوا فَبَدَأَتِ الرَّاهِبَةُ بِالْمَسَائِلِ فَسَأَلَتْ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُهَا وَ سَأَلَهَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَسْأَلُهُ فَكَانَ يُجِيبُهُ فِي كُلِّ مَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ الرَّاهِبُ قَدْ كُنْتُ قَوِيّاً عَلَى دِينِي وَ مَا خَلَّفْتُ أَحَداً مِنَ النَّصَارَى فِي الْأَرْضِ يَبْلُغُ مَبْلَغِي فِي الْعِلْمِ وَ لَقَدْ سَمِعْتُ بِرَجُلٍ فِي الْهِنْدِ إِذَا شَاءَ حَجَّ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَنْزِلِهِ بِأَرْضِ الْهِنْدِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ بِأَيِّ أَرْضٍ هُوَ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ بِسُبْذَانَ وَ سَأَلْتُ الَّذِي أَخْبَرَنِي فَقَالَ هُوَ عَلِمَ الِاسْمَ الَّذِي ظَفِرَ بِهِ آصَفُ صَاحِبُ سُلَيْمَانَ لَمَّا أَتَى بِعَرْشِ سَبَإٍ وَ هُوَ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِي كِتَابِكُمْ وَ لَنَا مَعْشَرَ الْأَدْيَانِ فِي كُتُبِنَا فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع فَكَمْ لِلَّهِ مِنِ اسْمٍ لَا يُرَدُّ فَقَالَ الرَّاهِبُ الْأَسْمَاءُ كَثِيرَةٌ فَأَمَّا الْمَحْتُومُ مِنْهَا الَّذِي لَا يُرَدُّ سَائِلُهُ فَسَبْعَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ ع فَأَخْبِرْنِي عَمَّا تَحْفَظُ مِنْهَا قَالَ الرَّاهِبُ لَا وَ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى وَ جَعَلَ عِيسَى عِبْرَةً لِلْعَالَمِينَ وَ فِتْنَةً لِشُكْرِ أُولِي الْأَلْبَابِ وَ جَعَلَ مُحَمَّداً بَرَكَةً وَ رَحْمَةً وَ جَعَلَ عَلِيّاً ع عِبْرَةً وَ بَصِيرَةً وَ جَعَلَ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ نَسْلِهِ وَ نَسْلِ مُحَمَّدٍ مَا أَدْرِي وَ لَوْ دَرَيْتُ مَا احْتَجْتُ فِيهِ إِلَى كَلَامِكَ وَ لَا جِئْتُكَ وَ لَا سَأَلْتُكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع عُدْ إِلَى حَدِيثِ الْهِنْدِيِّ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ سَمِعْتُ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ وَ لَا أَدْرِي مَا بِطَانَتُهَا وَ لَا شَرَائِحُهَا

وَلَا أَدْرِي مَا هِيَ وَلَا كَيْفَ هِيَ وَلَا بِدُعَائِهَا فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ سُبُذَانَ الْهِنْدِ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ
بَنَى دَيْراً فِي جَبَلٍ فَصَارَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُرَى إِلَّا فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ وَزَعَمَتِ الْهِنْدُ أَنَّ اللَّهَ فَجَّرَ لَهُ عَيْناً فِي دَيْرِهِ وَزَعَمَتِ
الْهِنْدُ أَنَّهُ يُزْرَعُ لَهُ مِنْ غَيْرِ زَرْعٍ يُلْقِيهِ وَيُحْرَثُ لَهُ مِنْ غَيْرِ حَرْثٍ يَعْمَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى بَابِهِ فَأَقَمْتُ ثَلَاثاً- لَا أَدُقُّ
الْبَابَ وَلَا أُعَالِجُ الْبَابَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ فَتَحَ اللَّهُ الْبَابَ وَجَاءَتْ بَقَرَةٌ عَلَيْهَا حَطَبٌ تَجُرُّ ضَرْعَهَا يَكَادُ
يَخْرُجُ مَا فِي ضَرْعِهَا مِنَ اللَّبَنِ فَدَفَعَتِ الْبَابَ فَانْفَتَحَ فَتَبِعْتُهَا وَدَخَلْتُ فَوَجَدْتُ الرَّجُلَ قَائِماً يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ
فَيَبْكِي وَيَنْظُرُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَبْكِي وَيَنْظُرُ إِلَى الْجِبَالِ فَيَبْكِي فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَقَلَّ ضَرْبَكَ فِي دَهْرِنَا هَذَا فَقَالَ لِي وَ
اللَّهِ مَا أَنَا إِلَّا حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ رَجُلٍ خَلَّفْتَهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ فَقُلْتُ لَهُ أُخْبِرْتُ أَنَّ عِنْدَكَ اسْماً مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَبْلُغُ
بِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ- بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَتَرْجِعُ إِلَى بَيْتِكَ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَعْرِفُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قُلْتُ لَا أَعْرِفُ إِلَّا
بَيْتَ الْمَقْدِسِ الَّذِي بِالشَّامِ قَالَ لَيْسَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَلَكِنَّهُ الْبَيْتُ الْمُقَدَّسُ وَهُوَ بَيْتُ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَقُلْتُ
لَهُ أَمَّا مَا سَمِعْتُ بِهِ إِلَى يَوْمِي هَذَا فَهُوَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَقَالَ لِي تِلْكَ مَحَارِيبُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا حَظِيرَةُ
الْمَحَارِيبِ حَتَّى جَاءَتِ الْفَتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ص وَقَرُبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَحَلَّتِ النَّقِمَاتُ
فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَحَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَنَقَلُوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْبَطْنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَالظَّهْرُ
مَثَلٌ- إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْماءٌ سَمَّيْتُمُوها أَنْتُمْ وَآباؤُكُمْ ما أَنْزَلَ اللَّهُ بِها مِنْ سُلْطانٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي قَدْ ضَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ
بَلَدٍ بَعِيدٍ تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِحَاراً وَغُمُوماً وَهُمُوماً وَخَوْفاً وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤْيَساً أَلَّا أَكُونَ ظَفِرْتُ بِحَاجَتِي
فَقَالَ لِي مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدِ
اغْتَسَلَ وَجَاءَهَا عَلَى طُهْرٍ وَلَا أَزْعُمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السِّفْرَ الرَّابِعَ مِنْ سَهَرِهِ ذَلِكَ فَخُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ ارْجِعْ مِنْ
حَيْثُ جِئْتَ فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ مُحَمَّدٍ ص الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ ثُمَّ اعْمِدْ
إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ- الْبَقِيعُ ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ فَانْزِلْهَا وَأَقِمْ ثَلَاثاً ثُمَّ سَلْ عَنِ الشَّيْخِ
الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِيَّ وَهِيَ فِي بِلَادِهِمُ اسْمُهَا الْخَصَفُ فَالْطُفْ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ بَعَثَنِي
إِلَيْكَ نَزِيلُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الزَّاوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْخُشَيْبَاتُ الْأَرْبَعُ ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
الْفُلَانِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيُّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلَيُرِيكَاهُ أَوْ يَصِفُهُ لَكَ فَتَعْرِفُهُ بِالصِّفَةِ وَسَأَصِفُهُ لَكَ قُلْتُ فَإِذَا
لَقِيتُهُ فَأَصْنَعُ مَا ذَا قَالَ سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنٌ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِ مَنْ مَضَى وَمَنْ بَقِيَ فَقَالَ لَهُ أَبُو
إِبْرَاهِيمَ ع قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقِيتَ فَقَالَ الرَّاهِبُ مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ هُوَ مُتَمِّمُ بْنُ فَيْرُوزَ وَهُوَ
مِنْ أَبْنَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِيقَانِ وَفَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ
فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْماً وَهَدَاهُ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَّفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلَصِينَ وَمَا مِنْ
سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجّاً وَيَعْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ فَضْلًا مِنَ
اللَّهِ وَعَوْناً وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ
الرَّاهِبُ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرُفٍ

نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يُفَسِّرُهَا قَالَ ذَاكَ قَائِمُنَا يُنَزِّلُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيُفَسِّرُهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ وَالْمُهْتَدِينَ ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الِاثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْأَحْرُفِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ مَا هِيَ قَالَ أُخْبِرُكَ بِالْأَرْبَعَةِ كُلِّهَا أَمَّا أَوَّلُهُنَّ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِياً وَالثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ص مُخْلَصاً وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِيعَتُنَا مِنَّا وَنَحْنُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَرَسُولُ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ بِسَبَبٍ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّكُمْ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شِيعَتَكُمُ الْمُطَهَّرُونَ الْمُسْتَبْدَلُونَ- وَلَهُمْ عَاقِبَةُ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ* فَدَعَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ ع بِجُبَّةِ خَزٍّ وَقَمِيصٍ قُوهِيٍّ وَطَيْلَسَانٍ وَخُفٍّ وَقَلَنْسُوَةٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ لَهُ اخْتَتِنْ فَقَالَ قَدِ اخْتَتَنْتُ فِي سَابِعِي.

۵۔راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران یمن کا رہنے والا تھا اور اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا فضل بن یسار نے ان دونوں کیلئے امام موسیٰ کاظم (ع) سے اجازت چاہی حضرت نے فرمایا کل ان کو اُم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آ گئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے) پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یا رات میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے۔

میں (راوی) نے پوچھا وہ ہندوستاں میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر سبا سے بلقیس کا تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپ (ع) کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظم ع نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰ ع پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لیے ایک آزمائش قرار دیا اور محمد صلعم کو رحمت و برکت اور علی (ع) کو مقام عبرت و بصیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آتا اور نہ سوال کرتا۔ امام نے فرمایا۔ اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسماء کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیا ہے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے۔ پس میں اپنے مقام دے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلا یا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنالیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے

اور ھندیوں کا گمان یہ ہے کہ بغیر تخم ریزی اور ہل چلائے اس کے یہاں غلہ اگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا۔ نہ دق الباب کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرت خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لمبے لمبے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسماء الھیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیت آل محمد صلعم کے، میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں خطیرۃ المحاریب کہا جاتا تھا نہ کہ بیت المقدس۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمد صلعم میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلا نازل ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو چھپی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے ادل بدل شروع کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمد صلعم ہیں اور ظاہری الفاظ یہ ہیں (لات عزیٰ وسہل) ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دور دراز شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانیاں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت بر آئے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غسل کیا تھا اور بحالت طُہر اس کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو توریت یا انجیل کی چوتھی کتاب ضرور پڑھی ہو گی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہو گا اس لئے تیرا انجام بخیر ہو گا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا اور محمد صلعم کے مدینہ میں پہنچ جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام یثرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو بقیع کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا پھر دریافت کرنا اس سیاہ فام بڈھے کو جو سرائے کے دروازے پر بوریئے بنتا ہے اس کا یہ بوریہ وہاں کے شہروں میں خصف کہلاتا ہے اس بڈھے سے مہربانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی کواڑ نہ تھے) پھر اس سے فلاں بن فلاں (مراد امام موسیٰ کاظم (ع)) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں

اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود دکھائے یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے۔

اور سوال کرنا دین ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متمم ابن فیروزۃ نسلا فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور خلوص ویقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انھیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراط مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیاں تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجالاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سارے سوال کئے۔ جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتایئے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہو گا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قائم ہو گا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہو گی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہو گی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں دو مجھے بتادیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اول کلمہ لا الہ الا اللہ لاشریک لہ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسول اللہ صلعم کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں ہم رسول اللہ صلعم سے ہیں اور رسول صلعم ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوق الٰہی کے خلاصہ ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذات باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجام بخیر ہے اور رب العالمین کے حمد ہے امام (ع) نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قوہی قمیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم ختنہ بھی کرالو، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔118، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 82)

اگر آپ نے تین سوالوں کے جواب دے دیئے تو اس کا مطلب ہو گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا وہ اس کے حقدار نہ تھے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع قَالَ: أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ مَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ اللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ- فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَ آخِرَتِهِمْ وَ إِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَ هُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَ يَنْسَى وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَ الْأَخْوَالَ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَجِبْهُ قَالَ فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ ع فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَ أَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ ع وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يُكَنَّى وَ لَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ ثُمَّ قَامَ فَمَضَى فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتْبَعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع فَقَالَ مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَأَعْلَمْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ تَعْرِفُهُ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ قَالَ هُوَ الْخَضِرُ ع.

امام محمد تقی (ع) سے مروی ہے کہ امیر المومنین (ع) معہ امام حسن (ع) سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہو گی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔ فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموؤں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔

آپ (ع) نے امام حسن (ع) سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں آپ وصی رسول صلعم ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیر المومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسن (ع) کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیر المومنین کے وصی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسول صلعم کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین و تمام النعمہ میں امام حسن (ع) کے مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

ا۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس روح کو پھر بدن کی طرف لوٹانے کو ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیون بھولتا ہے اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد و آل محمد صلعم پر درود بھیجتا ہے پوری صلوۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا نطفہ اچھل کر عروق اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق اخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین (ع) بن علی (ع) اپنے بھائی کے وصی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی (ع) بن الحسین (ع) امر حسین (ع) کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد ابن علی ان کے بعد جعفر بن محمد صلعم ان کے موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے حجت خدا ہونے کی جو پسر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کنیت ظاہر نہ ہو گی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پر نہ کر دے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسن (ع) باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں غائب ہو گیا۔ میں امیر المومنین (ع) کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد (ع) تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلعم اور امیر المومنین بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔124، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر162)

خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو بڑا جرم کر کے اس کی طرف توجہ کرتا ہے

اللہ نے قرآن میں مختلف اعمالِ صالحہ کو بیان کر کے فرمایا کہ جو شخص یہ اعمال کرتا ہے اللہ اسے دوست رکھتا ہے جبکہ اصولِ کافی کا بیان ہے کہ اللہ اسے دوست رکھتا ہے جو کوئی بڑا جرم کرے اور پھر رجوع کر لے، پیشِ خدمت ہیں پہلے وہ آیات اور اس کے بعد مذکورہ حدیث؛

1۔ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٩٥﴾

اور خدا کی راہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور (اپنے آپ) کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھا کام کرو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 195)

الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾

وہ پرہیزگار جو خوشحالی اور بدحالی (غرضیکہ ہر حال میں راہِ خدا میں مال) خرچ کرتے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں (کے قصور) معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ بھلائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 134)

فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤٨﴾

تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی صلہ عطا کیا اور آخرت کا بہترین ثواب بھی عنایت فرمایا۔ اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 148)

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی (اپنی رحمت سے دور کر دیا) اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کہ وہ اب کلامِ (الٰہی) کو اس کی اصلی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں (تحریف کرتے ہیں) اور جس چیز کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے ہیں (اے پیغمبر (ص)) ان کے معدودے چند آدمیوں کے سوا برابر ان کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے رہیں گے لہٰذا انہیں معاف کر دیجیے اور ان سے درگزر کیجیے بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 13)

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ جو وہ (پہلے) کھا پی چکے ہوں۔ جبکہ (اب) پرہیز کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ اور پھر اس ایمان و پرہیز پر قائم و ثابت قدم بھی رہیں اور پھر تمام برے کاموں سے پرہیز کرتے رہیں اور نیکیاں کرتے رہیں اور اللہ نیک عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 93)

2۔ اللہ توبہ اور طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے، لہٰذا تم ایامِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اس وقت تک ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ پھر جب وہ طہارت کر لیں تو جدھر سے خدا نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور طہارت کرنے والوں کو۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 222)

3۔ اللہ متقین کو دوست رکھتا ہے

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧٦﴾

ہاں جو شخص اپنے عہد و پیمان کو پورا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے تو بے شک خدا پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 76)

4۔ اللہ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٦﴾

اور بہت سے ایسے نبی (گزر چکے) ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی تو اللہ کی راہ میں ان پر جو مصیبتیں پڑیں ان پر وہ نہ پست ہمت ہوئے اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ (دشمن کے سامنے) سرنگوں ہوئے اور اللہ صبر و تحمل رکھنے والے (ثابت قدموں) سے محبت رکھتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 146)

5۔ اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾

(اے رسول (ص)) یہ اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے اتنے نرم مزاج ہو۔ ورنہ اگر تم درشت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ سب آپ کے گرد و پیش سے منتشر ہو جاتے۔ انہیں معاف کر دیا کریں۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ بھی لے لیا کریں۔ مگر جب کسی کام کے کرنے کا حتمی ارادہ ہو جائے تو پھر خدا پر بھروسہ کریں بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔ 159)

6۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا

سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِن جَآءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ
شَيْـًٔا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾

جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں، حرام مال کے بڑے کھانے والے ہیں اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو (آپ کو اختیار ہے) خواہ ان کا فیصلہ کریں یا ان سے رو گردانی کریں اور اگر آپ ان سے رو گردانی کریں۔ تو وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر فیصلہ کریں تو پھر انصاف کے ساتھ کریں کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔42)

7۔ اللہ متقین کو دوست رکھتا ہے

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ
إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

سوا ان مشرکوں کے کہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا اور انہوں نے (اپنا قول و قرار نبھانے میں) کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی امداد کی سو تم ان سے کیا ہوا معاہدہ اس کی مقررہ مدت تک پورا کرو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔4)

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾

بھلا ان مشرکوں کا اللہ اور اس کے رسول کے ہاں کس طرح کوئی عہد و پیمان ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (بمقامِ حدیبیہ) معاہدہ کیا تھا سو جب تک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں (معاہدہ پر قائم رہیں) تو تم بھی ان سے سیدھے رہو (قائم رہو)۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔7)

8۔ اللہ پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ
يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾

(اے رسول (ص)) تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔ بے شک وہ مسجد جس کی اول دن سے تقویٰ و پرہیزگاری پر بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس کی زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں (مسجد قبا و مسجد نبوی) اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک و صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک و صاف رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔108)

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ
تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر تعدی و زیادتی کرے تو تم سب ظلم و زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکمِ الٰہی کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔9)

لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے کہ تم ان کے ساتھ نیکی کرو اور ان کے ساتھ انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(سورۃ الممتحنۃ 60، آیت نمبر۔8)

9۔ اللہ مجاہدین کو دوست رکھتا ہے

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾

بے شک خدا ان (مجاہدوں) کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں یوں صف بستہ ہو کر (پَرا جما کر) جنگ کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔4)

10۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔190)

11۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾

اور جب آپ کے پاس سے منہ پھیرتے ہیں (یا برسر اقتدار آتے ہیں) تو زمین میں فساد برپا کرنے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور کھیتی اور نسل کو برباد کرتے ہیں جبکہ خدا فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔205)

12۔ اللہ ناشکرے اور گنہگار کو پسند نہیں کرتا

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٧٦﴾

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیر و خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے اور گنہگار ہیں اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔276)

13۔ اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾

کہہ دیں خدا اور رسول (ص) کی اطاعت وفرماں برداری کرو اور اگر روگردانی کریں تو بے شک خدا کافروں (نافرمانوں) کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔32)

14۔ اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو خدا ان کو پورا پورا اجر وثواب دے گا۔ اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔57)

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾

اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس جیسا زخم ان لوگوں (کافروں) کو بھی (جنگ بدر میں) لگ چکا ہے۔ یہ تو ایام (زمانہ کے اتفاقات اور نشیب و فراز) ہیں جنہیں ہم لوگوں میں باری باری ادلتے بدلتے رہتے ہیں (تمہیں یہ چوٹ اس لئے لگی) کہ خدا (خالص) ایمان والوں کو جان لے۔ اور بعض کو (چھانٹ کر) شہید (گواہ) بنائے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔140)

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾

اور برائی کا بدلہ تو ویسے ہی برائی ہے اور جو معاف کردے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے بیشک وہ (اللہ) ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الشوریٰ 42،آیت نمبر۔40)

15۔ اللہ مغرور و متکبر اور شیخی بگھارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق اور مسافر، اپنے مملوکہ (غلاموں کنیزوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ بے شک اللہ مغرور و متکبر اور شیخی بگھارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ النساء 4،آیت نمبر۔36)

16۔ اللہ خیانت کار اور گنہگار کو دوست نہیں رکھتا

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾

اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں۔ آپ ان کی وکالت نہ کریں۔ بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا، جو بڑا خیانت کار اور بڑا گنہگار ہے۔

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔107)

17۔اللہ اعلانیہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا سوائے مظلوم کے

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿١٤٨﴾

اللہ علانیہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ جس پر ظلم ہوا ہو (کہ اس کے لیے ظالم کی بدگوئی جائز ہے) اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

(سورۃ النسا4،آیت نمبر۔148)

18۔اللہ فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾

یہودی کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (کچھ نہیں کر سکتا) ان کے ہاتھ بندھیں اور اس (بے ادبانہ) قول کی وجہ سے ان پر لعنت ہو۔ بلکہ اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرتا ہے اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دیا ہے۔ وہ جب بھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد برپا کرنے کی سعی و کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔64)

19۔اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾

اے ایمان والو! (اپنے اوپر) حرام نہ کرو ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور (حد سے) تجاوز نہ کرو بے شک اللہ (حد سے) تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔87)

20۔اللہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾

اور وہ (اللہ) وہی ہے۔ جس نے طرح طرح کے باغات پیدا کیے (ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے بھی اور بغیر چڑھائے ہوئے بھی اور کھجور کے درخت اور طرح طرح کی کھیتی جس کے مزے مختلف ہیں اور زیتون اور انار جو مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی اس کے پھلوں میں سے

کھاؤ جب وہ پھلیں اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور اسراف مت کرو کیونکہ وہ (خدا) اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔ 141)

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾

اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت زینت کرو اور کھاؤ پیو۔ اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ کیونکہ وہ بے شک اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 31)

21۔ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو۔ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 55)

22۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾

اور اگر آپ کو کسی جماعت کی طرف سے خیانت (عہد شکنی کا) اندیشہ ہو تو پھر ان کا معاہدہ اس طرح ان کی طرف پھینک دیں کہ معاملہ برابر ہو جائے۔ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔ 58)

23۔ اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور اسے بھی جو وہ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔ 23)

24۔ اللہ کسی خیانت کار کفرانِ نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾

بے شک اللہ اہلِ ایمان کی طرف سے دفاع کرتا ہے۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کار کفرانِ نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔ 38)

25۔اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

بے شک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا پھر وہ ان کے خلاف سرکش ہو گیا۔اور ہم نے اسے اتنے خزانے عطا کئے تھے کہ اس کی چابیاں ایک طاقتور جماعت کو بھی گرانبار کر دیتی تھیں(اس سے مشکل سے اٹھتی تھیں) جبکہ اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی منزلت پر) مت اترا بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ القصص 28،آیت نمبر۔76)

26۔اللہ فساد برپا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

اور اللہ نے تجھے جو کچھ (مال وزر) دیا ہے۔اس سے آخرت کے گھر کی جستجو کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں کے ساتھ) احسان کر۔اور زمین میں فساد برپا کرنے کی خواہش نہ کر یقیناً اللہ فساد برپا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ القصص 28،آیت نمبر۔77)

27۔اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾

تاکہ اللہ اپنے فضل و کرم سے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو جزاء (خیر) دے۔بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الروم 30،آیت نمبر۔45)

28۔اللہ تکبر و فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اور (تکبر سے) اپنا رخسار لوگوں سے نہ پھیر اور زمین پر ناز وانداز سے نہ چل۔بے شک خدا تکبر کرنے والے (اور) بہت فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ لقمٰن 31،آیت نمبر۔18)

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾

(یہ سب اس لئے ہے) تاکہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ وہ (اللہ) تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں کیونکہ اللہ ہر اِترانے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الحدید 57،آیت نمبر۔23)

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي الْجُرْمِ الْعَظِيمِ وَ يُبْغِضُ الْعَبْدَ أَنْ يَسْتَخِفَّ بِالْجُرْمِ الْيَسِيرِ.

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو بڑا جرم کر کے اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس بندہ سے دشمنی رکھتا ہے جو چھوٹے جرم کو حقیر جانے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔316، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 27)

متفرق

قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے

کیا نبوت کسبی ہوتی ہے یا وہبی؟

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: رَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص قَوْمٌ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقَالُوا مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ مَا بَلَغَ مِنْ إِيمَانِكُمْ قَالُوا الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ وَ الشُّكْرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص حُلَمَاءُ عُلَمَاءُ كَادُوا مِنَ الْفِقْهِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَصِفُونَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَ لَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

امام رضا(ع) نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے آپ صلعم نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ صلعم ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضاءِ الٰہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان مہیا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔151، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر 279)

یہ لوگ علماء حکماء ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ص فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالُوا نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ قَالُوا الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَ التَّفْوِيضُ إِلَى اللَّهِ وَ التَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءَ فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَ لَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

فرمایاامام محمد باقر(ع) نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے تو چند سوار حضرت کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ السلام علیکم۔ فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قضاء قدر الٰہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علماء حکماء ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور کھانے کا سامان جمع نہ کرو۔ جن کو تم نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔155، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 285)

سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع- عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ أَمَّا الْجِدارُ فَكانَ لِغُلامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَ كانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُما فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ ذَهَباً وَ لَا فِضَّةً وَ إِنَّمَا كَانَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِنُّهُ وَ مَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ وَ مَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ.

صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضاو قدر الٰہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔158، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر 291)

دو آدمیوں کے نزاع پر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، اگر مظلوم اپنے حق کی بات کرے تو وہ ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لِلسَّفِيهِ مِنْهُمَا قُلْتَ وَ قُلْتَ وَ أَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ سَتُجْزَى بِمَا قُلْتَ وَ يَقُولَانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا صَبَرْتَ وَ حَلُمْتَ سَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ إِنْ أَتْمَمْتَ ذَلِكَ قَالَ فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ.

فرمایا صادق آل محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تم اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔183، حدیث نمبر۔9، صفحہ نمبر372)

اصحابِ کہف عیدوں پر حاضر ہوتے تھے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةُ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا لَيَشْهَدُونَ الْأَعْيَادَ وَ يَشُدُّونَ الزَّنَانِيرَ فَأَعْطَاهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے نہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنا نیز باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔225، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر142)

مومن عورتوں کے پاس کم رہتا ہے اور عورتوں کی اطاعت نہیں کرتا

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا صِدْقَ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَ وَفَاءً بِالْعَهْدِ وَ صِلَةَ الْأَرْحَامِ وَ رَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ وَ قِلَّةَ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ أَوْ قَالَ قِلَّةَ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ وَ بَذْلَ الْمَعْرُوفِ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ سَعَةَ الْخُلُقِ وَ اتِّبَاعَ الْعِلْمِ وَ مَا يُقَرِّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زُلْفَى طُوبَى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ وَ طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ص وَ لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَ فِي دَارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةُ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ بِهِ ذَلِكَ وَ لَوْ أَنَّ رَاكِباً مُجِدّاً سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَ لَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِماً أَلَا فَفِي هَذَا فَارْغَبُوا إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَ سَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلہ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا لوگوں پر احسان کرنا، حسن خلق سے پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو ان کے لئے سایہ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے طوبیٰ درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفی کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں

اس کی ایک شاخ ہے جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہو گی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر کوا اس کے نچلے حصہ سے اڑے گا تو اس کے اوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

آگاہ ہو یہ جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسار رکھتا ہے اور اپنے پاک حصہ بدن سے (ساتوں اعضائے سجدہ) سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نار جہنم اسے بچالے یہ ہے ایمان پس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔227، حدیث نمبر۔30، صفحہ نمبر170)

ظالم کیلیئے بد دعا کرنے والا بھی ظالم ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُوماً فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِماً.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بد دعا کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔264، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر291)

مکر کی سزا جہنم ہے اور اللہ مکر کرتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع لَوْ لَا أَنَّ الْمَكْرَ وَ الْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمْكَرَ النَّاسِ.

فرمایا حضرت امیر المومنین (ع) نے اگر مکر کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنے والا ہوتا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔266، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر294)

جو مکر کرے وہ مسلمان نہیں (اللہ مکر کرتا ہے)

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاكَرَ مُسْلِماً.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔266، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر295)

داڑھ درد کا علاج

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * عَلَى كُلِّ حَالٍ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأُذُنَيْنِ وَ الْأَضْرَاسِ.

حضرت امیر المومنین (ع) نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر345)

داڑھ درد کا علاج

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: فِي وَجَعِ الْأَضْرَاسِ وَ وَجَعِ الْآذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَابْدَءُوهُ بِالْحَمْدِ.

فرمایا صادق آل محمد (ع) نے کہ داڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتداء کرو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔16، صفحہ نمبر345)

آنکھ اور داڑھ کی تکلیف کا علاج

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع مَنْ سَمِعَ عَطْسَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ص وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَيْهِ وَ لَا ضِرْسَهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَ إِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ الْبَحْرُ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمد (ص) وآل محمد (ص) پر درود بھیجے اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا ضرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔15، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر345)

گرمیوں میں ایک فٹ کے فاصلے میں بیٹھو

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَنْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّيْفِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذِّرَاعِ لِئَلَّا يَشُقَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ.

رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تا کہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔8، صفحہ نمبر355)

قہقہہ عملِ شیطان ہے

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے قہقہہ عمل شیطان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر358)

مزاح چھوٹی گالی ہے

حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ الْمِزَاحُ السِّبَابُ الْأَصْغَرُ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔15، صفحہ نمبر359)

ہمسایہ کی عزت ماں کی طرح کرو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ ع أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ مَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَ لَا آثِمٍ وَ حُرْمَةُ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ.

حضرت امام صادق (ع) نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ (ص) نے مہاجرین وانصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس کی طرح کرو جیسے اپنی ماں کی کرتے ہو یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب العشرۃ، باب نمبر۔24، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر 362)

وضو اور نماز میں بھولنے والا مبتلائے وسواس شیطان کا پیروہوتا ہے۔(حضور ﷺ نماز میں بھول جاتے تھے)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ ذَكَرْتُ لِابِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلام) رَجُلاً مُبْتَلىً بِالْوُضُوءِ وَ الصَّلاةِ وَ قُلْتُ هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَ أَيُّ عَقْلٍ لَهُ وَ هُوَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سَلْهُ هَذَا الَّذِي يَأْتِيهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا جو وضو اور نماز میں مبتلائے وسواس تھا، میں نے کہا وہ مرد عاقل ہے، فرمایا: داوی عقل له وهو يطيع الشيطان۔ اس کے پاس عقل کہاں جو شیطان کی پیروی کرتا ہے، میں نے کہا یہ کیسے؟ فرمایا اس سے پوچھو یہ وسواس جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ کہاں سے آتے ہیں، وہ کہے گا یہ عمل شیطان ہے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔1 حدیث نمبر۔10، صفحہ نمبر۔39)

جب ہمارا قائم خروج کرے گا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ قُتَيْبَةَ الاعْشَى عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مَوْلًى لِبَنِي شَيْبَانَ عَنْ ابى جعفر (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللهُ يَدَهُ عَلَى رُءُوسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهَا عُقُولَهُمْ وَ كَمَلَتْ بِهِ أَحْلامُهُمْ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو خدا اپنے رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جس سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔

(اصولِ کافی، جلد اوّل، کتاب العقل والجہل، باب نمبر۔1 حدیث نمبر۔21، صفحہ نمبر۔59)

خدا نے بنی اسرائیل کو بندر، سور، بلی اور گوہ بنا دیا

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَلَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَخْبِرُونِي عَنْ عَالِمِ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى مَوْلَاكَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِيَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِفٍ شَدِيدِ الِاجْتِهَادِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ أَ مَرَرْتَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ قُلْتُ بَدَأْتُ بِكَ فَقَالَ سَلْ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ وَ الْبَاقِي وِزْرٌ عَلَيْهِ وَ عُقُوبَةٌ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَاحِدَةٌ فَقُلْتُ مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ قَدْ مَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَمْسَحُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي ثِنْتَانِ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَ حَلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ فَقَالَ حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَعَافُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي ثَلَاثٌ فَقُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ فَقَالَ حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُهُ فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ هَذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَنَظَرْتُ إِلَى جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ مَنْ أَعْلَمُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئاً فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَأْسَهُ فَقَالَ ائْتِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ع فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ فَقُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ الْحَسَدُ فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ فَمَضَيْتُ حَتَّى صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَرَعْتُ الْبَابَ فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَوَ اللَّهِ لَقَدْ أَدْهَشَنِي فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَى مُصَلًّى بِلَا مِرْفَقَةٍ وَ لَا بَرْدَعَةٍ فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي يَا سُبْحَانَ اللَّهِ غُلَامُهُ يَقُولُ لِي بِالْبَابِ ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ وَ يَسْأَلُنِي الْمَوْلَى مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ كَذَبَ الْعَادِلُونَ بِاللَّهِ وَ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً وَ خَسِرُوا خُسْرَاناً مُبِيناً يَا أَخَا كَلْبٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ- وَ عاداً وَ ثَمُودَ وَ أَصْحابَ الرَّسِّ وَ قُرُوناً بَيْنَ ذلِكَ كَثِيراً أَ فَتَنْسُبُهَا أَنْتَ فَقُلْتُ لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لِي أَ فَتَنْسُبُ نَفْسَكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ حَتَّى ارْتَفَعْتُ فَقَالَ لِي قِفْ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ وَيْحَكَ أَ تَدْرِي مَنْ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قُلْتُ نَعَمْ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الرَّاعِي الْكُرْدِيِّ إِنَّمَا كَانَ فُلَانٌ الرَّاعِي الْكُرْدِيُّ عَلَى جَبَلِ آلِ فُلَانٍ فَنَزَلَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةِ فُلَانٍ مِنْ جَبَلِهِ الَّذِي كَانَ يَرْعَى غَنَمَهُ عَلَيْهِ فَأَطْعَمَهَا شَيْئاً وَ غَشِيَهَا فَوَلَدَتْ فُلَاناً وَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ مِنْ فُلَانَةَ وَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ثُمَّ قَالَ أَ تَعْرِفُ هَذِهِ الْأَسَامِيَ قُلْتُ لَا وَ اللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكُفَّ عَنْ هَذَا فَعَلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا قُلْتَ فَقُلْتُ فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَعُودُ قَالَ لَا نَعُودُ إِذاً وَ اسْأَلْ عَمَّا جِئْتَ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ فَقَالَ وَيْحَكَ أَ مَا تَقْرَأُ سُورَةَ الطَّلَاقِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاقْرَأْ فَقَرَأْتُ- فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ أَحْصُوا

الْعِدَّةَ قَالَ أَ تَرَى هَاهُنَا نُجُومَ السَّمَاءِ قُلْتُ لَا قُلْتُ فَرَجُلٌ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثاً قَالَ تُرَدُّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ص ثُمَّ قَالَ لَا طَلَاقَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ بِشَاهِدَيْنِ مَقْبُولَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَاحِدَةٌ ثُمَّ قَالَ سَلْ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ رَدَّ اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَى شَيْئِهِ وَ رَدَّ الْجِلْدَ إِلَى الْغَنَمِ فَتَرَى أَصْحَابَ الْمَسْحِ أَيْنَ يَذْهَبُ وُضُوؤُهُمْ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي ثِنْتَانِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ سَلْ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ أَكْلِ الْجِرِّيِّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مَسَخَ طَائِفَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَا أَخَذَ مِنْهُمْ بَحْراً فَهُوَ الْجِرِّيُّ وَ الْمَارْمَاهِي وَ الزِّمَّارُ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ مَا أَخَذَ مِنْهُمْ بَرّاً فَالْقِرَدَةُ وَ الْخَنَازِيرُ وَ الْوَبْرُ وَ الْوَرَكُ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي ثَلَاثٌ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ سَلْ وَ قُمْ فَقُلْتُ مَا تَقُولُ فِي النَّبِيذِ فَقَالَ حَلَالٌ فَقُلْتُ إِنَّا نَنْبِذُ فَنَطْرَحُ فِيهِ الْعَكَرَ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ نَشْرَبُهُ فَقَالَ شَهْ شَهْ تِلْكَ الْخَمْرَةُ الْمُنْتِنَةُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيَّ نَبِيذٍ تَعْنِي فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ شَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص تَغْيِيرَ الْمَاءِ وَ فَسَادَ طَبَائِعِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْبِذُوا فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَنْبِذَ لَهُ فَيَعْمِدُ إِلَى كَفٍّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْذِفُ بِهِ فِي الشَّنِّ فَمِنْهُ شُرْبُهُ وَ مِنْهُ طَهُورُهُ فَقُلْتُ وَ كَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي كَانَ فِي الْكَفِّ فَقَالَ مَا حَمَلَ الْكَفُّ فَقُلْتُ وَاحِدَةٌ وَ ثِنْتَانِ فَقَالَ رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَ رُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ وَ كَمْ كَانَ يَسَعُ الشَّنُّ فَقَالَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذَلِكَ فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ فَقَالَ نَعَمْ أَرْطَالٌ بِمِكْيَالِ الْعِرَاقِ قَالَ سَمَاعَةُ قَالَ الْكَلْبِيُّ ثُمَّ نَهَضَ ع وَ قُمْتُ فَخَرَجْتُ وَ أَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَى وَ أَنَا أَقُولُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ فَهَذَا فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدِينُ اللَّهَ بِحُبِّ آلِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى مَاتَ.

کلبی نسابہ نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امر امامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسول میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت (ع) میں عالم کون ہے کہا عبداللہ بن الحسن، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا، پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کو نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں اندر جا کر ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریافت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہیں میں نے کہا میں کلبی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں، میں تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائن تو تین بار ہوتی ہے باقی ستاوروں کی تعداد کے بغیر اس پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی (جوزا برج میں چونکہ تین ستارے ہیں میں لہذا طلاق بائین مراد لی گئی) میں نے پوچھا اے شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا نیک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہل بیت مسح نہیں کرتے، میں نے کہا یہ دوسری غلطی ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی مچھلی کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہل بیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ بنیذ (جو کی شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہل بیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہاں سے نکل آیا۔ میں دل میں یہ کہتا تھا کہ اس گروہ نے اہل بیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے میں نے سلام کر کہ کہا اہل بیت میں کون زیادہ

عالم ہے انھوں نے کہا عبداللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل کر آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سر اُٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہل بیت میں سے سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملامت کی مجھے بھی لوگوں نے از روئے حسد ان کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتا دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹ کھٹایا ایک غلام نکلا اس نے کہا اے برادر کلب آؤ۔ واللہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہا تھے میں یہ سن کر گبرا گیا اور اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک مصلے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکیہ ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، نوکر نے دروازہ پر یا اخا الکلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو میں نے کہا میں کلبی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ حضرت نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا عادلوں نے (جو بغیر وحی مسائل مشکلہ از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہو گئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اے بھائی کلبی خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنھوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے (کہ آدم تک ان کا سلسلہ نصب کیا تھا۔ کون کس کا بیٹا تھا میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اپنے نصب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں فلاں ابن فلاں ہو اور سلسلہ آگے بڑھایا فرمایا ٹھر جا ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (ہیان بن بیاں) کس کا بیٹا ہے میں نے کہا میں جانتا ہوں، فرمایا فلاں (ہیان) ایسا نہیں، وہ ایک کروی چرواہے (عمرو) کا بیٹا ہے یہ اپنی بکریا فلاں قبیلہ کے پھاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس جو فلاں کی زوجہ تھی (بزنامے) پس اس کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا اس سے فلاں (ہیان) پیدا ہوا پس وہ ہیان بن عمرو بن مرتعیا ہے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بتارہا ہے کیسا نسب ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتائے کیا تجھے یہ معلوم تھے میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے نسابی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا فرمایا ہم بھی کسی سے ذکر نہ کریں گے (آپ نے اس کے سوالات سے پہلی ہی علم امامت کا اظہار کر دیا) اچھا اب ان سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دریافت کر۔ میں نے کہا اس مسئلہ کا جواب بتائے ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہو گئی) فرمایا تو نے سورہ طلاق پڑھا ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھو، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو فرمایا۔ اس آیت سے نجوم سما کا ذکر ہے میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر طہر میں جب کہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا ثبوت ہے علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں موزوں پر مسح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، (عبداللہ ابن حسن کے جواب پر) اور فرمایا روز قیامت خدا ہر شی کو اس صورت پر لے آئے گا پس جنھوں نے موزہ پر مسح کیا (عرب کا موزہ بکری کی پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہو گی اب غور کر ایسے مسح کرنے والوں کا وضو کہا جائے گا۔

فرمایااب اور پوچھ، میں نے کہا کیا جرح حلال ہے (ایک قسم کی مچھلی بغیر چھلکے کی) فرمایا، خدا نے مسخ کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریا کے حصہ میں آئے وہ جری (زمار اور مارماہی ہیں) جو خشکی میں وہ بندر، سور اور دبر (ایک قسم کی بلی) اور ورک (ایک قسم کا گوہ) بنے میں نے دل میں کہا یہ تیسری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور اُٹھ کھڑا ہو، میں نے کیا بنیذ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں آپ نے مجملاً فرمایا تھا تاکہ عبداللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنھوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہ دیا تھا) میں نے کہا ہم بنیذ میں دو ربنیذ اور دوسری اور یہ ڈالتے ہیں (تاکہ وہ جوش کھا جائے) فرمایا دور رہو، دور رہو یہ تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر بنیذ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا سن اہل مدینہ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے شکایت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خرمہ ڈالو، اس شخص نے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خرمے ایک کنتر میں ڈال دیئے۔ اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو و غسل کیا۔ میں نے کہا وہ خرمے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سمائے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے پینے میں پانی کتنا تھا۔ فرمایا، چالیس سے لیکر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے۔ فرمایا ہاں رطل عراق۔

توضیح: رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہانے اسے آب کُر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی شے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے 48 جو کا وزن میں۔ امام نے لفظ بنیذ مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبداللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انھوں نے متعلق بنیذ کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبداللہ بن الحسن کو چاہیئے تھا کہ جو بنیذ حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ بنیذ استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا۔

سماعہ نے کہا کہ کلبی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلبی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا۔

(اصولِ کافی، جلد دوم، کتاب الحجۃ، باب نمبر۔ 79، حدیث نمبر۔ 6، صفحہ نمبر۔ 315)

تارکِ سنت کافر نہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع سُنَنُ رَسُولِ اللَّهِ ص كَفَرَائِضِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ مُوجَبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنَ الْمُوجَبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَ جَحَدَهَا كَانَ كَافِراً وَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِأُمُورٍ كُلُّهَا حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ وَ لَكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ مَنْقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ.

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا۔ کیا سنت رسول (ص) اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہو گا۔

(اصولِ کافی، جلد چہارم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔293، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر352)

اہلیانِ مکہ و مدینہ خبیث لوگ ہیں

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَيَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً وَ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخْبَثُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَخْبَثُ مِنْهُمْ سَبْعِينَ ضِعْفاً.

ابو بصیر امامین میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہل مدینہ ان سے ستر گناہ زیادہ خبیث ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔303، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر5)

جس نے موت دیکھنے کے بعد توبہ کی تو اس کی توبہ بھی قبول کی جائے گی

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ السَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْجُمُعَةَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ يَوْماً لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُعَايِنَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی خدا اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے فرمایا ایک ماہ بھی بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہو گی فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کے دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو بھی قبول ہو گی

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔321، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر41)

جب جان حلق میں آجائے تو عالم کی توبہ قبول نہ ہو گی اور جاہل کی قبول ہو گی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَذِهِ وَ أَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ.

فرمایاامام محمد باقر (ع) نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیااپنے حلق کی طرف، تواس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہو گی البتہ جاہل کی ہو گی۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔321، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر41)

روزِ قیامت جانوروں کا بھی حساب ہو گا، اگر سینگ والے جانور نے کسی بغیر سینگ والے کو مارا ہو گا تو اسے سزا ہو گی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: صَعِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع بِالْكُوفَةِ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبَّةُ الْعُرَنِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكْتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُهَا إِلَّا وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أُفَسِّرَهَا وَ لَكِنْ عَرَضَ لِي بُهْرٌ حَالَ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْكَلَامِ نَعَمْ الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ فَذَنْبٌ مَغْفُورٌ وَ ذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَ ذَنْبٌ نَرْجُو لِصَاحِبِهِ وَ نَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَبَيِّنْهَا لَنَا قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَحْلَمُ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ وَ أَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَماً عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَجُوزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ وَ لَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَ لَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ وَ لَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقَرْنَاءِ إِلَى الْجَمَّاءِ فَيَقْتَصُّ لِلْعِبَادِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلِمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ لِلْحِسَابِ وَ أَمَّا الذَّنْبُ الثَّالِثُ فَذَنْبٌ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ رَزَقَهُ التَّوْبَةَ مِنْهُ فَأَصْبَحَ خَائِفاً مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِياً لِرَبِّهِ فَنَحْنُ لَهُ كَمَا هُوَ لِنَفْسِهِ نَرْجُو لَهُ الرَّحْمَةَ وَ نَخَافُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ.

امیر المومنین (ع) کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المومنین (ع) نے بعد حمد و ثناء فرمایا لوگو! گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر خاموش ہو گئے حبہ عرنی نے کہا اے امیر المومنین (ع) آپ یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا تیسرا وہ ہے کہ جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیر المومنین بیان فرمائیں ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گنہگار کو دے دی گئی خدائے علیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں ہے کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بارا دے اور جو گناہ نہ بخشا جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہو گا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنی عزت و جلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے در گذر نہ کرے گا اگر ہاتھ مار کر کسی کو گواہ ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا مظلمہ کسی پر باقی نہیں رہے گا پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو توفیق توبہ دی ہے وہ اپنے

گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امیدوار ہیں اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔323، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر44)

زلزلہ زنا کی وجہ سے آتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ أَوْ بَعْضُ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ إِذَا فَشَا الزِّنَا ظَهَرَتِ الزَّلْزَلَةُ وَ إِذَا فَشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ احْتَبَسَ الْقَطْرُ وَ إِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ إِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار ان کے ساتھ اور ہوں گی زناکاری ہوگی تو زلزلہ آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل شرک کا غلبہ ہوگا اور جب زکوۃ رکے گی تو برکت اُٹھ جائیگی

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔325، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر51)

نبی کے سوا عام آدمی کو الہام ہوتا ہے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع هَلْ تَعْرِفُونَ طُولَ الْبَلَاءِ مِنْ قِصَرِهِ قُلْنَا لَا قَالَ إِذَا أُلْهِمَ أَحَدُكُمُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ.

فرمایا امام جعفر صادق (ع) نے آیا تم جانتے ہو کہ لمبی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہوگئی۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔6، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر72)

واش روم میں بھی ذکر کیا کرو

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَ أَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَلَا تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ (ع) نے وقت بول (پیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔21، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر115)

ذاکر پر بجلی نہیں گرتی

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ-لَا تَأْخُذُهُ وَ هُوَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق (ع) نے مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے سوائے بجلی گرنے کے درآنحالیکہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر120)

ذاکر پر بجلی نہیں گرتی

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ الصَّوَاعِقَ لَا تُصِيبُ ذَاكِراً قَالَ قُلْتُ وَ مَا الذَّاكِرُ قَالَ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے ذاکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذاکر کون ہے فرمایا جو قرآن کی سورہ آیتیں پڑھے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر120)

حدیث نمبر۔3

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ مِيتَةِ الْمُؤْمِنِ قَالَ يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ يَمُوتُ غَرَقاً وَ يَمُوتُ بِالْهَدْمِ وَ يُبْتَلَى بِالسَّبُعِ وَ يَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَ لَا تُصِيبُ ذَاكِرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

3۔ ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ (ع) سے موت کے متعلق پوچھا فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتا ہے غرق ہونے سے، عمارت گرنے سے درندہ لے پھاڑ کھانے سے اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرتا اللہ کا ذکر کرنے والا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔23، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر120)

جس نے الحمدللہ پڑھ لیا اس نے اللہ کا شکر ادا کر دیا

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ* فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَ مَنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ (ع) نے جو صبح کو چار بار کہے الحمد للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا او جو اسی طرح شام کو کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔27، حدیث نمبر۔5، صفحہ نمبر 124)

انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مباہلہ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قُلْتُ إِنَّا نُكَلِّمُ النَّاسَ فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَيَقُولُونَ نَزَلَتْ فِي أُمَرَاءِ السَّرَايَا فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ- إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَيَقُولُونَ نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَ نَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى فَيَقُولُونَ نَزَلَتْ فِي قُرْبَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَلَمْ أَدَعْ شَيْئاً مِمَّا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِنْ هَذِهِ وَ شِبْهِهِ إِلَّا ذَكَرْتُهُ فَقَالَ لِي إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ قُلْتُ وَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ أَصْلِحْ نَفْسَكَ ثَلَاثاً وَ أَظُنُّهُ قَالَ وَ صُمْ وَ اغْتَسِلْ وَ ابْرُزْ أَنْتَ وَ هُوَ إِلَى الْجَبَّانِ فَشَبِّكْ أَصَابِعَكَ مِنْ يَدِكَ الْيُمْنَى فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَنْصِفْهُ وَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ وَ قُلِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ إِنْ كَانَ أَبُو مَسْرُوقٍ جَحَدَ حَقّاً وَ ادَّعَى بَاطِلًا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً ثُمَّ رُدَّ الدَّعْوَةَ عَلَيْهِ فَقُلْ وَ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَ ادَّعَى بَاطِلًا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً ثُمَّ قَالَ لِي فَإِنَّكَ لَا تَلْبَثُ أَنْ تَرَى ذَلِكَ فِيهِ فَوَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ خَلْقاً يُجِيبُنِي إِلَيْهِ.

ابی مسروق نے امام جعفر صادق (ع) سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے لاتے ہیں آیہ اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولا امر منکم سے تو وہ کہتے ہیں اولا مر سے مراد امرائے سرایا ہیں، پھر حجت لاتے ہیں انما ولیکم اللہ الخ سے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ عام مومنین کے بارے میں ہے ہم دلیل لاتے ہیں آیت مودت سے تو وہ کہتے ہیں اس سے مراد مومنین کے رشتہ دار ہیں مجھے معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان کیں مگر وہ نہ مانے حضرت نے فرمایا جب ایسی صورت پیش آئے تو ان کو مباہلہ کی دعوت دینا میں نے کہا مباہلہ کیسے کروں فرمایا پہلے تین روز اپنے نفس کی اصلاح عبادت سے کر، اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھ، غسل کر اور تو اور تیرا مخالف دونوں ایک بلند مقام پر جائیں اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کہ انگلیاں اس کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے، یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر، اے خدا آسمان و زمین کے پروردگار، اے ظاہر و غیب کے جاننے والے، اے رحمٰن و رحیم، اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان نے نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پھر یہی الفاظ اپنے مخالف سے

کہلوا، کہ اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر، پس توبے تاخیر اس کو بلا میں مبتلا دیکھے گا۔ خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مباہلہ کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر138)

انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر مباہلہ

أَحْمَدُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ: تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَ أَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ وَ تُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً.

ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالفوں کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہو خداوندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے بھیجی ہوئی کسی بلا میں مبتلا کر اس پر لعن کر۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔3، صفحہ نمبر140)

حدیث نمبر۔4

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَ أَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ وَ تُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً.

ترجمہ اوپر گزرا4۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعاء، باب نمبر۔34، حدیث نمبر۔4، صفحہ نمبر140)

جنت کے پھل عورتوں کے پستانوں کی طرح خوشنما، ستر غلاف چڑھے ہوئے

عَنْهُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مَنْبِتُهَا فِي مِسْكٍ أَبْيَضَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَ أَطْيَبَ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ فِيهَا أَمْثَالُ ثُدِيِّ الْأَبْكَارِ تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ قَالَ خَيْرُ الْعِبَادَةِ الِاسْتِغْفَارُ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ- فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ.

فرمایا ابو عبداللہ (ع) نے کہ رسول (ص) اللہ نے فرمایا کہ جس نے لاالہ الا اللہ کہا تو اس کے لئے یاقوت سرخ کا ایک درخت جنت میں بویا جاتا ہے جس کے پھل مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھے اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار پاکیزہ عورتوں کے پستان کی طرح خوش نما جن کی حفاظت کے لئے ستر غلاف چڑھے ہوئے ہوں رسول (ص) اللہ نے فرمایا بہترین عبادت لاالہ الا اللہ کہنا ہے اور بہترین عبادت استغفار ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے اے رسول (ص) جان لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لئے استغفار کرو۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔36، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر143)

شیطان سورج کے طلوع و غروب کے وقت بچوں پر حملہ آور ہوتا ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِنَّ إِبْلِيسَ عَلَيْهِ لَعَائِنُ اللَّهِ يَبُثُّ جُنُودَ اللَّيْلِ مِنْ حَيْثُ تَغِيبُ الشَّمْسُ وَ تَطْلُعُ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَاتَيْنِ السَّاعَتَيْنِ وَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ وَ عَوِّذُوا صِغَارَكُمْ فِي تِلْكَ السَّاعَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا سَاعَتَا غَفْلَةٍ.

فرمایا امام محمد باقر (ع) نے کہ ابلیس لعنۃ اللہ علیہ غروب شمس اور طلوع شمس کے وقت اپنے لشکر کو بھیجتا ہے پس ان دونوں میں اپنے چھوٹے بچوں کو بچانے کے لئے پناہ مانگو کیونکہ یہ دو گھڑیاں غفلت کی ہوتی ہیں۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر151)

چند کلمات کہنے سے جبریل صبح تک اپنے پروں کا سایہ کرتا ہے

عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شِهَابٍ وَ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ قَالَ هَذَا حِينَ يُمْسِي حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ- جَبْرَئِيلَ ع حَتَّى يُصْبِحَ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى الْجَلِيلَ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَ مَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ نَفْسِيَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ (ع) نے جو شام کو یہ کلمات کہے تو جبرائیل صبح تک اس کے اوپر پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔ بلند و برتر و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفسوں کو کرتا ہوں او اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے اور اللہ کے سپرد کرتا ہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

(اصولِ کافی، جلد پنجم، کتاب الدعا، باب نمبر۔48، حدیث نمبر۔6، صفحہ نمبر152)

جو کعبہ میں پیشاب کردے اس کی گردن ماری جائے اور اس کے بعد آگ میں جلا دیا جائے

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قَالَ: كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَ الْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَ عَقْدٌ فِي الْقَلْبِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَ الْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَ هُوَ دَارٌ وَ كَذَلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَ الْكُفْرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِماً قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِناً وَ لَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ مُسْلِماً- فَالْإِسْلَامُ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ هُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فَإِذَا أَتَى الْعَبْدُ كَبِيرَةً مِنْ كَبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةً مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجاً مِنَ الْإِيمَانِ سَاقِطاً عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَ ثَابِتاً عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَابَ وَ اسْتَغْفَرَ عَادَ إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَ لَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكُفْرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَ الِاسْتِحْلَالُ أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هَذَا حَرَامٌ وَ لِلْحَرَامِ هَذَا حَلَالٌ وَ دَانَ بِذَلِكَ فَعِنْدَهَا يَكُونُ خَارِجاً مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ دَاخِلًا فِي الْكُفْرِ وَ كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَ أَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثاً فَأُخْرِجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَ عَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ وَ صَارَ إِلَى النَّارِ.

راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبدالملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں بھیجا اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبدالملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے اور ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے اور کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرلے تو دار ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کردے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لا کر گردن ماری جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔144، حدیث نمبر۔1، صفحہ نمبر 245)

جو قصداً کعبہ میں پیشاب کرے وہ واجب القتل ہے

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَ الْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ أَفَرْقٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيمَانِ قَالَ فَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَهُ قَالَ قُلْتُ أَوْرِدْ ذَلِكَ قَالَ مَثَلُ الْإِيمَانِ وَ الْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَ لَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَ لَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَ قَدْ يَكُونُ مُسْلِماً وَ لَا يَكُونُ مُؤْمِناً وَ لَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ مُسْلِماً قَالَ قُلْتُ فَيُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُصَيِّرُهُ إِلَى مَا ذَا قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوِ الْكُفْرِ وَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَ لَمْ يُخْرَجْ مِنَ الْحَرَمِ فَغَسَلَ ثَوْبَهُ وَ تَطَهَّرَ ثُمَّ لَمْ يُمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ وَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَالَ فِيهَا مُعَانِداً أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَ مِنَ الْحَرَمِ وَ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

سماعہ سے مروی ہے میں نے امام (ع) سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہو اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کرلے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی خانہ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

(اصولِ کافی، جلد سوم، کتاب الایمان والکفر، باب نمبر۔144، حدیث نمبر۔2، صفحہ نمبر246)